لاوا
حصہ اول
اسے زمانے نے ڈکیت بنادیا
PDF LIBRARY 0333-7412793

"پہلے اسے پڑھئے"

آپ نے جرائم پر بہت سے ناول پڑھے ہوں گے۔ ہر مصنف کا اپنا اسلوب تحریر ہوتا ہے۔ لیکن بعض اوقات مصنف کے ذہن کی کرشمہ گری سے ایسی تحریر قلم کی نوک سے صفحہ قرطاس پر ایسے رنگ بکھیرتی ہے کہ دھڑکنیں گنگنانے لگتی ہیں۔ کچھ تحریریں ایسی تصویریں تراشتی ہیں کہ رگ و پے میں سنسنی سی دوڑ جاتی ہے۔ اور بے اختیار' بے خود دل عش عش کر اٹھتا ہے۔ یہی تحریر مصنف کی شاہکار کہلاتی ہے۔ اسکی فنی زندگی کی بے مثال....

ویسے تو مصنف پوری زندگی تحریریں کشید کرتا رہتا ہے۔ کہانیاں تخلیق ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن چند ایک کہانیاں ایسی شاہکار بن جاتی ہیں جو مصنف کے سر پر شہرت کا تاج سجا دیتی ہیں۔ یہ تحریر بھی کچھ ایسی ہی شاہکار ہے۔ جو کسی مبالغے کے بغیر ہم کہہ سکتے ہیں۔ یہ شاہکار ہے۔

پڑھنے کے بعد آپ یقیناً ہماری رائے سے اتفاق کریں گے۔ اسے مطالعہ کرتے وقت آپ بے خود ہو جائیں گے۔

ہمارا خیال ہے ابتدائی چند صفحات آپ کے ذہن پر بار گراں محسوس ہوں لیکن جونہی آپ اس کہانی کے حرم کی غلام گردش میں قدم رکھیں گے۔ پھر آپ اس حرم سے باہر نہ نکل سکیں گے۔

جرائم "مافیا" کے ایک ایسے بے تاج بادشاہ کی حکومت کا قصہ جس کی دہلیز پر قانون کے محافظ' غلام کی ہاتھ باندھے کھڑے رہتے تھے۔ ان غلاموں نے ایک بے گناہ' معصوم' خوبصورت لڑکی کو پندرہ سال کے لئے جیل کی چہار دیواری میں محصور کردیا۔ جہاں ہم جنس پرستوں کی حکومت تھی' ہر نئی قیدی لڑکی ایک "نرگاؤ" کی بیوی بن کر رہتی تھی۔

رات کی تاریکی پھیلتے ہی اسے ان ہم جنس پرستوں نے دبوچ لیا' اسکے کپڑے پھاڑ ڈالے' اوراسکے سینے کو نوچ ڈالا' اسکی ٹانگیں کھول دی گئیں۔ اور اسکے بچے کو پیٹ ہی میں مار ڈالا گیا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

اس نے جیل سے فرار کا منصوبہ بنایا' انتقام کا لاوا جو سینے میں طوفان اختیار کئے تھا۔ اس لاوے میں اسکی معصومیت' مظلومیت' شرافت' سب کچھ بہہ گئی۔ اسکے ذہن میں صرف ایک ہی لاوا تھا۔ انتقام..... انتقام..... انتقام

اور جب وہ جیل سے باہر آئی تو اس نے جرائم کے ان کارندوں سے انتقام ہی نہیں لیا بلکہ ایسے ایسے کارنامہ ہائے انجام دیئے کہ تمام دنیا کی خفیہ ایجنسیاں' پولیس' انٹرپول تک انگشت بدنداں رہ گئی۔

یقیناً آپ نے اس سے قبل ایسا دلکش اور جرائم سے پر ہیبت ناک ناول نہیں پڑھا ہوگا۔ کافی عرصہ بعد ہمیں خود اس ناول کی سحرانگیز تحریر سے جو کیف حاصل ہوا۔ اسے ہم یہاں بیان کرنے سے معذور ہیں۔ ہم اسکے بارے میں مزید کچھ نہیں کہیں گے۔ اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ جنہوں نے گاڈ فادر پڑھا ہے۔ اس ناول کو مطالعہ کرنے کے بعد آپ یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ یہ ناول جرائم کی دنیا کا بے مثال شاہکار ہے۔

یہ انگریزی کے ناول کا آزاد ترجمہ ہے۔ یعنی بغیر سنسر کے۔ اس میں وہ سب کچھ ہے جو آپ کے ذوق' آپ کے جذبات اور آپ کے ذہن کو آسودگی بخش سے۔ ہم دعویٰ تو نہیں کر رہے ہیں لیکن اس ناول کے بعد یقیناً آپ ایسا ہی دوسرا شاہکار پڑھنے کے لئے بے چین رہیں گے۔

اسوقت بہت سے ناول کتابت میں زیر تزئین ہیں۔ اس لئے ہم کہہ نہیں سکتے کہ اسکے بعد کونسا ناول آپ کی نذر کریں گے۔ لیکن آپ اعتماد رکھیں "کلیشن بکس" کی کوشش ہے کہ آپ کے لئے بہتر سے بہتر تحریروں کا انتخاب کریں۔

ہاں ایک بات اور آپ کے گوش گزار کردیں کہ "شمریکا" جلد ہی آپ کے ہاتھوں میں ہوگی۔ تحیر و تجسس کی امربیل میں لپٹا ہوا یہ ناول آپ کے عضو عضو میں کیف بھر دے گا۔ فرعنہ مصر' ماضی کے کھنڈرات' اہرام مصر سے جنم لینے والی یہ کہانی جو قدیم دیوتا و دیوؤں کے مطابق بھرپور معلومات بھی ہے اور ایک ایسی داستان بھی جو آپ کے رگ و پے میں سنسنی پھیلا دے گی۔ ہم خود کیا کہیں اس کے بارے میں۔ کیونکہ اسکا فیصلہ آپ نے پڑھنے کے بعد کرنا ہے' یہ ناول کیا کیسا رہا۔ عشق کے وہ رنگ جو پڑھتے وقت آپ کے اطراف رقص کناں رہیں گے۔

"شمریکا" کا حسن پگھل پگھل کر آپ کی آنکھوں کے راستے اتر کر جب سینے میں چاندنی بکھرے گا تو اس لمحہ آپ کا کیا عالم ہوگا۔ آپ خود ہی اس نشے کی کیفیت کو سمجھ سکتے ہیں۔

اور یہ بھی ممکن ہے کہ چار ہزار سال سے تابوت میں محو آرام ممی جب اٹھ کر آپ کے روبرو آئے تو خوف کا آسیب آپ کو بے طرح جکڑ لے۔ اور آپ چیخنے پر مجبور ہو جائیں۔

بہرحال یہ تو ناول آنے پر پتا چلے گا۔ فی الحال تو "لاوا" پڑھیئے اور اپنی قیمتی رائے سے ہمیں آگاہ کیجئے گا کہ ہم نے جو کچھ کہا تھا وہ غلط تو نہیں تھا۔

اچھا اجازت دیجئے' والسلام

آپ کا اپنا

مسلم اعظمی

PDFLIBRARY 0333-7412793

لاوا

نیواورلنس' جمعرات ۲۰ فروری ۱۱ بجے دن

اس نے آہستہ آہستہ' اطمینان اور فراغت سے .... جیسے نیند میں ہو.... اپنے کپڑے اتارے۔ اب وہ برہنہ تھی۔ اس نے پہننے کے لئے سرخ رنگ کی نائٹی کا انتخاب کیا جو بے حد ڈھیلی ڈھالی اور بے تکلف تھی۔

ڈورس وھسٹنی نے آخری بار اپنی خواب گاہ میں چاروں طرف دیکھ کر یہ اطمینان کر لیا کہ ہر چیز اپنی جگہ پر اور قرینے سے رکھی ہوئی تھی اور کمرہ صاف ستھرا تھا۔ ایک نہ دو پورے دس برسوں میں اس کمرے سے اسے بے حد پیار ہو گیا تھا۔

اس نے پلنگ کے قریب رکھی ہوئی میز کی دراز کھولی اور اس میں رکھا ہوا پستول نکال لیا پستول نیا اور چمکدار تھا۔ طوفانی رات کی طرح کالا تھا اور لرزہ خیز حد تک ٹھنڈا۔ ڈورس نے پستول ٹیلیفون کے قریب رکھ دیا' ریسیور اٹھایا اور اپنی بیٹی کا نمبر ڈائل کرنے لگی جو فلاڈلفیا میں تھی۔ نیواورلنس سے کوسوں دور فلاڈیلفیا میں فون کی گھنٹی بجنے لگی جس کی گھٹی گھٹی سی آواز ڈورس اپنے ریسیور میں سن رہی تھی۔

اور پھر خوابیدہ سی آواز سنائی دی:

"ہیلو؟"

PDF LIBRARY 0333-7412793

"ٹریسی!..... بیٹی!..... بس یونہی دل چاہ رہا تھا تمہاری آواز سننے کو" ڈورس نے کہا۔

"کس قدر خوشگوار حیرت... ماں!" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں نے تمہاری نیند تو خراب نہیں کی ٹریسی؟"

"ارے نہیں ماں۔ کتاب پڑھ رہی تھی اب سونے کی تیاری کروں گی۔ میں اور چارلس رات کا کھانا کھانے باہر جانے والے تھے۔ لیکن موسم بہت خراب ہوگیا ہے برف باری ہو رہی ہے سخت۔ وہاں کیسا ہے موسم؟"

"خدایا!" ڈورس نے سوچا ہم موسم کے متعلق باتیں کر رہے ہیں جبکہ میں ٹریسی سے بہت کچھ کہنا چاہتی ہوں لیکن نہیں کہہ سکتی۔

"ماں کیا ہوا؟" ٹریسی نے پوچھا۔

ڈورس نے سر گھما کر کھڑکی سے باہر دیکھا اور بولی۔

"بارش ہو رہی ہے یہاں"

اور پھر سوچا: "کس قدر اثر انگیز اور برمحل۔ الفریڈ ہچکاک کی سنسنی خیز فلم کی طرح۔"

"یہ آواز کیسی ہے؟" ٹریسی نے پوچھا۔

"کڑک اور گرج" ڈورس اپنے خیالات میں ہی گم تھی۔ جواب دینے کے بجائے وہ سوچ رہی تھی اور اس وقت تک وہ ایسی کھوئی ہوئی تھی کہ اسے پتہ تک نہ تھا کہ نیواورلنس میں طوفان بادوباراں آیا ہوا تھا۔

"مسلسل بارش" محکمہ موسمیات نے کہا تھا۔ جو شام ہونے تک طوفان... بادوباراں میں تبدیل ہو جائے گی اور کڑک اور گرج کے ساتھ برسنے لگے گی۔ چنانچہ آپ چھتری کے بغیر باہر نہ نکلیں۔

لیکن ڈورس کو چھتری کی ضرورت نہ تھی۔

"کڑک اور گرج ہے ٹریسی" اس نے اپنا لہجہ بشاش بنانے کی کوشش کی "اب بتاؤ کیا ہو رہا ہے وہاں.... فلاڈلفیا میں؟"

"کچھ نہ پوچھو ماں۔ میں تو سچ مچ ایک شہزادی کی طرح محسوس کر رہی ہوں۔" ٹریسی

PDF LIBRARY 0333-7412793

نے کہا "مجھے تو یقین نہیں آتا کہ میں ایسی بے انتہا خوش ہوں۔ کل میں چارلس کے والدین سے ملنے جا رہی ہوں" اس نے اپنا لہجہ بے حد گھمبیر بنالیا جیسے کوئی اہم اعلان کر رہی ہو" ماں! وہ لوگ ہیں جو ایک عالم۔ میں مشہور ہیں۔ تم نے بھی نام سنا ہوگا۔ اسٹون ہوپ آف چسٹ نٹ ہل (Stonehope of chest nut hill) ٹریسی نے لمبا سانس لیا "سخت دولتمند ہیں۔ پوری انجمن ہیں اپنے آپ میں۔ میرے دل میں تو بھئی تتلیاں پھڑپھڑا رہی ہیں چیلوں جتنی بڑی"

"گھبراؤ مت ٹریسی۔ وہ لوگ فدا ہو جائیں گے تم پر"

"چارلس نے کہا ہے کہ ان کی پسند نہ پسند سے فرق نہ پڑے گا۔ وہ تو مجھے دل و جان سے چاہتا ہے اور میں تو پوجا کرتی ہوں اس کی۔ اس وقت تو میں اس کو تم سے ملا نہیں سکتی لیکن جب ملوگی بس نثار ہو جاؤگی اس پر۔ بے انتہا عمدہ آدمی ہے مسحور کن"

"یقیناً ہوگا۔" ڈورس نے کہا

لیکن.... وہ کبھی اس سے نہ مل سکے گی۔ کبھی اپنے نواسے یا نواسی کو نہ کھلا سکے گی۔

"نہیں۔ مجھے اس کے متعلق نہ سوچنا چاہئے" وہ دل میں بولی۔

اور پھر فون میں کہا "وہ جانتا ہے کہ کسقدر خوش نصیب ہے وہ کہ اسے تمہارے جیسی لڑکی ملی؟"

"یہ تو خود میں ہی اس سے کہتی رہی ہوں" ٹریسی ہنسی "ماں! بہت باتیں ہو چکی ہیں میرے متعلق اب اپنی کہو۔ کیسی ہو تم؟"

"ڈورس! بے حد اچھی صحت ہے تمہاری" یہ ڈاکٹر رش کے الفاظ تھے "سو برس کی عمر تک تو تمہیں کچھ ہونے کا نہیں۔ آسانی سے سو سال تک جی لوگی"

"اور یہ زندگی کی ایک چھوٹی سی ستم ظریفی تھی کہ اب....."

"میں بہت اچھی ہوں" ڈورس نے فون میں کہا اور دل میں اضافہ کیا تم سے باتیں کر رہی ہوں تو۔

"ماں! کوئی مناسب لڑکا ملا یا نہیں؟" ٹریسی نے اسے چھیڑا۔

ٹریسی کے باپ کے انتقال کو پانچ برس ہو چکے تھے اور تب سے اب تک ڈورس نے کسی دوسرے مرد کے متعلق سوچا تک نہ تھا کسی کے ساتھ باہر جانا تو دور کی بات تھی حالانکہ اس کی بیٹی ٹریسی اسے دوسری شادی کر لینے کے سلسلے میں اکساتی رہتی تھی۔

"نہیں" ڈورس نے جواب دیا اور موضوع بدلنے کی غرض سے پوچھا "نوکری کیسی چل رہی ہے؟" اور اضافہ کیا۔

"اب بھی نوکری پسند ہے؟"

"بے حد۔ شادی کے بعد بھی چارلس کو میرے نوکری کرنے پر کوئی اعتراض نہ ہو گا۔"

"واہ۔ تب تو' بیٹی' تمہارا یہ چارلس بے حد سمجھدار آدمی معلوم ہوتا ہے"

"سو تو ہے ہی۔ ملو گی تو تم خود ہی جان لو گی"

باہر بادل زور سے گرجا.... جیسے کسی ناٹک میں اسٹیج کے پیچھے سے ایکٹر کو تماشا ختم کرنے کا اشارہ کیا جائے... چنانچہ اب وقت آگیا تھا۔ اب کہنے کو کچھ نہ رہ گیا تھا سوائے الوداع کے چنانچہ ڈورس نے اپنی آواز کی کپکپاہٹ کو روکنے کی کامیاب کوشش کرتے ہوئے کہا:

"خدا حافظ بیٹی.... میری پیاری پیاری بیٹی۔"

"ماں! تو ہماری شادی میں ملاقات ہو گی تم سے۔ چارلس اور میں شادی کی تاریخ طے کر لیں پھر فون کر کے تمہیں مطلع کر دوں گی۔"

"اچھا" اب ایک آخری بات کہنی باقی رہ گئی تھی "ٹریسی! میری بیٹی! میں بہت' بہت' بہت پیار کرتی ہوں تم سے۔"

اور ڈورس وھٹنی نے احتیاط سے ریسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

اس نے ٹیلیفون کے قریب رکھا ہوا پستول اٹھایا۔

ایک ہی ترکیب تھی یہ کرنے کی۔

ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر.... فوراً .... پلک جھپکنے سے بھی کم وقت میں۔ اور ڈورس

وھٹنی نے پستول کی نال اپنی کنپٹی پر رکھی۔

• اور...... لبلبی دبا دی۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

فلاڈلفیا' جمعہ ۲۱ فروری ۸ بجے صبح

عمارتوں کے اس سلسلے میں' جس کو مغرب کی نام نہاد مہذب دنیا نے فلیٹ کا نام دے دیا ہے..... کے برآمدے میں سے ٹریسی نے باہر قدم رکھا اور برستی ہوئی بارش میں آ گئی۔ برف کے ساتھ برستی ہوئی یہ بارش بڑی غیر جانبدار تھی کہ ہر ایک کو اور ہر چیز کو بغیر کسی رو رعایت کے یکساں طور سے بھگو رہی تھی' مارکیٹ اسٹریٹ کی گیلی سڑک پر دوڑتی ہوئی چمکیلی اور خوبصورت لیموسن کاروں کو جنہیں وردی پوش شوفر..... ڈرائیو کر رہے تھے اور شمالی فلاڈلفیا کی غریب اور غلیظ بستیوں کی چوبی جھونپڑیوں اور ایک دوسرے کو جیسے سہارا دے کر کھڑی ہوئی ان گندی عمارتوں کو جن میں روز کمانے اور روز کھانے والے مزدور پیشہ لوگ رہتے تھے برف وباراں کی یہ جھڑی لیموسن کاروں کو دھو دھلا کر اور بھی چمکیلی بنا رہی تھی اور غریب بستی میں اور چالیوں کے سامنے پڑے ہوئے کوڑے کچرے کے انباروں کو گیلا کر کے اور بھی گھناؤنا اور بدبودار بنا رہی تھی۔ ٹریسی وھٹنی اپنے کام پر جا رہی تھی۔

چسٹ نٹ اسٹریٹ طے کر کے اپنے بینک کی طرف جاتی ہوئی ٹریسی کی چال مستانہ اور

PDF LIBRARY 0333-7412793

ناچتی ہوئی سی تھی۔ اور وہ خود گنگنا رہی تھی۔ اس نے زرد رنگ کی برساتی' جوتے اور زرد رنگ کی ہی برساتی ہیٹ پہن رکھی تھی جو اس کے سرخ مائل بھورے ریشمی بالوں کے ڈھیر کو سمونے میں ناکام رہی تھی۔ اس کی عمر بیس برس کی رہی ہوگی۔ چہرے کے نقوش دل آویز جن سے بلا کی ذہانت عیاں تھی' تنگ دہانہ' محرابی اور حساس ہونٹ' آنکھوں کی رنگت سطح آب پر تیرتی ہوئی کائی کی سی جو ایک لمحے میں بدل کر گہری سبز ہو جاتی تھی۔ ان آنکھوں میں عجیب طرح کی چمک تھی۔ روشن آنکھیں تھیں اور مجسمے کی طرح ترشا ہوا خوبصورت اور توانا جسم۔ رہا اس کا رنگ تو کبھی تو وہ شفاف سفید ہوتا اور کبھی گہرا گلابی اور کبھی ان دونوں کے درمیان درمیان۔ یعنی اس کا انحصار اسی پر تھا کہ وہ غصے میں ہے یا تھکی ہوئی ہے یا پریشان۔ ایک دفعہ اس کی ماں نے کہا تھا۔

"بیٹی! کبھی کبھی تو میں بھی تمہیں پہچان نہیں سکتی۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ قدرت نے موسمی ہواؤں کے سارے ہی رنگ تمہارے جسم میں بھر دیئے ہیں"

اور اب جبکہ وہ سڑک پر جا رہی تھی تو لوگ اس کی طرف گھوم گھوم کر دیکھ رہے تھے' اور مسکرا رہے تھے۔ اس بہار حسن پر انہیں رشک آ رہا تھا جو اس کے بشرے سے عیاں تھی۔ وہ بھی جواب میں مسکرا دیتی تھی۔

"اتنا بہت خوش ہونا بھی اچھا نہیں" ٹریسی نے سوچا "میں اس شخص سے شادی کرنے والی ہوں جس سے میں پیار کرتی ہوں اور جس کے بچے کی میں ماں بننے والی ہوں۔ اب اس سے زیادہ کسی کو اور کیا چاہئے۔"

بینک کے قریب پہنچ کر ٹریسی نے اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی میں وقت دیکھا۔ آٹھ بج کر بیس منٹ۔ فلاڈلفیا ٹرسٹ اینڈ فڈلیٹی بینک کے دروازے اس میں کام کرنے والوں کے لئے ابھی دس منٹ تک نہ کھلیں گے۔ لیکن عالمی محکمے کے انچارج اور بینک کے سینئر وائس پریذیڈنٹ آ گئے تھے۔ اور بیرونی خطرے کی گھنٹی کی سوئچ بند کر کے دروازہ کھول رہے تھے۔ ان کا نام کلارنس ڈیسمنڈ تھا۔ ٹریسی کو صبح کی یہ رسومات دیکھنے میں بڑا لطف آ رہا تھا۔ وہ باہر بارش میں منتظر کھڑی تھی اور ڈیسمنڈ دروازہ کھول کر بینک میں داخل ہوا اور اندر سے

دروازہ مقفل کرلیا۔

دنیا بھر کے بینکوں میں حفاظتی کارروائی کے طریقے ایک ہی سے ہوتے ہیں اور فلاڈلفیا ٹرسٹ اینڈ فڈرلیٹی بینک اس سے مبرا نہ تھا۔ دستور العمل کبھی بدلتا نہ تھا سوائے "سب سلامت" کے اشارے کے جو ہر ہفتے بدلا جاتا تھا۔ اس ہفتے کا اشارہ تھا آدھی گری ہوئی جھلملی جو باہر منتظر کھڑے ہوئے بینک کے ملازموں پر یہ ظاہر کررہی تھی کہ بینک کی عمارت میں یہ اطمینان کرلینے کے لئے تلاش جاری ہے کہ عمارت کے کسی گوشے میں کوئی ناخواندہ مہمان چھپا ہوا تو نہیں جو ملازموں کو یرغمال بناکر بہت سی رقم لوٹ لے جانے کا منتظر ہو۔

کلارنس ڈسمنڈ بیت الخلاؤں' پیشاب خانوں' اسٹور روم' خزانے اور سیف ڈپوزٹ کے خطوں میں دیکھ رہا تھا۔ اپنا پورا اطمینان اور یقین کرلینے کے بعد کہ بینک کی پوری عمارت میں اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے' وہ جھلملی پوری طرح سے کھول دے گا جو اشارہ تھا اس بات کا کہ سب سلامت ہے۔

سب سلامت کے اشارے کے بعد ملازموں میں سب سے پہلے سینئر بک کیپر کو عمارت میں داخل کیا جاتا تھا۔ شروع سے ہی یہ اصول چلا آرہا تھا..... وہ اندر آکر "ایمرجنسی الارم" کے قریب کھڑا ہوجاتا اور اس وقت تک وہیں کھڑا رہتا جب تک کہ تمام ملازمین اندر نہ آجاتے اور پھر وہ دروازہ بند کرکے مقفل کردیتا۔

ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے ٹریسی وھٹنی اپنے ساتھی کام کرنے والوں کے ساتھ آراستہ برآمدے میں پہنچی اور اپنی برساتی' ہیٹ اور جوتے اتارلئے اور دوسروں کی باتیں سن سن کردل ہی دل میں محظوظ ہوتی رہی کہ وہ سب کے سب خراب موسم اور بارش کی شکایت کررہے تھے۔

"لعنتی ہو میرا چھتری اڑلے گئی" زرشار نے شکایت کی "چنانچہ میں تو بھیگ کرچوہا ہوگیا۔

"ہاں یار میں نے نومارکیٹ اسٹریٹ میں بطخیں تیرتی ہوئی دیکھی ہیں" خزانچی نے مذاق کیا۔

ٹریسی مسکراکر اپنے کام پر بیٹھ گئی۔ وہ کیبل ٹرانسفر ڈپارٹمنٹ کے چارج میں تھی ابھی کچھ عرصے پہلے تک ایک سے دوسرے بینک اور ایک دوسرے ملک میں تبادلہ زر کا کام بے حد وقت طلب اور وقت طلب تھا۔ کہ بہت سے فارموں کی خانہ پری کرنی پڑتی تھی اور مقامی اور عالمی ڈاک سروس کا محتاج ہونا پڑتا تھا لیکن کمپیوٹر کی ایجاد و آمد کے بعد صورت حال معجزہ نما طور سے تبدیل ہوگئی تھی اور بڑی بڑی رقموں کا تبادلہ فوری طور سے ہوجاتا تھا۔ اور ٹریسی کا کام یہ تھا کہ وہ اگلی رات کے تبادلہ زر کا حساب نقل کرلیتی تھی اور اس دن کی رقوم کا تبادلہ کمپیوٹر کے ذریعہ کردیتی تھی۔ تبادلہ "کوڈ" میں ہوتا تھا اور یہ "کوڈ" وقتاً فوقتاً بدلتا رہتا تھا کہ تبادلے کی رقوم میں ناجائز اضافہ نہ کیا جاسکے۔ لاکھوں ڈالروں کی ہیرپھیر ٹریسی کے ہاتھوں ہوتی تھی۔ بے حد دلچسپ اور مسحور کن کام تھا یہ ٹریسی تھی یا یوں کہئے کہ اس کی حیثیت ہی ایسی تھی جیسی کہ بدن میں دل کی ہوتی ہے کہ وہ روزانہ برنس کی شریانوں میں حیات بخش خون پہنچاتی تھی اور چارلس اسٹون ہوپ "سوم" کے اس کی زندگی میں آنے سے پہلے بینکنگ اسکے لئے بے حد دلچسپ کام رہا تھا۔ فلاڈلفیا ٹرسٹ اینڈ فدالیٹی بینک کا عالمی ڈویژن کافی بڑا تھا چنانچہ دوپہر کے کھانے پر ٹریسی کے محکمے کے ملازم اس صبح کی مصروفیات پر بحث مباحثہ کرتے اور اپنی اپنی صلاحیتوں کے مطابق حصہ لیتے جو یقیناً دلچسپ معلومات ہوتی۔

ہیڈ بک کیپر ڈیورا نے اعلان کیا:

"ہم نے ترکستان کو جو قرض دیا ہے اس کی رقم آج ایک سو ملین ڈالر تک پہنچ گئی ہے۔"

بینک کے وائس پریذیڈنٹ کی سکریٹری مائے ٹریٹان نے بے حد رازداری سے کہا۔

"آج بورڈ کی میٹنگ میں پیرو کی نئی فروغ زر کی سہولت میں شریک ہونے کا فیصلہ کرلیا گیا ہے جس کی فیس پانچ ملین' ڈالر سے زیادہ ہے۔"

جان کرٹین بینک کا کنجوس ترین انسان تھا کہ روپیہ کسی کا بھی خرچ ہو جان اس کی سوکھتی تھی بقول کسی کے "تیل والے کا تیل جلے اور مشعلچی کی دم جلے۔" چنانچہ اب وہ

PDF LIBRARY 0333-7412793

بولا

"یہ مفلس ممالک ہم کو مفلس بنادیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ ہم میکسیکو کو پچاس ملین دینے جارہے ہیں"

"کس قدر دلچسپ بات ہے یہ" ٹریسی نے کہا "کہ جو ممالک امریکہ کو سرمایہ داری کا طعنہ دیتے اور اس کی برائی کرتے ہیں سب سے پہلے وہی اس کے سامنے دامن پھیلاتے ہیں۔"

اور یہی وہ موضوع تھا جس پر اس کے اور چارلس کے درمیان پہلی اور سخت گرما گرم بحث ہوگئی تھی۔

ٹریسی کی ملاقات چارلس سے مالی کاروبار کی کانفرنس میں ہوئی تھی جہاں چارلس مہمان خصوصی تھا۔ وہ بڑے کاموں میں روپیہ لگانے والے ادارے کا کرتا دھرتا تھا جو اس کے دادا نے قائم کیا تھا۔ اور اس کی کمپنی ٹریسی کے بینک سے اچھا خاصا بزنس کرتی تھی۔

چنانچہ چارلس کی تقریر کے بعد ٹریسی اس سے ملی اور پھر چھوٹتے ہی اس معاشی اور کاروباری نقطہ نظر سے جس کا اظہار اس نے اپنی تقریر میں کیا تھا' اختلاف رائے کا اظہار کرکے بحث کے میدان میں آگئی۔

اپنے سامنے بیٹھی ہوئی بے حد خوبصورت لڑکی کی جوشیلی دلیلوں نے چارلس کو پہلے تو حیران پھر پریشان کردیا۔ بک بائنڈر ریسٹوران میں جب وہ رات کا کھانا کھانے بیٹھے تو اس وقت بھی ان کی یہ بحث جاری تھی۔

ابتداء میں ٹریسی محترم' جناب' اور پتہ نہیں کیا کیا' چارلس اسٹون ہوپ سوم سے سخت مرعوب رہی حالانکہ اسے احساس تھا بلکہ وہ جانتی تھی کہ یہ جوان فلاڈلفیا کی "بے حد بڑی مچھلی" سمجھا جاتا تھا۔

چارلس کی عمر پینتیس برس کی تھی اور وہ فلاڈلفیا کے قدیم خاندانوں میں سے ایک خاندان کا بڑا کامیاب اور بے حد امیر فرد تھا۔ اس کا قد پانچ فٹ تین انچ تھا۔ بال بھورے جو سرعت سے گر رہے تھے چنانچہ جلد ہی گنج نمودار ہونے والا تھا۔ اس کی آنکھیں بھوری

PDF LIBRARY 0333-7412793

تھیں اور اخلاق پر تکلف اپنی علمیت اور قابلیت کی نمائش کرنے والا با اصول بلکہ اصول پرست آدمی۔

"ان لکھ پتیوں میں سے ایک جو سخت بور ہوتے ہیں" ٹریسی نے فیصلہ کیا تھا۔ اور جیسے ٹریسی کے اس فیصلے سے باخبر ہوکر وہ میز پر آگے کی طرف یعنی ٹریسی کی طرف جھک کر بولا:

"میرے والد کو یقین ہوگیا ہے کہ اسپتال میں غلطی سے ان کا بچہ کسی اور بچہ سے بدل گیا ہے۔"

"جی؟" ٹریسی گڑبڑا گئی۔

"بھئی..... بات یہ ہے کہ...... میں اپنے خاندان کا زوال ہوں۔"

"میں سمجھی نہیں" ٹریسی اور بھی زیادہ الجھ گئی۔

"میں روپیوں سے نہیں سوچتا میرے نزدیک دولت سب کچھ نہیں ہے اور دولت حاصل کرنا زندگی کا مقصد نہیں ہونا چاہئے زندگی..... بس زندگی ہے لیکن خدا کے لئے میرے اباجی سے یہ نہ کہنا کہ میں نے ایسا کہا ہے۔"

اور چارلس کی اس بات پر بلکہ حرکت میں ایسی فرشتوں کی سی معصومیت تھی کہ ٹریسی کا دل بے اختیار اس کی طرف کھنچ گیا۔

"اس چارلس کے سے کسی آدمی سے.....جو پورا ادارہ ہی ہو..... شادی کرنا کیسا ہوتا ہوگا بھلا؟" ٹریسی نے اپنے آپ کو سوچتے ہوئے پکڑلیا۔

ٹریسی کے باپ کی ساری زندگی اس بزنس کو بنانے میں گزر گئی تھی جس کی حیثیت اسٹون ہوپ بزنس کے سامنے کچھ بھی نہیں تھی تب ٹریسی نے سوچا کہ "ہم دونوں کا ملاپ کبھی ممکن نہیں یہ تو تیل اور پانی کا معاملہ ہے اور اسٹون ہوپ لوگ تیل ہیں اور ہم پانی۔ لیکن یہ احمقانہ سوچ ہے۔ ذات پات اونچ نیچ اور..... چل ہٹ بے وقوف ہوں میں' ایک شخص نے ازراہ مہربانی مجھے اپنے ساتھ..... ریسٹوراں میں کھانے کی دعوت دی اور میں یہ فیصلہ کرنے بیٹھ گئی کہ اس سے شادی کروں یا نہ کروں..... یہ کیا بات ہوئی بھئی..... آج کے بعد میری اس سے ملاقات شاید کبھی نہ ہوگی۔

اور چارلس کہہ رہا تھا۔ "امید کروں کہ کل بھی رات کا کھانا آپ میرے ساتھ کھائیں گی۔"

آسودہ حالوں کے لئے تو فلاڈلفیا جنت تھا۔ ایک جگمگاتا ہوا شہر جہاں کرنے کو بہت کچھ تھا۔ دیکھنے کو بہت کچھ تھا۔

ہفتے کی راتوں کو ٹریسی اور چارلس میلے دیکھنے جاتے یا آپرا جاتے۔ اور پورے ہفتے میں انہوں نے سوسائٹی ہل کے بے حد جدید اور تقریباً عجوبہ روزگار دکانوں اور نیو مارکیٹ کی بہت بڑی دکانوں کو دیکھا۔ انہوں نے فٹ پاتھ پر لگائی ہوئی میزوں پر بیٹھ کر مکھن میں تلی ہوئی چاپوں کا ناشتہ کیا اور فلاڈلفیا کے سب سے مہنگے اور پر تکلف ہوٹل "رائل کیفے" میں رات کا کھانا کھایا۔ انہوں نے ہیڈ ہاؤس اسکوائر میں شاپنگ کی اور فلاڈلفیا میوزیم اور روڈین کی آرٹ گیلری میں تفریح کی۔

آرٹ گیلری میں ٹریسی اس مجسمے کے سامنے رک گئی جس کا نام تھا مفکر اور اس کی طرف اشارہ کرکے چارلس سے کہا: "یہ تم ہو؟"

چارلس کو ورزش سے کوئی دلچسپی نہیں تھی لیکن ٹریسی کو اس میں لطف آتا تھا چنانچہ وہ ہر اتوار کو علی الصبح ویسٹ ریور ڈرائیو پر "جوگنگ" یا..... ندی کے کنارے والی نہرگاہ میں ٹھنڈی سڑک پر چہل قدمی کرتی ..... اور شام کو ورزش کرنے کے بعد .... سخت تھکی ہاری اور نڈھال سی چارلس کے پاس اس کے اپارٹمنٹ میں جاتی وہ کھانے پینے کا شوقین تھا۔ خوش خوراک تھا اور اسی مناسبت سے لذیذ اور خاص الخاص پڈنگیں اور شمالی چین کی وہ ڈش جس کا نام تھا "تاہین دی پولیت اوسپترون"۔ یہ چیزیں وہ ان دونوں کے ..... یعنی اپنے اور ٹریسی کے لئے ہی پکواتا تھا۔

چارلس وقت کا سخت پابند تھا۔ ایک دفعہ اس نے ٹریسی کے ساتھ ڈنر کا وقت طے کیا۔ اتفاقاً ٹریسی پندرہ منٹ دیر سے پہنچی نتیجہ یہ ہوا کہ چارلس کی خفگی اور بدمزگی نے وہ شام غارت کردی۔ اس کے بعد اس نے قسم کھائی کہ چارلس کے ساتھ تو بہرحال وقت کا خیال رکھے گی اور مقررہ وقت پر ہی مقام ملاقات پر پہنچ جائے گی۔

ٹریسی کو جنسی تجربہ کچھ زیادہ نہ تھا لیکن یہ تو اس نے سمجھ لیا تھا کہ وہ پیار بھی اسی طرح کرتا تھا جیسی کہ زندگی جی رہا تھا۔ یعنی با اصول اور ٹھنڈے پن سے ایک دفعہ ٹریسی نے چارلس کے ساتھ بستر میں ذرا دیر' پرجوش اور دھماکہ خیز بننے کا فیصلہ کیا اور اس پر عمل کر بیٹھی۔ اور اس کے اس عمل سے چارلس کو ایسا دھکا لگا' وہ ایسا پریشان ہوگیا کہ ٹریسی یہ سوچنے پر مجبور ہوگئی کہ اسے جنس کا جنون تو نہیں ہے۔

حمل خلاف توقع تھا چنانچہ جب مہینے چڑھ گئے تو ٹریسی تذبذب میں پڑ گئی۔ چارلس نے اس سے اب تک شادی کرنے کے متعلق کوئی بات نہ کی تھی۔ کبھی بھولے سے بھی اس کا ذکر نہ چھیڑا تھا اور اب ٹریسی یہ نہ چاہتی تھی کہ وہ صرف اس لئے اس سے شادی کرنے کے لئے تیار ہوجائے کہ وہ اس کے بچے کی ماں بننے والی تھی۔ حمل گرانے کے متعلق وہ فیصلہ نہ کرسکتی تھی۔ لیکن دوسری صورت حال بھی اتنی ہی پریشان کن اور تکلیف دہ تھی۔ کیا وہ باپ کے بغیر بچے کی پرورش کرسکے گی؟ اور بغیر باپ کا ہونا کیا بچے کے لئے اچھا ہوگا؟

چنانچہ ایک شام رات کے کھانے کے بعد یہ خبر چارلس کو سنا دینے کا اس نے فیصلہ کرلیا۔ اس شام ٹریسی نے اپنے اپارٹمنٹ میں چارلس کے لئے "کاسولت" بنایا تھا اور مارے گھبراہٹ کے جلا مارا تھا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

اور جب اس نے جلا ہو گوشت اور مٹر چارلس کے سامنے میز پر رکھے تو وہ اپنی بے حد جذباتی اور اثر انگیز تقریر بھول گئی جس کی ریہرسل وہ دن بھر کرتی رہی تھی بے حد گھبرا کر بول اٹھی۔ "چارلس میں .... مجھے افسوس ہے.... لیکن ..... میں .... پیٹ سے ہوں"

ناقابل برداشت بلکہ پاگل کر دینے والا طویل خاموشی کا وقفہ رہا۔

ٹریسی، ہیجانی حالت میں چیخ کر اس خاموشی کو توڑنے ہی والی تھی کہ چارلس نے کہا: "تو ہم شادی کرلیں گے"

اور ٹریسی کے دل و دماغ پر سے جیسے ہمالیہ کھسک گیا۔

"میں یہ نہیں چاہتی کہ ..... تم یوں سمجھو کہ ...... میرا مطلب ہے ..... اس کی وجہ سے کچھ ضروری نہیں ہے مجھ سے شادی کرنا"

چارلس نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش کر دیا۔ "میں تم سے ہی شادی کرنا چاہتا ہوں ٹریسی .... یہ نہ ہوتا تب بھی .... بے حد شاندار بیوی ہو گی تم" اور پھر آہستہ سے اضافہ کیا "اماں اور ابا کو..... ذرا...... تعجب ضرور ہو گا۔"

اور اس نے ٹریسی کو اپنی باہوں میں سمیٹا اور اس کے ہونٹ چوم لئے۔

اور ٹریسی نے سکون سے پوچھا: "تعجب کیوں ہو گا؟"

چارلس نے ایک ٹھنڈا سانس لیا۔

"بتاؤ نا ڈارلنگ" ٹریسی نے ضدی بچے کی طرح کہا۔

"بات یہ ہے کہ......"

"سن رہی ہو"

"ٹریسی ڈارلنگ...... دراصل تم نہیں جانتی کہ تم کیا کرنے جا رہی ہو۔"

"میں سمجھی نہیں"

"بات یہ کہ...... خیال رہے کہ میں اپنی بزرگوں کے الفاظ دہرا رہا ہوں کہ .... اسٹون ہوپ خاندان والے اپنے ہی لوگوں میں شادی کرتے ہیں.... سمجھیں کچھ؟"

اور ٹریسی ذرا دیر سوچتی رہی۔

"چنانچہ ان لوگوں نے تمہارے لئے ایک لڑکی پسند کرلی ہے" ٹریسی نے کہا۔

چارلس نے اسے اپنی باہوں میں سمیٹ لیا۔ اور ایک بار پھر اپنے ہونٹ اس کے گلابی ہونٹوں پر رکھ دیئے۔

"لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا"

"یعنی ......"

"اہمیت اس بات کی ہے کہ میں نے کسے پسند کیا ہے' بہرحال آئندہ جمعہ کو تم رات کا کھانا ہمارے ساتھ کھا رہی ہو۔ یعنی میرے اور میرے والدین کے ساتھ۔ اب وقت آگیا کہ تم ان سے مل لو"

PDF LIBRARY 0333-7412793

نو بجنے میں پانچ منٹ باقی تھے جب ٹریسی کو بینک کی آوازوں کے اتار چڑھاؤ میں تبدیلی کا احساس ہوا۔ کارکن بستا" تیزی سے بول رہے اور بستا" عجلت میں چل پھر رہے تھے۔ پانچ منٹ بعد بینک کے دروازے کھلنے والے تھے اور تب تک "سب تیار " ہونا چاہیے تھا۔ سامنے کی کھڑکی میں سے ٹریسی باہر دیکھ سکتی تھی اور باہر فٹ پاتھ پر وہ لوگ لائن لگائے سرد برستی بارش میں کھڑے تھے جن کا کاروبار اس بینک سے تھا۔

بینک کے بیچ میں چھ میزیں تھیں جن پر کشتیاں رکھی تھیں۔ ٹریسی نے دیکھا کہ بینک کا محافظ ان کشتیوں میں "روپیہ جمع کرانے" اور "روپیہ اٹھانے" کی سلپس رکھ چکا تھا۔ مستقل گاہکوں کو "ڈپوزٹ سلپ" دی جاتی تھیں جن کے نیچے گاہک کا ذاتی کوڈ نمبر چھپا ہوا ہوتا تھا چنانچہ جب یہ گاہک روپیہ ڈپوزٹ کرتا تو کمپیوٹر اسے مناسب اکاؤنٹ میں جمع کر دیتا۔ البتہ کبھی کبھار بینک میں آنے والے گاہک میز پر کی کشتیوں میں رکھی ہوئی "بینک سلپ" کی خانہ پری کر کے روپیہ ڈپوزٹ کرتے تھے۔

اب محافظ نے سر اٹھا کہ دیوار پر لگی ہوئی گھڑی کی طرف دیکھا جیسے ہی اس کی سوئیوں نے نو بجائے کہ محافظ نے لپک کر دروازے کھول دیئے۔

بینک کا وہ دن شروع ہو چکا تھا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

بعد کے چند گھنٹوں تک ٹریسی اپنے کمپیوٹر کے ساتھ اتنی مصروف رہی کہ نہ تو کسی اور طرف متوجہ ہو سکی اور نہ ہی کچھ سوچ سکی۔ کمپیوٹر سے کئے گئے ہر تبادلے کو دو دو دفعہ چیک کرنا پڑتا تھا کہ کوڈ صحیح ہے یا نہیں۔ جب اکاؤنٹ جمع کیا جاتا تو ٹریسی اکاؤنٹ نمبر، رقم اور اسی بینک کا نام درج کر لیتی جس میں رقم ٹرانسفر کی گئی ہو۔ ہر بینک کا اپنا ایک خفیہ نمبر یعنی "کوڈ نمبر" تھا اور یہ نمبر ایک خاص بلکہ "راز دار" ڈائریکٹری میں درج تھے۔ اس میں دنیا کے ہر بڑے بینک کا کوڈ نمبر تھا۔

صبح تیزی سے پرواز کر گئی۔ ٹریسی "لنچ بریک" میں اپنے بال بنوانے کا فیصلہ کر چکی تھی اور اس کے لئے وہ "میری اسٹیلا بوٹے" سے وقت لے چکی تھی۔ بے حد منہگا تھا وہ لیکن اس دفعہ اس نے اس کی پرواہ نہ کی کیونکہ وہ چاہتی تھی کہ چارلس کے والدین اسے بہترین روپ میں دیکھیں۔ "مجھے بہر حال اپنے آپ کو ان سے پسند کروانا ہے پھر انہوں نے چارلس کے لئے کسی بھی لڑکی کا انتخاب کیوں نہ کیا ہو اور نہ ہی مجھے اس کی پروا ہے کہ وہ چارلس کے لئے ہم میں سے آخر کار کس کا انتخاب کرتے ہیں ٹریسی نے سوچا "لیکن یہ تو حقیقت ہے کہ چارلس کو جتنا میں خوش رکھ سکوں گی کوئی دوسری لڑکی نہ رکھ سکے گی۔"

ٹھیک ایک بجے وہ اپنی برساتی پہن رہی تھی جب کلارنس ڈسمنڈ نے اسے اپنے آفس میں طلب کیا تھا۔ ڈسمنڈ بینک کا ایک ستون تھا گویا بہترین منتظم کی زندہ مثال تھا وہ۔ اگر ان کا بینک ٹیلی ویژن پر کمرشل پروگرام دیتا تو یہ شخص بہترین نمائندہ ثابت ہوتا۔ پرانے فیشن کے لباس میں ملبوس، قدامت پرستوں کی طرح وضع دار اور اصول پرستی اور عظمت کے ہالے میں گھرا ہوا یہ شخص ایسا تھا کہ اس پر اعتبار کیا جا سکتا تھا، آپ جانئے قدامت پرست لوگ مخلص ہوتے ہی ہیں۔

"بیٹھو ٹریسی" اس نے کہا۔ اور اس پر وہ فخر کیا کرتا تھا کہ وہ بینک کے ہر ملازم کا پہلا نام جانتا ہے "بہت خراب موسم ہے باہر۔"

"جی ہاں"

"ایسے موسم میں بھی لوگ بینک میں آتے ہیں بیچارے" اور یہاں ڈسمنڈ کی رسمیا باتوں کا مختصر ذخیرہ ختم ہوگیا۔

وہ میز پر کہنیاں ٹیک کر ٹریسی کی طرف جھک گیا۔

"سنا ہے کہ تم اور چارلس اسٹون ہوپ شادی کرنے والے ہو؟"

ٹریسی دم بخود رہ گئی۔

"لیکن ہم نے ابھی اس کا اعلان تو نہیں کیا باقاعدہ۔ آپ کو کس طرح....؟"

ڈسمنڈ مسکرایا۔ "اسٹون ہوپ جو بھی کرتے ہیں وہ خبریں بن جاتی ہیں ۔ اگر اس خاندان کے کسی فرد کو قبض کی شکایت ہو تو وہ بھی خبر ہے؟"

ڈسمنڈ اپنے اس لطیفے پر آپ ہی ہنسا۔

"ٹریسی! یقین کرو سب سے زیادہ خوشی مجھے ہوئی ہے" وہ بولا "میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد تم یہاں، اپنے کام پر واپس آجاؤ گی؟ میرا مطلب ہے ہنی مون منانے کے بعد، ٹریسی! ہم تمہیں گنوانا نہیں چاہتے تم ہمارا قیمتی سرمایہ ہو...... یعنی ہماری .... بہترین کارکن ہو۔"

"جی ہاں، میرے اور چارلس کے درمیان اس سلسلے میں گفتگو ہو چکی ہے"

"او۔ ہو" ڈسمنڈ بڑے اشتیاق سے اور بھی آگے جھک گیا۔

"اور فیصلہ یہ ہوا کہ اگر میں نے اپنی ملازمت جاری رکھی تو میں زیادہ خوش رہوں گی"

اور اب ڈسمنڈ کے ہونٹوں پر مطمئن مسکراہٹ تھی۔

اسٹوم ہوپ اینڈ سنز سرمایہ لگانے والے طبقوں میں سب سے بڑا اور مشہور عالی گھرانہ تھا۔ اب اگر ڈسمنڈ اپنی بینک کی اس شاخ کے لئے اس گھرانے کا مخصوص اکاؤنٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا تو یہ بہت بڑی بات ہوگی۔

وہ اپنی کرسی میں پیچھے کھسک کر سیدھا بیٹھ گیا۔

"جب تم ہنی مون سے واپس آؤ گی ٹریسی" وہ بولا "تو تمہارے عہدے میں قابل رشک ترقی اور تنخواہ میں شاندار اضافہ کردیا جائے گا"

PDF LIBRARY 0333-7412793

"بہت بہت شکریہ...... بڑی خوشخبری ہے یہ میرے لئے" وہ بولی۔

پچھلے ایک عرصے سے اسے احساس تھا کہ اب اسے ترقی ملنی ہی چاہئے کہ وہ اس کہ بجا طور پر مستحق تھی۔ اس نے خوشی کے ساتھ ساتھ فخر بھی محسوس کیا اور چارلس کو یہ خوشخبری سنانے کے لئے بے قرار ہوگئی۔ اسے ایسا لگا جیسے خدا ایک ہی وقت میں دنیا کی ساری خوشیاں اس کی جھولی میں ڈال دینا چاہتا ہے۔

"اسٹون ہوپ کلاں" .... یعنی چارلس کے والدین رٹین ہاؤس اسکوائر کے ایک بے حد عالیشان مکان بلکہ حویلی میں رہتے تھے۔ یہ شہر کی امتیازی عمارت تھی جس کے سامنے سے ٹریسی اکثر و بیشتر گزری تھی۔

"اور اب" اس نے سوچا "یہ عمارت میری زندگی کا ایک حصہ بننے جا رہی ہے"

وہ بہت زیادہ گھبرائی ہوئی تھی۔ اس کے بے حد خوبصورت بنائے گئے بالوں پر ہوا کی نمی کا اثر ہو رہا تھا۔ وہ چار دفعہ لباس تبدیل کر چکی تھی۔ کیا پہنے؟ کیسا پہنے؟ سادہ لباس؟ چمکیلا بھڑک دار؟ ایک ایسا لباس تھا اس کے پاس

"اگر میں نے وہ پہنا تو وہ لوگ مجھے چلبلی اور نمائشی سمجھ لیں گے اور اگر سادہ لباس پہنا تو سوچیں گے کہ ان کا بیٹا ایک معمولی اور اپنے سے کم درجہ کی لڑکی سے شادی کر رہا ہے۔ جہنم میں جائے..... یہ تو بہرحال وہ سوچنے ہی والے ہیں۔

اور آخر کار اس نے یہ کیا کہ بھورے رنگ کا اسکرٹ سفید ریشمی بلاؤز پر پہن کر گلے میں وہ سونے کی زنجیر ڈال لی جو اس کی ماں نے کرسمس کے موقع پر اس کے لئے بھیجی تھی۔

حویلی کا دروازہ ایک وردی پوش بٹلر نے کھولا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"شب بخیر مس وٹنی"

"لو بھائی! یہ بٹلر میرا نام جانتا ہے۔ تو یہ اچھا شگون ہے یا برا؟" ٹریسی نے گھبرا کر سوچا

"آپ کا کوٹ...... اجازت ہو تو.... لے لوں؟"

وہ برستے پانی میں آئی تھی چنانچہ اس کے کوٹ سے قیمتی قالین پر پانی ٹپک رہا تھا۔

بٹلر کی رہبری میں وہ ایک وسیع و عریض دالان میں سے گزری جو سنگ مرمر کا تھا اور جو اس کے بینک سے بھی دگنا بڑا معلوم ہوا۔

اور ٹریسی نے بے حد سہم کر سوچا: "خدایا! میں نے تو بالکل غلط کپڑے پہنے ہیں۔ مجھے تو وہی سینٹ لورین والا بھڑکیلا لباس پہننا چاہئے تھا۔"

بٹلر نے اس کے لئے لائبریری کا دروازہ کھولا تو ٹریسی کے بدن پر جیسے چونٹیاں... رینگنے لگیں۔ اور اب وہ چارلس اسٹون ہوپ سینئر یا دوم کے روبرو تھی۔

ساٹھ سالہ چارلس اسٹون ہوپ دوم سخت قسم کا آدمی معلوم ہوتا تھا۔ وہ ایک بے حد کامیاب آدمی تھا کہ اس کی کامیابی اس کے چہرے سے ٹپکتی تھی۔ وہ اپنے بیٹے کے مستقبل کی تصویر تھا یعنی اس کا بیٹا تیس برس بعد ہو یا ہوا ایسا ہی ہوگا۔

چارلس کی سی بھوری آنکھیں، گول مضبوط ٹھوڑی، سر پر سفید بالوں کی گوٹ اور ٹریسی نے اسے فوراً پسند کر لیا۔ وہ اس کے اور چارلس کے ہونے والے بچے کا ایک مکمل اور مثالی دادا تھا۔

چارلس کی ماں شاندار عورت تھی۔ قد ناٹا تھا اور ذرا موٹی بھی تھی اس کے باوجود بلا کی تمکنت تھی اس میں۔

"معقول قابل اعتماد" ٹریسی نے سوچا "عمدہ دادی ثابت ہوگی"

مسز اسٹون ہوپ نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا۔

"میری عزیز! مسرت ہوئی کہ تم آگئیں۔ ہم نے چارلس سے کہا ہے کہ وہ ہمیں چند منٹوں کے لئے تم سے اکیلے میں مل لینے دے ... وئی اعتراض تو نہیں؟"

"چہ۔ انہیں کوئی اعتراض کیوں ہونے لگا" چارلس کے باپ نے اعلان کیا۔ بیٹھو....

ٹریسی ... یہی نام ہے نا تمہارا؟"

"جی ہاں"

اور وہ دونوں ٹریسی کے سامنے کاؤچ پر بیٹھ گئے

"یہ میں ایسا کیوں محسوس کر رہی ہوں جیسے اب عدالتی تحقیقات شروع ہوگی۔

اور تب ٹریسی نے جیسے اپنی ماں کی آواز سنی جیسے یہ بات اس نے پہلے نہ کہی ہو بلکہ اب کہہ رہی ہو:

"بے بی! خدا تمہاری جھولی میں کوئی ایسی چیز نہ ڈالے گا جسے تم سنبھال نہ سکو۔ لیکن عجلت سے کام لئے بغیر ایک وقت میں ایک ہی چیز اٹھانا۔ یعنی پہلا قدم۔ پھر دوسرا قدم۔ پھر تیسرا قدم وغیرہ وغیرہ۔"

چنانچہ اب ٹریسی نے پہلا قدم اٹھایا۔ اور وہ تھی اس کی مسکراہٹ لیکن یہ قدم غلط پڑ گیا یعنی یہ مسکراہٹ ایسی نہ تھی جیسی کہ ایسے موقع پر ہونی چاہئے کیونکہ اس کے جسم پر رینگتی ہوئی چیونٹیوں کی تعداد میں ایک دم سے اضافہ ہوگیا تھا۔ اس نے یہ مسکراہٹ اپنے ہاتھ سے چھپانے کی کوشش کی۔

"اچھا تو" مسز اسٹون ہوپ کی آواز گونجدار تھی "تم اور چارلس شادی کرنا چاہتے ہو"

اس لفظ "چاہتے ہو" نے ٹریسی کو پریشان کردیا۔ یہ کیا بات ہوئی آخر۔ بلاشبہ چارلس نے اس بڈھے جوڑے کو بتا دیا ہوگا کہ شادی کر رہے ہیں۔

"جی ... جی ہاں" ٹریسی نے جواب دیا۔

"تم اور چارلس ایک دوسرے کو زیادہ عرصے سے نہیں جانتے۔ ہے نا؟" مسز اسٹون ہوپ نے پوچھا۔ اور ساتھ ہی عجیب نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

"ٹریسی نے بڑی مشکل سے اپنی ناراضگی کو دبا دیا۔"

"تو میرا خیال غلط نہ تھا" اس نے سوچا "یہ تو عدالت ہی بیٹھی ہے"

"اتنے عرصے سے تو جانتے ہیں کہ ایک دوسرے سے پیار کرنے لگے ہیں" مسز اسٹون ہوپ وہ بولی۔

"پیار؟" مسز اسٹون ہوپ بڑبڑائے۔

مسز اسٹون ہوپ نے کہا: ذرا بھی لاگ لپیٹ کے بغیر ہم صاف صاف کہے دیتے ہیں مس وٹمنی کہ جب چارلس نے ہمیں یہ بات بتائی تو مجھے اور میرے شوہر کے دل کو سخت دھکا لگا"

مسز اسٹون ہوپ شفقت سے مسکرائیں "چارلس نے تمہیں شارولٹ کے متعلق تو بتایا ہی ہوگا؟" اور انہوں نے ٹریسی کے چہرے پر تغیر دیکھ لیا "اوہ یہ بات ہے۔ خیر۔ تو چارلس اور شارولٹ ساتھ ہی کھیلے اور ساتھ ہی بڑے ہوئے۔ دونوں ہمیشہ سے ایک دوسرے کے بہت قریب رہے اور سچ تو یہ ہے کہ سبھی کو... اپنوں اور پرایوں کو توقع تھی کہ اسی سال وہ دونوں اپنی نسبت کا اعلان کردیں گے۔"

شارولٹ کا حلیہ بیان کرنے کی مسز اسٹون کو ضرورت نہ تھی۔ ٹریسی تصور میں اسے دیکھ سکتی تھی۔ پڑوس میں رہنے والی۔ بے حد امیر، چارلس کے خاندان کا سا اعلیٰ خاندان، چارلس کا سا سماجی پس منظر۔ بہترین اسکول میں اعلیٰ تعلیم، ریس اور گھڑ سواری کی شوقین جس میں کپ جیت چکی ہو۔

"اپنے خاندان کے متعلق بتاؤ کچھ" مسز اسٹون ہوپ نے کہا۔

"خدایا! یہ تو جیسے کسی سوشل فلم کا جذباتی منظر ہے" ٹریسی نے سوچا "میں غریب ہیروئن ہوں اور انتہا امیر ہیرو کے بے حد اصول پرست والدین سے پہلی دفعہ ملاقات کر رہی ہوں۔ خدایا! میرا حلق خشک ہو رہا ہے فلموں میں تو بٹلر ٹرے میں ٹھنڈا شربت وغیرہ لے کر آتا ہے ہیروئن کے لئے۔"

"تمہاری پیدائش کہاں کی ہے بیٹی؟" مسز اسٹون ہوپ جیسے مدد کو آئیں۔

"جی۔ لوسیانہ میں۔ میرے والد مکینک تھے۔"

اب یہ آخری بات کا اضافہ کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی لیکن ٹریسی اپنے آپ کو روک نہ سکی۔ جہنم میں جائیں یہ لوگ۔ یہ بڑے ہیں تو اپنے گھر کے۔ اسے بہرحال اپنے

PDF LIBRARY 0333-7412793

باپ پر فخر تھا"

"این مکینک؟"

"جی ہاں۔ انہوں نے نیواورلنس میں ایک چھوٹا سا کارخانہ شروع کیا تھا اور اپنی محنت سے آخر کار اسے اپنے میدان کی ایک بڑی کمپنی بنادیا۔ پانچ سال پہلے میرے والد کا انتقال ہوگیا تو بزنس میری والدہ نے سنبھال لیا۔

"یہ ..... آہم ..... میرا مطلب ہے ... کمپنی کیا بناتی ہے؟"

اکنرو سٹ پائپ اور آٹو موٹو کل پرزے"

مسٹر اور مسز اسٹون ہوپ نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور ایک زبان ہو کر کہا:

"اوہ .... اچھا"

اور ان کے لہجے نے ٹریسی کے اعصاب تان دیئے۔

"حیران ہوں کہ ان کی محبت اپنے دل میں جاگزیں کرنے میں مجھے کتنا عرصہ لگ جائے گا؟ اس نے اپنے آپ سے پوچھا۔

اس نے نظریں اٹھا کر ان دو چہروں کی طرف دیکھا جن سے زرہ برابر بھی ہمدردی ظاہر نہ تھی۔ پتھر کے چہرے تھے وہ دونوں۔

اور ٹریسی نے سہم کر دیکھا کہ وہ بے اختیار ہو کر بے وقوفوں کی طرح بڑبڑا رہی تھی۔

"آپ پسند کریں گے میری ماں کو' بہت اچھی عورت ہیں وہ خوبصورت ہیں سمجھ دار ہیں اور بے حد خوش اخلاق ہیں' جنوبی علاقے کی ہیں' قد بے شک ان کا چھوٹا ہے۔ آپ کے جتنا مسز اسٹون ہوپ"

اور ٹریسی کی آواز لہر کر ڈوب گئی۔ سخت مرعوب کن خاموشی نے اس کے الفاظ کو دبا کر غرق کردیا تھا۔ وہ احمقوں کی طرح ہنسی لیکن مسز اسٹون ہوپ کی گھورتی ہوئی نظر کے بھنور میں اس کی ہنسی بھی پھنس کر ڈوب گئی۔

اور یہ مسٹر اسٹون ہوپ تھے جنھوں نے سراسر غیر جذباتی آواز میں کہا:

"چارلس نے ہمیں بتایا ہے کہ تم حاملہ ہو"

"ہائے! کاش کہ چارلس نے انہیں یہ بات نہ بتائی ہوتی" ٹریسی نے سوچا کیونکہ ان کا رویہ ناپسندانہ تھا۔ انہوں نے اپنی ناپسندیدگی کو ذرا بھی چھپانے کی کوشش نہ کی تھی۔ وہ تو یوں ظاہر کررہے تھے جیسے کہ اس میں ان کے بیٹے کا کوئی قصور ہی نہ تھا۔ سارا کیا دھرا ٹریسی کا ہی تھا۔ وہ اسے یہ احساس دلا رہے تھے کہ ٹریسی نے ان کے پورے خاندان پر کلنک لگا دیا تھا

"تو مجھے گلناری پوشاک پہن کر یہاں آنا چاہئے تھا" ٹریسی نے سوچا "جو قرون وسطیٰ میں کلیسائے روم فاحشہ عورتوں کو پہناتا تھا"

"میری تو سمجھ میں نہیں آرہا کہ زمانہ کہاں جارہا ہے! ان دنوں۔" مسز اسٹون ہوپ نے کہنا شروع کیا۔ لیکن وہ اپنا فقرہ پورا نہ کرسکیں کیونکہ عین اسی وقت دروازہ کھلا اور چارلس اندر آگیا اور ٹریسی اسے دیکھ کر جتنی خوش ہوئی ہے کبھی کسی کو دیکھ کر نہ ہوئی تھی۔

"ہاں تو بھئی" وہ بشاشت سے بولا "کیسی چل رہی ہے یہ ملاقات؟"

ٹریسی اٹھی اور دوڑ کر اس کی بانہوں میں سما گئی

"بے حد عمدہ ڈارلنگ" اس نے چارلس کو بھینچ لیا اور سوچا: خدا کا شکر ہے کہ چارلس اپنے ماں باپ کی طرح نہیں ہے۔ وہ کبھی ان کا سا ہوگا بھی نہیں۔ یہ لوگ تو تنگ نظر' امارت پسند' رجعت پسند اور سرد مہر ہیں بالکل"

پیچھے سے ہلکی سی کھانسی سنائی دی۔ بٹلر ٹرے میں ڈرنکس لئے کھڑا تھا۔

"سب ٹھیک ہوجائے گا" ٹریسی نے اپنے آپ کو یقین دلایا "اس فلم کا انجام خوشگوار ہوگا۔"

PDF LIBRARY 0333-7412793

ڈنر بے حد شاندار تھا لیکن مارے اضطراب کے ٹریسی کھانا نہ کھا سکی تھی۔ وہ لوگ بینکنگ‘ سیاست اور دنیا کی بگڑتی ہوئی حالت پر تبادلہ خیالات کرتے رہے اور یہ باتیں بھی بڑے رکھ رکھاؤ اور شائستگی سے ہو رہی تھیں کوئی بھی اونچی آواز میں نہ بول رہا تھا جیسے یہ کمرہ طعام نہ ہو بلکہ بے حد مقدس مقام ہو کوئی۔

”تو تم نے ہمارے بیٹے کو شادی کے لئے پھانس ہی لیا۔“

”جائز طور سے“ ٹریسی نے سوچا ”بھئی اپنے بیٹے کی ہونے والی دلہن کے متعلق ان کی تشویش بالکل حق بجانب ہے۔ ایک دن چارلس اس زبردست فرم کا مالک ہوگا چنانچہ یہ ازحد ضروری ہے کہ وہ صحیح لڑکی سے شادی کرے“ اور ٹریسی نے اپنے آپ سے وعدہ کیا ”میں صحیح لڑکی بن کر دکھاؤں گی“

اور چارلس نے آہستہ سے‘ پیار سے اس کا وہ ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا جس سے وہ میز کے نیچے میزپوش کا کونا مروڑ رہی تھی۔ ٹریسی نے چارلس کی طرف دیکھا تو اس نے ہولے سے آنکھ ماری اور ٹریسی کا دل روشن فضاؤں میں پرواز کرنے لگا۔

”ٹریسی اور میں ..... ہم ..... سادگی سے شادی کرنا چاہتے ہیں“ چارلس نے کہا ”اور

PDF LIBRARY 0333-7412793

پھر۔۔“

”یہ کیا بیوقوفی ہے“ مسز اسٹون ہوپ نے کہا ”ہمارے خاندان میں سادگی سے شادی نہیں ہوگی چارلس سینکڑوں دوست ہیں ہمارے جو تمہاری شادی کا انتظار کر رہے ہیں“ اور انہوں نے ٹریسی کی طرف دیکھا وہ نگاہوں سے اس کا قدوقامت ناپ رہی تھیں ”میرا خیال ہے کہ ہم شادی کے دعوت نامے فوراً روانہ کرنا شروع کردیں“ اور پھر کچھ سوچ کر اضافہ کیا ”میرا مطلب ہے اگر تم پسند کرو تو“

”بے شک۔ بے شک“

”تو شادی ہوگی شاندار“ ٹریسی نے سوچا ”آخر مجھے اس میں شک کیوں تھا“

مسز اسٹون ہوپ کہہ رہی تھیں: ”کئی مہمان باہر سے آئیں گے۔ ان کے قیام کا انتظام میں یہیں کردوں گی.... حویلی میں

اور مسٹر اسٹون ہوپ نے پوچھا: ”ہنی مون منانے کہاں جا رہے ہو؟“

چارلس مسکرایا۔ ”یہ ابھی صیغہ راز میں ہے۔“

اور اس نے ٹریسی کا ہاتھ دبایا۔

”کتنے عرصے تک ہنی مون منانے کا ارادہ ہے؟“

”یہی کوئی پچاس برس“ چارلس نے جواب دیا اور ٹریسی کا دل عش عش کر اٹھا

ڈنر کے بعد وہ لوگ برانڈی پینے لائبریری میں پہنچے۔ اور ٹریسی نے اس وسیع وعریض‘ قدیم طرز کے شاہ بلوط کے تختوں والے بے حد خوبصورت کمرے میں چاروں طرف نظریں.... دوڑائیں۔ کتابوں کی الماریاں‘ میز کرسیاں‘ صوفہ‘ دیوان .... ہر چیز سے امارت ٹپک رہی تھی۔ اگر چارلس مفلوک الحال ہوتا تو ٹریسی کو اس کی پروا نہ ہوتی تاہم اس نے دل ہی دل میں اعتراف کیا کہ اسی کو کہتے ہیں زندگی

چارلس جب اپنی کار میں اسے اس کے فیرمونٹ پارک کے چھوٹے اور معمولی فلیٹ تک پہنچانے گیا تو آدھی رات ہو رہی تھا.... تقریباً۔

”ٹریسی! تمہاری یہ شام سخت آزمائشی رہی ہوگی شاید“ چارلس نے کہا ”بات یہ

ہے.... ”کہ .... اماں‘ ابا بعض اوقات بڑے سرد مہر بن جاتے ہیں“

”ارے نہیں ڈارلنگ۔ بہت اچھے ہیں وہ دونوں“

اس شام کے اعصابی تناؤ نے اسے نڈھال کردیا تھا تاہم جب وہ اس کے فلیٹ کے دروازے کے سامنے پہنچے تو ٹریسی نے پوچھا: ”اندر نہیں آرہے چارلس؟“

وہ چاہتی تھی وہ اندر آئے۔ اسے اپنی بانہوں میں بھینچ لے اور اس سے کہے ڈارلنگ! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں جدا نہیں کرسکتی‘

”آج نہیں“ چارلس نے جواب دیا ”صبح مجھے جلدی اٹھنا ہے“

ٹریسی اپنی مایوسی چھپانے لگی۔

”بے شک.... کس قدر خود غرض ہوں میں“ وہ بولی۔

”کل بات کروں گا تم سے“

وہ اس کے ہونٹوں کا ہوائی بوسہ لے کر رخصت ہوا۔

ٹریسی اسے جاتے دیکھتی رہی۔

فلیٹ میں آگ لگی تھی اور فائر الارم کی گھنٹیاں خاموشی میں دیوانوں کی طرح چیخ رہی تھیں۔

ٹریسی گھبرا کر اپنے بستر میں اٹھ بیٹھی۔ نیند اس کی آنکھوں میں چبھ رہی تھی اور وہ.... ”سوں۔ سوں“ کرکے دھواں سونگھنے کی کوشش کررہی تھی۔ اندھیرا گھپ تھا۔ گھنٹی برابر بجتی رہی اور تب ٹریسی کو احساس ہوا کہ یہ ٹیلیفون کی گھنٹی تھی۔ بستر کے سرہانے کی گھڑی رات کے ڈھائی بجارہی تھی۔ پہلا اور خوفناک خیال اسے یہ آیا کہ چارلس کے ساتھ کوئی واقعہ ہوگیا تھا شاید۔ اس نے لپک کر فون اٹھالیا۔

”ہیلو؟“

کہیں بہت دور سے ایک مردانی آواز نے پوچھا: ”ٹریسی وھٹنی؟“

وہ جواب دینے سے پہلے سوچ میں پڑ گئی۔ کہیں یہ گمنام فون تو نہ تھا کسی بدمعاش کا جو فون پر فحش باتیں سنائے؟

”کون ہے؟“ اس نے آخر کار پوچھا۔

”میں نیو اورلنس پولیس ڈپارٹمنٹ کا لفٹنٹ ملر بول رہا ہوں۔ آپ ٹریسی وھٹنی

PDF LIBRARY 0333-7412793

ہیں؟"

"جی ہاں" ٹریسی کا دل بری طرح دھڑکنے لگا۔

"مجھے افسوس ہے..... میں آپ کو ایک بری خبر سنانے جا رہا ہوں"

ٹریسی کی مٹھی ریسیور پر بھنچ گئی۔

"آپ کی والدہ کے متعلق"

"کیا ہوا؟..... خدانخواستہ کوئی حادثہ ہوگیا ان کے ساتھ؟"

"مس وھٹنی!..... انتقال ہوگیا ان کا"

"نہیں" یہ ایک چیخ تھی۔

بلاشبہ یہ فون فحش ہی تھا کوئی بدمعاش اسے پریشان اور خوفزدہ کرنا چاہتا تھا۔ اس کی ماں کو کچھ نہیں ہوا تھا..... وہ زندہ تھی۔

"ٹریسی بیٹی! میں بہت' بہت' بہت' پیار کرتی ہوں تم سے" اس کی ماں نے کہا تھا۔

"مجھے افسوس ہے مس وھٹنی کہ یہ بری خبر میں آپ کو اس طرح دے رہا ہوں"

تو یہ سچ تھا۔ ایک بھیانک خواب تھا یہ لیکن بہرحال سچ تھا۔ اس کے حلق میں پھندے پڑ گئے۔ زبان گنگ ہوگئی۔ وہ کچھ بول نہ سکی۔ اس کا دماغ اور اس کی زبان..... دونوں ہی برف کی ڈلیاں بن چکی تھیں۔

دوسرے سرے پر لفٹنٹ ملر کہہ رہا تھا: "ہیلو؟ مس وھٹنی؟ ہیلو....."

"میں پہلے ہی ہوائی جہاز سے پہنچ رہی ہوں"

وہ اپنے فلیٹ کے بے حد چھوٹے سے باورچی خانے میں بیٹھی اپنی ماں کے متعلق سوچ رہی تھی۔

کیا واقعی وہ مرگئی تھی؟ کیا ایسا ممکن تھا؟ ایسی دبنگ' خوشباش اور حیات سے پر عورت تھیں وہ۔ اور اس کے اور اس کی ماں کے درمیان اس قدر گہرا پیار تھا۔ وہ ماں بیٹی کے علاوہ آپس میں دوست بھی تھیں۔ کس قدر قرب تھا ان میں کم عمری سے ہی ٹریسی اپنے چھوٹے بڑے مسائل لے کر اس کے پاس دوڑی جاتی تھی۔ اسکول' پڑھائی لڑکے اور پھر بعد میں مردوں کے مسائل لے کر اپنی ماں سے بحث کرتی۔ اس کا مشورہ طلب کرتی۔ اس کی رائے معلوم کرتی۔

جب ٹریسی کے والد کا انتقال ہوا تو بہت سے لوگوں نے اس کا کاروبار خرید لینے کی درخواستیں پیش کیں۔ انہوں نے ڈورس وھٹنی کو اتنا بہت سا روپیہ دینے کا وعدہ کیا جس سے وہ عمر بھر کے لئے فکر معاش سے نجات حاصل کرلے اور اس کی بقیہ عمر آرام' سکون اور بے فکری سے گزر جائے لیکن ڈورس وھٹنی نے کاروبار فروخت کرنے سے صاف انکار کردیا۔

"تمہارے ابا نے کاروبار بنایا' ترقی دی اسے۔ اب تم جانو میں ان کی عمر بھی کے محنت کے کام کو یوں پھینک نہیں دے سکتی"

چنانچہ ڈورس وھٹنی بڑی خوش اسلوبی سے بزنس چلاتی رہی۔

"ہائے! میری ماں!" ٹریسی کا دل رو دیا "بہت زیادہ چاہتی ہوں میں تمہیں۔ ہائے۔ اب تم کبھی چارلس سے نہ مل سکو گی اپنے نواسے نواسیاں نہ کھلا سکو گی۔"

اس نے ایک کپ کافی بنائی اور اسے ٹھنڈی ہونے دی۔ وہ خود اندھیرے میں بیٹھی

PDF LIBRARY 0333-7412793

رہی۔ ٹریسی کا دل بری طرح سے چاہ رہا تھا کہ وہ چارلس کو فون کرے اور بتائے اسے کیا گیا تھا اور پھر وہ اسے اپنے پاس آنے کو کہے۔

اس نے باورچی خانے کی گھڑی میں وقت دیکھا۔ رات کے ساڑھے تین بجے تھے نہیں۔ اس وقت چارلس کو جگانا مناسب نہ تھا۔ وہ نیواورلنس سے فون کرلے گی اسے اور پھر ایک خیال کہیں سے رینگ آیا۔

"کیا ماں کی موت ہماری شادی پر اثر انداز تو نہ ہوگی؟"

اور بے حد خود غرضانہ خیال تھا جس کی وجہ سے ٹریسی اپنے آپ کو مجرم سمجھنے لگی۔

توبہ۔ توبہ۔ ایسے موقع پر وہ ایسا سوچ بھی کیسے سکتی تھی؟

"یہاں پہنچتے ہی ٹیکسی لے کر سیدھی پولیس کوارٹر آجائے"

"یہ کیوں؟...... پولیس ہیڈ کوارٹر کیوں؟ کیا ہوا ہوگا؟"

نیواورلنس کے معروف اور بھیڑ بھرے ایئرپورٹ میں ٹریسی وھٹنی کھڑی اپنے سوٹ کیس کا انتظار کررہی تھی۔ جلد باز مسافر اسے دھکے دیتے آجارہے تھے۔ اور دھکا پیل اور بھیڑ میں ٹریسی کا دم گھٹ رہا تھا۔ اس نے سامان لانے والی رواں پٹی کے قریب پہنچنے کی کوشش کی لیکن کسی نے اسے راستہ نہ دیا۔ لمحہ بہ لمحہ اس کی گھبراہٹ اور...... پریشانی بڑھتی جارہی تھی۔ اسے یہ دھڑکا لگا ہوا تھا کہ ابھی تھوڑی دیر بعد پتہ نہیں اسے کیا سننے کو ملے گا۔ خدا جانے کیا ہوگا۔ وہ بار بار اپنے آپ کو یقین دلانے کی کوشش کررہی تھی معاملہ گڑبڑ تھا۔ کہیں کوئی بہت سخت غلط فہمی ہوگئی تھی۔ لیکن نیواورلنس کے لفٹنٹ ملر کے الفاظ اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔

"مجھے افسوس ہے...... میں آپ کو ایک بری خبر سنانے جارہا ہوں"

"آپ کی ماں کا انتقال ہوگیا"...... اور "مجھے افسوس ہے مس وھٹنی کہ یہ بری خبر میں آپ کو اس طرح دے رہا ہوں"

آخر کار ٹریسی کا سوٹ کیس آگیا۔ اور وہ دوڑ کر ایئرپورٹ سے باہر آئی، ٹیکسی میں بیٹھی اور ڈرائیور کو وہ پتہ دیا جو لفٹنٹ نے اسے فون پر دیا تھا۔

"سات سو پندرہ۔ ساؤتھ براڈ اسٹریٹ"

ڈرائیور عقبی آئینے میں اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

"فوزوے۔ ایں؟" وہ بولا

ٹریسی اس وقت کسی سے کوئی بات کرنا نہ چاہتی تھی۔ اس کے دماغ میں خیالات کا ہجوم تھا جو مکھیوں کے چھتے کی طرح بھنبھنا رہا تھا

ٹیکسی سمت مشرق میں لیک پنچارٹن کوزنے کی طرف بڑھ رہی تھی۔

ڈرائیور بڑا باتونی تھا کہ بکے جارہا تھا۔

"بڑے جشن کے لئے آئی ہو مس؟"

ٹریسی کے فرشتوں کے بھی سمجھ میں نہ آرہا تھا کہ یہ کیا ہانک رہا تھا لیکن ٹریسی نے سوچا:

"نہیں۔ میں یہاں موت کے لئے آئی ہوں"

ڈرائیور خاموش نہ ہوا تھا۔ اس کی آواز ٹریسی کے کانوں میں اتر رہی تھی لیکن یہ محض آواز ہی تھی...... بے لفظوں کی...... وہ نہ جانتی تھی اور نہ سمجھ رہی تھی کہ وہ کیا کہہ رہا تھا مانوس ماحول اور جانے بوجھے گردوپیش سے غافل وہ ٹیکسی میں بت کی طرح بیٹھی ہوئی تھی البتہ جب ٹیکسی فرنچ کوارٹر کے قریب پہنچی تب ٹریسی کو بڑھتے ہوئے شور کا احساس ہوا۔ یہ ایسا شور تھا جیسے جم غفیر پاگل ہوگیا ہو۔ جیسے دور قدیم کے وحشی نعرے لگا رہے ہوں۔

"مس! اس سے آگے گاڑی نہیں جاسکتی" ڈرائیور نے اسے مطلع کیا۔

اور تب ٹریسی نے چونک کر دیکھا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

حیرت انگیز' ناقابل یقین' کسی دوسری دنیا کا منظر تھا وہ۔

ہزاروں لاکھوں چیختے اور چلاتے ہوئے لوگ تھے جنھوں نے اپنے چہروں پر بھوتوں' چڑیلوں' جناتی مگرمچھوں اور قدیم دیوتاؤں کی شکلوں کے خول چڑھا رکھے تھے اور یہ سب کے سب ناچتے' اچھلتے' کودتے اور گاتے بجاتے جا رہے تھے۔ ان دیوانہ وار اچھلتے کودتے جسموں نے راستہ روک لیا تھا اور وحشیانہ موسیقی سے فضا تھرا رہی تھی اور کانوں کے پردے پھٹے جا رہے تھے۔

"مس! اس سے پہلے کہ یہ دیوانے میری گاڑی کا بھرکس بنا دیں آپ اتر جائیے"

ڈرائیور نے کہا "یہ سارا "مارڈی گراس" کا جشن اور جلوس ہے"

"اوہ! میں تو بھول ہی گئی تھی"

فروری کا مہینہ تھا یہ جب پورا شہر لنٹ کی خوشیاں مناتا تھا۔

ٹریسی کار میں سے باہر آ کر فٹ پاتھ پر ہاتھ میں سوٹ کیس لئے کھڑی ہو گئی اور دوسرے ہی لمحے چیختا اور ناچتا ہوا ہجوم اسے اپنے ساتھ بہائے لئے جا رہا تھا۔ بیہودگی تھی یہ ٹریسی کو ایسا معلوم ہوا جیسے بھوتوں اور چڑیلوں کا یوم سبت تھا۔ لاکھوں بدروحیں اس کی ماں کی موت کا جشن منا رہی تھیں۔

ٹریسی کے ہاتھ سے سوٹ کیس گھسیٹ لیا گیا۔ سوٹ کیس گھسیٹنے والا مع سوٹ کیس کے غائب ہو گیا' شیطان کا مقنع پہنے ہوئے ایک بے حد موٹے آدمی نے اسے دبوچ کر اس کے ہونٹ چوم لئے ہرن کا چہرہ لگائے ہوئے دوسرے آدمی نے اس کی چھاتیاں دبائیں اور ایک ریچھ نے پیچھے سے پکڑ کر اوپر اٹھا لیا وہ ہاتھ پاؤں چلا کر اس کی گرفت سے نکل آئی اور بھاگنا چاہا لیکن یہ ناممکن تھا۔ وہ ہجوم میں پھنس گئی اور اب وہ اس گاتے اور ناچتے جلوس کا حصہ بن چکی تھی۔ اور اب وہ ناچتے گاتے ہجوم کے ساتھ آگے گھسٹ رہی تھی اور بے تحاشہ روئے جا رہی تھی۔ فرار کی کوئی راہ نہ تھی۔ آخرکار جب وہ اس بھیڑیئے سے اپنے آپ کو چھڑا کر ایک گلی میں گھسنے میں کامیاب ہوئی تو اس کی حالت ہیجانی مریضہ کی سی ہو رہی تھی۔ بجلی کے کھمبے سے ٹیک لگائے وہ بہت دیر تک بے حرکت کھڑی ہانپتی

PDF LIBRARY 0333-7412793

اور کانپتی رہی۔

بہت دیر کے بعد اس کے حواس بجا ہوئے تو وہ پولیس اسٹیشن کی طرف چل پڑی۔

لفٹنٹ ملر ادھیڑ عمر کا' دنیا جہاں سے بیزار' بے حد اکتایا ہوا اور خود اپنے عہدے اور کردار سے غیر مطمئن نظر آتا ہوا شخص تھا جس کا چہرہ' ایسا تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ ہر بولتا ہوا موسم اپنے انمٹ اثرات اس پر چھوڑ گیا ہے۔

"مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کے استقبال کے لئے ایئرپورٹ نہ آ سکا" اس نے ٹریسی سے کہا۔

"سالا پورا شہر پاگل ہو گیا ہے... خیر۔ ہم نے آپ کی والدہ کی چیزوں وغیرہ کی تلاشی لی تو آپ ہی کا پتہ ملا جس کو ہم فون کر سکتے تھے۔"

"شکریہ۔ لیکن لفٹنٹ صاحب.... برائے کرم .... یہ تو بتائے کہ کیا ہوا تھا میری والدہ کو"

"خودکشی کر لی انہوں نے"

برف کی لکیریں ٹریسی کی ریڑھ کی ہڈی میں دوڑ گئیں۔

"یہ - یہ - ناممکن ہے.... وہ خودکشی کیوں کرنے لگیں؟ آسودہ حال تھیں۔ کوئی تکلیف نہیں تھی انہیں' سب کچھ تھا ان کے پاس' کوئی وجہ نہ تھی خودکشی کرنے کی" ٹریسی کی آواز پھٹی ہوئی تھی۔

"وہ آپ کے نام خط چھوڑ گئیں ہیں۔"

مردہ گھر ٹھنڈا اجاڑ اور لرزہ خیز تھا۔ ٹریسی کو ایک لمبے اور سفید برآمدے میں سے ایک بے حد وسیع و عریض خالی اور بند کمرے میں لے جایا گیا۔ دفعتہ اسے احساس ہوا کہ کمرہ خالی نہ تھا بلکہ مردوں سے بھرا ہوا تھا۔

ڈھیلے ڈھالے سفید لباس میں ملبوس اور موت کا فرشتہ نظر آتے ہوئے نوکر نے جلدی سے ٹریسی کی طرف دیکھا' اس دیوار کے قریب پہنچا جس میں بڑی بڑی درازیں تھیں جیسی

که میز میں ہوتی ہیں۔ موت کے فرشتے جیسی نوکرنی نے ہینڈل پکڑ کر ایک دراز باہر گھسیٹ لی اور مسکرا کر ٹریسی سے پوچھا۔

"دیکھو گی ایک نظر؟"

"نہیں۔ اس بکس میں لیٹے ہوئے خالی اور بے جان جسم کو میں دیکھنا نہیں چاہتی" دل ہی دل میں چیخ اٹھی۔

وہ یہاں سے نکل بھاگنا چاہتی تھی۔ اس مردہ گھر سے اس جگہ سے۔ وہ چند گھنٹے پیچھے لوٹ جانا چاہتی تھی۔ اس وقت میں جب فائر الارم کی گھنٹیاں بج رہی تھیں۔

"سچ مچ کے فائر الارم کی گھنٹیاں' ٹیلی فون کی گھنٹی نہیں۔ اور میری ماں بھی مری نہ ہو۔"

ٹریسی آگے بڑھی۔ آہستہ آہستہ قدم بہ قدم' اور ہر قدم چیخ بن کر اسکے رگ و ریشے میں دوڑ جاتا تھا۔

اور اب وہ اس لمبی دراز میں دیکھ رہی تھی۔ اس دراز میں رکھے ہوئے اس بے جان جسم کو دیکھ رہی تھی جس کے پیٹ میں وہ نو مہینے رہی تھی' جس نے اسے جنم دیا تھا جس نے اسے دودھ پلایا تھا۔ اس کی پرورش کی تھی۔ جو اس کے ساتھ ہنستا تھا اور جس نے اس سے محبت کی تھی۔ ٹریسی نے جھک کر اپنی ماں کے سرد' بے جان اور لجلجا گال چوم لیا۔

"ماں! میری ماں" وہ رندھی ہوئی آواز میں اور سرگوشی میں بولی "یہ کیا کیا تم نے؟ کیوں کیا ایسا؟"

"پوسٹ مارٹم کریں گے ان کا" نوکر کہہ رہا تھا "خودکشی کے کیس میں چیر پھاڑ کرنی ہی پڑتی ہے۔ کیا؟ قانون ہے ایسا۔"

"ماں! تم نے ایسا کیوں کیا؟"

ڈورس وھشنی اپنی بیٹی کے نام جو خط چھوڑ گئی تھی اس میں اس سوال کا جواب نہ تھا۔

"میری پیاری ٹریسی:

مجھے معاف کر دینا بیٹی' میں ناکام رہی اور میں تم پر بوجھ بن کر جینا نہیں چاہتی۔ چنانچہ یہی ایک بہترین راستہ ہے۔ میں بے انتہا پیار کرتی ہوں تم سے۔

ماں"

اس سہ پہر کو ٹریسی نے تجہیز و تکفین کے انتظامات کر لئے اور پھر ٹیکسی میں سوار ہو کر اپنے خاندانی گھر کی طرف روانہ ہوئی۔ دور سے مارڈی گراس کے جلوس کے شور سنائی دے رہا تھا جیسے کسی دور افتادہ وحشی ملک میں وہاں کے غیر مہذب باشندے کوئی جنگلی جشن منا رہے ہوں۔

وھشنی خاندان کی اقامت گاہ گارڈن ڈسٹرکٹ کے اس رہائشی علاقے میں تھی جو "اپ ٹاؤن" کہلاتا تھا۔ یہ وکٹورین طرز کی پرانی عمارت تھی۔ نیو اورلنس کے اکثر عمارتوں کی طرح یہ بھی لکڑی کی ہی بنی ہوئی تھی اور اس میں تہ خانہ نہ تھا کیونکہ یہ علاقہ سطح سمندر سے نیچا تھا۔

ٹریسی اسی مکان میں پلی بڑھی تھی اور اس کی ایک ایک چیز سے اس کی خوشگوار اور گرم جوش یادیں وابستہ تھیں۔ پچھلے ایک برس سے وہ گھر نہ آئی تھی اور جب اس کی ٹیکسی گھر کے سامنے پہنچ کر رکی تو اس کے لان میں سڑک کے رخ ایک تختہ لگا دیکھ کر اس کے دل کو دھکا لگا۔

تختے پر جلی حروف میں لکھا تھا۔

"برائے فروخت۔

نیو اورلنس رئیل اسٹیٹ کمپنی"

یہ ناممکن تھا۔ "نہیں میں اپنے بزرگوں کا یہ گھر کبھی نہ بیچوں گی" اس کی ماں نے کئی بار اس سے کہا تھا "ہم سب یہاں ساتھ رہے ہیں اور خوش رہے ہیں۔ بہت اچھے دن گزرے ہیں ہمارے اس پرانے گھر میں۔"

عجیب طرح کی اور سمجھ میں نہ آنے والی آگ میں جھلستی ہوئی ٹریسی مگنولیا کے عظیم الشان درخت کے قریب سے گزرتی ہوئی صدر دروازے کی طرف بڑھی جب وہ اسکول کی

PDF LIBRARY 0333-7412793

ساتویں جماعت میں تھی تو اس گھر کی ایک زائد کنجی اسے دی گئی اور تب سے اب تک اس کنجی کی حفاظت اس نے ایک تعویذ کی طرح کی تھی کہ یہ کنجی اس بات کی علامت بلکہ ثبوت تھی اور یہ اسے اس جنت کی یاد دلاتی تھی جو ہمیشہ اس کی منتظر رہتی تھی اپنی کنجی سے اس نے دروازہ کھول کر اس جنت میں قدم رکھا۔ اور وہ وہیں ایک سناٹے کا عالم میں دم بخود کھڑی رہی۔

کمرے خالی و ویران تھے۔ سارا فرنیچر ہٹا لیا گیا تھا۔ سجے ہوئے نوادرات غائب تھے یہ گھر اب ایک خالی خول رہ گیا تھا جس میں کبھی لوگ رہتے تھے۔ ٹریسی بھاگ بھاگ کر ایک سے دوسرے کمرے میں جارہی تھی۔ اس کی بے یقینی بڑھتی جارہی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی ناگہانی آفت نازل ہوگئی ہو۔ جیسے کوئی بجلی گری ہو۔

اور وہ بھاگ کر اوپر پہنچی' وہ اس خواب گاہ کے دروازے میں کھڑی تھی جس میں اس کی زندگی کا زیادہ حصہ گزرا تھا اور یہ خواب گاہ جیسے حسرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔ سرد اور خالی۔

"خدایا! کیا ہوا ہوگا؟"

یکایک صدر دروازے کی گھنٹی چیخ اٹھی۔ اس کی آواز خالی مکان میں دہشت بن کر گونج گئی۔ ٹریسی اس کے جواب میں جیسے نوم توجہ کی حالت میں زینہ اترنے لگی۔

اس نے دروازہ کھولا۔ سامنے آٹو شاند کھڑا ہوا تھا۔

یہ شخص دہشتی آٹو موٹو پارٹس کمپنی کا فورمین تھا۔ ریل کی پٹڑی جیسے دبلے پتلے جسم اور جھریوں پڑے چہرے والا بوڑھا آٹو..... اس کی توند نکلی ہوئی تھی۔ چندیا چمک رہی تھی البتہ اس کے چاروں طرف سفید' بکھرے ہوئے بالوں کا جنگل تھا۔

"ٹریسی!" اس نے جرمن لب و لہجے میں کہا "ابھی ابھی بری خبر سنی میں نے۔ میں..... بتا نہیں سکتا کہ کتنا دکھ ہوا مجھے"

ٹریسی نے اس کے دونوں ہاتھ تھام لئے۔

"آٹو..... خدا کی قسم بہت خوشی ہوئی تمہیں دیکھ کر۔ آؤ۔ اندر آؤ"

وہ اسے خالی دیوان خانے میں لے آئی اور بولی "مجھے افسوس ہے آٹو کہ یہاں بیٹھنے کی کوئی چیز نہیں ہے" وہ بے بسی سے بولی "فرش پر بیٹھنے میں..... کوئی حرج تو نہیں؟"

"بالکل بھی نہیں"

اور وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے ننگے فرش پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئے۔ دونوں کی آنکھیں شدت کرب سے بجھی ہوئی تھیں۔ آٹو شاند کمپنی کا بے حد پرانا ملازم تھا۔ ٹریسی نے جب سے ہوش سنبھالا تھا اسے کمپنی میں دیکھ رہی تھی اور وہ جانتی تھی کہ اس کے باپ کو اس کی وفاداری اور قابلیت پر کس قدر بھروسا تھا۔ شوہر کے انتقال کے بعد بزنس ٹریسی کی ماں کو ورثے میں ملا تو آٹو اس کی طرف سے بزنس چلانے کے لئے کمپنی میں ہی رہا۔

"آٹو میری تو کچھ سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ پولس کا کہنا ہے کہ ماں نے خودکشی کرلی۔ لیکن تم تو جانتے ہی ہو کہ خودکشی کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی۔"

اور دفعتاً" اسے ایک خیال آیا "وہ بیمار تو نہ تھیں آٹو؟ "میرا مطلب ہے کہ کوئی موذی مرض....."

"نہیں کوئی بیماری نہ تھی۔ یہ وجہ نہ تھی" آٹو نے آہستہ سے کہا۔

اور اس نے منہ دوسری طرف پھیرلیا۔ اس کی اس خاموشی میں کوئی خاص بات تھی۔ وہ بے چین نظر آتا تھا۔

"تم جانتے ہو آٹو کیا بات تھی؟" ٹریسی نے پوچھا۔

آٹو نے اپنی مرطوب آنکھوں سے ٹریسی کی طرف دیکھا۔

"پچھلے کچھ عرصے سے یہاں جو ہو رہا تھا وہ تمہاری ممی نے تم سے چھپایا تھا۔ وہ تمہیں پریشان اور فکرمند کرنا نہ چاہتی تھیں۔"

"پریشان اور فکرمند کرنا نہ چاہتی تھیں! کس سلسلے میں؟" ٹریسی کے ابرو پر بل پڑ گئے۔

"ایک آدمی کا نام سنا ہے کبھی تم نے؟..... جو رومانو؟" آٹو کی مٹھیاں کھلیں و بند ہوئیں

PDF LIBRARY 0333-7412793

"جو رومانو؟ نہیں تو۔ کیوں؟"

آٹو شامد نے آنکھیں جھپکا کر کہنا شروع کیا:

"چھ مہینے پہلے یہ آدمی رومانو تمہاری والدہ کے پاس آیا اور کہا کہ وہ کمپنی خریدنا چاہتا ہے لیکن تمہاری والدہ نے انکار کردیا۔ اس پر رومانو نے جو قیمت پیش کی وہ کمپنی کی اصل قیمت سے دس گنا زیادہ تھی اور تمہاری ماں پھر انکار نہ کرسکیں۔ بہت خوش اور پرامید تھیں وہ' وہ ساری رقم بونڈز خریدنے میں لگا دینا چاہتی تھیں کہ ایسی مستقل آمدنی ہو جائے کہ جس کے سہارے تم دونوں ـــ ماں بیٹی ـــ زندگی کے دن آرام اور بے فکری سے گزار سکو۔ یہ بات انہوں نے تم سے اس لئے چھپائی کہ وہ تمہیں اچانک خوشی دینا چاہتی تھیں۔ میں بھی خوش اور مطمئن تھا۔ پچھلے تین برسوں سے میں ریٹائر ہونے کے لئے تیار ہوں لیکن ٹریسی میں مسز ڈورس کو چھوڑ نہیں سکتا تھا۔ خیر تو اس رومانو نے ....." آٹو نے سخت حقارت سے یہ نام لیا "بیانے کی تھوڑی سی رقم ادا کردی۔ بقیہ رقم .... جو خطیر رقم تھی.... گزشتہ مہینے ادا کی جانے والی تھی۔"

ٹریسی نے بیقراری سے کہا:

"کہے جاؤ آٹو.... پھر کیا ہوا؟"

"جب رومانو نے بزنس پر قبضہ کیا تو سارے کاریگروں کو نکال دیا اور اپنے آدمی بھرتی کرلئے اور پھر اس نے کمپنی پر دھاوے بولنے شروع کردیئے۔ اس نے سارا مال فروخت کردیا۔ دوسرا بہت سا مال خریدا' اسے فروخت کیا لیکن بیوپاریوں کے بلوں کی ادائیگی نہ کی۔ مال سپلائی کرنے والوں نے اپنے بلوں کی رقوم کے لئے تقاضہ نہ کیا کیونکہ وہ تو یہی سمجھ رہے تھے کہ مسز ڈورس وٹمنی سے ہی سودا کررہے ہیں۔ لیکن جب کافی لمبے عرصے کے بعد بھی بلوں کی ادائیگی نہ ہوئی تو ان لوگوں نے تمہاری والدہ سے تقاضے شروع کردیئے۔ تمہاری والدہ رومانو کے پاس پہنچیں یہ معلوم کرنے کہ یہ کیا ہورہا تھا۔ رومانو نے ان سے کہا کہ وہ یہ سودا منسوخ کرکے کمپنی انہیں لوٹا رہا ہے۔ لیکن اس وقت تک کمپنی نہ صرف بیکار بلکہ دیوالیہ ہوچکی تھی بلکہ پچیس لاکھ ڈالر کا قرض بھی چڑھ گیا تھا جو تمہاری

PDF LIBRARY 0333-7412793

والدہ ادا نہ کرسکتی تھیں۔ ٹریسی! خدا کی قسم یہ دیکھ کر میں اور میری بیوی مرمر گئے کہ تمہاری ماں کمپنی بچانے کے لئے کیسی زبردست جدوجہد کررہی تھیں۔ لیکن سب بیکار' قرض خواہوں نے تمہاری ماں کو دیوالیہ بنادیا۔ انھوں نے سب کچھ لے لیا۔ بزنس' گھر' کار۔"

"یا خدا!"

"ابھی اور سنو ٹریسی۔ معاملہ یہیں ختم نہیں ہوجاتا ڈسٹرکٹ اٹارنی .... یعنی سرکاری وکیل نے تمہاری ماں پر نوٹس نکال دیا کہ کیوں نہ ان پر دھوکا دہی کا مقدمہ چلا کر انہیں اس فراڈ کی سزا دی جائے۔ اور تمہاری ماں کے لئے اب قید بامشقت کی سزا سامنے تھی۔ ٹریسی! میں تو سمجھتا ہوں کہ تمہاری ماں حقیقت میں اسی دن مرگئی تھیں۔

بے بس لیکن کھولتے ہوئے غصے سے ٹریسی پہلو بدلنے لگی تھی۔

"لیکن ماں کو صرف یہ کرنا تھا کہ عدالت میں سچ سچ بتادیں کہ کیا ہوا تھا ان کے ساتھ"

بوڑھے فورمین نے مایوسی سے سرہلایا۔

"یہ۔ رومانو ایک دوسرے شخص کے لئے کام کرتا ہے جس کا نام انتھونی ارساتی ہے۔ اور یہ ارساتی نیواورلنس کی اندھیری دنیا کا بے تاج بادشاہ ہے۔ غنڈہ۔ شریف بدمعاش' بہت بعد میں مجھے معلوم ہوا رومانو نے ایسا ہی معاملہ دوسری کمپنیوں کے ساتھ بھی کیا ہے۔ اگر تمہاری ماں نے دعویٰ کرکے مقدمہ عدالت تک پہنچا دیا ہوتا تب بھی اس مقدمے بازی میں کئی برس نکل جاتے۔ مدت دراز تک کیس چلتا اور تمہاری ماں کے پاس روپیہ تھا نہیں"

"لیکن ماں نے یہ سب مجھ سے کیوں چھپایا؟" یہ کرب کی چیخ تھی۔ اس کی ماں کی کرب کے احساس کی چیخ.....

"بے حد خوددار عورت تھی تمہاری ماں۔ اور پھر تم کر بھی کیا سکتی تھیں؟ کوئی کچھ نہ کرسکتا تھا کوئی کچھ نہیں کرسکتا"

"تمہارا یہ خیال غلط ہے آٹو" ٹریسی نے دانت پیس کر دل میں کہا۔

اور اس نے آٹو سے کہا:

"میں اس آدمی..... جو رومانو سے ملنا چاہتی ہوں۔ کہاں ملے گا"

آٹو نے کہا: "بھول جاؤ اسے۔ تم نہیں جانتیں کہ کہاں تک ہے اس کی پہنچ، کس قدر بدمعاش اور بارسوخ آدمی ہے وہ"

"وہ رہتا کہاں ہے؟"

"ٹریسی بہت پاورفل....."

آٹو! میں نے پوچھا ہے کہ وہ رہتا کہاں ہے؟"

"جیکس اسکوائر کے قریب جائیداد ہے اس کی لیکن ٹریسی! یقین کرو وہاں جانا بیکار ہے۔ کوئی فائدہ نہیں"

لیکن ٹریسی نے کوئی جواب نہ دیا ایک غیر مانوس جذبے سے اس کا وجود پر ہو گیا تھا۔

نفرت۔

"میری ماں کی جان لینے کی سزا جو رومانو کو ضرور ملے گی" ٹریسی نے دل ہی دل میں قسم کھائی۔

اسے وقت درکار تھا۔ سوچنے کے لئے عمل کا نقشہ بنانے کے لئے' وہ اس لٹے ہوئے اجاڑ گھر میں نہ رہ سکتی تھی۔ چنانچہ وہ میگزن اسٹریٹ کے ایک چھوٹے ہوٹل میں ٹھہر گئی۔ یہ ہوٹل فرنچ کواٹر سے بہت دور تھا چنانچہ یہاں مارڈی گراس کا وحشی ہنگامہ نہ تھا۔ ٹریسی کے پاس کوئی سازو سامان نہ تھا چنانچہ کاؤنٹر کے پیچھے بیٹھے ہوئے کلرک نے اسے سخت مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے اتنی ہی بے رخی سے کہا "کرایہ آپ کو پیشگی ادا کرنا ہوگا۔ چالیس ڈالر فی شب۔"

ہوٹل کے اپنے کمرے میں سے اس نے کلارنس ڈسمنڈ کو فون کیا اور اسے مطلع کیا کہ وہ آئندہ چند دنوں تک اپنے کام پر نہ آسکے گی۔

دوسرے سرے پر ڈسمنڈ نے اپنی جھلاہٹ چھپانے اور دبانے کی کوشش کی۔

"اس کی تم فکر مت کرو؟" اس نے کہا "تمہاری واپسی تک میں کسی کو عارضی طور سے رکھلوں گا تمہاری جگہ' چنانچہ کام چلتا رہے گا؟"

اور اس نے دل ہی دل میں دعا مانگی:

"خدا کرے کہ یہ لڑکی چارلس کو بتادے کہ میں کتنا مہربان ہوں اس پر"

ٹریسی کا دوسری کال چارلس کے لئے تھی۔

"چارلس ڈارلنگ....."

"ٹریسی! یعنی یہ کیا حماقت ہے؟" کہاں سے بول رہی ہو؟ بس غائب ہی ہوگئیں ایک دم سے! ممی صبح تم سے رابطہ قائم کرنے کی سخت کوشش کرتی رہیں۔ آج وہ تمہارے ساتھ دوپہر کا کھانا کھانا چاہتی ہیں۔ تم دونوں کو ساتھ مل کر بے حد ڈھیر سارے انتظامات کرنے ہیں۔"

"مجھے واقعی افسوس ہے ڈارلنگ۔ میں نیواورلنس میں ہوں اس وقت"

"کہاں ہو تم؟ نیواورلنس؟ وہاں کیا جھک مار رہی ہو؟"

"میری ماں گزر گئیں" اس کی آواز بھیگ گئی اور الفاظ حلق میں پھنس گئے

"اوہ!" چارلس کا لہجہ ایک دم سے بدل گیا "بہت دکھ ہوا یہ سن کر اچانک ہوگیا ہوگا

PDF LIBRARY 0333-7412793

یہ غمناک حادثہ' اچھی خاصی جوان اور تندرست تھی وہ' ہے نا؟"

"بالکل جوان تھی وہ" ٹریسی نے سوچا اور پھر فون میں کہا "ہاں۔ ہاں۔ جوان ہی تھیں اور..... بے حد تندرست بھی"

"کیا ہوا تھا؟ خود تمہاری طبیعت تو اچھی ہے نا؟"

پتہ نہیں کیوں ٹریسی چارلس کو یہ بتانے کی ہمت نہ کر سکی کہ اس کی ماں نے خودکشی کی تھی۔ حالانکہ وہ رو رو کر اور چیخ چیخ کر پوری داستان سنا دینا چاہتی تھی کہ ان دھوکے باز ظالموں نے کیا کیا اس کی ماں کے ساتھ۔ لیکن اس نے اپنے آپ کو روک لیا۔

"یہ میرا ذاتی مسئلہ ہے" اس نے سوچا "میں اپنا بوجھ چارلس پر نہیں پھینک سکتی۔ سخت خود غرضانہ بات ہوگی"

"فکر مت کرو ڈارلنگ۔ میں اچھی ہوں" اس نے چارلس کو مطلع کیا۔

"ٹریسی! کہو تو میں وہاں آجاؤں۔ تمہارے پاس فوراً"

"نہیں ڈارلنگ۔ تمہیں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں کرلوں گی سارے انتظام ۔ ممی کی تدفین کل کر رہی ہوں۔ چنانچہ پیر کے دن میں فلاڈلفیا واپس آجاؤں گی" اور ریسیور کریڈل پر رکھنے کے بعد وہ ہوٹل کے پلنگ پر لیٹ گئی اور خیالات یوں ہجوم کر آئے جیسے وہ ٹریسی کے لیٹنے کے ہی منتظر تھے۔ بے انتہا الجھے ہوئے خیالات تھے اور وہ کمرے کی چھت میں لگے ہوئے داغدار ٹائلس گننے لگی۔

"ایک..... دو... تین..... رومانو.... چار..... پانچ جو رومانو..... چھے..... سات..... سزا ملے گی..... اسے ..... اس کی ..... آٹھ ..... نو.....انتقام ..... دس.... گیارہ..... نہیں چھوڑوں گی....."

اس نے عمل کا کوئی نقشہ نہ بنایا تھا۔ کچھ طے نہیں کیا تھا کہ اسے کیا کرنا تھا۔ نہیں جانتی تھی کہ کیا کرنا تھا۔ لیکن یہ ضرور طے کر چکی تھی کہ وہ رومانو کو نہ چھوڑے گی۔ یہ ضرور جانتی تھی کہ وہ اسے اس کے کئے کی سزا ضرور دے گی۔ وہ اس سے اپنی ماں کا انتقام ضرور لے گی۔ کوئی نہ کوئی راستہ تلاش کرلے گی اس کا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

سہ پہر ڈھل رہی تھی جب ٹریسی اپنے ہوٹل سے نکل کر کنیال اسٹریٹ میں داخل ہوئی اور سر جھکائے چلتی رہی یہاں تک کہ ایک "پان شاپ" کے سامنے پہنچ گئی۔ اور پھر وہ دکان میں تھی۔

ایک بے حد گندے کاؤنٹر کے پیچھے ایک بے حد زرد آدمی اپنی ناک پر سبز رنگ کی بے حد قدیم عینک لگائے بیٹھا تھا۔ "کہیئے" اس نے کھڑکھڑاتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"میں..... مجھے ایک پستول خریدنا ہے" ٹریسی نے کہا۔

"کس قسم کا پستول؟"

"وہ.... کیا کہتے ہیں.... ریوالور"

"ہاں۔ لیکن کیسا ریوالور چاہئے آپ کو..... تھرٹی ٹو..... فارٹی فائیو یا....."

ٹریسی نے کبھی پستول پکڑا تک نہ تھا اسے چلانا تو خیر دور کی بات تھی۔

"تھرٹی ٹو چلے گا" وہ بولی

"ایک تھرٹی ٹو ریوالور ہے میرے پاس .... بہت عمدہ .... تھرٹی ٹو کیلیبر ویسن۔ یہ دیکھئے...... صرف دو سو انتیس ڈالر... یہ دیکھئے.... یہ بھی اچھا ہے۔ چارٹر آرمس تھرٹی ٹو..... ذرا سا ہے یہ صرف ایک سو انسٹھ....."

ٹریسی اپنے ساتھ زیادہ روپیہ نہ لائی تھی۔

"اس سے بھی سستا نہیں ہے کوئی؟" اس نے پوچھا۔

زرد مردے جیسے بیوپاری نے شانے اچکائے۔

"اب اس سے سستا تو گوپھن ہی ہو سکتا ہے"

ٹریسی خاموش رہی

"اچھا چلو۔ اس تھرٹی ٹو کے ڈیڑھ سو دے دو۔ گولیوں کا ایک بکس مفت دے دوں گا۔ بولو منظور ہے؟ اگر ہاں تو روپے نکالو' ورنہ دوسری دکان دیکھو" دکان دار نے بدتمیزی سے کہا.....

"ٹھیک ہے" ٹریسی راضی ہوگئی۔

زرد رو مردہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس الماری کے قریب پہنچا جس میں بارودی ہتھیار رکھے ہوئے تھے' ایک ریوالور انتخاب کیا' واپس آیا' ریوالور کاؤنٹر پر ٹریسی کے سامنے رکھا اور پوچھا "اسے چلانا جانتی ہیں آپ؟"

"بس لبلبی دبادی جاتی ہے۔ اور کیا" ٹریسی نے کہا۔

اور تب اس زرد رو مصری ممی نے پوچھا۔ "اسے بھرنا جانتی ہیں آپ..... یا..... میں بھر کر دکھادوں؟"

ٹریسی نفی میں جواب دینے والی تھی۔ وہ تو یونہی اس دکان میں آگئی تھی۔ وہ یہ ریوالور استعمال نہیں کرے گی' وہ تو صرف خوفزدہ کرنا چاہتی تھی۔ لیکن اسے احساس ہوا کہ یہ تو بس حماقت تھی صفا۔

"جی ہاں۔ بتایئے"

اور اس چیمبر میں گولیاں بھریں تو ٹریسی غور سے دیکھتی رہی۔

"شکریہ" وہ بولی اور پرس کھول کر قیمت کی رقم گن دی۔

"مجھے آپ کا نام اور پتہ چاہئے ..... میرا مطلب ہے..... پولس رکارڈ کے لئے"

یہ تو ٹریسی نے سوچا ہی نہ تھا۔ جو رومانو کو ریوالور سے ڈرانا دھمکانا مجرمانہ عمل تھا۔

"لیکن مجرم وہ ہے..... میں نہیں"

زرد رو آدمی نے ٹریسی کی طرف دیکھا۔ سبز عینک کے ہلکے سبز شیشوں کے پیچھے اس کی آنکھیں مردہ بکری کی سی معلوم ہو رہی تھیں۔ اس نے پوچھا: "نام؟"

"اسمیتھ۔ جو آن اسمیتھ"

اس نے ایک کارڈ پر یہ نام لکھا۔

"پتہ؟"

"ڈومین روڈ۔ تھرٹی ٹوئنٹی ڈومین روڈ"

زرد مردے نے کارڈ پر سے نگاہیں اٹھائے بغیر کہا:

"یہاں کوئی تھرٹی ٹوئنٹی ڈومین روڈ نہیں ہے۔ ندی کی تہہ میں ہو تو پتہ نہیں۔ چنانچہ

PDF LIBRARY 0333-7412793

ہم اسے نفتی ٹوئنٹی بنائے دیتے ہیں"

اور اس نے کارڈ ٹریسی کی طرف کھسکا دیا۔

ٹریسی نے اس پر دستخط کئے "جو آن اسمیتھ"

"ٹھیک ہے؟" اس نے دستخط کرنے کے بعد پوچھا۔

"ٹھیک ہے" کہہ کر سبز عینک والے زرد رو مردے نے ریوالور احتیاط سے ٹریسی کی طرف بڑھا دیا۔ چند ثانیوں تک وہ اس ہتھیار کی طرف دیکھتی رہی' پھر اسے اٹھایا' اپنے ہینڈ بیگ میں رکھا اور تیز قدم اٹھاتی پان شاپ سے باہر نکل آئی۔

"ارے محترمہ" دکاندار اس کے پیچھے چیخ کر بولا "یہ مت بھولنا کہ ریوالور بھرا ہوا ہے۔"

جیکسن اسکوائر فرنچ کواٹر کے قلب میں ہے جہاں سینٹ لوئی کا زبردست گرجا اس پر دعائے خیر کی طرح سایہ فگن ہے۔ اسکوائر کے خوبصورت قدیم مکانات اور میدانوں کو اونچی باڑیں اور میگنولیا درختوں کی قطاریں، مصروف اور گہما گہمی والے بازار کی سڑک سے الگ کر رہی تھیں۔ چنانچہ یہ جیکسن اسکوائر شور و ہنگامے سے الگ، باڑوں اور درختوں کے احاطے میں ایک ازحد پر سکون مقام تھا۔ اور جو رومانو اسی جگہ ایک مکان میں رہتا تھا۔

ٹریسی اندھیرا اترنے کا انتظار کرتی رہی اور پھر نکل پڑی مارڈی گراس کا جشن و جلوس چارٹر اسٹریٹ کی طرف چلا گیا تھا اور ٹریسی اس پاگل ہجوم کا شور سن رہی تھی جو اسے اس وقت پریشان کر گیا تھا۔ جب وہ یہاں پہنچی تھی۔

وہ اندھیرے سائے میں کھڑی اس مکان کا جائزہ لے رہی تھی جس میں رومانو رہتا تھا۔

اس نے جو طریقہ کار سوچا تھا۔ وہ بے حد آسان اور سیدھا تھا۔

وہ جو رومانو سے بات چیت کرے گی اور اگر ضرورت ہوئی تو بحث مباحثہ کر کے اس سے کہے گی کہ وہ ٹریسی کی ماں کے حق میں اپنی طرف سے صفائی پیش کر کے مرحومہ پر جو

PDF LIBRARY 0333-7412793

دھوکا دہی کا الزام لگایا گیا تھا اسے صاف کر دے۔ اگر رومانو نے انکار کیا تو پھر وہ ریوالور سے اسے ڈرا دھمکا کر اس سے اپنی ماں کے بے گناہ کا اعتراف لکھوا لے گی۔ پھر وہ یہ تحریر اعتراف لفٹنٹ ملر کے سپرد کر دے گی اور وہ جو رومامو کو گرفتار کر لے گا اور یوں اس کی ماں نیک نام ہی رہے گی اور پھر کوئی اسے برے نام سے یاد نہ کرے گا۔

اس کا دل بری طرح سے چاہ رہا تھا کہ کاش چارلس اس وقت اس کے ساتھ ہوتا لیکن یہ کام ایسا تھا کہ اسے اکیلے ہی کرنا مناسب معلوم ہوا۔ بہتر یہی تھا کہ چارلس کو اس معاملے سے الگ رکھا جاتا اور یہی اس نے کیا تھا۔ جب یہ معاملہ طے ہو جائے گا اور جو رومانو سلاخوں کے پیچھے پہنچ جائے گا تو پھر وہ پوری داستان چارلس کو نہایت تفصیل سے سنا کر اس کی حیرت سے محظوظ ہو گی اور اس سے داد وصول کرے گی۔

ایک بھولا بھٹکا راہگیر بڑی فراغت سے چلا آرہا تھا۔

ٹریسی منتظر کھڑی رہی یہاں تک کہ راہگیر آگے بڑھ کر اندھیرے میں ڈوب گیا۔ سڑک ایک بار پھر ویران تھی۔

اس نے آگے بڑھ کر دروازے پر لگا ہوا گھنٹی کا بٹن دبایا۔ کوئی جواب نہ آیا۔

"مارڈی گراس کے تہوار کے دن بہت سے کلبوں میں بال ڈانس ہوتے ہیں۔ رومانو ایسے ہی کسی ڈانس میں گیا ہو گا شاید" ٹریسی نے سوچا "کوئی بات نہیں میں انتظار کروں گی۔ جب تک وہ آنہیں جاتا میں یہیں ٹھہروں گی"

یکایک دہلیز کی روشنی جل اٹھی، دروازہ کھلا اور ایک آدمی دروازے میں کھڑا ہوا تھا۔ اور اس کی وضع قطع ٹریسی کے لئے قدر حیرت انگیز تھی کیونکہ اس نے ایک بے درد اور خوفناک غنڈے کو تصور کیا تھا جس کے بشرے سے برہنہ شیطانیت عیاں ہو۔ لیکن اس کے سامنے ایک پر کشش اور قبول صورت شخص کھڑا تھا۔ جو یونیورسٹی کا پروفیسر ہو سکتا تھا۔

"ہاں! فرمایئے" اس کی آواز خوشگوار اور لہجہ دوستانہ تھا۔

"آپ ہی جوزف رومانو ہیں؟" ٹریسی کی آواز میں لرزش تھی۔

"جی ہاں۔ فرمایئے۔ کیا خدمت کر سکتا ہوں"

"بے حد شائستہ' بے حد منکسر۔ کوئی تعجب نہیں کہ ماں اس کے دھوکے میں آگئیں' ٹریسی نے سوچا۔

"میں ..... اگر آپ فرصت سے ہوں تو..... میں آپ سے ذرا کچھ بات کرنا چاہتی ہوں۔

رومانو نے اس کے سڈول اور خوبصورت جسم کا جائزہ لے کر کہا:

"ضرور..... تشریف لائیے"

اور ٹریسی اس پیش کمرے میں آگئی جو بے حد خوبصورت اور پالش کئے ہوئے نایاب فرنیچر سے سجا ہوا تھا۔ جوزف رومانو بڑے ٹھاٹھ سے رہتا تھا۔

"یہ سارا ٹھاٹھ باٹ میری ماں کے روپے سے ہے" ٹریسی نے تلخی سے سوچا۔

"میں ڈرنک بنانے ہی جارہا تھا۔ آپ کیا لیں گی؟"

"کچھ نہیں"

رومانو نے بڑی دلچسپی سے اس کی طرف دیکھا۔

"تو کس سلسلے میں بات کرنا چاہتی ہیں آپ مجھ سے' مس.....؟

"ٹریسی وھٹنی۔ میں ڈورس وھٹنی کی لڑکی ہوں"

چند ثانیوں تک وہ خالی خالی نظروں سے اس کی صورت تکتا رہا اور پھر ایک دم سے اس کی آنکھوں میں چمک آگئی اور اس نے کہا۔ "اچھا۔ اچھا۔ میں سن چکا ہوں جو ہوا۔ بہت برا ہوا"

بہت برا ہوا' واہ ۔ یہ مردود ماں کی موت کا سبب ہے اور کیسے ٹھنڈے پیٹے سے کہتا ہے کہ برا ہوا۔"

"مسٹر رومانو۔ ڈسٹرکٹ اٹارنی کا خیال ہے کہ میری والدہ نے دھوکا دہی کا جرم کیا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ ان پر سے یہ الزام دور کرنے میں آپ میری مدد کریں۔ آپ جانتے ہیں کہ یہ سچ نہیں ہے۔"

"مارڈی گراس کے دنوں میں' میں بزنس کی بات نہیں کرتا یہ میرے مذہب میں جائز

PDF LIBRARY 0333-7412793

نہیں ہے" رومانو گھوم کر بار کے سامنے پہنچا اور ڈرنک بنانے لگا "میں سمجھتا ہوں کہ ایک آدھ گلاس پینے سے آپ کی طبیعت سنبھل جائے گی"

اب ٹریسی مجبور تھی۔ اس نے بیگ کھول کر ریوالور نکالا اور نالی رومانو کی طرف کردی۔

"میں بتاؤں گی مسٹر رومانو کہ میری طبیعت کاہے سے سنبھل سکتی ہے۔ آپ نے میری ماں کے ساتھ جو کچھ کیا ہے' اس کا اعتراف کروالینے سے"

جو رومانو نے گھوم کر ٹریسی کے ہاتھ میں ریوالور دیکھا

"اسے رکھ دیجئے مس وھٹنی۔ یہ چل سکتا ہے"

"اگر تم نے ایسا نہیں کیا جیسا میں کہتی ہوں تو یقین کرو یہ چل جائے گا۔ تمہیں یہ لکھ کر دینا ہے کہ تم نے دھوکا دہی کی' کمپنی کو دیوالیہ بنادیا اور میری ماں کو خودکشی کرنے پر مجبور کردیا"

"اوہو۔ ہو۔ بلند ادارے ہیں سرکار کے۔ اگر میں انکار کردوں تو؟"

"تو میں تمہیں مار ڈالوں گی" ٹریسی اپنے ہاتھ میں ریوالور کو کانپتے محسوس کررہی تھی۔

"تم مار ڈالنے والی مخلوق تو معلوم نہیں ہوتیں مس وھٹنی"

اور اب وہ اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ آرام سے اطمینان سے' بے خوفی سے' ہاتھ میں گلاس لئے۔ اس کی آواز میں ملائمت تھی۔ خلوص تھا:

"تمہاری ماں کی موت سے میرا کوئی واسطہ نہیں ہے اور یقین کرو کہ میں....."

اور اچانک ایک دم سے گلاس کا اثاثہ اس کے منہ پر دے مارا

ٹریسی نے اپنی آنکھوں میں الکوہل کی سخت سوزش محسوس کی ۔ ریوالور اس کے ہاتھ سے گھسیٹ لیا گیا۔

"تمہاری بڑی بی نے مجھے اندھیرے میں رکھا" جو رومانو نے کہا "اس نے مجھے بتایا ہی نہیں کہ اس کی ایک خوبصورت لیکن خطرناک۔ لڑکی بھی ہے"

رومانو اسے دبوچے ہوئے تھا' اس کے ہاتھ اس کی پشت پر شکنجے ہوئے تھے اور ٹریسی کی آنکھوں میں بے پناہ جلن تھی اور وہ خود بے انتہا خوفزدہ تھی۔ اس نے رومانو کی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کی لیکن اس کی آہنی گرفت میں وہ مجبور تھی چنانچہ بلی کے منہ میں دبی ہوئی فاختہ کی طرح پھڑپھڑا کر رہ گئی۔

"مزے اڑانے آئی تھیں ناپیاساں؟ ٹھیک ہے۔ رومانو تمہیں ناامید نہ کرے گا"

ٹریسی نے چیخنے کی کوشش کی لیکن صرف بھرائی ہوئی آواز نکلی: "مجھے جانے دو"

رومانو نے ایک ہی جھٹکے میں اس کا بلاؤز پھاڑ ڈالا۔

"واہ! شاندار چھاتیاں ہیں" اس کا ہاتھ ٹریسی کی ایک چھاتی پر تھا "بہت عمدہ" دوسرا ہاتھ دوسری چھاتی پر "مجھے تھپڑ اور گھونسے مارو بے بی۔ جدوجہد کرو بہت اچھا لگتا ہے ایسا مجھے"

"چھوڑ دو مجھے"

اب وہ بے دردی سے چھاتیاں دبا رہا تھا۔ ٹریسی کو سخت تکلیف ہو رہی تھی اور اب وہ اسے آہستہ آہستہ لیکن جبرا فرش کی طرف جھکا رہا تھا۔

"میری جان! ویسے تو بہت سے مرد آئے ہوں گے تمہارے پاس لیکن پورے آدمی کا تجربہ تمہیں پہلے کبھی نہ ہوا ہوگا" رومانو کی آواز شدت جذبات سے گلوگرفتہ تھی۔

اور اب وہ اس کے اوپر تھا' ٹریسی اس کے جسم کا بوجھل بوجھ محسوس کر رہی تھی۔ رومانو کے ہاتھ اس کی رانوں پر رینگ رہے تھے۔

ٹریسی نے دیوانہ وار ہاتھ چلائے اور اچانک اس کی انگلیاں ریوالور سے چھو گئیں اس نے ریوالور دبوچ لیا اور یکایک ایک زبردست دھماکے سے در و دیوار لرز اٹھے۔

"ا۔و۔ہ! میرے خدا" رومانو چیخا۔

دفعتاً اس کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی اور سرخ دھند کے پردے میں سے ٹریسی نے دہشت زدہ ہو کر دیکھا کہ رومانو دونوں ہاتھوں سے اپنا پہلو دبائے ٹکر [illegible]

"مار دیا سورنی نے"

ٹریسی دم بخود تھی۔ وہ اپنی جگہ سے ہلنے کے بھی قابل نہ تھی۔ اس کے پیٹ میں بھنور سا پیدا ہو گیا تھا جو اس کے حلق کی طرف اٹھ رہا تھا اور آنکھیں الکوحل سے اندھی ہو رہی تھیں۔

وہ کوشش کر کے اٹھ کر کھڑی ہو گئی' پلٹی اور لڑکھڑاتی ٹانگوں سے اس دروازے کی طرف چلی جو کمرے کے انتہائی سرے پر تھا" اس نے دروازہ کھولا۔ باتھ روم تھا وہ بیسن کے قریب پہنچی' نل کھول کر اسے پانی سے بھرا اور اپنی آنکھوں پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دیتی رہی یہاں تک کہ درد و سوزش کی شدت کم ہونے لگی اور اس کی نظر صاف ہو گئی۔ اب اس نے بیسن کے اوپر دیوار میں لگے ہوئے آئینے میں دیکھا۔ اس کی آنکھیں سرخ اور وحشت زدہ تھیں۔

"میرے خدا! میں نے ابھی ابھی ایک قتل کیا ہے"

وہ بھاگ کر پیش کمرے میں واپس پہنچی۔

رومانو فرش پر پڑا ہوا تھا۔ اس کے جسم سے بہتا ہوا سرخ جیتا خون نہایت قیمتی سفید قالین میں جذب ہو رہا تھا۔

ٹریسی اس کے قریب کھڑی ہوئی۔ اس کا چہرہ سفید ہو رہا تھا۔

"میں..... میں..... میرا ایسا کوئی ارادہ نہ تھا" اس نے بے حس دماغ سے کہا "میں نے..... جان بوجھ کر....."

"ایمبولنس....." رومانو کا سانس ٹکڑے ٹکڑے ہو چلا تھا

ٹریسی لپک کر اس میز کے قریب پہنچی جس پر فون رکھا ہوا تھا۔ اس نے آپریٹر کا نمبر ملایا۔ اور جب وہ بولی تو اس کی آواز بھیگی ہوئی تھی۔

"آپریٹر ایک ایمبولنس بھیج دو..... فوراً۔ پتہ ہے..... فورٹوینٹی ون جیکسن اسٹریٹ..... جی ہاں..... چار سو اکیس..... فورٹوینٹی ون..... فوراً..... ایک آدمی کو گولی ماردی گئی ہے"

اس نے ریسیور کریڈل پر رکھ دیا اور رومانو کی طرف دیکھا۔

"یا خدا! اسے بچالے۔ خدایا! مر نہ جائے" اس نے دعا مانگی۔ "تو تو دلوں کے حال

PDF LIBRARY 0333-7412793

سے واقف ہی ہے چنانچہ جانتا ہی ہے کہ میں اسے گولی مارنا نہ چاہتی تھی"

یہ دیکھنے کے لئے کہ وہ زندہ ہے یا مرگیا ٹریسی رومانو کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔ رومانو کی آنکھیں بند تھیں لیکن سانس چل رہا تھا۔

"ایمبولنس آرہی ہے" ٹریسی نے اسے مطلع کیا۔

اور پھر وہ وہاں سے بھاگ لی۔

لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے خوف سے وہ آرام اور اطمینان اور بے پروائی سے چلنے کی کوشش کررہی تھی۔ اس کی ٹانگیں جیسے اس کے اختیار سے باہر ہو کر بھاگنا چاہتی تھیں۔ اپنا پھٹا ہوا بلاؤز چھپانے کے لئے ٹریسی نے جیکٹ سینے پر ٹھیک سے لپیٹ لی تھی۔

رومانو کے گھر سے چار بلاک آگے بڑھنے کے بعد ٹریسی نے ٹیکسی روکنے کی کوشش کی۔ چھ سات ٹیکسیاں زناٹے سے اس کے قریب سے گزر گئیں۔ ان میں ہنستے' بولتے اور اچھلتے ہوئے سکھی اور بے فکر لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔

دور سے سائرنوں کی آواز آئی جو تیزی سے قریب آتی جارہی تھی اور چند لمحوں بعد ہی دیوانہ وار بھاگتی ہوئی ایمبولنس اس کے قریب سے نکلی چلی گئی۔ وہ رومانو کے گھر کی طرف جارہی تھی۔

"مجھے یہاں سے فوراً نکل جانا چاہئے" ٹریسی نے اپنے آپ سے کہا۔

سامنے ایک ٹیکسی رکی اس کے مسافر اتر گئے۔ ٹریسی بھاگی اس کی طرف

"چلنا ہے؟" وہ بولی۔

"کہاں جانا ہے؟" ڈرائیور نے پوچھا

"ایئرپورٹ"

"بیٹھو۔"

اور ایئرپورٹ کی طرف جاتی ہوئی ٹیکسی میں بیٹھی ٹریسی ایمبولنس کے متعلق سوچ رہی تھی۔

اگر..... اس کے پہنچنے تک رومانو مرگیا تو؟ ..... تو ظاہر ہے کہ وہ قاتلہ ہوگی۔ وہ ریوالور رومانو کے گھر میں ہی چھوڑ آئی تھی اور اس پر ٹریسی کی انگلیوں کے نشان تھے وہ کہے گی پولیس سے کہے گی رومانو نے اس کی عصمت دری کرنے کی کوشش کی تھی اور ریوالور اتفاقاً چل گیا۔ لیکن پولیس اس کی بات ماننے گی اس لئے کہ رومانو کے قریب جو ریوالور پڑا ہوا تھا وہ اس نے باقاعدہ خریدا تھا۔ کتنی دیر ہوئی؟ آدھا گھنٹہ؟ ایک گھنٹہ؟

اسے بہرحال جس قدر جلد ممکن ہو نیو اورلنس سے نکل جانا چاہئے۔

"مزا آیا ڈی گراس کے کارنیول میں؟" ڈرائیور نے پوچھا۔

ٹریسی نے تھوک نگلا

"ایں!.... ہاں..... بے حد"

اس نے ہینڈ بیگ کھول کر دستی آئینہ نکالا اور میک اپ ٹھیک ٹھاک کرکے پریشان حالی دور کرنے کی کوشش کی۔ دیکھنے میں ذرا تو معقول نظر آئے آخر۔ رومانو سے اعتراف کروانے کی کوشش کرنا اس کی' بے انتہا سخت حماقت تھی۔ ساری تدبیریں الٹی ہوگئی تھیں۔

"جو کچھ ہوا ہے یہ..... یہ... میں چارلس کو کیسے بتاسکوں گی؟"

وہ جانتی تھی کہ چارلس کو کس قدر سخت دھچکا لگے گا۔ کتنا صدمہ ہوگا۔ لیکن جب وہ اسے بتائے گی ساری تفصیلات تو وہ سب کچھ سمجھ جائے گا۔ بے شک۔ وہ بتائے گا کہ اب کیا کرنا چاہئے۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

جب ٹیکسی نیواورلنس کے ائیرپورٹ پر پہنچی تو ٹریسی نے حیرت سے سوچا:

"کیا سچ مچ آج ہی صبح میں یہاں پہنچی تھی؟ یہ سب کچھ صرف ایک دن میں اس کی ماں کی خودکشی ..... جلوس کے ہجوم میں اس کا بہہ جانا..... اور پھر اس آدمی کا "ماردیا سورنی نے"

وہ ٹرمینس میں داخل ہوئی تو اسے یوں لگا کہ ہر نگاہ اس پر جمی ہے۔

احساس جرم اور ضمیر کی ملامت۔ اور کیا۔ وہ دل میں بولی۔

اس کا جی چاہ رہا تھا کہ کسی طرح رومانو کی حالت کے متعلق معلوم کر سکے لیکن جانتی تھی کہ اسے کون سے ہسپتال میں لے جایا گیا ہے یا لے جائیں گے اور یہ کہ کو فون کرے۔

"وہ ٹھیک ہوجائے گا۔ میں اور چارلس ماں کے جنازے میں شرکت کرنے اور جو رومانو زندہ ہوگا"

اور اس نے اپنے دماغ پر سے یہ منظر ہٹانے کی کوشش کی کہ ایک آدمی ز ہوا اور اس کے جسم سے خون بہہ بہہ کر سفید قالین میں جذب ہورہا تھا اور کررہا ہے اسے بہرحال جلد از جلد گھر..... چارلس کے پاس پہنچنا ہے۔

ٹریسی ڈیلٹا ائیرلائنس کاؤنٹر کی طرف بڑھی۔

"فلاڈلفیا کا ایک ون وے ٹکٹ۔ سیاح ہوں۔ دوسرے فوری فلائٹ کونسی ہے؟" وہ بولی۔

کلرک نے کمپیوٹر میں دیکھا۔

"دوسری فوری..... یعنی فلائٹ تھری۔ او۔ فور۔ خوش قسمت ہیں آپ محترمہ، صرف ایک سیٹ خالی ہے"

"ہوائی جہاز روانہ کب ہورہا ہے؟"

"صرف بیس منٹ میں۔ وقت ہے آپ سوار ہوسکتی ہیں"

ٹریسی نے روپے نکالنے کے لئے ہینڈ بیگ کھولا اور تب اس نے دیکھنے سے زیادہ محسوس کیا کہ دو وردی پوش پولیس مین کہیں سے آئے اور اس کی دائیں بائیں کھڑے ہوگئے۔

"ٹریسی وٹمنی؟" ان میں سی ایک نے پوچھا

اور اس کے دل کی دھڑکن لمحے بھر کے لئے تھم گئی۔

"انکار کرنا حماقت ہوگی۔ اس نے سوچا اور پھر بولی "جی ہاں۔ کہئے"

"آپ کو گرفتار کیا جاتا ہے"

اور ٹریسی نے اپنی کلائیوں پر برف کی سی سرد ہتھکڑیاں بند ہوتی محسوس کیں۔

یہ سب کچھ کسی اور کے ساتھ ہورہا تھا جیسے اور وہ بھی بے حد دھیمی رفتار سے۔ یعنی "سلوموشن" میں۔ اور یہ سب جیسے خواب میں ہورہا تھا۔ اور اس نے دیکھا کہ.....

اسے ائیرپورٹ سے باہر لایا گیا۔ اس حالت میں کہ وہ ہتھکڑی کے ذریعہ ایک پولیس مین سے بندھی تھی۔ اور لوگ گردنیں گھما گھما کر اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اسے پولیس کی سفید و سیاہ گاڑی کے پچھلے حصے میں بٹھا دیا گیا۔ تاروں کا ایک جنگلہ سا اس کی اگلی سیٹ کو پچھلی سیٹ سے الگ کررہا تھا۔

پولیس کار کی چھت پر گھومتی ہوئی لال روشنی جل اٹھی، سائرن چیخنے لگا اور کار

PDF LIBRARY 0333-7412793

دیوانے بگولے کی طرح بھاگ پڑی۔

ٹریسی پچھلی سیٹ میں گٹھری بنی بیٹھی تھی۔ وہ غائب ہوجانے، نظروں سے اوجھل ہوجانے کی کوشش کررہی ہو جیسے۔ وہ خونی تھی۔ وہ قاتلہ تھی۔ جو رومانو یقیناً مرگیا تھا لیکن وہ ..... ایک اتفاق تھا۔ وہ بتائے گی پولیس کو کہ یہ سب کیسے ہوا۔ بے شک وہ اس کی باتوں کا یقین کریں گے۔ بے شک وہ اسے جھوٹی نہ کہیں گے اور نہ سمجھیں گے ان لوگوں کو اسے سچا یقین کرنا ہی پڑے گا۔

جس پولیس اسٹیشن میں اسے لیجایا گیا وہ نیواورلنس کے مغربی کنارے پا الجیرز ڈسٹرکٹ میں تھا۔ پولیس اسٹیشن کی عمارت منحوس، وحشتناک اور دہشتناک تھی۔ جس کے چاروں طرف اداسی اور بے کسی برس رہی تھی۔ پیش کمرے میں، جہاں نام درج کے جارہے تھے، مختلف پیشہ اور بھانت بھانت کے لوگوں سے بھرا ہوا تھا..... رنڈیاں، رنڈیوں کے دلال، چور، اچکے، گرہ کٹ اور ان کے شکار۔

ٹریسی کو اس سارجنٹ کی میز کے سامنے کھڑا کردیا گیا جو اس وقت ڈیوٹی پر تھا۔

ٹریسی کو گرفتار کرنے والوں میں سے ایک پولیس مین نے کہا:

"سارجنٹ یہ ہے وہ چھوکری وھٹنی۔ کیا؟ ہم نے اسے ایئرپورٹ پر سے پکڑا ہے۔ کیا؟ بھاگنے کی کوشش کررہی تھی"

"جی۔ میں ....." ٹریسی نے کہا۔

"ہتھکڑیاں کھول دو اس کی"

ہتھکڑیاں کھول دی گئیں۔ ٹریسی کی آواز جو غائب تھی عود کر آئی۔

"دیکھئے ...... وہ ایک اتفاق تھا..... حادثہ میرا مطلب ہے... میں اسے مار ڈالنا نہ چاہتی تھی۔ اس نے میری عزت لوٹنے کی کوشش کی تھی اور ....."

وہ اپنی آواز کے ہسٹریا پر قابو حاصل نہ کرسکی۔

ڈیوٹی سارجنٹ نے سختی سے پوچھا:

"تم ہی ٹریسی وھٹنی ہو؟"

"جی ہاں۔ میں ......"

"بند کردو سالی کو"

"نہیں۔ ایک منٹ .... میری بات تو سنئے" ٹریسی گڑگڑائی "کسی کو فون کرنا ہے مجھے ..... فون کرنے کا تو حق ہے مجھے"

ڈیوٹی سارجنٹ غرایا: "او..... ہو..... قائدے قانون بھی جانتی ہو یہاں کے .... کتنی دفعہ بند ہوئی ہو جانی۔"

"ایک دفعہ بھی نہیں، یہ ....."

"ٹھیک ہے ایک فون کرلو تین منٹ کا ٹائم۔ نمبر بولو۔"

ٹریسی اتنی زیادہ گھبرائی ہوئی تھی کہ اسے فون نمبر یاد ہی نہ آرہا تھا چارلس کا۔ حتیٰ کہ فلاڈلفیا کا ایریا کوڈ بھی وہ بھول چکی تھی۔ کیا تھا؟ ٹو۔ فائیو۔ ون۔؟ نہیں یہ نہیں تھا۔

ٹریسی کانپ رہی تھی۔

"چلو اب بکو۔ کیا نمبر ہے؟ تم کیا سمجھتی ہو کہ میں ساری رات بیٹھا رہوں گا.... تمہاری کہنا میں؟" کیا تھا نمبر..... دو..... ایک..... پانچ..... بے شک ... یہ تھا نمبر۔

اور اب وہ بولی:

"دو۔ ایک۔ پانچ۔ پانچ۔ پانچ۔ نو۔ تین۔ زیرو۔ ایک"

ڈیوٹی سارجنٹ نے نمبر ڈائل کرکے فون ٹریسی کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔ دوسرے سرے پر گھنٹی بجتی چلی گئی۔ فون کوئی اٹھا نہ رہا تھا۔

"چارلس ... خدایا..... چارلس کو آنا چاہئے۔"

ڈیوٹی سارجنٹ نے کہا "تین منٹ ہوگئے"

اور وہ ٹریسی کے ہاتھ سے ریسیور گھسیٹنے لگا۔

"ایک منٹ پلیز" وہ بے بسی سے چلائی۔

اور پھر ایک دم سے اسے یاد آیا کہ چارلس رات کے وقت اپنا فون بند کردیتا تھا کہ

PDF LIBRARY 0333-7412793

اس کے آرام میں خلل نہ آئے۔ وہ گھنٹی کی آواز بے بسی سے سنتی رہی۔ عجیب مجبوری تھی۔ وہ کچھ نہ کرسکتی تھی۔

چارلس کو خبر کرنے کا کوئی راستہ نہ تھا۔

ڈیوٹی سارجنٹ نے خفگی سے پوچھا "چلو ہوگیا کہ نہیں؟"

ٹریسی نے رحم طلب نظروں سے اس کی طرف دیکھا اور سپاٹ آواز میں کہا: "ہاں ہوگیا۔"

وہ پولیس مین جس نے آدھی آستین کی قمیض پہن رکھی تھی، ٹریسی کو اس کمرے میں لے آیا۔ جہاں اسے درج رجسٹر کیا گیا۔ اور اس کی انگلیوں کی چھاپ لی گئی.... اس طرف سے نپٹا کر پولیس مین اسے لمبے برآمدے میں لے آیا اور اسے اپنے ساتھ لے کر چلتا رہا اور اس کے آخری کنارے پر پہنچ کر ٹریسی کو سلاخوں کے پیچھے کر دیا گیا۔ اس کوٹھری میں وہ اکیلی تھی۔

"کل صبح تمہاری پیشی ہوگی سمجھیں؟" پولیس مین نے اسے مطلع کیا اور اسے اس کی پریشانی بے کسی اور مایوسی کے ساتھ اکیلی چھوڑ کر چلا گیا۔

"یہ سب سچ نہیں ہے۔ ایسا کچھ نہیں ہورہا" ٹریسی نے اپنے آپ سے کہا "یہ ایک بھیانک خواب ہے.... خدایا!..... یہ سب سچ نہ ہو۔ حقیقت نہ ہو"

کوٹھری کا کھٹملوں سے آباد بدبودار بستر حقیقت تھا، کونے میں رکھا ہوا بے بیٹھک کا بیت الخلا کا "مرغا" حقیقت تھا اور موٹی موٹی سلاخیں حقیقت تھیں جن کے پیچھے اسے بند کیا گیا تھا۔

اندھیری رات کے بے درد گھنٹے گھسٹ گھسٹ کر گزر رہے تھے۔

"کاش کہ چارلس سے میری بات ہوگئی ہوتی" اس نے سوچا۔ زندگی میں کبھی اس نے کسی کی بھی ایسی سخت ضرورت محسوس نہ کی تھی جیسی کہ اس وقت چارلس کی محسوس کر رہی تھی "یہ حماقت تھی میری کہ میں نے اس سے یہ معاملہ چھپایا۔ اگر شروع میں ہی اسے بتا دیا ہوتا سب کچھ تو نوبت یہاں تک نہ پہنچتی۔" اور بے خواب اور الٹے سیدھے

خیالات سے بھری ہوئی رات جیسے کبھی ختم نہ ہوگی ایسی بے انتہا طویل رات کا تجربہ ٹریسی کو زندگی میں کبھی نہ ہوا تھا۔

صبح چھ بجے دنیا جہاں سے اکتایا ہوا ایک گارڈ ٹریسی کا ناشتہ لے کر آیا۔ نیم گرم کافی اور جئی کے آٹے کا دلیہ۔ ناشتہ کرنا تو دور کی بات تھی وہ اسے ہاتھ بھی نہ لگا سکتی تھی۔ اس کے معدے میں گرہیں سی پڑ گئی تھیں۔

صبح نو بجے میٹرن اسے لینے آگئی۔

"چلو۔ جانے کا وقت آگیا میری جان" وہ بولی۔

"ایک فون کرنا ہے مجھے" ٹریسی نے کہا۔ "بہت ضروری....."

"بعد میں" میٹرن بولی "جج تمہارے باپ کا نوکر نہیں ہے کہ تمہارا انتظار کرے گا۔ تم جانو ایک ہی بد دماغ حرامزادہ ہے وہ"

چنانچہ وہ ٹریسی کو کوریڈور میں لے آئی۔ اس کے خاتمے پر ایک دروازہ تھا۔ میٹرن کے پیچھے چلتی ہوئی ٹریسی دروازے میں سے گزری تو عدالت کے کمرے میں تھے۔ بنچ پر ایک پکی عمر کا جج بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا سر اور ہاتھ مسلسل گردش میں تھے یعنی وہ سر ہلا کر سن رہا تھا اور ہاتھ ہلا کر بول رہا تھا۔ اس کے سامنے سرکاری وکیل ایڈیو پر کھڑا ہوا تھا۔ چالیس برس کا منحنی سا آدمی، چھوٹے کٹے ہوئے بال جن کا رنگ ایسا تھا جیسے پسی ہوئی کالی مرچ میں نمک ملا ہوا ہو اور آنکھیں کالی اور کانچ کی گولیوں جیسی سرد۔

ٹریسی کو کرسی پر بیٹھا دیا گیا۔ چند ثانیوں کے بعد اہلکار نے آواز لگائی:

"ٹریسی وٹسنی والے لوگ"

اور ٹریسی کو "اس کے والے لوگ" ہاتھ پکڑ کر بنچ کے سامنے لے آئے۔ جج اپنے سامنے رکھے ہوئے کاغذ کا معائنہ کر رہا تھا اور اس کا سر اوپر سے نیچے اور پھر نیچے سے اوپر تک گردش میں تھا۔ اب تک اس نے ٹریسی پر نگاہ غلط انداز بھی نہ ڈالی تھی۔

"ہاں۔ اب" ٹریسی کے دل نے اس سے کہا "اب وہ گھڑی آگئی تھی جس کا ٹریسی کو انتظار تھا۔ اب وہ ایک برسراقتدار شخص کو بتا سکتی تھی کہ کیا ہوا تھا۔ اپنے ہاتھوں کی

PDF LIBRARY 0333-7412793

کپکپاہٹ روکنے کے لئے اس نے اپنی انگلیاں آپس میں پھنسالیں اور پھر بولی "یور آنر! وہ ۔ وہ ۔ قتل عمداً نہیں تھا۔ بے شک میں نے اسے شوٹ کیا لیکن وہ ایک اتفاق تھا۔ حادثہ تھا میں' میں اسے محض ڈرانا چاہتی تھی۔ اس نے میری عزت لوٹنے کی کوشش کی اور ....."

سرکاری وکیل نے ٹریسی کو آگے بولنے ہی نہ دیا۔ وہ بولا "یور آنر! میں عدالت کا وقت ضائع کرنا نہیں چاہتا اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے اور نہ ہی کچھ فائدہ۔ ملزمہ رومانو کے گھر میں صحیح معنوں میں گھس پڑی اور وہ تھرٹی ٹو کیلیبر ریوالور سے مسلح تھی' اس نے مصور رینور کی پینٹنگ چرائی جس کی قیمت پانچ لاکھ ڈالر سے کسی طرح کم نہیں اور جب مسٹر رومانو نے اسے پینٹنگ چراتے ہوئے پکڑلیا تو اس عورت نے ان پر گولی چلادی اور انہیں خون میں لت پت فرش پر پڑا چھوڑ کر فرار ہوگئی"

خود ٹریسی نے بھی محسوس کیا کہ اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا۔

"یہ .... یہ..... کیا کہہ رہے ہیں آپ؟" وہ الجھ کر بولی۔

سرکاری وکیل کی بات تو دیوانے کی بڑ تھی کہ اس کا نہ کوئی سر تھا اور نہ پیر۔

سرکاری وکیل نے کرخت آواز میں کہا: "ہمارے قبضے میں ہے وہ ریوالور جس سے اس عورت نے مسٹر رومانو کو زخمی کیا ہے۔ اس پر ملزمہ کی انگلیوں کے نشانات موجود ہیں"

زخمی! تو پھر جو رومانو زندہ تھا۔ ٹریسی نے اس کا خون نہیں کیا تھا۔ ہاں اس نے کسی کی جان نہ لی تھی۔

"ملزمہ پینٹنگ چرا کر فرار ہونے میں کامیاب ہوگئی' یور آنر وہ پینٹنگ اس وقت کسی چوری کا مال رکھنے والے کے پاس ہے' شاید۔ اس بنا پر اسٹیٹ کی درخواست ہے کہ ٹریسی وٹنی کو ایک شخص کی جان لینے کی کوشش کرنے اور چوری کرنے کے جرم میں سزا دی جائے اور ضمانت! پانچ لاکھ کی مقرر کی جائے"

جج ٹریسی کی طرف گھوم گیا جو ایک سناٹے کے عالم میں کھڑی تھی۔

"کوئی پیروی کررہا ہے تمہاری؟" جج نے پوچھا۔

ٹریسی نے سنا تک نہیں۔

"کوئی وکیل ہے تمہارا؟" جج نے اونچی آواز میں پوچھا جیسے ٹریسی بہری ہو۔

ٹریسی نے نفی میں سرہلایا اور بولی:

"نہیں۔ میں.... اس آدمی ..... ان صاحب نے جو کچھ کہا ہے وہ سب جھوٹ ہے۔ میں نے ......"

"وکیل کرنے کے لئے روپیہ ہے تمہارے پاس؟"

بینک میں اس کا پراویڈنٹ فنڈ کا روپیہ تھا اور پھر اس کا چارلس بھی تو تھا۔

"میں.... نہیں یور آنر.... لیکن میں سمجھی نہیں کہ یہ....."

"تو پھر عدالت تمہارے لئے ایک وکیل مقرر کردے گی۔ تمہیں عدالت جیل میں بند کرنے کا حکم دیتی ہے تاوقتیکہ کوئی تمہاری پانچ لاکھ کی ضمانت دے۔ دوسرا کیس۔"

"ٹھہرئے۔ یہ سب غلط ہو رہا ہے۔ یہ سب جھوٹ ہے... میں نہیں....."

اسے یاد نہیں کہ اسے کس طرح عدالت کے کمرے سے باہر لے جایا گیا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

عدالت نے اس کے لئے جس وکیل کا انتظام کیا اس کا نام تھا پیری پوپ۔ چہرہ کے نقوش ناہموار ضرور تھے لیکن اس سے بلا کی ذہانت عیاں تھی۔ عمر تیس کے لگ بھگ رہی ہوگی۔ اس کی کونجی آنکھوں میں ہمدردی تھی۔ دیکھتے ہی وہ ٹریسی کو پسند آگیا۔

پیری پوپ اس کی کوٹھری میں آیا' بے تکلفی سے اس کے بستر پر بیٹھ گیا اور بولا۔ "واہ بھئی تم شہر میں آئیں اور صرف چوبیس گھنٹے ہوئے اور اتنے کم وقت میں تم نے پورے شہر میں خاصی سنسنی پھیلادی..... یعنی پستول والی کے نام سے مشہور ہو چلی ہو" وہ مسکرایا۔

"بہرحال قسمت کی دھنی ہو لیکن نشانے کی کچی ہو۔ معمولی سا زخم آیا ہے چنانچہ رومانو بچ جائے گا" اس نے پائپ نکالا "تمہیں کوئی اعتراض تو نہ ہوگا؟"

"نہیں۔"

اس نے بڑے اہتمام سے پائپ میں تمباکو بھری' پائپ جلایا اور دانتوں میں دبا کر ٹریسی کا جائزہ لینے لگا۔

"مس وٹنی! بظاہر تم پیشہ ور' بے دھڑک اور عام سی عادی مجرمہ دکھائی نہیں دیتیں۔"

"میں ایسی نہیں ہوں خدا کی قسم ایسی نہیں ہوں" وہ بولی۔

"جو کہتی ہو اس کا مجھے یقین دلادو" پیری پوپ نے کہا "ہاں تو بتاؤ کہ کیا ہوا تھا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

شروع سے کہو۔ کوئی جلدی نہیں ہے۔ شروع سے اور اطمینان سے سناؤ پوری کہانی۔ ہاں تو۔ ہوجاؤ شروع"

اور وہ شروع ہوگئی۔ اس نے شروع سے ابتدا کرکے پوری داستان سنادی اور پیری پوپ خاموش بیٹھا غور اور توجہ سے سنتا رہا۔ نہ تو بیچ میں اس نے کچھ پوچھا اور نہ ہی ہوں ہاں کی جب وہ خاموش ہوئی تو پیری پوپ دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا.... اور اس کے بشرے سے سنجیدگی اور حقارت عیاں تھی۔

"ہشت سالا۔ حرامی" پیری پوپ نے آہستہ سے کہا۔

"وہاں عدالت میں کیا کہا گیا میری تو خاک سمجھ میں نہ آیا" ٹریسی کے بشرے سے بے انتہا الجھن اور آنکھوں سے وحشت ظاہر تھی "وہ پینٹنگ و۔لسنگ کے چوری کئے جانے بلکہ چرائے جانے کے متعلق کچھ کہہ رہے تھے۔"

"بے حد سیدھی اور صاف بات ہے۔ رومانو نے تمہیں بھی ایک بہانے کے طور پر استعمال کیا ہے بالکل اسی طرح جس طرح کہ تمہاری والدہ کو استعمال کیا تھا۔ یعنی ہلدی لگے نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا آئے۔"

"میں اب بھی نہیں سمجھی"

"یعنی تم سیدھی اس کے جال میں آگئیں۔ مطلب یہ کہ اس نے ایک منصوبہ بنایا تھا اور اسے جامہ عمل پہنانے کا موقع تلاش کررہا تھا کہ تم نے اسے یہ موقع دے دیا اور جانے انجانے اس کا کام آسان کردیا" پیری پوپ نے سرہلایا۔

"آپ بھی تو پہلیاں ہی بجھوا رہے ہیں وکیل صاحب"

"دیکھو بھئی۔ رومانو اب یہ کرے گا کہ رینور کی اس پینٹنگ کے لئے' جو بیمہ شدہ ہے اور جو خود رومانو نے کہیں چھپادی ہے' بیمہ کمپنی میں پانچ لاکھ کا کلیم بھردے گا اور ظاہر ہے کہ وہ بیمہ کمپنی سے یہ رقم وصول کرلے گا۔ اس کے بعد کہ بیمہ کمپنی تمہارے پیچھے لگ جائے گی نہ کہ اس کے پیچھے۔ جب یہ معاملہ ٹھنڈا پڑجائے گا تو پھر رومانو یہی پینٹنگ کسی پرائیویٹ پارٹی کے ہاتھ فروخت کرکے دوسرے پانچ لاکھ بھی کمالے گا اور یہ دہرا فائدہ

اسے تم نے دلایا ہے کہ تم "اپنا کام آپ کرو" کے مقولے پر عمل کرنے چلی تھیں۔ ار اتنی سی بات تمہاری سمجھ میں نہیں آئی کہ پستول دکھا کر کسی سے اطراف گناہ کروا لیے کوئی اہمیت نہیں ہوتی؟ یعنی ڈرا دھمکا کر دلوایا ہوا بیان بیکار ہوتا ہے؟"

"اوہ! ...... خدا کی قسم ..... میں نے تو بس یہی سوچا تھا کہ اگر میں کسی طرح اے اقرار کروانے میں کامیاب ہوگئی تو اس کے خلاف ایک نہ ایک محکمہ ضرور تحقیقات کرے گا۔"

"خیر۔ تو اب یہ بتاؤ کہ تم گھر میں کس طرح داخل ہوئیں۔"

"میں نے باہر کے دروازے کی گھنٹی بجائی اور خود مسٹر رومانو نے میرے لیے دروازے کھولا اور اندر آنے کو کہا"

"لیکن رومانو کا تو کچھ اور ہی کہنا ہے۔ گھر کے عقب میں ایک کھڑکی کا پٹ ٹوٹا ہوا ہے۔ رومانو کے بیان کے مطابق تم اس کھڑکی سے داخل ہوئی تھیں۔ اس نے پولیس سے بھی کہا ہے کہ اس نے تمہیں پینٹنگ چرا کر جاتے ہوئے پکڑ لیا اور جب اس نے تمہیں روکنے کی کوشش کی تو تم نے اس پر گولی چلادی اور پھر فرار ہو گئیں۔

"یہ جھوٹ ہے۔ میں..."

"لیکن یہ رومانو کا جھوٹ ہے اور وہ اس کا گھر ہے اور پستول تمہارا ہے۔ تم جانتی بھی ہو کہ تمہارا سابقہ کس سے پڑا ہے؟"

ٹریسی نے نفی میں سرہلایا۔

"تو پھر مناسب معلوم ہوتا ہے مس وٹنی کہ میں تمہیں ایک حقیقت سے آگاہ کردوں یہ امرواقعہ ہے کہ انتھونی ارساتی اس شہر کا راجہ ہے۔ یہ شہر اس کی مٹھی میں ہے گویا' اور یہاں اس کے "او۔ کے" کیۓ بغیر کوئی کام نہیں ہوتا۔ ارساتی خاندان نے ہر چیز پر قبضہ کر رکھا ہے۔ اگر تمہیں کئی منزلہ عمارت بنانے کی اجازت چاہیۓ' ہائی وے کا فٹ پاتھ بنانے کا ٹھیکہ لینا ہے' نشہ آور چیزوں کا دھندا کرنا ہے' قحبہ خانے چلانے ہیں' شا کھیلنا ہے' لڑکیوں کا دھندا کرنا ہے..... 'منشیات کی اسمگلنگ کرنی ہے۔ تو ارساتی کا دروا

کھٹکھٹاؤ جو رومانو نے ارساتی کی تنظیم میں ایک معمولی قسمت آزما کے طور پر کام شروع کیا تھا لیکن آج وہ ارساتی جماعت میں چوٹی کا آدمی ہے۔" پیری پوپ نے متحیر ہو کر ٹریسی کی طرف دیکھا "اور تم ایسے آدمی کے گھر میں نہ صرف گھس پڑتی ہو بلکہ اس پر پستول بھی تان لیتی ہو۔"

ٹریسی نڈھال اور دم بخود بیٹھی رہی۔ آخر کار اس نے کہا:

"آپ سچ یقین کر رہے ہیں میری باتوں کو؟"

وہ مسکرایا۔ "تم نے جو کچھ کہا ہے اس کا ایک ایک لفظ صحیح ہے۔ اتنی سادہ لوح بلکہ بیوقوف ہو تم کہ جھوٹ ہو ہی نہیں سکتا"

"تو..... تو..... آپ مدد کر سکیں گے میری؟" ٹریسی نے پرامید ہو کر پوچھا۔

اور پیری پوپ نے نیچی آواز میں جیسے چبا چبا کر کہنا شروع کیا:

"کوشش کروں گا۔ میں ان سب سالوں کو سلاخوں کے پیچھے پہنچا دینے کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہوں حتیٰ کہ اپنا دایاں ہاتھ بھی دے سکتا ہوں۔ میں کہہ چکا ہوں کہ یہ شہر ان حرامزادوں کا ہے اور زیادہ تر جج بھی انہی کمبختوں کے ہیں۔ اگر تم عدالت میں گئیں تو یہ لوگ تمہیں ایسی جگہ بھجوادیں گے کہ سورج کی روشنی دیکھنے کو ترس جاؤگی۔"

ٹریسی نے وحشت زدہ ہو کر پیری پوپ کی طرف دیکھا:

"اگر میں عدالت میں گئی؟؟؟"

پیری پوپ اٹھا اور کوٹھری میں ٹہلنے لگا۔ بات یہ ہے کہ میں تمہیں جیوری کے سامنے پیش کرنا نہیں چاہتا ہوں کیوں کہ جیوری ارساتی کی ہی ہوگی۔ صرف ایک جج ایسا ہے جس کو ارساتی خرید نہیں سکا ہنری لارنس اس جج کا نام ہے۔ اب اگر میں کسی طرح اس کیس کی سنوائی کے لئے انتظام کرسکوں تو پھر مجھے یقین ہے کہ تمہارے لئے کچھ کرسکوں گا۔ قانوناً اور اخلاقاً یہ جائز تو نہیں ہے لیکن میں خفیہ طور پر ہنری لارنس سے ملاقات کروں گا۔ اسے بھی ارساتی اور رومانو سے اتنی ہی سخت نفرت ہے جتنی کہ مجھے۔ اب ہمیں یہی کرنا ہے کہ کسی طرح جج لارنس کو سنوائی کے لئے تیار کرلیں۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

پیری پوپ نے ٹریسی کے لئے چارلس کو فون کرنے کا انتظام کردیا۔ ٹریسی نے چارلس کی سکریٹری کی مانوس آواز سنی۔ "مسٹر اسٹون ہوپ کا آفس"

"ہیریٹ! میں ٹریسی وٹمنی بول رہی ہوں۔ کیا....؟"

"ارے آپ! مسٹر چارلس آپ سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کرتے رہے لیکن ہمارے پاس آپ کا کوئی ٹیلیفون نمبر ہی نہیں مس وٹمنی۔ مسز اسٹون ہوپ شادی کے انتظامات کے سلسلے میں آپ سے بات چیت کرنا چاہتی ہیں۔ آپ جتنی جلد ممکن ہو اتنی جلد انہیں فون...."

"ہیریٹ! کیا میں مسٹر اسٹون ہوپ سے بات کرسکتی ہوں؟"

"مجھے افسوس ہے مس وٹمنی۔ صاحب تو ابھی ابھی گئے ہیں مسٹن میں میٹنگ میں شرکت کرنے۔ اگر آپ مجھے فون نمبر دے دیں تو وہ پہلی فرصت میں آپ کو فون کریں گے۔"

"ہیریٹ! میں .... اور وہ خاموش ہوگئی۔

ٹریسی نہ چاہتی تھی کہ چارلس اسے جیل میں فون کرے۔ پہلے تو وہ اسے سارے واقعات بتاکر صورت حال سے آگاہ کرنا چاہتی تھی۔

"نہیں۔ میں فون کروں گی انہیں" وہ بولی اور ریسیور رکھ دیا۔

"کل ٹریسی نے سوچا "کل میں اسے سب کچھ بتادوں گی۔ سب کچھ سمجھادوں گی۔ سب سمجھادوں گی۔"

اسی سہ پہر کو ٹریسی کو اس کوٹھڑی سے بڑی کوٹھری میں منتقل کردیا گیا۔ دوپہر کا کھانا جو اسے دیا گیا وہ بھی گرم اور لذیذ تھا۔ کچھ دیر بعد تازہ پھولوں کا گلدستہ اسے دیا گیا جس سے ایک لفافہ منسلک تھا۔ ٹریسی نے لفافہ کھول کر کارڈ نکالا۔ اس پر لکھا تھا:

"مبارک ہو۔ ہم ان حرامزادوں کو مزا چکھادیں گے"

(پیری پوپ)

پیری پوپ نے دوسرے دن صبح ٹریسی سے ملاقات کی۔ ٹریسی نے اس کے ہونٹوں

PDF LIBRARY 0333-7412793

پر مسکراہٹ دیکھ کر سمجھ لیا کہ وہ خوشخبری لے کر آیا ہے۔

"قسمت ہماری یاوری کررہی ہے" وہ بولا "میں ابھی ابھی جج لارنس اور سرکاری وکیل ٹوپر سے مل کر آرہا ہوں۔ ٹوپر تو بدروح کی طرح چیختے چلانے لگا لیکن بہرحال سودا کرلیا۔"

"سودا کرلیا؟"

"میں نے جج لارنس کو تمہاری پوری کہانی سنادی۔ چنانچہ وہ تمہارا اقبال جرم منظور کرنے کے لئے تیار ہوگئے ہیں"

ٹریسی پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی صورت تکنے لگی۔

"میرا اقبال جرم! لیکن میں نے...."

پیری پوپ نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"پہلے میری پوری بات سن لو" وہ بولا "اقبال جرم کرکے تم مقدمے کا سرکاری خرچ بچالوگی؟ میں نے جج کو باور کرادیا ہے کہ پینٹنگ تم نے نہیں چرائی۔ وہ جو رومانو سے واقف ہے چنانچہ اس نے میرا یقین کرلیا ہے"

"لیکن .... اگر میں نے اقبال جرم کرلیا" ٹریسی نے رک رک کر پوچھا "تو.... کیا ہوگا میرا؟"

"جج لارنس تمہیں تین مہینے قید کی سزا سنائیں گے اور...."

"قید کی سزا! جیل میں!"

"ایک منٹ۔ وہ تمہارا فیصلہ ملتوی کردیں گے۔ اسے آزمائشی رہائی کہتے ہیں۔ یعنی "پروبیشن پیریڈ" یہ رعایت ایسے مجرموں کی دی جاتی ہے جو نو عمر ہوں اور یہاں پہلی بار ماخوذ ہوئے ہوں۔ اور آزمائشی رہائی کا یہ زمانہ تم اسٹیٹ سے باہر گزار سکتی ہو۔"

"لیکن اس صورت میں .... میرا نام پولس فائل میں اور مجرموں کی فائل میں درج ہوجائے گا"۔

پیری پوپ نے لمبا سانس لے کر کہا: "اور اگر انہوں نے مسلح لوٹ کرنے اور قتل کی

کوشش کرنے کی فرد جرم عائد کر کے تم پر مقدمہ چلایا تو تمہیں دس سال قید بامشقت سزا دی جاسکتی ہے۔

"دس برس جیل میں!" وہ دل میں بولی۔

پیری پوپ بڑے صبر سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو دیکھ رہا تھا۔

"فیصلہ تمہیں کرنا ہے" وہ بولا "میں تو صرف مشورہ۔۔۔ اپنا بہترین مشورہ دے رہا ہوں یہ معجزے سے کم نہیں میں یہ سودا طے کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ وہ لوگ تمہارا جواب ابھی اور اسی وقت چاہتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ تم یہ سودا منظور ہی کرو۔ اور مجھے بھی کوئی ٹھپہ نہیں لگا ہے۔ تم دوسرا وکیل کر سکتی ہو۔۔۔"

"نہیں" ٹریسی جانتی تھی کہ یہ شخص مخلص ہے۔ اس کا ہمدرد ہے۔ صورت حال کے پیش نظر اور خود ٹریسی کی حالت دیکھ کر' اس کے اختیار میں جو کچھ تھا اور اس سے جو کچھ بن پڑا وہ اس نے کیا کاش وہ چارلس سے بات کر سکتی لیکن مشکل یہ تھی کہ وہ لوگ اسی وقت اس کا جواب چاہتے تھے۔ شاید وہ خوش قسمت تھی کہ معاملہ تین مہینے کی التوائی پر ٹل رہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ مجھے ۔۔۔ منظور ہے۔۔۔" بڑی کوششوں کے بعد وہ یہ چند الفاظ کہہ سکی۔"

"شاباش" پیری پوپ نے سرہلایا۔

"جی ہاں۔ یور آنر" وہ بولا

"اسٹیٹ بھی رضامند ہے' یور آنر" سرکاری وکیل نے کہا۔

جج لارنس بہت دیر تک خاموش بیٹھا رہا پھر وہ آگے کی طرف جھک گیا اور ٹریسی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔ ہمارے ملک کی قابل رحم اور بری حالت ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ محلے اور بازار ایسے حقیر کیڑوں سے کھدبدا رہے ہیں جو اس جرم میں مبتلا ہیں کہ وہ کوئی بھی ناجائز اور غیر قانونی کام کر سکتے ہیں اور قانون ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا یہ وہ لوگ ہیں جو قانون کو خاطر میں نہیں لاتے۔ یہ لوگ ہیں جو قانون کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اس ملک میں چند قانونی اصول اپنے ہیں اور عدالتی نظام ایسا ہے جو مجرموں کی گویا پیٹھ تھپتھپاتا ہے چنانچہ وہ اور بھی شیر ہو جاتے ہیں۔ لیکن ہم اپنی اسٹیٹ میں ایسا نہیں کرتے۔ جب کوئی ارتکاب جرم کرتا ہے' جب کوئی کسی کو قتل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر ہماری بھی یہ کوشش ہوتی ہے کہ اسے نہ صرف مناسب بلکہ سخت سے سخت سزا دی جائے۔"

اور جج کے ان لفظوں نے ٹریسی کے دل میں شک و خوف کا پہلا تار جھنجھنا دیا۔ اس نے گھوم کر پیری پوپ کی طرف دیکھا۔ وہ ٹریسی کی طرف متوجہ نہ ہوا البتہ ٹکٹکی لگائے جج کی طرف دیکھتا رہا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

اور جج لارنس نے سلسلہ کلام جاری رکھا۔

"ملزمہ اعتراف کرتی ہے کہ اس نے اس علاقے کے ایک مشہور اور نمایاں شخص کا خون کرنے کی کوشش کی۔ اس شخص کا خون کرنے کی جو اپنی انسان دوستی' غربا پروری اور خیرات خانوں اور بیواؤں اور یتیموں کی امداد کرنے کے لئے مشہور ہے اور علاقے کا رحم دل ترین اور ہردلعزیز ترین شخص ہے۔ ملزمہ نے اس پر اس وقت گولی چلائی جب اس نے ملزمہ کو ایک پینٹنگ دی' جس کی قیمت پانچ لاکھ ہے' چوری کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا' اس کی آواز اور بھی زیادہ سخت ہو گئی۔ چنانچہ اب یہ عدالت اس کا انتظام کرے گی کہ تم ان پانچ لاکھ ڈالر سے عیش نہ کر سکو۔ کم سے کم آئندہ پندرہ سال تک نہیں۔ کیونکہ آئندہ پندرہ سال تک تم باہر نہ رہو گی بلکہ پندرہ سال کے لئے تمہیں جنوبی لوسیانہ کی عورتوں کے اصلاحی بندی خانے میں رکھا جائے گا۔"

اور ٹریسی کو عدالت کا کمرہ گھومتا ہوا محسوس ہوا یہ ایک بے حد خوفناک طریقہ تھا اور یہ جج گھڑا گھڑایا ہوا ایکٹر تھا اس طریقے کا لیکن وہ اپنے پارٹ کے غلط مکالمے بول رہا تھا۔ اسے یہ الفاظ نہیں کہنے تھے۔ اس خاص کردار کی زبان سے دوسرے ہی الفاظ ادا ہونے چاہئے تھے۔ کوئی بے حد زبردست غلطی ہو رہی ہے کہیں۔

اور یہی سمجھانے کے لئے وہ اپنے وکیل پیری پوپ کی طرف گھوم گئی۔ لیکن وہ نظریں چرا رہا تھا۔ وہ اپنے بریف کیس میں کاغذات الٹ پلٹ رہا تھا اور اب پہلی دفعہ ٹریسی نے دیکھا کہ اس کی انگلیوں کے ناخن گوشت تک کاٹ لئے گئے تھے۔

جج لارنس اٹھ کھڑا ہوا تھا اور اپنے کاغذات سمیٹ رہا تھا۔ ٹریسی جہاں تھی وہیں بدحواس سی کھڑی تھی۔ اس کا سر چکرا رہا تھا۔ اور جو کچھ ہو رہا تھا اس کے ساتھ وہ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔

ایک شخص نے آگے بڑھ کر ٹریسی کا بازو پکڑ لیا۔ "چلو" وہ بولا۔

"نہیں" وہ چلائی "خدا کے لئے" اس نے جج کی طرف دیکھا "یور آنر! ایک زبردست غلط فہمی ہو رہی ہے۔ مجھ سے کہا گیا....."

اور عین اس وقت ٹریسی کے بازو پر اس کی گرفت بے رحمانہ حد تک مضبوط ہو گئی تو ٹریسی نے سمجھ لیا کہ نہ تو کوئی غلط فہمی ہوئی تھی اور نہ ہی یہ غلط ہو رہا تھا۔

ٹریسی کو دھوکا دیا گیا تھا۔ یہ ان لوگوں کی زبردست سازش اور چال تھی۔ وہ لوگ اسے برباد کر دینا چاہتے تھے۔ جس طرح کہ انہیں لوگوں نے اس کی ماں کو برباد اور فنا کر دیا تھا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

ٹریسی کے جرم اور اسے سزا سنائے جانے کی خبر اخبار "نیواورلنس کوریئر" کے صفحہ اول پر ٹریسی کے پولس فوٹو کے ساتھ چھپی۔

بڑے اخباروں کے رپورٹروں نے، جو ملک کے ہر شہر، ہر گاؤں اور ہر بستی میں موجود رہتے ہیں، جرم اور سزا کی مکمل تفصیلات ملک کے تمام بڑے بڑے اخباروں کو فوراً بذریعہ سروس روانہ کردیں۔

اور جب ٹریسی کو پولس عدالت کے کمرے سے باہر لایا گیا۔ جہاں وہ سب "اصلاح مستورات بندی خانے" کی گاڑی کا انتظار کررہے تھے۔ تو ٹیلیویژن کے رپورٹروں کے پورے عملے نے اسے گھیرلیا۔

شرم اور ذلت کے شدید احساس نے اسے اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا لینے پر مجبور کردیا لیکن ٹیلیویژن کے کیمرے سے فرار ممکن نہ تھا۔ جو رومانو خود "بڑی خبر" تھا اور اس کی جان لینے کی کوشش ایک جوان اور حسین لڑکی نے کی تھی اور اس خبر کی سنسنی میں اس بات نے اور بھی اضافہ کردیا تھا کہ لڑکی "نقب زن چور" تھی۔

اور ٹریسی کو ایسا معلوم ہوا کہ وہ دشمنوں میں گھری ہوئی تھی۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"چارلس مجھے بچالے گا" وہ بار بار اپنے آپ سے کہہ رہی تھی۔ "خدایا! چارلس مجھے قید خانے سے نکال لے۔ نہیں میرے مالک نہیں۔ میں نہیں چاہتی کہ میرا بچہ قید خانے میں جنم لے۔"

دوسرے دن سہ پہر تک ٹریسی کو سارجنٹ نے ٹیلیفون کرنے کی اجازت دی۔

دوسری طرف سے ہیریٹ نے جواب دیا۔

"مسٹر اسٹون ہوپ کا آفس"

"ہیریٹ! میں ٹریسی وھٹنی بول رہی ہوں۔ میں مسٹر اسٹون ہوپ سے بات کرنا چاہتی ہوں"

"ایک منٹ مس وھٹنی، ٹریسی نے اس کی آواز میں ہچکچاہٹ محسوس کی۔

"میں دیکھتی ہوں صاحب دفتر میں ہیں یا نہیں"

بے چین اور دہشت زدہ کردینے والے طویل وقفے کے بعد چارلیس کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو؟"

اور وہ مارے خوشی کے رو پڑی۔

"چارلس ...."

"ارے ٹریسی؟۔ تم ہو ٹریسی؟"

"ہاں ڈارلنگ میں ہی ہوں.... ہائے چارلس میں کب سے تمہیں، فون..."

"میں تو پاگل ہوا جارہا ہوں ٹریسی، یہاں کے اخبارات تمہارے متعلق سنسنی خیز۔ اور وحشتناک خبروں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اخبار میں جو کچھ چھپا ہے اور یہ لوگ جو بکواس کر رہے ہیں اس پر مجھے یقین نہیں آرہا"

"یہ سب جھوٹ ہے۔ سب غلط ہے ڈارلنگ"

"تم نے مجھے فون کیوں نہ کیا؟"

"بہت کوشش کی لیکن ...."

"اس وقت کہاں ہو تم؟"

"میں جیل میں ہوں' نیو اورلنس میں۔ چارلس! یہ لوگ مجھے بندی خانے میں بھیج رہے ہیں اس جرم کے لئے جو میں نے نہیں کیا۔"

وہ بے تحاشہ رونے لگی۔

"صبر سے کام لو سنو۔ میری بات سنو ٹریسی۔ اخبار کہتے ہیں کہ تم نے ایک آدمی کو گولی ماردی اور یہ سچ نہیں ہے۔ ہے نا؟"

"بے شک میں نے گولی چلائی تھی لیکن ...."

"تو پھر یہ سچ ہے"

"اس طرح نہیں جس طرح بیان کیا گیا ہے۔ ڈارلنگ! یہ سب غلط ہے۔ میں سب کچھ تمہیں سمجھا سکتی ہوں۔ میں ..."

"ٹریسی تم نے قتل کرنے کی کوشش اور پینٹنگ چرانے کے جرم کا اقبال کیا؟"

"ہاں چارلس' لیکن صرف اس لئے کہ ...."

"میرے خدا! ٹریسی! اگر تمہیں روپے کی ایسی ہی سخت ضرورت تھی تو مجھ سے کہا ہوتا .... اور کسی کا خون کرنے کی کوشش کرنا .... توبہ ... توبہ' نہ تو مجھے یقین آسکتا اور نہ ہی میرے والدین کو۔ فلاڈلفیا کے صبح کے اخبار "ڈیلی نیوز" کے پہلے صفحہ کی بڑی سرخی ہو تم۔ ہمارے خاندان کی طویل تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ اسٹون ہوپ خاندان کے متعلق لوگ کاناپھوسیاں کررہے ہیں۔"

چارلس نے اپنی آواز اور لہجے پر جتنا قابو رکھا تھا اس سے ٹریسی نے اندازہ لگایا کہ اس کے جذبات کو کسقدر سخت ٹھیس پہنچی تھی' کیسی ناقابل برداشت تلخی اس کے دل میں اتر گئی تھی اور یہ کہ خود ٹریسی کے متعلق اس کے جذبات کیا کہتے تھے۔

اس نے چارلس سے اپنی ساری امیدیں وابستہ کررکھی تھیں اور اب وہ ساری امیدیں اوندھے منہ گری تھیں۔ چارلس بھی "ان لوگوں" کی طرف ہو گیا تھا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

ٹریسی نے اپنی آواز کو چیخ بننے سے روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا "ڈارلنگ! مجھے تمہاری سخت ضرورت ہے۔ خدا کے لئے یہاں آجاؤ۔ مجھے یقین ہے کہ تم یہ معاملہ صاف کردو گے"

خاموش کا طویل .... پاگل کردینے والا .... وقفہ رہا۔

"معلوم ایسا ہوتا ہے معاملہ صاف ظاہر ہے کہ صاف کرنے کو کچھ باقی نہیں رہ گیا خصوصاً اس لئے کہ تم نے اقبال جرم کرلیا ہے۔ ہمارا خاندان اس قسم کے معاملات میں پھنسنا نہیں چاہتا اور نہ ہی مجرموں سے میل جول اسٹون ہوپ خاندان کے افراد پسند کرسکتے ہیں اور اتنا تو تم بھی سمجھ سکتی ہو۔ ہمیں اور ہماری عزت' شہرت اور خاندانی نیک نامی اور وقار کو سخت لڑکھڑا دینے والا دھکا لگا یا ہے۔ حماقت میری تھی کہ میں نے تمہیں نہ پہچانا ... بے شک میرا ہی قصور ہے کہ تمہیں پہچاننے میں میں نے غلطی کی۔"

ایک ایک لفظ بے حد وزنی ہتھوڑے کی شدید ضرب تھا اور یہ خبریں ٹریسی کے دماغ پر پڑرہی تھیں۔ اس وقت وہ جیسی تنہائی اور بے بسی محسوس کررہی تھی زندگی میں پہلے کبھی محسوس نہ کی تھی۔ پوری دنیا ٹوٹ کر اس پر گر رہی تھی اور اس دنیا میں کوئی نہ تھا جو اس کی ڈھارس بندھاتا' جو مشکل میں اس کی مدد کرتا' اس انتہائی مایوسی کے عالم میں جس کی طرف وہ پر امید ہو کر گھوم سکتی۔ عجب بے کسی تھی۔ اس بھری دنیا میں عجب اکیلا پن تھا۔

"ب .... ب ... بچے کا کیا۔ ہمارے بچے کا؟ اس نے پوچھا۔

اپنے بچے کے ساتھ .... تمہارا جو جی چاہے کرو۔ مجھ سے کوئی واسطہ نہیں۔ چارلس نے کہا۔ "مجھے افسوس ہے ٹریسی"

اور رابطہ منقطع کردیا گیا۔

اور وہ ریسیور ہاتھ میں لئے خاموش' بت بنی کھڑی رہی۔

اور اس کے پیچھے کھڑے ہوئے ایک قیدی نے کہا۔

"جان من! اب اگر تم فون کرچکی ہو تو مجھ غریب کو فون کرلینے دو۔ مجھے اپنے وکیل سے بات کرنی ہے۔"

جب ٹریسی اپنی کوٹھڑی میں پہنچی تو میٹرن چند ہدایتوں کے ساتھ اس کی منتظر تھی۔

رخصت ہونے کے لئے تیار رہنا وہ بولی کل صبح ۵ بجے وہ لوگ تمہیں لینے آجائیں گے۔

دوسرے دن کوئی اس سے ملنے آیا۔ یہ آٹو شامد تھا۔

چند گھنٹوں پہلے ٹریسی نے اس سے ملاقات کی تھی۔ تب سے اب تک' یعنی ان چند گھنٹوں میں اس کی عمر جیسے کئی برس بڑھ گئی تھی۔ وہ علیل معلوم ہوتا تھا۔

"میں یہ کہنے آیا ہوں کہ مجھے اور میری بیوی کو بے انتہا رنج ہوا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ بھی ہوا ہے وہ سب جھوٹ ہے۔"

"کاش یہ الفاظ چارلس نے کہے ہوتے' ٹریسی کے دل نے کہا۔

"کل میں اور میری بیوی مسز ڈورس کے جلوس جنازہ میں شرکت کریں گے"

"شکریہ آٹو"

اور پھر اس نے بے حد تلخی سے سوچا۔

"کل ہم دونوں کو دفن کردیا جائے گا۔ ماں کو مردوں کے اور مجھے زندوں کے قبرستان میں۔

وہ رات اس نے جاگ کر گزار دی۔ ایک منٹ کے لئے بھی آنکھیں بند نہ ہوئیں۔

وہ اپنی کوٹھڑی کے تنگ دیوار گیر بستر پر چت لیٹی چھت پر نظریں گاڑے رہی۔ وہ چارلیس سے کی گئی گفتگو کو اپنے دماغ میں بار بار دہرا رہی تھی جیسے اس کا دماغ ریکارڈ پلیئر تھا جس پر ایک ہی ریکارڈ مسلسل بجایا جارہا تھا۔ حیرت اس بات پر تھی کہ چارلس نے اسے سمجھانے بلکہ بولنے تک کا موقع نہ دیا تھا۔ اس نے کچھ بھی سننے سے انکار کردیا تھا۔ اور اب اسے اس بچے کے متعلق سوچنا تھا جو اس کے پیٹ میں تھا۔

اس نے ایسی عورتوں کے متعلق پڑھا تھا جنہوں نے جیل کی کال کوٹھڑیوں میں بچے جنے تھے۔ لیکن اس قسم کے واقعات خود اسکی زندگی سے اس قدر دور اور اتنے الگ تھے کہ اسے ایسی کہانیاں کسی دوسری دنیا کی معلوم ہوئی تھیں۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

اور اب یہ واقعہ خود اس کے ساتھ ہو رہا تھا۔

"اپنے بچے کے ساتھ تمہارا جو جی چاہے کرو۔ مجھ سے کوئی واسطہ نہیں" چارلس نے کہا تھا۔

لیکن وہ اپنا بچہ چاہتی تھی۔ "لیکن" اس نے سوچا اسے میرے پاس نہ رہنے دیا جائے گا وہ لوگ اسے لے جائیں گے میرے پاس سے کیونکہ میں آئندہ پندرہ برس تک بندی خانے میں رہوں گی۔ ہاں یہ اچھا ہی ہوگا کہ بچہ اپنی ماں سے کبھی واقف نہ ہو۔"

اور وہ بلک بلک کر رونے لگی۔

صبح پانچ بجے ایک محافظ ایک میٹرن کے ساتھ ٹریسی کی کوٹھڑی میں آیا۔

"ٹریسی وھٹنی؟"

"ہاں" ٹریسی اپنی آواز کے بھاری پن پر حیران رہ گئی۔

"تمہیں عدالت جرائم کے حکم سے عورتوں کے اصلاحی بندی خانے میں منتقل کیا جاتا ہے۔"

وہ اسے کوریڈور میں لے آئے جس کے دونوں طرف کوٹھڑیوں کی قطار تھی۔

اور ان کوٹھڑیوں میں قیدی تھے جو کوریڈور میں سے جاتی ہوئی ٹریسی پر آوازیں کس رہے تھے۔

"خوش رہو اہل وطن...."

"ٹریسی! تم مجھے بتا دو کہ تم نے وہ پینٹنگ کہاں چھپائی ہے۔ میں اسے بیچ کر روپیہ لے آؤں گا۔ آدھا تمہارا آدھا میرا یعنی ففٹی ففٹی"

"اگر تم" بڑے گھر "میں جارہی ہو تو وہاں ارنسٹائن لٹل چیپ کو پوچھنا۔ بہت اچھی خبر رکھے گی وہ تمہاری"

ٹریسی اس ٹیلیفون کے قریب سے گزری جہاں سے اس نے چارلس کو فون کیا تھا۔

"الوداع چارلس"

اب وہ باہر' صحن میں تھی۔

وہاں قید خانے کی زرد رنگ کی بس کھڑی ہوئی تھی اور اس کا انجن آہستہ آہستہ غرا رہا تھا' نصب درجن عورتیں بس میں بیٹھ چکی تھیں۔ دو مسلح محافظ ان کی نگہبانی کررہے تھے۔

ٹریسی نے اپنے ہم سفروں کے چہروں کی طرف دیکھا۔

ایک چہرہ ناقص تھا' دوسرا بیزار اور بقیہ چہروں پر مایوسی کی نقاب پڑی ہوئی تھی۔ جیسی زندگی انہوں نے گزاری تھی وہ اب ختم ہونے والی تھی اب وہ بے یارومددگار اور خانماں تھیں۔ انہیں پنجروں کی طرف لے جایا جارہا تھا۔ انہیں پنجروں میں بند کردیا جائے گا۔

ٹریسی نے سوچا کہ ان عورتوں نے کون سے اور کیسے جرم کئے تھے اور یہ کہ ان میں کیا کوئی اس کی طرح بے گناہ بھی تھی۔

اور اس نے سوچا کہ خدا جانے ان عورتوں کو خود اس کے چہرے پر کیا دکھائی دے رہا تھا۔

قید خانے کی بس کا سفر لامتناہی اور اکتا دینے والا تھا۔

بس گرم تھی اور اس میں ایک عجیب قسم کی بو بسی ہوئی تھی لیکن ٹریسی کو نہ گرمی کا احساس تھا اور نہ بو کا۔ وہ اپنے خول میں.... اپنے آپ میں سمٹ گئی تھی۔ اسے نہ تو اپنے ساتھی مسافروں کی موجودگی کا احساس تھا اور نہ ہی جنگلہ لگی کھڑکیوں میں سے دکھائی دیتے اور پیچھے کی طرف بھاگتے ہوئے خوبصورت اور زندگی سے بھرپور مناظر کا۔

وہ دوسرے زمانے' دوسرے دور میں تھی۔

وہ دوسری دنیا میں' دوسرے مقام میں تھی۔

وہ ننھی بچی تھی اور اپنی ماں اور باپ کے ساتھ سمندر کے کنارے تھی اور اس کا باپ اسے اپنے کندھوں پر بٹھا کر پانی میں اترا اور جب وہ رونے اور چلانے لگی تو اس کے باپ نے کہا "ٹریسی! بے بی! رو نہیں.... اور اس نے بچی کو سمندر کے سرد پانی میں ڈال دیا اور جب پانی اس کے سر پر ہوگیا تو وہ بے حد ڈر گئی اور اس کا دم گھٹنے لگا اور تب اسکے باپ نے اسے پانی میں سے نکال کر اپنے سینے سے لگا لیا لیکن اسے دوبارہ پانی میں ڈال دیا

اور اسی دن اور اسی لمحے سے اسکے دل میں ڈر بیٹھ گیا اور تب ہی سے وہ پانی سے ڈرنے لگی تھی۔

کالج کا اوڈی ٹوریم طالب علموں اور ان کے والدین اور عزیز واقربا سے بھرا ہوا تھا۔ یہ الوداعی جلسہ تھا اور ٹریسی اپنی کلاس کی نمائندہ تھی اور الوداعی تقریر کرنے والی تھی۔

اس نے پندرہ منٹ تک تقریر کی جو تصوریت' مثالوں' ماضی کی یادوں اور مستقبل کے درخشاں خوابوں سے بھری ہوئی تھی۔ اور کالج کے "ڈین" نے اسے یادگاری تحفہ دیا۔

"ماں! میں چاہتی ہوں کہ اسے تم رکھو" ٹریسی نے اپنی ماں سے کہا اور اس کی ماں کے بشرے پر خوبصورت فخر کھل اٹھا۔

"ماں! میں فلاڈلفیا جارہی ہوں۔ وہاں کے بینک میں مجھے ملازمت ملی ہے"

ٹریسی کی بہترین سہیلی اینی ماہلر کی ماں اسے فون کررہی تھی۔

"ٹریسی! تم فلاڈلفیا پر فدا ہو جاؤ گی۔ بے حد خوبصورت شہر ہے۔ ثقافتی چیزوں سے پر ہے۔ یہاں حسین مناظر ہیں اور عورتوں کی کمی ہے میرا مطلب ہے یہاں کے مرد بھوکے بھیڑیے ہیں' یہاں میں جس بینک میں کام کرتی ہوں اسی بینک میں تمہیں بھی نوکری دلوا سکتی ہوں...."

چارلس اور وہ بستر میں پیار کررہے تھے۔ اور وہ چھت پر ان کے سایوں کو حرکت کرتے دیکھ رہی تھی اور سوچ رہی تھی "کتنی لڑکیاں جل رہی ہوں گی مجھ پر؟" چارلیس بہت بڑا اور قابل رشک شکار تھا۔ وہ فوراً ہی اپنے اس خیال سے شرمندہ ہوگئی۔ توبہ' توبہ' وہ تو چاہتی تھی چارلس کے پیار کو اپنے اندر محسوس کررہی تھی"۔

"ہاں۔ ہاں۔ تم سے کہہ رہا ہوں۔ بہری ہوگئی ہو کیا؟"

اور ٹریسی نے چونک کر دیکھا۔ وہ قید خانے کی زرد رنگ کی بس میں تھی جس کی کھڑکیوں پر تاروں کی جالیاں تھیں اور اب یہ بس ایک احاطے میں کھڑی تھی اور احاطے کی تنگی اور اندھی بلند چاردیواری پر خاردار تار تھے کہ کوئی فرار نہ ہوسکے۔ اور ایک کے بعد ایک تو تو بازوں کے سلسلے نے پانچ سو ایکڑ کے گھاس کے میدان اور جنگل کو اپنی آغوش

PDF LIBRARY 0333-7412793

میں لے رکھا تھا اور یہ پورا خطہ۔ پانچ سو ایکڑ میں پھیلا ہوا گھاس کا یہ میدان اور یہ جگہ عورتوں کے اصلاحی بندی خانے کی ملکیت تھی۔ بندی خانے کا علاقہ تھا۔

"چلو۔ نکلو باہر" محافظ نے کہا "ہم پہنچ گئے یہاں"

اور "یہاں" دوزخ تھا۔

دہرے بدن کی، پتھر کے سے چہرے والی اور خضاب کیے ہوئے بھورے بالوں والی میٹرن نئے آئے ہوئے مہمانوں کو خطاب کر رہی تھی۔

"تم لمبے عرصے تک یہاں رہو گی۔ سمجھ آئی کہ نہیں؟ اور تم یہاں اپنے قیام کو خوشگوار بنا سکتی ہو اور اس کا ایک ہی طریقہ ہے۔ اور وہ یہ کہ باہر کی دنیا کو ایکدم بھول جاؤ۔ سمجھ پڑی کہ نہیں؟ اب یہ تم پر ہے کہ تم یہاں کے دن، مہینے اور برس چاہے ہنس کر گزار دو چاہے رو کر گزار دو۔ سمجھ پڑی کہ نہیں؟ یہاں کے اصول بھی ہیں اور قانون بھی جنکی پابندی تمہیں کرنی ہے۔ ہم بتائیں گے تمہیں کہ کب جاگنا ہے، کب کام کرنا ہے، کب کھانا ہے اور کب جاجرو (جائے ضرور، بیت الخلاء) جانا ہے۔ سمجھ پڑی کہ نہیں؟ اگر تم نے ایک بھی اصول توڑا، ذرا بھی قانون کے خلاف کیا تو تم موت کی دعا مانگو گی اور موت نہ آئے گی۔ سمجھ پڑی کہ نہیں؟ ہم یہاں کوئی ہلڑ طوفان نہیں چاہتے اور شریروں اور سر پھروں اور باغیوں سے نپٹنا ہم جانتے ہیں سمجھ پڑی کہ نہیں؟"

اور یہاں اس نے ٹریسی کی طرف دیکھا۔

تمہیں طبی معائنے کے لئے لے جایا جائے گا۔ اس کے بعد تم نہاؤ گی دھوؤ گی۔ اور پھر تمہیں تمہاری کوٹھڑی پہنچا دیا جائے گا۔ صبح تمہیں کام دے دیا جائے گا کہ تمہیں کیا کام کرنا ہے۔ بس میں کہہ چکی۔"

PDF LIBRARY 0333-7412793

اور وہ جانے کے لئے پلٹی۔

ٹریسی کے قریب کھڑی پیلی رنگت والی جوان لڑکی نے کہا۔

"معاف کرنا محترمہ..... براہ کرم..... آپ....."

اور میٹرن ایک دم سے اس کی طرف گھوم گئی۔ اس کا چہرہ مارے غصے کے بگڑ گیا تھا۔

"جو۔ او۔ پ"...ماڑی" اپنا گٹر سا منہ بند رکھو۔ تم اسی وقت زبان کھولو گی جب تم سے کہا جائے گا۔ سمجھ پڑی ... نہیں؟" اور تم سب رنڈیاں بھی سن لو اور یاد رکھو"

اس کا لہجہ اور اس کے الفاظ بھی ٹریسی کے لئے خطرناک تھے کہ اس نے ایسی گالیاں پہلے کبھی نہ سنی تھیں۔ اور یہ تو وہ خواب میں بھی نہ سوچ سکتی تھی کہ کوئی عورت ایسی ماں بہن کی گالیاں بول سکتی ہے۔

گندہ ذہن میٹرن ان محافظ عورتوں سے ... کمرے کے انتہائی سرے پر مستعد کھڑی ہوئی تھیں۔ کہا۔

"ان حرام زادیوں کو لے جاؤ"

اور محافظ عورتیں ان سب کو بھیڑ بکریوں کی طرح ہنکاتی کمرے سے باہر لمبے کوریڈور میں لے آئیں۔

دوسری قیدی عورتوں کے ساتھ ٹریسی بھی مارچ کرتی ہوئی ایک وسیع و عریض کمرے میں پہنچی جس میں سفید ٹائل جڑے ہوئے تھے۔

یہاں ایک بے حد موٹا آدمی گندہ لبادہ' جس پر تیل کے دھبے تھے' پہنے معائنے کی لمبی میز کے قریب کھڑا ہوا تھا۔

محافظ میٹرنوں میں سے ایک چیخ کر بولی۔

لائن لگاؤ"

اور پھر اس نے قیدی عورتوں کو گھسیٹ دھکیل کر ایک لمبی قطار میں کھڑا کر دیا۔

لبادے والے موٹے آدمی نے کہا۔

"خواتین' میں ڈاکٹر گلاسکو ہوں' برہنہ ہو جاؤ"

قیدی عورتوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا' بے یقینی سے۔ ان میں سے ایک بولی۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"ہمیں کہاں تک.....؟

"جانتی نہیں ہو کہ برہنہ ہونا کس کو کہتے ہیں؟ کپڑے اتار دو اپنے سارے کپڑے' ایک چھتڑا بھی بدن پر نہ رہنا چاہئے۔"

اور عورتیں کپڑے اتارنے لگیں اور ان کے جذبات مختلف تھے۔

چند کے چہرے شرم سے سرخ تھے' چند کے غصے سے اور کئی ایک تو بے پروائی کا مظاہرہ کررہی تھیں۔

ٹریسی کے بائیں طرف جو عورت کھڑی ہوئی تھی اس کی عمر چالیس اور اکتالیس کے درمیان تھی۔ وہ بری طرح سے کانپ رہی تھی اور ٹریسی کے بائیں طرف ایک لڑکی تھی جو قابل رحم حد تک دبلی پتلی تھی اور اس کی عمر سترہ سال سے زیادہ نہ معلوم ہوتی تھی اس کا پورا جسم مہاسوں کا گھنا جنگل بنا ہوا تھا۔

ڈاکٹر نے قطار میں سب سے آگے کھڑی ہوئی عورت کو اشارہ کیا۔

"چلو میز پر لیٹ جاؤ اور اپنی ٹانگیں دائیں بائیں رکابوں میں رکھ لو"

عورت ہچکچانے لگی۔

"چلو۔ ابھی دوسریوں کو بھی نپٹانا ہے۔"

عورت میز پر لیٹ گئی اور اپنی دونوں ٹانگیں اوپر اٹھا کر دائیں بائیں حلقوں میں رکھ لیں۔ ڈاکٹر نے سپیکولم اس کے "بدن" میں داخل کر دیا اور اسے اندر ہی اندر ادھر ادھر گھماتے ہوئے پوچھا۔

"کوئی جنسی بیماری ہے تمہیں؟"

"نہیں"۔

"ابھی پتہ چل جائے گا"

پہلی عورت کا معائنہ ختم ہوا۔ اب اس کی جگہ دوسری عورت میز پر لیٹی ہوئی تھی اور ڈاکٹر اس کے بدن میں وہی اسپیکولم' جس سے اس نے پہلی عورت کا معائنہ کیا تھا' داخل کرنے ہی والا تھا کہ ٹریسی نے چیخ کر کہا۔

"ٹھہرو۔"

ڈاکٹر ٹھٹھک گیا۔ اس نے حیرت سے ٹریسی کی طرف دیکھا۔

"کیا؟" وہ بولا۔

سب ٹریسی کی طرف دیکھ رہے تھے۔ وہ بولی۔

"تم نے اس آلے کو کھولتے پانی میں ڈال کر جراثیم نہیں مارے۔ اسٹیریلائز نہیں کیا اسے۔"

ڈاکٹر گلاسکو مسکرایا۔ بے حد سرد مسکراہٹ۔

"لو بھائی ۔۔۔ عورتوں کے امراض کی ماہر ڈاکٹرنی بھی موجود ہے یہاں" وہ بولا "فکر ہے تمہیں جراثیم کی "کیوں؟ ڈرتی ہو کہ کوئی بیماری تمہیں نہ لگ جائے۔ ایں؟ ٹھیک ہے۔ لائن کے آخر میں کھڑی ہو جاؤ جاکر"

"کیا؟"

"انگریزی زبان سمجھ سکتی ہو یا نہیں؟ سب کے آخر میں کھڑی ہو جاؤ جاکر۔ آئی بڑی ڈاکٹرنی کی دم۔ چل۔ جا پیچھے"۔

ٹریسی قطار کے آخر میں جا کھڑی ہوئی حالانکہ یہ اس کی سمجھ میں نہ آیا تھا کہ اسے یہ سزا کیوں دی گئی تھی۔

"اچھا بھئی۔ تو اب ہم اپنا کام آگے چلاتے ہیں" ڈاکٹر بولا۔

اور اس نے میز پر لیٹی ہوئی عورت کے اندر اسپکولم داخل کردیا۔

اور تب ٹریسی کے دماغ کا ایک دریچہ ایک دم سے کھل گیا۔ اب اس کی سمجھ میں آیا کہ اسے قطار کے آخر میں کیوں کھڑا کیا گیا تھا۔ وہ اس ایک ہی آلے سے اور اسے جراثیم سے پاک کئے بغیر تمام عورتوں کا' یکے بعد دیگرے معائنہ کرنے والا تھا اور پھر سب کے آخر میں یہی آلہ وہ ٹریسی پر استعمال کرے گا۔

اور ٹریسی نے اپنے دل میں کھولتا ہوا غصہ محسوس کیا۔ یہ ڈاکٹر ان سب عورتوں کو سب کے سامنے ننگا کرنے اور سب کو ننگی ہی قطار میں کھڑے رکھنے کے بجائے ان سب کا باری باری سے اور الگ الگ معائنہ کرسکتا تھا۔ لیکن اس نے ایسا نہ کیا تھا۔ بلکہ اس نے جان بوجھ کر سب کو برہنہ اور ذلیل کیا تھا اور کسی نے کچھ نہ کہا تھا۔ کسی نے احتجاج کا ایک لفظ نہ کہا تھا۔

"اگر سب نے مل کر احتجاج کیا ہوتا تو۔۔۔"

PDF LIBRARY 0333-7412793

اور اب ٹریسی کی باری تھی۔

"ڈاکٹر صاحبہ! میز پر لیٹ جایئے" وہ بولا۔

ایک ثانیے کے لئے ٹریسی تذبذب میں پڑ گئی لیکن اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ تھا۔ وہ میز پر چڑھ کر لیٹ گئی اور اپنی آنکھیں بند کرلیں۔ اور اب وہ دیکھ نہ رہی تھی البتہ محسوس کر رہی تھی چنانچہ اس نے محسوس کیا کہ ڈاکٹر نے اس کی ٹانگیں چوڑی کیں اور پھر اس نے سخت و سرد آلہ اپنے اندر داخل ہوتے محسوس کیا۔ اور اب ڈاکٹر وہ آلہ اندر گھما رہا تھا اور ٹریسی کو تکلیف ہو رہی تھی۔ یہ حرامی ڈاکٹر قصداً اسے تکلیف پہنچا رہا تھا۔

کیا بیماری ہے تمہیں؟ سوزاک؟" وہ بولا۔

"نہیں"

"جریان؟"

"نہیں"

سفید پانی آتا ہے؟"

"نہیں"

وہ اپنے حمل کے متعلق اسے بتانا نہ چاہتی تھی۔ وہ اپنے بچے کے متعلق اس سے کچھ نہ کہے گی کہ یہ تو ایک ہی سور تھا۔ البتہ وہ وارڈن سے بات کرے گی۔

اور آلہ ٹریسی کے بدن سے بے دردی سے کھینچ لیا گیا۔

ڈاکٹر گلاسکو ربڑ کے دستانے پہن رہا تھا۔

"چلو۔ لائن لگاؤ اور کمرے سے جھک جاؤ" وہ بولا "اب ہم تمہاری پچھاڑی کا معائنہ کریں گے"۔

یہ انتہا تھی۔ ٹریسی خاموش نہ رہ سکی اور پوچھ بیٹھی۔

ایسا کرنا کیوں ضروری ہے؟"

اور گلاسکو نے اسے گھور کر دیکھا۔" اوہو ہو۔ یہ ہماری ڈاکٹر صاحبہ پوچھ رہی ہیں۔ تو سنئے ڈاکٹر یہ اس لئے ضروری ہے کہ پیچھے کا سوراخ' جو ڈاکٹری اصطلاح میں مقعد کہلاتا ہے چیزیں چھپانے کا بہترین اور محفوظ ترین مقام ہے۔ میرے پاس ماری جوانہ' چرس اور کوکین جیسی منشیات کا ڈھیر ہے اور یہ چیزیں' اطلاعاً عرض ہے ڈاکٹر صاحبہ' میں نے آپ

جیسی عورتوں کی مقعد سے برآمد کی ہیں۔ اب آیا مزاج شریف میں؟ چلو جھک جاؤ اب" اور گلاسکو نے اپنی شہادت کی انگلی سے اور ایک سرے سے ان کی "پچھاڑی" کا معائنہ شروع کیا۔ ٹریسی کا جی بگڑنے لگا تھا۔ اسے متلی ہونے لگی تھی۔ اس کے معدے سے گرم گرم قے اٹھ کر حلق کی طرف چلی۔ اس زور کی ابکائی آئی۔

"اگر تم نے یہاں قے کی تو میں تمہارا منہ اس میں رگڑ دوں گا" وہ محافظ عورتوں کی طرف گھوم گیا۔ انہیں لے جاؤ حمام میں۔ سالیوں کے بدن بو مارتے ہیں۔

اور اپنا اپنا لباس اٹھائے ہوئی برہنہ قیدی عورتوں کو کوریڈور میں لے آیا گیا اور پھر مادرزاد ننگی قیدی عورتیں دوسرے کوریڈور میں پہنچیں اور وہاں سے انہیں ایک بڑے کنکریٹ کے کمرے میں پہنچایا گیا۔ جس میں بارہ حمام تھے لیکن یہ حمام کھلے تھے یعنی پردے کا کوئی انتظام نہ تھا لیکن چونکہ یہاں بارہ "شاور" نل لگے ہوئے تھے اس لئے یہاں کے لوگ انہیں حمام کہتے تھے اور ایک حمام میں سب ننگے کی مثل یہاں صادق آتی تھی۔

"وہاں کونے میں اپنے کپڑے رکھ دو..... تم سب' میٹرن نے حکم دیا' اور نل کے نیچے کھڑی ہو جاؤ۔ جراثیم کش صابن استعمال کرو۔ سر سے پیر تک اپنے جسم کا ایک ایک حصہ خوب رگڑ رگڑ کر دھوؤ اور بالوں کو شیمپو کرو۔"

ٹریسی کھردرے فرش پر سے حمام کے پھسلواں فرش پر آ گئی۔ "شاور" کے نل کے فوارے کی بوچھاڑ پڑ رہی تھی ٹریسی بڑی بے دردی سے اپنے جسم پر گھسیٹے لگا رہی تھی۔

"اب میں کبھی پاک و صاف نہ ہو سکوں گی "اس نے سوچا" کس قسم کے لوگ ہیں یہ؟ دوسرے انسانوں کے ساتھ یہ ایسا سلوک کیوں کرتے ہیں؟ کیسے کر سکتے ہیں؟ پندرہ برس تک میں یہ سب برداشت نہ کر سکوں گی"۔

ایک محافظ عورت نے ٹریسی کو مخاطب کر کے کہا۔

"اے..... ہاں..... تم..... وقت ہو گیا پورا..... چلو نکلو باہر"

چنانچہ ٹریسی شاور سے باہر آ گئی اور اس کی جگہ دوسری قیدی عورت نے لے لی۔ ٹریسی کو ایک میلا گھسا ہوا اور پتلا تولیہ دیا گیا جو اس کا بدن خشک کرتا خود ہی بھیگ گیا۔

جب آخری قیدی عورت بھی نہا چکی تو ان سب کو ایک اور بڑے کمرے میں لے گیا۔ یہ کمرہ رسد و طلب تھا۔ جس میں بہت سی کھلی الماریاں دیوار تا دیوار لگی ہوئی تھیں

اور اس کے تختوں پر مختلف سائز کے لباس نیم ترتیب اور نیم بے ترتیبی سے رکھے ہوئے تھے۔ یہاں جو عورت متعین تھی وہ لاطینی تھی اس نے ہر ایک قیدی عورت کا ناپ لیا اور اس کے مطابق ہر ایک کو خاکستری رنگ کی یونی فارم پکڑا دی۔ ٹریسی کو اور دوسروں کو بھی دو دو چیزیں دی گئیں۔ دو یونی فارم کے کپڑے۔ دو زنانہ زیر جامہ جائیں گے۔ دو بریزر۔ دو جوڑی جوتے۔ دو نائٹ گون اور ان کے علاوہ..... دوسری ضروری اشیاء ایک ہیئر برش اور گندے کپڑے رکھنے کے لئے ایک تھیلی یعنی "لانڈری بیگ"

قیدی عورتیں کپڑے پہن رہی تھی تو میٹرن خاموش کھڑی انہیں دیکھ رہی تھی اور ان کے بشروں سے کوئی جذبہ ظاہر نہ تھا۔ پتھر تھے ان کے چہرے۔

قیدیوں نے خاکستری یونیفارم سے اپنی برہنگی ڈھنک لی تو اب انہیں ایک اور کمرے میں لے جایا گیا جہاں ایک تین ٹانگوں والے اسٹینڈ پر ایک بہت بڑا کیمرہ رکھا ہوا تھا اور اس کیمرے کے پیچھے ایک عورت مستعد کھڑی ہوئی تھی۔

"چلو..... سامنے دیوار سے لگ کے کھڑی ہو جاؤ"

ٹریسی سامنے دیوار سے پیٹھ لگا کر کھڑی ہو گئی۔

"کیمرے کی طرف دیکھو"

ٹریسی نے کیمرے کی طرف دیکھا۔

"کلک" کیمرہ ہولے سے بولا"۔

"سر گھماؤ۔ بائیں طرف" ٹریسی نے تعمیل کی۔

"کلیک"

"دائیں طرف"

ٹریسی نے دائیں طرف سر گھمایا"

"کلیک" کیمرے نے اس کی تیسری تصویر کھینچ لی۔

"اب اس میز کے قریب آؤ۔ چلو"

میز پر "فنگر پرنٹ" لینے کا ضروری سامان رکھا ہوا تھا۔ ٹریسی کی انگلیاں روشنائی کے پیڈ پر دبائی گئیں اور ان کی چھاپ ایک سفید کارڈ پر لی گئی۔

دائیں ہاتھ کی انگلیاں کارڈ پر دبائی گئیں۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

پھر بائیں ہاتھ کی انگلیوں کی چھاپ لی گئی۔

ٹھیک ہے۔ اس کپڑے سے ہاتھ پونچھ لو۔ جاؤ تمہارا کام ختم ہوا۔"

"سچ کہا اس نے" ٹریسی نے سوچا "میرا کام ختم ہوا۔ اب میں محض ایک نمبر ہوں۔ بے نام۔ بے چہرہ" اب میں کچھ نہیں سوائے ایک نمبر کے"

ایک محافظ نے ٹریسی کی طرف انگلی اٹھا کر کہا۔

"وٹمنی" آؤ میرے ساتھ۔ وارڈن صاحب تمہیں بلا رہے ہیں"

اور ٹریسی کا دل یک لخت سناٹے میں آیا اور اس کا خیال چارلس کی طرف چلا گیا۔

آخر کار.... آخر کار چارلس نے کچھ کیا ضرور اس کے لئے۔ بے شک اس نے ٹریسی کو چھوڑ نہ دیا تھا۔ کس دل سے چھوڑ دیتا۔ جتنا وہ اسے چاہتی تھی اتنا ہی وہ بھی اسے چاہتا تھا۔ اور پھر چارلس کا بچہ تھا اس کے پیٹ میں ٹیلیفون پر اس نے جس بے رخی سے بات کی تھی اس کا سبب وہ فوری دھکا تھا جو اس کے دل کو لگا تھا۔ وہ صدمہ تھا جس نے اسے ایکدم سے اور بے انتہا گھبرا دیا تھا۔ اس کے بعد اسے سوچنے اور سمجھنے کا وقت ملا تو انکشاف ہوا کہ اسے ٹریسی سے بے پناہ محبت تھی اور یہ کہ وہ اس کے بغیر رہ نہ سکے گا۔ چنانچہ اسکے بعد اس نے وارڈن سے بات کی اور بتایا کہ ٹریسی کے معاملے میں کیسی بھاری غلطی ہو گئی تھی۔ اور وہ لوگ اسے آزاد کردیں گے اب۔

اس وقت وہ جس کوریڈور میں تھی وہ اب تک کے دوسرے کوریڈوروں سے الگ تھا۔ اور اسے جن دو دروازوں میں سے لے جایا گیا ان پر کی سلاخیں غیر معمولی طور پر موٹی تھیں۔ اور وہاں مردوں اور عورتوں کا پہرہ تھا۔

ٹریسی دوسرے دروازے میں داخل ہوئی ہی تھی کہ ایک قیدی عورت اس بری طرح اس سے ٹکرائی کہ ٹریسی گرتے گرتے بچی۔

یہ قیدی عورت دیونی تھی پوری ایسی لحیم شحیم عورت ٹریسی نے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔ چھ فٹ کا قد تھا اور وزن بیس اسٹون سے کچھ زیادہ ہی رہا ہوگا۔ اس کا چہرہ چپٹا تھا جس پر چیچک کے بے شمار اور گہرے نشان تھے۔ اس دیونی نے اپنا توازن برقرار رکھنے کی غرض سے ٹریسی کا بازو پکڑ لیا اور خود اپنا بازو ٹریسی کے سینے پر رکھ دیا۔

"آ۔ ہا" دیونی نے محافظ سے کہا "نئی مچھلی آئی ہے۔ اسے میرے ساتھ رکھ دو۔ کیا

PDF LIBRARY 0333-7412793

خیال ہے۔"

اس کی آواز بھاری اور لب و لہجہ سویڈنی تھا۔

مجھے افسوس ہے برتھا۔ اس کی جگہ مقرر کردی گئی" محافظ نے جواب دیا۔

دیونی ٹریسی کے گال سہلانے لگی۔ ٹریسی نے ایک جھٹکے سے اپنا سر پیچھے ہٹایا۔

دیونی، جس کا نام "برتھا" تھا، ہنسی اور بولی۔

"ٹھیک ہے، مالزادی! برتھا تیرے سے پھر کبھی سمجھے گی۔ بہت وقت ہے ہمارے پاس اور تو کہیں بھاگی نہیں جارہی۔ اچھا تو، پھر ملیں گے میری جان"

وہ وارڈن کے دفتر پہنچ گئے۔ امید و بیم نے ٹریسی کو نیم جان کردیا تھا۔ کیا ہوگا؟ کیا چارلس موجود ہوگا دفتر میں؟ یا اس نے اپنا وکیل بھیج دیا ہوگا۔

وارڈن کی سیکریٹری نے ٹریسی کے محافظ سے کہا۔

"صاحب اس کا انتظار کررہے ہیں۔ یہیں ٹھہرو ایک منٹ"

وارڈن جارج بیٹگن بے شمار داغوں اور کھرونچوں کی میز کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور آگے سامنے رکھے ہوئے چند کاغذات کا مطالعہ کررہا تھا۔ اس کی عمر چالیس اکتالیس کی رہی ہوگی بدن سے دبلا پتلا اور چہرہ فکر مند حلقوں میں دھنسی ہوئی نیلی آنکھیں جن میں سرخی کی جھلک تھی وہ بے حد حساس اور جذباتی معلوم ہوتا تھا۔

وارڈن بیٹگن "جنوبی لوسیانہ اصلاح مستورات بندی خانے" کے چارج میں پچھلے پانچ برس سے تھا۔ اس نے سزاؤں اور سزا گاہوں کے انتظامات کا گہرا مطالعہ کیا تھا تعزیرات دانی کا' اس کا دعویٰ تھا' اس کے دل میں کچھ کرنے کی تڑپ تھی۔ چنانچہ وہ اس بندی خانے میں زبردست اور مثالی اصلاحات جاری کرنے کا ارادہ لے کر یہاں آیا تھا۔ بڑی امیدوں بڑے ارمانوں اور بڑے جوش و خروش سے یہاں آیا تھا۔

لیکن اس بندی خانے نے اسے شکست دے دی تھی۔

جس طرح کہ اس سے پہلے دوسرے وارڈن بھی اس قیدی خانے سے ہار گئے تھے۔

یہ قید خانہ اصل میں اس نقشے پر بنایا گیا تھا کہ ایک کوٹھڑی میں دو قیدی عورتوں کو رکھا جائے اور اسی مناسبت سے ہر کوٹھڑی کا رقبہ رکھا گیا تھا۔ لیکن اب ہر کوٹھڑی میں چار سے چھ قیدی عورتوں کو رکھا بلکہ ٹھونسا گیا تھا۔ بیٹگن جانتا تھا کہ صرف اسی جگہ نہیں بلکہ ہر جگہ اور ہر قید خانے میں یہی حالت تھی۔ ملک کے سارے قید خانوں میں قیدیوں کی ایسی

PDF LIBRARY 0333-7412793

ہی ٹھوسم ٹھاس اور دیکھ بھال کرنے والے عملے اور اسٹاف کی کمی تھی۔ شب و روز ہزاروں ملزموں کو بند کیا جاتا تھا اور ان قیدیوں کے لئے کوئی کام نہ تھا چنانچہ وہ یہ کرتے تھے کہ بیکار پڑے پڑے اپنی نفرت کی بھڑکتی ہوئی آگ کو اور بھڑکاتے اور انتقام کی دھار تیز کرکے انتقام لینے کے طریقے سوچتے تھے۔ یہ بے حد احمقانہ اور سخت بہیمانہ نظام تھا۔ بڑے ہی واہیات اصول تھے۔ لیکن کیا کیا جائے۔ جو تھا سو تھا۔ اور وہ کچھ نہ کرسکتا تھا۔

بیٹگن نے اپنی سیکریٹری کے انٹرکام کا بزر بجا کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے بھیج دو اندر"

محافظ نے اندرونی دفتر کا دروازہ کھولا اور ٹریسی اندر داخل ہوئی۔

وارڈن بیٹگن نے اپنے سامنے کھڑی ہوئی عورت کی طرف دیکھا۔

وہ بندی خانے کا خاکستری یونیفارم پہنے ہوئے تھی اور اس کے چہرے پر بے انتہا تھکن پنجے گاڑے ہوئے تھی اس کے باوجود ٹریسی وحشتنی خوبصورت معلوم ہوتی تھی۔ دلکش اور معصوم چہرہ تھا اس کا اور بیٹگن نے سوچا کہ یہ چہرہ ایسا معصوم اور اتنا دلکش کہاں تک رہے گا۔

بیٹگن کو اس قیدی سے خصوصاً اس لئے دلچسپی تھی کہ اس نے اس کے کیس کی تفصیلات اخباروں میں پڑھی تھیں اور اس کے ریکارڈ کا مطالعہ بھی کیا تھا۔ یہ پہلی قانون شکن مجرمہ تھی' جس نے کسی کو قتل نہیں کیا تھا اور جسے پندرہ برس قید کی سخت اور غیر معمولی سزا دی گئی تھی۔ اس حقیقت نے کہ جو رومانو مدعی تھا اس قیدی عورت کے کیس اور پھر سزا کو اور بھی مشکوک بنا دیا تھا۔ لیکن ان باتوں سے اسے کیا؟ وہ وارڈن تھا اور وارڈن "جسموں کا نگراں" ہوتا ہے اور بس۔ نظام میں نہ تو وہ ٹانگ اڑا سکتا ہے اور نہ ہی اسے بدل سکتا ہے بلکہ ..... وہ خود نظام ہے۔ وہ خود یہاں کا قانون ہے۔

"بیٹھو" اس نے کہا۔

ٹریسی دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کرکے بیٹھ گئی کیونکہ اس کی ٹانگیں جواب دینے لگی تھیں اب وہ اسے چارلیس کے متعلق بتائے گا اور یہ بتائے گا کہ اسے کب رہا کیا جائے گا۔

"میں تمہارا ریکارڈ دیکھ رہا تھا" وارڈن نے کہا۔

"چارلس نے کہا ہوگا اس سے ریکارڈ دیکھنے کو"

"میں نے دیکھا کہ تم طویل مدت تک ہمارے ساتھ رہنے والی ہو۔ پندرہ سال کی سزا دی گئی ہے تمہیں۔"

ٹریسی چکرا گئی۔ کہیں کوئی خوفناک گڑبڑ تھی۔

"آپ ۔ آپ نے ۔۔ چارلس سے گفتگو نہیں کی؟" ٹریسی ہکلا رہی تھی۔

وارڈن اس کی صورت تکنے لگا۔ "چارلس؟"

اور ٹریسی کا دل جیسے پانی ہو کر بہہ گیا۔ "خدا کے لئے میری بات سنئے" ٹریسی مایوس ہو کر گڑگڑائی "مجھے ... یہاں بے قصور بھیجا گیا ہے۔"

"میں بے گناہ ہوں" یہ الفاظ کتنی دفعہ سنے تھے اس نے؟

سو دفعہ؟ سینکڑوں دفعہ؟ ہزاروں دفعہ؟ وہ بولا "عدالت نے تمہیں مجرم قرار دیا ہے۔ جو ہو گیا وہ اب نہ ہوا تو ہو نہیں سکتا۔ چنانچہ میرا دوستانہ مشورہ ہے کہ حالات اور ماحول سے سمجھوتا کر لو۔ ایک دفعہ تم نے ایسا کر لیا' اپنے آپ کو یہاں کا عادی بنا لیا تو پھر... سب آسان ہو جائے گا ایک بات ذہن نشین کر لو کہ بندی خانے میں گھڑیاں نہیں ہوتیں' کیلنڈر ہوتے ہیں"

"پندرہ برس! نہیں نہیں۔ میں پندرہ برس تک یہاں قید نہیں رہ سکتی" ٹریسی نے انتہائی مایوسی سے سوچا "میں مرنا چاہتی ہوں۔ میں مر جاؤں گی۔ خدایا مجھے اٹھا لے۔ لیکن نہیں۔ میں نہیں مر سکتی۔ اگر میں نے ایسا کیا تو ظاہر ہے کہ اپنے بچے کو مار ڈالوں گی۔ یہ تمہارا بچہ بھی تو ہے۔ چارلس۔ تم یہاں آئے کیوں نہیں میری مدد کرنے؟"

اور یہ وہ گھڑی تھی جب اس کے دل میں ایک نئے جذبے کا بیج پڑا.... نفرت ..... اور اسی وقت سے وہ چارلس سے نفرت کرنے لگی۔

"اگر کوئی خاص پرابلم ہو تمہاری" وارڈ بینگنن نے کہا "اگر کوئی مسئلہ ہو' اگر میری مدد کی ضرورت ہو کسی معاملے میں تو تم بے خوف و خطر میرے پاس آسکتی ہو"۔

بینگنن نے کہنے کو تو یہ کہہ دیا لیکن وہ جانتا تھا کہ اس کے یہ الفاظ کس قدر کھوکھلے تھے۔ یہ قیدی جوان تھی۔ خوبصورت تھی اور "تازہ" تھی۔ چنانچہ بندی خانے میں "سانڈ" اس پر درندوں کی طرف ٹوٹ پڑیں گے۔ پورے بندی خانے میں ایک بھی ایسی محفوظ

PDF LIBRARY 0333-7412793

کوٹھڑی نہ تھی جہاں وہ اس خوبصورت قیدی کو رکھ سکتا۔ تقریباً ہر کوٹھڑی میں ایک "نر گاؤ" تھی جو اس کوٹھڑی کی گویا حکمراں تھی۔ بندی خانے کی ہر کوٹھڑی میں ایک نہ ایک ایسی دادا عورت تھی۔ حماموں' بیت الخلاء اور رات کے وقت کوریڈور میں قیدی عورتوں کی عصمت دری کرنے' زنا بالجبر کرنے کی افواہیں' وارڈن بینگنن نے سنی تھیں۔ لیکن یہ سب افواہیں تھیں کیونکہ اسکے بعد یا تو وہ قیدی عورتیں خاموش رہی تھیں یا مری ہوئی پائی گئی تھیں۔ وارڈن بیگنن نے بے حد نرمی اور ہمدردی سے کہا۔

"اگر تم نے فرمانبرداری اور شرافت کا ثبوت دیا' اگر تمہارا ریکارڈ اچھا رہا تو ہو سکتا ہے کہ تمہیں بارہ سال میں ہی رہا....."

"نہیں۔ ایں ۔ ایں" یہ مایوسی کی لرزہ خیز چیخ تھی۔ یہ وہ ناامیدی کی چیخیں تھیں جو ہمیشہ کے لئے اندھے منہ گری تھیں۔

ٹریسی کو یوں محسوس ہوا جیسے کمرے کی دیواریں اسے بھینچ رہی تھیں۔ وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور بے تحاشہ چیخے جا رہی تھی۔ دیوانوں کی طرح۔

سنتری اندر دوڑ آیا اور اس نے ٹریسی کو دونوں بازوؤں سے پکڑ لیا۔

"آہستہ آہستہ" وارڈن بینگنن نے اسے حکم دیا۔

ٹریسی کو بہت سے مسلسل کوریڈروں اور گزرگاہوں میں سے اور دو رویہ کوٹھڑیوں کے درمیان سے لے جایا گیا۔ اور ان کوٹھڑیوں میں بھانت بھانت کی قیدی عورتیں بھری ہوئی تھیں۔ یہ سفید فام تھیں' سیاہ فام تھیں۔ زرد رنگت والی تھیں اور گہری رنگ کی تھیں۔

ٹریسی کوٹھڑی کے درمیان سے گزر رہی تھی تو یہ قیدی عورتیں ہنس ہنس کر اور گھور گھور کر اسے دیکھ رہی تھیں اور مختلف بولیوں میں اس پر آوازے کس رہی تھیں لیکن ان کے جملوں کا کوئی مطلب ٹریسی کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔ اس وقت تو اس کے لئے یہ محض بے معنی الفاظ تھے۔

"تازم ۔ تازم" ۔ "راتم ۔ راتم" ۔ "گوسم گوسم" ۔ "تاجی ۔ گوجی"

ٹریسی کی سمجھ میں اس وقت کچھ نہ آیا لیکن جب وہ اس حصے میں پہنچی جہاں اس کی کوٹھڑی تھی اس کی سمجھ میں آیا کہ وہ قیدی عورتیں کیا کہہ رہی تھیں۔ "آہا تازہ گوشت ۔ تازہ گوشت"

بندی خانے میں کوٹھڑیوں کے الگ الگ بلاک تھے اور ان کے نمبر درج تھے چنانچہ "سی" بلاک میں ساٹھ عورتیں تھیں۔ ہر کوٹھڑی میں چار۔

اور اس "بلاک" کے لمبے کوریڈور میں ٹریسی کو لے جایا جا رہا تھا اور سلاخوں کے پیچھے سے مختلف رنگ و روپ کے چہرے اس کی طرف جھانک رہے تھے اور ان چہروں پر جذبات بھی مختلف قسم کے تھے۔ کسی سے بے پروائی عیاں تھی، کسی سے بے تعلق، کسی سے جنسی بھوک اور کسی سے شدید نفرت۔

ٹریسی کو یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ کسی اجنبی اور عجیب دنیا میں چل رہی تھی جو سمندر کی تہہ میں تھی۔ ایک بھیانک خواب کی دنیا تھی یہ انجانی، ان دیکھی، اس کے جسم میں بے شمار چیخیں بند تھیں جو باہر نکلنے کے لئے تڑپ رہی تھیں لیکن حلق میں آکر پھنس جاتی تھیں اور ان کی وجہ سے اس کا حلق خشک ہو رہا تھا۔ وارڈن کے دفتر میں بلایا جانا اس کی آخری موہوم امید تھی۔ اور اب کچھ نہیں تھا۔ کچھ نہیں تھا سوائے دماغ مفلوج کر دینے والے اس خیال کے کہ اب پندرہ برس تک اس دوزخ میں، اس اعراف میں اور اس پنجرے میں بند رہنا تھا۔

میٹرن نے کوٹھڑی کا دروازہ کھولا۔ "اندر آجاؤ۔ چلو۔"

ٹریسی ہچکچاہٹ کے عالم میں کھڑی رہی۔ اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا۔ کوٹھڑی میں تین عورتیں تھیں جو خاموشی سے اس کی طرف دیکھ رہی تھیں۔

"اری چل اندر" میٹرن نے حکم دیا۔

اور ٹریسی نے اپنے پنجرے میں قدم رکھا۔

"تھڑم" قفس کا دروازہ بند کر دیا گیا۔

ٹریسی پندرہ برس کے لئے اپنے گھر میں آگئی تھی۔

تنگ کوٹھڑی میں چہار دیوار گیر بستر تھے، حالانکہ اس میں دو کی ہی گنجائش تھی۔ ایک چھوٹی میز تھی جس پر درازوں والا آئینہ لگا ہوا تھا، چار چھوٹی الماریاں تھیں اور انتہائی کونے میں بغیر سیٹ کا بیت الخلاء تھا۔ ٹریسی کو یہ عورتیں گھور رہی تھیں۔ پھر ایک عورت نے سر ہلا کر کہا۔

"معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہماری نئی ساتھی ہے۔"

PDF LIBRARY 0333-7412793

اس کی آواز گہری اور گونجدار تھی جیسے وہ کنوئیں میں سے بول رہی ہو اگر اس کے چہرے پر کنپٹی سے حلق تک چاقو کے زخم کا گہرا اور لمبا نشان نہ ہوتا تو وہ بلاشبہ خوبصورت ہوتی۔ اس کی عمر چودہ برس سے زیادہ کی معلوم نہ ہوتی تھی لیکن اس کی آنکھوں میں جھانکا جائے تو زیادہ عمر کی تھی۔

دہرے بدن، ناٹے قد اور ادھیڑ عمر کی میکسیکن عورت نے کہا۔

"قوے سورتے ورتے۔ خوش آمدید۔ خوشی ہوئی تم سے مل کر۔ تو کس سلسلے میں تمہیں اندر کیا گیا، کوریدا؟"

ٹریسی ایسی مفلوج تھی کہ کوئی جواب نہ دے سکی۔

تیسری عورت دیو قامت تھی۔ سیاہ فام تھی وہ.... اس کا قد چھ فٹ سے کم نہیں، بلکہ ایک آدھ انچ سے زیادہ ہی تھا۔ آدھی بھینچی ہوئی، چوکنی اور کانچ کی گولیوں کی طرح سرد آنکھیں اور اس کا چہرہ ایسا تھا جیسے مقنع ہو۔ اس کا سر منڈا ہوا تھا چنانچہ اندھی، مریضانہ روشنی میں اس کی کھوپڑی شترمرغ کے کالے انڈے کی طرح، جس میں جامنی رنگ کی جھلک تھی، چمک رہی تھی۔

"وہ تمہارا بستر ہے۔ وہاں، کونے میں"۔

ٹریسی اپنے بستر کے قریب پہنچی۔

چادر سخت گندی تھی اور اس پر سوئی ہوئی خدا جانے کتنی پچھلی قیدی عورتوں کے پسینے، فضلے اور پتہ نہیں کون کون سی ناپاکی کے داغ دھبے تھے۔ اس پر سونا تو ایک طرف رہا ٹریسی اسے چھونے کے لئے بھی اپنے آپ کو تیار نہ کر سکی، گھن آئی اسے۔

"م۔ م۔ میں۔ اس پر۔ نہیں سو سکتی" اس نے جیسے اپنے آپ سے کہا۔

دہرے بدن کی میکسیکن عورت مسکرائی۔

"تو اس پر سونے کی ضرورت بھی نہیں، میری جان" وہ بولی "تم میرے بستر پر سو سکتی ہو۔"

اور یکایک کوٹھڑی کی فضاء میں بہتے ہوئے مخفی اور پراسرار دھارے کا ٹریسی کو پہلی دفعہ احساس ہوا اور شدت سے ہوا۔ تینوں عورتیں عجیب نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھیں اور ٹریسی کو ایسا لگا جیسے انہوں نے اس کے کپڑے اتار لئے تھے اور وہ ان کے

سامنے برہنہ کھڑی تھی۔

"تازہ گوشت' تازہ گوشت"

میرے خدا تو یہ بات تھی۔ ٹریسی خوف سے سمٹ گئی۔

"نہیں' ایسا نہیں ہو سکتا۔" اس نے سوچا "خدایا ایسا نہ ہو"

آخر کار ٹریسی کی گنگ زبان کھلی۔ "صاف اور دھلی ہوئی چادر حاصل کرنے کے لئے مجھے کس سے کہنا ہے؟" اس نے پوچھا۔

"خدا سے" سیاہ فام عورت بولی "لیکن وہ ایک مدت ہوئی یہاں سے چلا گیا"۔

ٹریسی نے ایک بار پھر بستر کی طرف دیکھا۔ کئی ایک تل چٹے اس پر رینگ رہے تھے۔

"میں یہاں نہیں رہ سکتی۔ جہنم سے بھی بر تر ہے یہ تو۔ خدا کی قسم میں پاگل ہو جاؤں گی" اس نے سوچا۔

سیاہ فام عورت نے جیسے اس کی دلی کیفیت معلوم کر کے کہا۔

"حالات کے سانچے میں اپنے آپ کو ڈھال لو بے بی"

اور ٹریسی کے کانوں میں وارڈن کی آواز گونجنے لگی۔

میرا دوستانہ مشورہ یہ ہے کہ حالات اور ماحول سے سمجھوتا کر لو"

سیاہ فام عورت نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ارنسٹائن لٹل چیپ ہے۔" اس نے سر سے اس عورت کی طرف اشارہ کیا جس کے چہرے پر چھرے کے زخم کا لمبا نشان تھا۔ "یہ لولا ہے' پورتوریکا سے آئی ہے اور مٹلی پولیتا ہے اور یہ میکسیکو کی پیداوار ہے"

"م۔ میں۔ میں ٹریسی وھٹسنی ہوں۔

وہ تو "ٹریسی وھسی تھی" کہنے والی تھی اسے عجیب خوفناک احساس ہو رہا تھا کہ اس کے وجود کی شناخت ماند پڑتی اور غائب ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اس کا معدہ ایک دم سے الٹ گیا' اس کا دماغ یکایک چکرا گیا' اس کے دل میں ناگہانی ٹیس اٹھی اور گرنے سے بچنے کے لئے اسے اپنے بستر کا سہارا لینا پڑا۔

تم کہاں کی ہو جانی؟ وہرے بدن کی "مٹلی" نے پوچھا۔

"معافی چاہتی ہوں.... کچھ بھی بولنے کو طبیعت نہیں کر رہی"

PDFLIBRARY0333-7412793

اس کی ٹانگیں بے جان سی ہو رہی تھیں۔ وہ ایسی کمزوری محسوس کر رہی تھی کہ کھڑی نہ رہ سکتی تھی چنانچہ وہ اپنے بے حد گندے اور گھناؤنے بستر کے کنارے پر بیٹھ گئی اور اپنے اسکرٹ کے دامن سے اپنے ماتھے پر سے ٹھنڈا پسینہ پونچھ لیا۔

"میرا بچہ" اس نے سوچا "مجھے وارڈن کو بتا دینا چاہئے کہ میں پیٹ سے ہوں۔ ماں بننے والی ہوں وہ شاید مجھے یہاں کی نسبت صاف ستھری کوٹھڑی میں منتقل کر دے گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ کسی اور کو نہ رکھے میرے ساتھ۔ پوری کوٹھڑی مجھ اکیلی کو ہی دے دے۔"

اس نے کوریڈور میں قدموں کی چاپ سنی کوئی اسی طرف ہی آ رہا تھا۔ ایک میٹرن تھی جو اس کی کوٹھڑی کے سامنے سے گزر رہی تھی۔

ٹریسی کوٹھڑی کے دروازے کی طرف لپکی۔ "ذرا سنئے" وہ بولی "میں وارڈن صاحب سے ملنا چاہتی ہوں۔ دراصل میں....."

"ٹھیک ہے میں انہیں فوراً بھیج دیتی ہوں۔ میٹرن نے جاتے جاتے جواب دیا۔

"آپ سمجھی نہیں۔ میں....."

لیکن میٹرن جا چکی تھی۔

چیخ روکنے کے لئے ٹریسی نے اپنے ہاتھ کی مٹھی اپنے منہ پر دبا دی۔

"تم کچھ بیمار شیمار ہو گیا؟" پورتوریکا کی لولا نے پوچھا۔

ٹریسی کے منہ سے کوئی آواز نہ نکلی۔ دراصل وہ بولنے کے قابل ہی نہ رہی تھی چنانچہ اس نے نفی میں سر ہلا دیا اور دروازے کے قریب سے ہٹ کر اپنے بستر کے قریب آ گئی' ایک لمحے تک اس کی طرف' اس غلاظت کی طرف دیکھتی رہی اور پھر آہستہ آہستہ اس پر لیٹ گئی۔

یہ انتہائی بے بسی اور بے کسی کا عمل تھا۔ یہ اعلان شکست تھا۔ یہ مکمل ترین مایوسی کا کھلا اظہار تھا۔

ٹریسی ہر طرف سے ناامید ہو چکی تھی۔ اور اس نے ہتھیار ڈال دیئے تھے۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

اس کی دسویں سالگرہ اس کی زندگی کا خوشگوار ترین دن تھا۔

"ہم انتونے جا رہے ہیں ڈنر کے لئے" اس کے باپ نے کہا۔

"انتونے" یہ امارت کی جگمگاتی اور خوبصورت دنیا کا نام تھا۔ "انتونے" یہ ایک دوسری دنیا تھی۔ اس دنیا سے بالکل الگ۔ ٹریسی جانتی تھی کہ اس کے باپ کے پاس زیادہ روپیہ نہ تھا۔

"آئندہ سال ہم' خدا نے چاہا تو' اس قابل ہو جائیں گے کہیں چھٹیاں گزارنے جا سکیں" یہ فقرہ گھر میں اکثر کہا جاتا تھا۔

اور اب وہ رات کا کھانا کھانے "انتونے" ریستوران میں جا رہے تھے اور ٹریسی کی ماں اسے نیا نیلے رنگ کا شاندار فراک پہنا رہی تھی۔

واہ! دیکھو تو سہی "اس کے باپ نے ڈینگ ماری" نیو اورلنس کی دو حسین ترین عورتیں ہیں میرے ساتھ۔ خدا کی قسم مارے حسد کے لوگ جل جائیں گے۔

"انتونے" ٹریسی کے لئے جنت تھی۔ وہاں ہر وہ چیز تھی جس کے خواب اس نے دیکھے تھے۔ اسے تو یوں لگا جیسے وہ پریوں کے دیس میں آگئی ہو۔ جگمگاتی ہوئی حسین دنیا' خوبصورت' میزوں پر بچھے ہوئے سفید براق میز پوش اور ان پر رکھے ہوئے جگمگ جگمگ کرتے چاندی کے برتن۔ طشتریاں' پیالے' چمچے' کانٹے' چھریاں۔ ایک ایک چیز لو دے رہی تھی۔

"ہاں وہ ایسی ہے جگہ" ٹریسی نے سوچا "بادشاہ اور ملکہ اور شہزادے اور شہزادیاں کھانا کھانے یہاں آتی ہوں گی" وہ اتنی خوش تھی کہ کھانا نہ کھا سکتی تھی۔ وہ چمک دمک اور زرق برق اور لوگوں کے فوق البھڑک لباس دیکھنے میں اتنی محو تھی کہ اپنے کھانے کی طرف متوجہ ہی نہ ہوئی۔

"جب میں بڑی ہو جاؤں گی" ٹریسی نے اپنے آپ کو یقین دلایا "تو میں ہر رات یہاں آؤں گی اور اپنی ماں کو اور اپنے والد کو بھی ساتھ لاؤں گی۔

"ٹریسی! تم تو کچھ بھی نہیں کھا رہیں" اس کی ماں نے کہا۔

اور ماں کو خوش کرنے کی غرض سے اس نے چند لقمے زہر مار کئے اور اس کے لئے کیک بھی تیار تھا جس پر دس موم بتیاں تھیں اور ویٹر "سالگرہ مبارک گا رہے تھے اور دوسرے لوگوں نے اپنا اپنا کھانا چھوڑ کر اس کی طرف دیکھا تھا اور تالیاں بجائی تھیں اور ٹریسی ایک شہزادی کی طرح محسوس کر رہی تھی۔

گھنٹی کی آواز کرخت اور تیز تھی۔ اس کی یادوں کا سلسلہ ٹوٹ گیا۔

"کھانے کا وقت ہو گیا' شام کے کھانے کا وقت" ارنسٹائن لٹل چیپ نے اعلان کیا۔

ٹریسی نے آنکھیں کھول دیں پورے بلاک میں کوٹھڑیوں کے دروازے دھڑا دھڑ کھولے جا رہے تھے۔ ٹریسی اپنے بستر پر ہی پڑی رہی۔ وہ خوبصورت ماضی سے الگ ہونا نہ چاہتی تھی۔

"اری اٹھو جگالی کرنے کا وقت آگیا" لولا نے کہا جو جوان تھی اور پورتوریکا سے آئی تھی۔

"مجھے بھوک نہیں" ٹریسی نے کہا۔ کھانے کے خیال سے ہی اسے متلی ہو رہی تھی۔

میکسیکو کی مٹلی پولیتا نے کہا۔ "اے لانو" سیدھی سی بات ہے۔ تمہیں بھوک ہو یا نہ ہو ان لوگوں کی بلا سے۔ ہر ایک کو بہرحال بھٹیار خانے میں جانا ہی پڑتا ہے۔ یعنی "میس" میں حاضری دینا ضروری ہے تم کھاؤ یا نہ کھاؤ"

قیدی عورتیں کوریڈور میں لائن لگا رہی تھیں۔

"بہتری اسی میں ہے اٹھو فوراً ورنہ وہ سالے .... ڈنڈا چڑھا دیں گے پیچھے" ارنسٹائن

PDF LIBRARY 0333-7412793

نے اسے مطلع کیا۔

"میں نہیں اٹھ سکتی" ٹریسی نے سوچا "میں یہیں پڑی رہوں گی"

اس کی کوٹھڑی کی ساتھی عورتیں باہر نکل کر صف میں کھڑی ہو گئیں ایک ٹھگنی اور موٹی میٹرن، جس نے اپنے بالوں کو تانبے کا رنگ دے رکھا تھا، نظر ٹریسی پر پڑی جو اپنے بستر پر لیٹی ہوئی تھی۔

"اے" وہ بولی "گھنٹی نہیں سنی تم نے؟ چلو۔ نکلو باہر"

"مجھے بھوک نہیں ہے" ٹریسی نے کہا "شکریہ۔ آپ مجھے معاف رکھیں"۔

اور میٹرن کا اعتبار اپنے کانوں پر سے اٹھ گیا۔ اس کی آنکھیں بے اعتباری سے پھیل گئیں۔ وہ دھم دھم چلتی کوٹھڑی میں آئی اور ٹریسی کے سامنے کھڑی ہو کر پھنکار کر بولی۔

"کیا کہا تم نے؟ پھر کہنا۔ میں پوچھتی ہوں تم نے اپنے آپ کو سمجھ کیا رکھا ہے؟ نواب زادی؟ تم سمجھتی ہو کہ تمہارے غلام کھانا یہاں لائیں گے؟ ابے نہ تو یہ فائیو اسٹار ہوٹل ہے اور نہ تیرے باپ کا گھر۔ چل نکل باہر۔ دوسروں کے ساتھ لائن میں کھڑی ہو جا۔ میں تیری اس نافرمانبرداری کی رپورٹ کر سکتی ہوں۔ اگر آئندہ ایسی حرکت کی تو تجھے "بنگ" میں بھجوا دوں گی سمجھی تو؟"

وہ کچھ نہیں سمجھی تھی۔ کوئی بات اس کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ اس کے ساتھ جو کچھ ہو رہا تھا وہ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ یہ سب کیا تھا؟ یہ کیا ہو رہا تھا؟ اور کیا وہ سچ مچ ٹریسی وھٹسنی تھی؟"

وہ کوشش کر کے اٹھی اور اپنے آپ کو گھسیٹ کر بستر پر سے اتری، کوٹھڑی سے باہر آئی اور عورتوں کی قطار میں کھڑی ہو گئی۔ وہ سیاہ فام ارنسٹائن کے قریب کھڑی تھی چنانچہ اس سے کہا، مجھے زبردستی..."

"چپ" ارنسٹائن نے ہونٹوں کے کونے میں سے کہا "لائن میں بولنا منع ہے"

اور پھر قیدی عورتیں ایک قطار میں "مارچ" کرتی ہوئیں تنگ، بے رنگ اور اداس کوریڈور میں چل پڑیں۔ یکے بعد دیگرے چار، مضبوط سلاخوں والے، دروازوں میں سے گزریں اور اب وہ ایک وسیع و عریض کمرے میں تھیں۔ "یہ میس" کا کمرہ تھا جو بڑی بڑی چوبی میزوں اور کرسیوں سے صحیح معنوں میں بھرا ہوا تھا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

ایک طرف ایک لمبا کاؤنٹر تھا جہاں قیدی عورتوں نے اپنے حصے کا کھانا حاصل کرنے کے لئے لائن لگا رکھی تھی۔ کاؤنٹر کے پیچھے لمبی اور پتلی میزیں تھیں جن پر رکھے ہوئے بڑے بڑے برتنوں میں سے بھاپ اٹھ رہی تھی کہ ان میں اس دن کی اور اس وقت کی غذا بھری ہوئی تھی۔

اور اس وقت کا "مینو" یوں تھا۔

مور کے آنسو جیسے پتلے شوربے والی ٹوٹا مچھلی، مردار مٹر اور لجلجاتے کسٹرڈ اور ہلکی کافی یا پھلوں کا رس.... اصل پھلوں کا نہیں بلکہ پانی میں ایسنس کے قطرے ڈال کر بنایا ہوا۔ ان دو میں سے .... یعنی کافی اور ان مشروب میں سے کوئی بھی ایک چیز جو آپ پسند فرمائیں۔ مختصر یہ کہ کھانا بے مزہ اور ذرا بھی اشتہا انگیز نہ تھا۔

بدمزہ کھانا، جس کو دیکھ کر ہی آدمی کی بھوک مر جائے، بڑے بڑے چمچوں سے نکال نکال کر قیدیوں کی ان ٹین کی تھالیوں میں جھپا جھپ ڈالا جا رہا تھا جو وہ ہاتھوں میں لئے کھڑی تھیں۔

اور کاؤنٹر کے پیچھے کھڑی ہوئی عورتیں، جو کھانا دے رہی تھیں، مسلسل چیخ رہی تھیں۔

"چلو آگے بڑھو۔ دوسروں کو آنے دو" چلو تمہارا حصہ مل گیا۔ اے آگے بڑھ کہ دوسری کی باری آئے۔

"چل ہٹ" چلو۔ چلو۔ لائن چالو رکھو۔

جب ٹریسی کی تھالی میں کھانا ڈالا گیا تو وہ وہیں کھڑی رہی کیونکہ نہ تو اس کی سمجھ میں آ رہا تھا اور نہ ہی وہ جانتی تھی کہ اب اسے کس طرف جانا ہے۔ اس نے اپنی سیاہ فام ساتھی ارنسٹائن لٹل چیپ کی تلاش میں ادھر ادھر نظریں دوڑائیں لیکن وہ غائب ہو چکی تھی۔ اس لئے ٹریسی اس میز کی طرف چلی جس پر بولا اور ملی پولیتا بیٹھی ہوئی تھیں۔ اس میز پر بیس عورتیں بھوکی لومڑیوں کی طرح کھانا کھا رہی ہیں بلکہ یوں کہنا زیادہ صحیح ہو گا کہ پیٹ میں ٹھونس رہی تھیں۔

ٹریسی نے اپنی پلیٹ میں رکھے ہوئے کھانے کو ایک نظر دیکھا۔ اسکے معدے میں سے شے اٹھ کر حلق تک آ گئی تو ٹریسی نے اپنی پلیٹ اپنے سامنے سے ڈھکیل دی۔

"اگر تم کو۔ نہیں کھانا ہے تو میں کھا جاؤں گی" پولیتا نے کہا اور ٹریسی کی پلیٹ
گھسیٹ کر اپنے سامنے رکھ لی۔

"جانی! لولا بولی" اگر نہ کھاؤ گی تو زیادہ دنوں تک زندہ نہ رہو گی"

"کس مردودنی کو زیادہ دن زندہ رہنا ہے" وہ دل میں بولی "میں مرنا چاہتی ہوں
عورتیں یہ سب کچھ کیسے برداشت کرلیتی ہیں' کررہی ہیں؟ اس طرح جینے سے کیا فا
کب سے ہیں یہ یہاں؟ مہینوں سے؟ برسوں سے؟"

اور اسے اپنی متعفن کوٹھڑی اور کھٹملوں اور جوؤں اور پسوؤں بھرا بدبودار بستریاد
اور اس کا جی چیخنے کو چاہا۔ اس نے اپنے جبڑے مضبوطی سے بھینچ لئے منہ سختی سے
کرلیا اور فلک شگاف چیخ کو اپنے حلق میں ہی روک لیا۔

پولیتا کہہ رہی تھی "اگر ان حرامزادیوں نے تمہیں کھانا نہ کھاتے ہوئے دیکھ لیا
تمہیں "بنگ" میں بھیج دیں گی۔"

ٹریسی نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا تو وہ بولی۔

"بنگ .... اندھیرا گڑھا' تنہائی کا کنواں' تم وہاں مرجاؤ گی۔ پسند نہ آئے گی وہ جگہ
آگے ٹریسی کی طرف جھک گئی۔ "یہاں پہلی دفعہ آئی ہو تم اس دنیا میں" چنانچہ ایک م
سی ٹپ دے رہی ہوں۔ ارنسٹائن لٹل چیپ کا راج چلتا ہے یہاں۔ چنانچہ اسے خوش ر
اور تم مزے میں رہو گی۔"

طعام خانے میں داخل ہونے کے ٹھیک تیس منٹ بعد بڑا گھنٹہ بجایا گیا اور عور
کھڑی ہو گئیں پولیتا نے اٹھتے اٹھتے اپنے قریب کی پلیٹ میں سے ایک لمبی سی مرچ اٹھا
لی۔ ٹریسی قطار میں اس کے ساتھ کھڑی ہو گئی اور قیدی عورتیں حسب سابق مارچ
ہوئی واپس اپنی اپنی کوٹھڑی کی طرف چلیں۔

شام کا کھانا ختم ہو چکا تھا۔

سہ پہر کے چار بجے تھے۔ روشنی بجھنے میں ابھی چار گھنٹے باقی تھے۔ پہاڑ جیسے پانچ ط
گھنٹے برداشت کرنے تھے۔

ٹریسی کوٹھڑی میں پہنچی تو ارنسٹائن لٹل چیپ پہلے سے وہیں موجود تھی۔ ٹریسی نے
متجسس جذبے سے سوچا کہ کھانے کے وقت خدا جانے یہ عورت کہاں تھی۔

ٹریسی نے کوٹھڑی کے کونے میں رکھے ہوئے سیٹ کے بیت الخلاء یعنی ٹائلیٹ کی
طرف دیکھا۔ اسے استعمال کرنے کے لئے سخت بے چین تھی۔ اس کے پیٹ میں گولے
سے اٹھ اٹھ کر لڑھک رہے تھے لیکن وہ ان عورتوں کے سامنے رفع حاجت نہ کرسکتی
تھی۔ چنانچہ وہ اس وقت تک برداشت کرلے گی جب تک روشنیاں بجھاوی نہیں جاتیں۔
اور وہ اپنے بستر کے کنارے پر بیٹھ گئی۔

ارنسٹائن نے کہا "میں نے سنا ہے کہ تم نے اپنا کھانا بالکل نہیں کھایا؟ یہ حماقت ہے۔
یہ اس کو کیسے معلوم ہوا؟ اور میرے کھانا نہ کھانے کی فکر اسے کیوں ہے؟" ٹریسی نے
سوچا۔

"وارڈن سے ملنے کی کیا ضرورت ہوسکتی ہے؟" اس نے پوچھا۔

"درخواست لکھ کر دے دو لیکن وہ کاغذ' جس پر تم درخواست لکھو گی' یہاں کی محافظ
اپنی دم پوچھنے میں استعمال کرلیں گی۔ سمجھیں تم؟ یعنی تمہاری درخواست ٹائلیٹ پیپر کے
طور پر استعمال کرلی جائے گی کیونکہ ان لوگوں کے دماغوں میں یہ بات گھسی ہوئی ہے کہ جو
عورت بھی ایسی درخواست لکھتی ہے وہ ان کے لئے مشکلیں پیدا کردیتی ہے۔"

اور اتنا کہہ کر سیاہ فام ارنسٹائن مسکرائی تو اس کا سامنے کا ایک دانت چمک گیا کہ اس
پر سونے کا پتر چڑھا ہوا تھا وہ ٹریسی کے قریب آکھڑی ہوئی۔

"وارڈن سے ملنے کی ضرورت نہیں۔ یہاں تو تمہیں ایک سہیلی کی' ایک ساتھی کی
اور ایک ایسے دوست کی ضرورت ہے جو تمہیں مصیبت میں پھنسنے نہ دے اور جو تمہیں
بچا سکے۔ ایک ایسی دوست اور ہمدرد جو اس چڑیا گھر کے طور طریقوں کی ماہر ہو۔"

ٹریسی نے سیاہ فام عورت کے مسکراتے چہرے کی طرف دیکھا۔

اور وہ ٹریسی کو بہت اچھی معلوم ہوئی۔

اتنی اونچی کوئی چیز اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔

"یہ زراف ہے" اس کے باپ نے کہا۔

اس وقت وہ اپنے باپ کے ساتھ اوڈولون پارک کے چڑیا گھر میں تھی۔ ٹریسی کو پارک
بے حد پسند تھا ہر اتوار کی شام کو وہ بینڈ سننے وہاں جاتی اپنے والد کے ساتھ اور اس کے بعد
اس کی ماں اور باپ اسے مچھلی گھر یا چڑیا گھر لے جاتے اور پنجرے میں بند جانوروں کو دیکھتے

PDF LIBRARY 0333-7412793

ہوئے آہستہ ہلتے۔

پاپا! ان جانوروں کو پنجرے میں رہنے سے نفرت نہیں ہو جاتی؟"

اس کا باپ ہنسا۔

"نہیں ٹریسی' بہت اچھی زندگی ہو جاتی ہے ان کی۔ انہیں نہلایا جاتا ہے' ان کے پنجروں کی صفائی کی جاتی ہے' اچھا کھانا دیا جاتا ہے انہیں' وقت پر اور پیٹ بھر کر اور پھر یہاں انہیں دشمنوں کا ڈر نہیں ہوتا۔"

لیکن ٹریسی کو تو یہ سارے ہی جانور بے حد اداس اور ملول معلوم ہوئے اسکا بس چلتا وہ پنجروں کے دروازے کھول کر انہیں آزاد کر دیتی۔

"خدا کی قسم! مجھے اگر اس طرح پنجرے میں بند کیا جائے تو میں تو مر ہی جاؤں" اس نے سوچا تھا۔

گھڑی نے رات کے پونے نو بجائے اور پورے بندی خانے کی گھنٹیاں کرخت فولادی آواز میں ایک ساتھ بجائی گئیں۔ ٹریسی کی ہم کمین عورتیں کپڑے اتارنے لگیں مگر ٹریسی نے جنبش تک نہ کی۔

لولا نے کہا "پندرہ منٹ میں' صرف پندرہ منٹ میں تمہیں بستر کے لئے تیار ہونا ہے۔"

اس کی ہم کمینوں نے اپنے سارے کپڑے اتار لئے۔ وہ ننگی ہو گئیں اور پھر انہوں نے اپنے اپنے نائٹ گون پہن لئے۔ تانبے کے رنگ کی بالوں والی میٹرن ان کی کوٹھڑی کے سامنے سے گزر رہی تھی کہ ٹریسی کو بستر پر لیٹے دیکھ کر رک گئی اور بولی "کپڑے اتارو" اس نے حکم دیا اور پھر ارنسٹائن کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا "تم نے کہا نہیں اس سے؟"

"کہا تھا"

میٹرن ایک بار پھر ٹریسی کی طرف گھوم گئی۔ "باغی اور نافرمانبردار رنڈیوں سے نپٹنا ہم جانتے ہیں" وہ بولی "تم ایسا ہی کرو گی جیسا تم سے کہا جائے گا ورنہ یاد رکھو تمہاری دم حوض بنا دی جائے گی۔ چل اٹھ کپڑے اتار کر سونے کی تیاری کر"

اور میٹرن آگے بڑھ گئی۔ اور پولیتا نے ٹریسی کو خبردار کرتے ہوئے کہا۔

بے بی! ایسا ہی کرو جیسا کہ بڈھی کتیا نے کہا ہے۔ ورنہ تم جانو یہ بڑی "آہنی پتلون'

PDF LIBRARY 0333-7412793

ایک ہی حرام کی جنی ہے"۔

ٹریسی آہستہ آہستہ اٹھی پھر وہ آہستہ آہستہ کپڑے اتارنے لگی لیکن اس طرح کہ دوسروں کی طرف اس کی پشت تھی۔

اس نے تمام کپڑے اتار لئے سوائے جانگئے کے اور پھر سر پر سے موٹا اور کھردرا نائٹ گون پہن لیا اس کی کوٹھڑی کی ساتھی عورتیں اسے گھور رہی تھیں اور وہ ان کی نظروں کو اپنے برہنہ جسم پر رینگتے محسوس کر رہی تھی۔

"سالا اچھا بدن ہے تمہارا" پولیتا نے کہا۔

"ہاں بہت مال ہے" لولا نے اتفاق کیا۔

ٹریسی نے اپنے بدن میں سر سے پیر تک کپکپی محسوس کی۔

ارنسٹائن آگے بڑھ کر ٹریسی کے قریب جا کھڑی ہوئی۔

"دیکھو جانی ہم سب دوست ہیں تمہاری۔ ہم خیال رکھیں گے تمہارا" وہ بولی اسکی آواز جذبے کی شدت سے گلوگیر ہو رہی تھی۔

دور ہٹو' ہٹ جاؤ تم سب' میں ایسی عورت نہیں ہوں' وہ بولی۔

سیاہ فام ارنسٹائن نے زبان چٹخا کر کہا۔

"بے بی! تم ایسی ہی بنوگی۔ جیسا ہم چاہیں گے"۔

"میری جان! جلدی کیا ہے' بہت وقت ہے ابھی ہمارے پاس"

اور عین اسی وقت بندی خانے کی ساری روشنیاں بجھا دی گئیں۔

اندھیرا ٹریسی کا دشمن تھا۔ وہ اپنے بستر کے کنارے پر چوکس بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے جسم کے پٹھے اور رگیں تنی ہوئی تھیں۔ وہ اندھیرے میں دیکھ تو نہ سکتی تھی لیکن محسوس کر رہی تھی کہ اس کی ساتھی عورتیں اس پر ٹوٹ پڑنے کی منتظر تھیں۔

کیا واقعی ایسا تھا یا اس کا وہم تھا؟

اس شام وہ اتنی زیادہ تھکی ہوئی اور نڈھال تھی کہ ایک ایک چیز اسے خوفناک اور خطرناک معلوم ہو رہی تھی۔ یہ عورتیں' کیا انہوں نے اسے دھمکی دی تھی کوئی؟ نہیں تو۔ یہ تو شاید اس سے دوستی کرنا چاہتی تھیں اور ان کی نیک نیتی کو اس نے غلط معنی پہنا دیئے تھے۔ ان کی کوششوں کو غلط سمجھا اس نے۔ بے شک اس نے قید خانے میں ہم جنس پسندی

PDF LIBRARY 0333-7412793

اور اس کی سرگرمیوں کے متعلق بہت کچھ سنا تھا۔ لیکن ظاہر ہے کہ ہر جگہ ایسا نہ ہوتا ہو گا۔ ہوتا ہو کہیں کہیں چوری چھپے' ظاہر ہے کہ کسی قید خانے میں اس قسم کے گھناؤنے اور مذموم عمل کی اجازت نہ دی جاتی ہو گی۔ ہم جنس پسندی کی بدی ہر قید خانے میں تو کہ ہو ہی نہیں سکتی۔

اپنے آپ کو یوں سمجھانے کے باوجود اس کا شک اور خوف دور نہ ہوا تھا۔ چنانچہ اس نے رات بھر جاگتے رہنے کا فیصلہ کیا۔ اگر ان تینوں میں سے ایک بھی اس کی طرف آئی تو وہ مدد کے لئے چلائے گی۔ قیدیوں کی حفاظت کرنا اور یہ دیکھنا کہ ان کے ساتھ کوئی ایسی ویسی بات نہ ہو محافظوں کی ذمہ داری تھی۔ اور اس نے ایک بار پھر اپنے آپ کو یقین دلایا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہ تھی بس ذرا ہوشیار اور چوکنا رہنے کی ضرورت تھی۔

ٹریسی اپنے بستر کے کنارے پر اندھیرے میں بیٹھی ہر آواز پر کان لگائے ہوئے تھی۔ اس نے تینوں عورتوں کو یکے بعد دیگر اٹھتے' بیت الخلاء کی طرف جاتے اور ٹائلیٹ کو استعمال کرنے کے بعد واپس اپنے اپنے بستر پر آتے سنا۔

جب ٹریسی کی بے چینی برداشت کی حدود سے تجاوز کر گئی تو وہ بھی اٹھی اور اندھیرے میں ٹٹول ٹٹول کر بیت الخلاء تک پہنچ گئی۔ اس نے ٹائلیٹ کو فلش کرنے کی کوشش کی لیکن وہ کام نہ کر رہا تھا۔ بدبو ناقابل برداشت تھی۔ جلدی سے واپس آ کر اپنے بستر پر بیٹھ گئی۔

"بس اب سویرا ہونے والا ہے" اس نے سوچا "صبح ہوتے ہی میں وارڈن سے ملنے کی درخواست کروں گی اور اسے بتاؤں گی کہ میرے پیٹ میں بچہ ہے۔ پھر وہ مجھے دوسری کوٹھڑی میں منتقل کر دے گا۔

اس کی کمر بری طرح سے درد کر رہی تھی اور پٹھے اکڑ گئے تھے اور اب حالت برداشت سے باہر ہو چکی تھی چنانچہ وہ اپنے بستر پر چت لیٹ گئی اور چند سیکنڈ بعد ہی اس نے کسی چیز کو اپنی گردن پر رینگتے محسوس کیا۔ وہ بڑی مشکل سے اپنی چیخ روک سکی۔"

"بس صبح تک' مجھے صبح تک ..... صبر سے کام لینا ہے پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔ ہاں' صبح تک ٹھیک ہو جائے گا" ٹریسی نے سوچا۔

اندھیرے میں وقت بڑی سست رفتاری سے گزرتا رہا۔ اندھیرا ہولے ہولے بڑھتا رہا۔

تین بجے ٹریسی اپنی آنکھیں کھلی نہ رکھ سکی۔ اور وہ سو گئی۔ پھر دفعتاً اس کی آنکھ کھل گئی۔

ایک ہاتھ نے اس کا منہ بند کر رکھا تھا اور دوسرے ہاتھوں نے اس کی چھاتیاں دبوچ رکھی تھیں۔ اس نے اٹھ بیٹھنے اور چیخنے کی کوشش کی۔ اس کا نائٹ گون اور جانگیاں نوچ کر الگ پھینک دیا گیا۔ سخت، کھردرے ہاتھ اس کی رانوں کے درمیان داخل ہوئے اور ٹانگیں زور لگا کر جبراً کھول دی گئیں۔

ٹریسی دیوانہ وار ہاتھ پاؤں چلا رہی تھی۔ وہ اٹھ بیٹھنے کے لئے زور لگا رہی تھی۔

"چپ" اندھیرے میں ایک آواز اسے پچکار رہی تھی" چپ چاپ لیٹی رہو۔ کوئی تکلیف نہیں ہو گی تمہیں۔"

آواز ٹانگوں کی طرف سے آئی تھی ٹریسی نے اس طرف گھونسا چلا دیا۔ اور اس کا گھونسا سخت اور ٹھوس گوشت سے ٹکرا گیا۔

"کار جو! سالی کتیا۔ یہ یوں نہ مانے گی" اسی آواز نے کہا جس کے جسم سے ٹریسی کا گھونسا ٹکرایا تھا "زمین پر گرا دو حرام زادی کو"۔

ایک فولادی گھونسا اس کے چہرے پر اور دوسرا پیٹ پر پڑا۔ کوئی اس پر سوار ہو گیا تھا وہ دبی جا رہی تھی۔ اور ... بے حیا ہاتھ اس کے جسم کے مختلف حصوں سے گستاخیاں اور زیادتیاں کر رہے تھے۔

گھڑی بھر کے لئے ٹریسی اپنے آپ کو چھڑانے میں کامیاب ہو گئی۔ لیکن ان تین عورتوں میں سے کسی ایک نے اسے پکڑ کر اس کے سر دروازے کی سلاخوں سے دے مارا۔ ٹریسی نے اپنی ناک سے خون بہتا محسوس کیا۔ گرم اور چکنا خون۔

اسے پچھاڑ دیا گیا۔ اب وہ کوٹھڑی کے کنکریٹ کے ننگے فرش پر چت پڑی تھی اور اس کے ہاتھ اور پیر فرش پر دبا بلکہ ٹانک دیئے گئے تھے۔ ٹریسی پاگلوں کی طرح جدوجہد کر رہی تھی ان تینوں کے مقابلے میں اس کی ایک نہ چل رہی تھی۔ وہ سرد ہاتھوں اور نیم اور گرم زبانوں کو اپنے جسم کو سہلاتے اور چاٹتے محسوس کر رہی تھی۔ اس کی ٹانگیں الگ کر کے کھول دی گئیں اور کوئی سخت، ٹھوس اور سرد چیز اس کے اندر داخل کر دی گئی۔ وہ بے بسی سے تڑپنے لگی۔ اس نے چیخنے کی کسی کو مدد کے لئے پکارنے کی کوشش کی لیکن ایک

PDF LIBRARY 0333-7412793

گوشت بھرا بازو اسکے منہ پر آ پڑا اور ٹریسی نے اپنے دانت اس پر گاڑ دیئے۔ اس نے پوری قوت سے اسے کاٹ لیا۔ ایک دبی ہوئی چیخ سنائی دی۔ "سالی .... حرام زادی" اور پھر اس کے چہرے پر گھونسے برسنے لگے اور درد و کرب کے بھنور میں وہ چک پھیریاں لینے لگی۔ اس بھنور میں وہ غرق ہونے لگی اور غرق ہوتی چلی گئی۔ دردناک اور کربناک گہرائیوں میں یہاں تک کہ وہ کچھ محسوس نہ کر رہی تھی۔ اور اسے کچھ احساس نہ تھا، کچھ پتہ نہ تھا کہ کیا ہو رہا تھا اور اس کے ساتھ کیا کیا جا رہا تھا۔

گھنٹی کی کرخت آواز سے اس کی آنکھ کھل گئی۔ وہ قید خانے کی کوٹھڑی کے ٹھنڈے اور کھردرے فرش پر پڑی ہوئی تھی۔ بالکل برہنہ' اس کی تینوں ساتھی عورتیں اپنے اپنے بستر پر تھیں۔

باہر کوریڈور میں تانبے کی رنگ کے سے بالوں والی بڈھی میٹرن جس کا عرف "آہنی پتلون" تھا آواز لگا رہی تھی۔ "حرام زادیوں اٹھو اور دھونے دھلانے سے فرصت کرلو"۔

اور تب وہ ان کی کوٹھڑی کے سامنے سے گزری اور اس نے ایک اچٹتی ہوئی نظر اندر ڈالی تو ٹھٹھک گئی۔ ٹریسی فرش پر اپنے ہی خون کے تالاب میں پڑی ہوئی تھی۔ چہرہ مسمار تھا اور ایک آنکھ سوج کر بند ہو گئی تھی۔

"اب یہ سالا یہاں کیا لفڑا ہے" میٹرن نے قفل کھولا' دروازہ کھولا اور اندر آگئی۔

"کچھ نہیں ہوا" ارنسٹائن لٹل چیپ نے جواب دیا۔ رات کو نیند میں بستر پر سے گر گئی ہو گئی۔"

میٹرن ٹریسی کے قریب پہنچی اور اسے ٹھوکر مار کر بولی۔

"اے اے اٹھ"

ٹریسی کو ایسا لگا جیسے آواز کہیں بہت دور سے آ رہی ہو۔

"ہاں" اس نے سوچا "ٹھیک ہے.... مجھے اٹھنا ہے.... میں اٹھوں گی.... کچھ بھی ہو۔

اس جہنم سے مجھے نکل جانا ہے۔"

لیکن وہ جنبش تک کرنے کے قابل نہ تھی۔

اس کا جسم انتہائی درد و تکلیف سے چیخ رہا تھا۔

میٹرن نے جھک کر ٹریسی کی دونوں کہنیاں پکڑلیں اور اسے کھینچ کر اور اٹھا کر بٹھا دیا۔

ٹریسی شدت کرب سے تقریباً بیہوش ہو گئی۔

"کیا ہوا؟"

ٹریسی نے اپنی ایک کھلی آنکھ سے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔ ان کی صورتیں اسے دھندلی دھندلی نظر آ رہی تھیں۔ تینوں اس کے جواب کی منتظر تھیں۔

"میں..... میں ..... ٹریسی نے بولنے کی کوشش کی لیکن الفاظ اس کے حلق میں پھنس گئے تھے۔

"چلو۔ بکو اب" میٹرن جھنجھلائی۔

ٹریسی نے ایک بار پھر کوشش کی اور چھٹی حس نے اسے خبردار کرتے ہوئے یوں کہنے پر مجبور کردیا۔

"بستر پر سے نیچے لڑھک گئی۔"

اور میٹرن نے دانت پیس کر کہا۔

"مجھے ان حرام زادیوں سے نفرت ہے جو مجھے بیوقوف سمجھتی ہیں۔ بہتر ہی ہو گا کہ تمہیں۔ "بنگ" میں رکھ دیا جائے۔ اس کے بغیر تم چھوٹے بڑے کا ادب و احترام نہ سیکھ سکو گی"۔

یہ بھی فنا کی ایک صورت تھی۔ یہ بھی عزم وجود تھا ایک طرح سے یہ ماں کی کوکھ میں واپسی تھی۔

ٹریسی گھپ اندھیرے میں اکیلی تھی۔

تہ خانے کی تنگ اور اندھی کوٹھڑی میں کوئی فرنیچر نہ تھا۔ بس ایک گھسی پٹی شطرنجی سیمنٹ کے فرش پر بچھی ہوئی تھی جو اس قدر پتلی تھی کہ فرش کی ٹھنڈک کو روک نہ سکتی تھی۔ بیت الخلاء کے نام فرش میں ایک سوراخ تھا جس میں سے دماغ پھاڑ دینے والی بدبو

PDF LIBRARY 0333-7412793

کے بھبکے نکل رہے تھے۔

اور ٹریسی اس بدبو دار اندھیری کوٹھڑی میں شطرنجی پر لیٹی وہ لوک گیت گنگنا رہی تھی جو اس کے باپ نے اسے سکھائے تھے وہ جانتی تھی اور نہ ہی اس کا اندازہ لگا سکتی تھی کہ اب وہ دیوانگی کی حد سے کتنی دور تھی۔ وہ یہ بھی یقینی طور سے نہ جانتی تھی کہ وہ کہاں تھی۔ لیکن اس کی اسے پروا بھی نہ تھی اور نہ احساس تھا۔ احساس تھا تو صرف اپنے مظلوم جسم کی اذیت کا۔

"میں پنگھوڑے میں سے گر گئی ہوں گی اور یہ چوٹیں آئی ہوں گی مجھے۔ لیکن۔ کوئی فکر نہیں۔ ماں جو ہے۔ وہ میری چوٹیں سہلا دے گی۔"

اور اس نے ٹوٹی ہوئی آواز میں اپنی ماں کو پکارا۔ "ماں ... ماں ..." اور جب کوئی جواب نہ ملا تو وہ ایک بار پھر سو گئی۔

وہ اڑتالیس گھنٹوں تک سوتی رہی اور آخرکار اذیت کم ہو کر تکلیف میں اور تکلیف کم ہو کر، دکھاوے میں تبدیل ہو گئی۔

ٹریسی نے آنکھیں کھول دیں۔

خلا میں..... لاموجودیت نے اسے گھیر رکھا تھا۔ اندھیرا اتنا گاڑھا تھا کہ وہ کوٹھڑی کی دیواریں بلکہ ان کی ساخت تک نہ دیکھ سکتی تھی۔ اندھیرے میں یادوں کا سیلاب آ گیا۔

وہ اسے اٹھا کر بندی خانے کے ڈاکٹر کے پاس لے گئے تھے اور وہ اس وقت بھی ڈاکٹر کی آواز سن رہی تھی۔

ایک پسلی ٹوٹ گئی ہے ... کلائی میں فریکچر ہے۔ .... یہ تو ہم کس دیں گے۔ ..... لیکن یہ زخم .... یہ خراشیں .... یہ بڑی ہیں .... چمڑی پھٹ گئی ہے .... یہ زخم مندمل ہو جائیں گے .... البتہ .... حمل گر گیا ہے .... اسقاط ہو گیا ہے .... بچہ گیا اس کا ....."

"ہائے میرا بچہ" ٹریسی بڑبڑائی انہوں نے مار ڈالا میرے بچے کو۔

اور وہ رونے لگی۔ وہ اپنے بچے کے لئے رو رہی تھی۔ اور وہ اس لعنتی، منحوس اور مریض دنیا کے لئے رو رہی تھی۔

ٹریسی سرد اندھیرے میں گھسی پٹی اور پتلی شطرنجی پر پڑی ہوئی تھی اور تب اس کا پورا وجود ایسی شدید سلگتی ہوئی نفرت سے بھر گیا کہ اس کی شدت کو برداشت نہ کر کے اس کا

PDF LIBRARY 0333-7412793

پورا جسم، سر سے پاؤں تک، صحیح معنوں میں کانپ گیا۔

اس کے خیالات اور احساسات جلتے رہے اور بھڑکتے رہے یہاں تک کہ وہ خاک ہو گئے یہاں تک کہ اس کا دل بالکل خالی ہو گیا اور اب اس میں صرف ایک جذبہ تھا۔

"انتقام۔" اس کے دماغ میں ایک لفظ داغ دیا گیا تھا۔ انتقام"

اور اس کے سلگتے ہوئے شدید انتقام کا رخ ان تین عورتوں کی طرف نہ تھا جو اس کی کوٹھڑی کی ساتھی تھیں۔ اس کی طرح وہ بچاریاں بھی حالات کا شکار تھیں۔ نہیں اسے ان لوگوں سے انتقام لینا تھا جنہوں نے اسے ان حالوں تک پہنچایا تھا۔ اس کے انتقام کا رخ ان مردوں کی طرف تھا۔ جنہوں نے اس کی زندگی تباہ کی تھی۔

ایک: جو رومانو

"تمہاری بڑی بی نے مجھے اندھیرے میں رکھا۔ اس نے مجھے بتایا ہی نہیں کہ اس کی ایک خوبصورت لیکن خطرناک لڑکی بھی ہے۔"

دو: انتھونی ارساتی۔

"جو رومانو انتھونی ارساتی کا آدمی ہے اور انتھونی ارساتی نیو اورلنس کا کارا جہ ہے۔"

تین: پیری پوپ

"اقبال جرم کر کے تم سرکار کے مقدمے کا خرچ بچا لو گی"

چار: جج ہنسری لارنس۔

"..... آئندہ پندرہ سال تک تم باہر نہ رہو گی بلکہ پندرہ سال کے لئے تمہیں جنوبی لوسیانہ کی عورتوں کے اصلاحی بندی خانے میں رکھا جائے گا۔"

تو یہ تھے اس کے دشمن۔

اور پھر چارلس! اگر تمہیں روپے کی ایسی ہی سخت ضرورت تھی تو مجھ سے کہا ہوتا .... حماقت میری تھی کہ میں نے تمہیں نہ پہچانا .... اپنے بچے کے ساتھ تمہارا جو جی چاہے کرو مجھے کوئی واسطہ نہیں۔"

اور وہ ان سب سے بدلا لے گی۔ چن چن کر بدلا لے گی۔ لیکن کس طرح؟ یہ تو وہ خود بھی نہ جانتی تھی البتہ اتنا تو وہ ضرور جانتی تھی کہ وہ ان سب سے بدلہ لے گی۔

"کل" اس نے سوچا "اگر میری زندگی میں کل آیا تو"

وقت کی کوئی اہمیت نہ تھی کوئی معنی نہ تھے۔

وہ وقت کا احساس کھو چکی تھی۔

تہ خانے کی اس کوٹھڑی میں ہر دم اندھیرا ہی رہتا تھا چنانچہ یہاں دن اور رات کوئی فرق نہ تھا اور اسے اس کا بھی اندازہ نہ تھا کہ اسے کب سے اس "قید تنہائی" رکھا گیا تھا۔ کتنے عرصے سے وہ اس دوزخی شگاف میں تھی۔

وقتاً" فوقتاً" دروازے کے نیچے سے کھانا اندر دھکیل دیا جاتا۔ ٹریسی کی بھوک تھی لیکن وہ دل پر جبر کر کے کھانا کھاتی تھی۔ جبراً ایک ایک لقمہ اپنے حلق سے نیچے تھی۔

"جانی! اگر نہ کھاؤ گی تو زیادہ دنوں تک زندہ نہ رہو گی" لولا کے ان الفاظ کی گہرائی آئی تھی اس کی سمجھ میں .... وہ جانتی تھی کہ اس نے جو کرنے کا ارادہ کیا تھا اس پر کرنے کے لئے اسے زبردست قوت کی ضرورت تھی۔ صورتحال بظاہر پوری طرح مایوس کن تھی۔ حالت حوصلہ شکن اور امید شکن تھے۔ اسے پندرہ برس کے لئے بند کیا گیا تھا اور کوئی دوست' مددگار' روپیہ' خوسیلہ .... کچھ نہ تھا۔ لیکن اس کے وجود کی گہرائی میں استقلال اور قوت ارادی کا سوتا پھوٹ رہا تھا۔

"میں زندہ رہوں گی" اس نے سوچا "اپنے دشمنوں سے اکیلی ٹکر لوں گی اور ہمت میری ڈھال ہوگی"۔

وہ زندہ رہے گی جس طرح اس کے اجداد زندہ رہے تھے۔ اس کی رگوں میں انگلستانی' آئرستانی اور اسکاچستانی خون کی آمیزش تھی اور ان تینوں قوموں کی بہترین خصوصیات اسے ورثے میں ملی تھیں۔ ذہانت' دلیری اور قوت ارادی۔

"قحط پلیگ اور سیلاب .... میرے اجداد ان مصیبتوں میں سے زندہ بچ نکلے اور میں یہاں سے زندہ بچ نکلوں گی"

اور اس تاریک' بدبودار کوٹھڑی میں اس کے اجداد اب اس کے ساتھ تھے چرواہے' خانہ بدوش' سوداگر' بیوپاری' کسان' ڈاکٹر اور مدرس .... ماضی کے بھوت .... ان میں سے ہر ایک اس کے وجود کا ایک حصہ تھا۔

"نہیں میں تمہیں شرمندہ نہ کروں گی" اس نے اندھیرے میں اپنے اجداد کی روحوں سے وعدہ کیا اور ٹریسی وٹسنی اس بندی خانے سے فرار کی ترکیب سوچنے لگی۔

ٹریسی جانتی تھی کہ سب سے پہلے اسے اپنی جسمانی طاقت بحال کرنی ہے کوٹھڑی اس قدر تنگ تھی کہ یہاں لمبی چوڑی ورزشیں کرنا ممکن نہ تھا لیکن اتنی تنگ بھی نہ تھی کہ تائی' چی' چو آن' نہ کی جاسکے۔ تائی چی چو آن' صدیوں پرانا فوجی فن جنگ یا مقابلے کا طریقہ تھا جن کی تعلیم سپاہیوں کو دی جاتی اور انہیں نبرد آزمائی کے لئے تیار کیا جاتا تھا۔ یہ ورزش کم سے کم جگہ میں کی جاسکتی تھی اور اس میں جسم کے ایک ایک پٹھے کا استعمال کیا جاتا تھا۔

ٹریسی اٹھ کھڑی ہوئی اور ابتدائی مشقیں شروع کر دیں۔ ہر جنبش کا ایک نام اور ایک خصوصیت تھی۔ چنانچہ اس نے "بھوت گھونسے" سے ابتداء کی اور پھر اجالوں تک پہنچ گئی۔

ہر جنبش نپی تلی تھی اور اس میں ایک خاص قسم کی نزاکت اور تسلسل تھا۔ ہر "جنبش" میں ٹھہراؤ تھا۔ ہر "جنبش" کا تعلق "تان تین" یعنی قوت روحانی کے مرکز سے تھا اور ہر جنبش چکر دار تھی۔ ٹریسی اپنے گرد کی آواز سن رہی تھی۔

اپنی چی کو .... یعنی قوت حیات کو بیدار کرو۔ شروع میں وہ پہاڑ کی طرح وزنی ہو گئی لیکن پھر پرندے کے پر کی طرح ہلکی پھلکی ہو جائے گی۔

ٹریسی "چی" کو اپنی انگلیوں میں سے بہتے محسوس کر رہی تھی اور اس نے "دھیان" کیا یہاں تک کہ اس کا پورا وجود "جسم" پر مرکوز ہو گیا اور اب وہ لامتناہی نقشوں میں "جنبش" کر رہی تھی۔

ایک بار پھر وہ اپنے گرد کی آواز سن رہی تھی۔

"پرندے کی دم پکڑ لو' سفید سارس بن جاؤ' بندر کو پسپا کر دو' شیر کے مقابل آجاؤ'

PDF LIBRARY 0333-7412793

اپنے ہاتھوں کو بادل بن جانے دو اور آب حیات کو گردش میں لے آؤ۔ سفید سانپ کو رینگنے اور شیر پر سواری کرنے دو۔ شر کو "شوٹ" کردو اپنی "چی" کو سمیٹو اور واپس اپنے تان تین مرکز میں چلی جاؤ۔"

یہ پوری ورزش ایک گھنٹے میں ختم ہوتی جس کے بعد ٹریسی تھک کر نڈھال ہوجاتی۔ ورزش کی یہ رسوم وہ ہر صبح اور ہر سہ پہر کو بڑی تندہی سے ادا کرتی یہاں تک اس کا جسم متاثر ہو کر مضبوط ہونے لگا۔

جب وہ جسم کو ورزش نہ کروارہی ہوتی تو دماغ کو ورزش کرواتی۔ وہ اندھیرے میں لیٹی حساب کے سخت الجھے ہوئے مشکل سوالات حل کرتی' تصور میں بینک کا کمپیوٹر آپریٹ کرتی۔ شاعری پڑھتی اور ان ڈراموں کے مکالمے دہراتی جن میں اس نے کالج میں حصہ لیا تھا۔ وہ زبردست "حقیقت پسند" تھی۔ چنانچہ کالج کے ایک ڈرامے میں اسے ایسا کردار ادا کرنا تھا جو مختلف لب ولہجہ میں مختلف بولیاں بولتا تھا۔ چنانچہ اس نے اس کی ایسی مشق کی تھی کہ دیکھنے والے عش عش کرگئے تھے اور تب ایک مشہور ہستی اس سے ملنے آئی تھی اور اس شخص نے اس کا "اسکرین ٹیسٹ" لینے کی پیش کش کی تھی اور ٹریسی نے جواب دیا تھا۔

"شکریہ"۔ لیکن میں "لائٹ" میں آنا نہیں چاہتی یہ میرا کام نہیں ہے۔

چارلس کی آواز۔

"تم صبح کے ڈیلی نیوز کے پہلے صفحے کی سرخی بنی ہوئی ہو" یہاں کے اخبارات تمہارے متعلق سنسنی خیز اور وحشت ناک خبروں سے بھرے ہوئے ہیں۔"

ٹریسی نے چارلیس کی یاد کو جبراً پیچھے دھکیل دیا۔ اس کے دماغ میں چند جھروکے اور دروازے ایسے تھے جنہیں فی الحال بند ہی رکھنا تھا۔

"وہ سیکھو اور سکھاؤ" کا کھیل کھیلنے لگی۔

تین ایسی چیزوں کے نام لو جنہیں سیکھانا قطعی ناممکن ہے۔

ایک چیونٹی کو' کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کا فرق سمجھانا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

ایک بھیڑ کو یہ سکھانا کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔

ایک بلی کو یہ بتانا کہ کیمونزم اور جمہوریت کے کیا معنی ہیں۔

اور یوں وہ اس اندھیری کوٹھڑی میں وقت گزار رہی تھی۔ لیکن زیادہ تر اس کا وقت یہ سوچنے میں جاتا کہ اپنے دشمنوں کو کس طرح فنا کیا جائے۔ ایک ایک کر کے باری باری ہے۔ یکے بعد دیگرے۔ ایک ایک کو ختم کرنا تھا۔ اسے وہ کھیل یاد تھا جو وہ بچپن میں کھیلا کرتی تھی۔ اپنا ایک ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر اور ہتھیلی پھیلا کر "سورج کو مٹا دینا ممکن ہے" اور یہی کیا تھا اس کے دشمنوں نے۔ انہوں نے اپنا ہاتھ بلند کر کے ہتھیلی پھیلا دی تھی اور یوں اس کی زندگی کو اپنے خیالوں سے مٹا دیا۔

ٹریسی جانتی نہ تھی کہ اس قسم کی قید تنہائی میں کتنے قیدیوں کو ڈالا گیا اور توڑا گیا تھا۔ اگر وہ جانتی بھی تھی تو اس کے لئے کوئی فرق نہ پڑتا۔

ساتویں دن اس کال کوٹھڑی کا دروازہ کھلا تو باہر کی روشنی ایک دم سے یوں اندر دھنس آئی کہ ٹریسی کی نظر خیرہ ہو گئی۔

دروازے میں ایک سنتری کھڑا ہوا تھا۔

"چلو اٹھو.... تم واپس اوپر جا رہی ہو" وہ بولا۔

اور اس نے سہارا دے کر اٹھانے کے لئے ٹریسی کی طرف جھک کر ہاتھ بڑھایا لیکن یہ دیکھ کر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ وہ نہ صرف خودبخود بلکہ آسانی سے اور فوراً ہی اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور سنتری کا سہارا حاصل کئے بغیر لڑکھڑائے بغیر آپ ہی چلتی ہوئی کوٹھڑی سے باہر آ گئی۔ پہلے اس نے جتنے بھی قیدیوں کو اس کوٹھڑی سے نکالا تھا وہ یا تو پوری طرح سے ٹوٹ چکے تھے یا ایک دم سے بپھر کر اور بھی زیادہ سرکش اور باغی بن گئے تھے۔ لیکن یہ قیدی عورت ان سب سے بالکل ہی مختلف تھی۔ اس کے اندر میں عجیب وقار اور خود اعتمادی تھی اور یہ دونوں ہی چیزیں اس جگہ میں نئی بلکہ اجنبی تھیں۔

ٹریسی اندھیرے سے نکل کر اجالے میں کھڑی رہی کہ اس کی آنکھیں روشنی سے

نوس جائیں۔

"ہائے ہائے، مار ڈالا۔ کیا قیامت کی ہو سالی۔" سنتری دل ہی دل میں بولا۔ "نہلا دھلا ر اچھے کپڑے پہنا دو اور اونچی سے اونچی سوسائٹی میں لے جاؤ کوئی کہے گا نہیں کہ یہ سالی بدی ہے۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ اگر اس پر ذرا بھی مہربانی کردو تو یہ تمہارے لئے کچھ بھی رنے کو تیار ہو جائیگی۔"

اور پھر اس نے ٹریسی سے کہا۔ "تمہاری جیسی خوبصورت لڑکی پر ایسا ظلم نہ ہونا پاہئے۔ اگر ہم دونوں دوست بن جائیں تو آئندہ سے میں ایسا سلوک نہ ہونے دوں گا نہارے ساتھ"

ٹریسی ایک دم سے اس کی طرف گھوم گئی اور سنتری نے اس کے چہرے کی سختی سے ور آنکھوں میں کئی جذبے کو دیکھ کر سمجھ لیا کہ اس موضوع کو آگے نہ بڑھانے میں ہی بہت تھی۔

سنتری ٹریسی کو اوپر لے آیا اور وہاں اسے یک میٹرن کے سپرد کر دیا۔

میٹرن نے کتیا کی طرح ناک سے "سوں سوں" کر کے کہا، باپ رے باپ کیا سڑیل باس مار رہی ہو تم۔ جاؤ، اندر جا کر نہالو۔ تمہارے یہ کپڑے ہم جلادیں گے۔ توبہ، حنی۔ تو"۔

ٹریسی فوارے کے نیچے کھڑی تھی اور ٹھنڈا پانی بے حد اچھا لگ رہا تھا۔ ٹریسی نے اپنے بالوں کو شامپو کیا اور سخت صابن سے، جو ذرا بھی جھاگ والا نہ تھا سر سے پیر تک اپنے آپ کو خوب رگڑا بلکہ باقاعدہ گھسے لگائے اور جب وہ اپنا بدن خشک کر کے اور کپڑے بدل کر باہر آئی تو میٹرن اسکی منتظر تھی۔

"چلو۔ وارڈن صاحب بلا رہے ہیں"۔

پچھلی دفعہ جب اس نے یہ الفاظ سنے تھے تو ان کا مطلب اس نے اپنی آزادی سمجھا تھا۔ لیکن اب کبھی وہ اپنے آپ کو ایسا دھوکا نہ دے گی۔ کبھی ایسی جھوٹی امید نہ رکھے گی۔"

PDF LIBRARY 0333-7412793

ٹریسی جب اس کے دفتر میں داخل ہوئی تو وارڈن بینگن کھڑکی کے سامنے کھڑا ہوا
وہ ٹریسی کی طرف گھوم گیا اور بولا ۔ بیٹھو۔

وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

"میں یہاں نہیں تھا" ایک کانفرنس میں شرکت کرنے واشنگٹن گیا ہوا تھا۔ میں آ
صبح واپس آیا ہوں اور تب میں نے یہاں جو کچھ ہوا تھا اس کی رپورٹ دیکھی۔ ان لوگ
کو چاہئے تھا کہ تمہیں تنہائی میں نہ رکھتے۔"

وہ خاموش بیٹھی بینگن کو دیکھ رہی تھی اور اس کے بشرے سے کسی بھی قسم
جذبات کا اظہار نہ ہو رہا تھا۔

وارڈن بینگن نے میز پر رکھے ہوئے کاغذات پر ایک نظر ڈالنے کے بعد کہا۔

"اس رپورٹ کی رو سے تمہارے ساتھ تمہاری ہم کمینوں نے.... جنسی ... مطلب
ہے .... دست درازی کی"۔

"جی نہیں"

وارڈن بینگن نے سب کچھ سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔ "میں تمہارے خوف کو سمجھ
ہوں۔ لیکن میں یہاں قیدیوں کا راج نہ چلنے دوں گا۔ وہ یہاں کی مالک و مختار نہیں ہیں
نے بھی تمہارے ساتھ یہ زیادتی کی ہے میں اسے سزا دینا چاہتا ہوں لیکن مجھے تمہار
تصدیق کی ضرورت ہے۔ تم بیان دو تمہاری حفاظت کی ذمہ داری ہماری ہو گی۔ تو اب
سچ بتاؤ کیا ہوا اور اس کا ذمہ دار کون ہے۔"

ٹریسی نے نظر بھر کر وارڈن کی طرف دیکھا۔

"اس کی ذمہ دار میں ہی ہوں۔ میں اپنے بستر پر سے فرش پر آ رہی تھی۔"

وارڈن بینگن دیر تک اس کی صورت تکتا رہا۔ ٹریسی نے دیکھا کہ اس کے چہ
مایوسی کا بادل سا چھا گیا۔

"یہ تم سچ کہہ رہی ہو؟ اس نے پوچھا"۔

"جی ہاں"۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"اپنا ارادہ نہ بدلو گی؟"

"جی نہیں"

بینگن نے ایک ٹھنڈا سانس لیا۔

"اچھی بات ہے اگر تمہارا یہی فیصلہ ہے تو یونہی سہی۔ خیر' میں تمہیں دوسری کوٹھڑی میں منتقل کردوں گا جہاں ..."

"جی مجھے منتقل نہیں ہونا ہے۔"

بینگن نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

تمہارا مطلب ہے کہ تم اسی کوٹھڑی میں واپس جانا چاہتی ہو؟"

"جی ہاں"

بینگن الجھ گیا۔ ٹریسی کے متعلق اس کا اندازہ غالباً غلط تھا۔ اس کے ساتھ جو واقعہ ہوا وہ شاید جبری نہ تھا۔ شاید اسی نے اس واقعہ کو "دعوت" دی تھی۔ صرف خدا ہی جانتا ہے کہ یہ قیدی عورتیں کیا سوچتی ہیں اور کیا کرتیں ہیں۔ کیسی ذہنیت ہے ان کی .... کاش کہ اس کا تبادلہ کسی اچھی جگہ اور اچھے سے قید خانے میں کردیا جاتا.... مردوں کے قید خانے میں .... لیکن وہ مجبور تھا کہ اس کی بیوی اور بیٹی کو یہ جگہ پسند تھی۔ اچھا لگتا تھا یہاں۔ وہ بے حد خوبصورت اور چھوٹے سے بنگلے میں رہتا تھا اور بندی خانے کے فارم کے آس پاس اور چاروں طرف کھلے میدان تھے۔ اس کی بیوی اور بیٹی کے لئے تو ایسا تھا جیسے وہ دیہات میں رہ رہے ہوں۔ لیکن اس کے لئے یہ جگہ دوزخ سے کم نہ تھی کہ چوبیسوں گھنٹے ان خبطی عورتوں سے نپٹنا پڑتا تھا۔

اس نے اپنے سامنے بیٹھی ہوئی نوجوان اور خوبصورت عورت کی طرف دیکھا اور بے ڈھنگے پن سے کہا' "اچھی بات ہے لیکن آئندہ کوئی مصیبت کھڑی مت کرنا"

"جی اچھا"

اپنی کوٹھڑی میں واپس لوٹنا ایسا مشکل کام تھا کہ ایسا مشکل کام ٹریسی نے پہلے کبھی نہ کیا تھا۔

کوٹھڑی میں قدم رکھتے ہی یہاں جو کچھ ہوا تھا اس کی یاد نے اس پر دہشت طاری کر دی تھی۔ اس کی کوٹھڑی کی ساتھی عورتیں اس وقت کام پر گئی ہوئی تھیں۔ ٹریسی اپنے بستر پر لیٹ گئی۔ اور نظریں چھت پر گاڑ دیں وہ دماغ میں ایک نقشہ ترتیب دے رہی تھی۔

ایک آخری فیصلہ کرنے کے بعد اس نے اپنی بنچ کے نیچے سے لوہے کا ایک ٹکڑا توڑ لیا اور بڑی زور آزمائی کے بعد اسے بنچ سے الگ کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ لوہے کا یہ ٹکڑا اس نے اپنے بستر کے نیچے چھپا دیا۔

ٹھیک گیارہ بجے دوپہرے کے کھانے کی گھنٹی بجی۔ اور کوریڈور میں سب سے پہلے ٹریسی پہنچی اور لائن میں سب سے آگے وہی تھی۔

کمرہ طعام میں دروازے کی قریب والی میز پر پولیتا اور لولا بیٹھی ہوئی تھیں۔ ارنسٹائن لٹل چیپ کا کہیں پتہ نہ تھا۔

ٹریسی نے اس میز کا انتخاب کیا جس پر ساری کی ساری اجنبی عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ وہ اس میز کی طرف بڑھی' بے پروائی سے بیٹھ گئی اور اپنے حصے کے پھیکے' سیٹھے بے لذت کھانے کا آخری لقمہ تک' پلیٹ پونچھ کر کھا گئی۔

اس کی وہ سہ پہر کوٹھڑی میں تنہا گزری۔

پونے تین بجے اس کی کوٹھڑی کی ہم مکین واپس آئیں۔

پولیتا نے اسے دیکھا تو حیرت سے مسکرائی۔

"ارے! تم واپس آگئیں میری جان؟ تو ثابت ہوا کہ ہم نے جو کیا تمہارے ساتھ کیا

PDF LIBRARY 0333-7412793

اس میں مزہ آیا تمہیں۔ ہے نا؟"

"چلو! اچھا ہوا۔ ہم تمہیں اور بھی زیادہ مزہ دیں گے اب" لولا بولی۔

ٹریسی نے ان کی فقرے بازیوں کی طرف کوئی دھیان نہ دیا کیونکہ وہ سیاہ فام ارنسٹائن لٹل چیپ پر دھیان لگائے ہوئے تھی یہ وہی عورت تھی جس کی وجہ سے ٹریسی اس کوٹھڑی میں واپس آئی تھی ٹریسی کو اس پر اعتبار نہ تھا لیکن اسے اس کالی عورت کی ضرورت تھی۔

"اگر تم بڑے گھر میں جا رہی ہو تو وہاں ارنسٹائن لٹل چیپ کو پوچھنا۔ بہت اچھی خبر رکھے گی وہ تمہاری"

"ارنسٹائن یہاں کی سردارن ہے۔ ارنسٹائن جو کہتی ہے وہ ہوتا ہے۔"

اس رات روشنیاں بجھانے کی گھنٹی حسب معمول پندرہ منٹ پہلے بجائی گئی تو ٹریسی اپنے بستر پر سے اٹھی اور کپڑے اتارنے لگی۔ اس دفعہ اس نے ذرا بھی شرم و حیا سے کام نہ لیا۔ اس کے برخلاف اس نے اپنے سارے کپڑے بے دھڑک اتار دیئے اور میکسیکن عورت پولیتا نے' اس کے سینے کے ابھار' سڈول ٹانگوں اور دودھیا رانوں کی طرف دیکھ کر سیٹی بجائی۔ لولا کا سانس تیز تیز آواز سے چل رہا تھا۔

ٹریسی نائٹ گون پہن کر اپنے بستر پر لیٹ گئی۔

روشنیاں بجھ گئیں۔ کوٹھڑی میں گھپ اندھیرا چھا گیا۔

آدھا گھنٹہ گزر گیا۔ ٹریسی اندھیرے میں لیٹی دوسری عورتوں کے سانسوں کی آواز سنتی رہی۔ اور پھر ٹریسی نے پولیتا کی سرگوشی سنی۔

"آج رات تو بہت پیار کروں گی تم سے۔ بے حد لطف آئے گا تمہیں۔ نائٹ گون اتار دو بے بی"۔ ہم تمہیں چاٹنا سکھائیں گے یہاں تک کہ تم اس سے لذت حاصل کرنا سیکھ جاؤ گی۔ لولا بولی۔

ارنسٹائن نے ایک لفظ نہ کہا۔ پولیتا اور لولا اس کی طرف جھپٹ پڑیں تو ٹریسی نے ہوا کا جھونکا محسوس کیا۔ ٹریسی پہلے سے ہی ان کے لئے تیار تھی۔ اس نے اپنا وہ ہاتھ بلند کیا

جس میں اس نے لوہے کا ٹکڑا پکڑ رکھا تھا اور اس نے پوری قوت سے وار کردیا جو ان دونوں میں سے کسی ایک کے جسم کے کسی حصے پر پڑا۔

تکلیف کی ایک چیخ سنائی دی ٹریسی نے دوسری عورت پر لات چلادی اور پھر اس کے فرش پر گرنے کی آواز سنی۔

"اب اگر میرے قریب آئیں تو مار ہی ڈالوں گی" ٹریسی نے کہا۔

"سورنی۔ حرام زادی"

ٹریسی نے ان دونوں کے اپنی طرف بڑھنے کی آواز سنی اور ان پر دوسرا وار کرنے کے لئے ہاتھ اٹھایا۔

اور دفعتاً" اندھیرے میں ارنسٹائن کی آواز سنائی دی۔

"بس' بہت ہوا۔ چھوڑ دو اس کو اس کے اس حال پر"

"اری! میرے تو خون نکل رہا ہے۔ میں سالی کو ٹھیک کردوں گی۔"

"میں کہتی ہوں مت چھیڑو اسے" ارنسٹائن کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

خاموشی کا طویل وقفہ رہا۔

پھر ٹریسی نے دونوں عورتوں کو اپنے اپنے بستر کی طرف جاتے سنا۔ وہ ان کے تیز اور گرم سانسوں کی آواز سن رہی تھی۔ ٹریسی اپنے بستر پر چوکنی اور حملہ آوروں پر وار کرنے کے لئے تیار لیٹی تھی۔

ارنسٹائن لٹل چیپ نے کہا' "بڑی جگر والی ہو' بے بی"

ٹریسی خاموش رہی۔

"وارڈن سے تم نے کچھ نہ کہا" ارنسٹائن اندھیرے میں ہنسی' اگر ایک لفظ بھی کہا ہوتا تو تم ٹھنڈا گوشت بن جاتیں۔

ٹریسی کو اس کی صداقت پر یقین تھا۔

"وارڈن تمہیں دوسری کوٹھڑی میں بھیجنا چاہتا تھا پھر تم نے منظور کیوں نہیں کیا"؟

تو ارنسٹائن سب کچھ جانتی تھی۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"اس لئے کہ میں یہاں واپس آنا چاہتی تھی" ٹریسی نے جواب دیا۔

"اچھا!" وہ کیوں"؟ ارنسٹائن کے لہجے میں شک و الجھن کی جھلک تھی۔ اور یہی وہ وقت تھا جس کا ٹریسی کو انتظار تھا۔ وہ بولی۔

"میں فرار ہونا چاہتی ہوں اور تم میری مدد کروگی"۔

میٹرن نے ٹریسی کے قریب آکر کہا۔

"وھٹسنی! کوئی ملنے آیا ہے تم سے"

ٹریسی نے حیرت سے میٹرن کی طرف دیکھا

"مجھ سے ملنے آیا ہے کوئی؟"

کون ہو سکتا ہے؟ یکایک اس کا دل قلابازی کھا گیا

"چارلیس" تو وہ آگیا آخرکار لیکن بہت دیر کردی آنے میں۔ جب ٹریسی کو اس کی اور اس کی مدد کی ضرورت تھی تو اس نے پلٹ کر اس کی خیریت تک نہ لی تھی۔

"بہرحال۔ اب مجھے اس کی اور کسی کی بھی ضرورت نہیں۔"

ٹریسی میٹرن کے ساتھ چل پڑی دونوں کوریڈور سے گزر کر ملاقات کے کمرے کے سامنے پہنچے۔

ٹریسی نے کمرے میں قدم رکھا۔

چھوٹی سی چوبی میز کی طرف جو شخص بیٹھا ہوا تھا وہ ٹریسی کے لئے اجنبی تھا۔ اس نے اس شخص کو پہلے کبھی نہ دیکھا تھا اور نہ ہی ایسا بدصورت اور بدہیبت شخص پہلے کبھی دیکھا تھا۔ قد ٹھگنا، جسم پھولا ہوا اور نرا دینی لمبی اور پچکی ہوئی ناک اور تنگ و تلخ دہانہ ماتھا بلند

PDF LIBRARY 0333-7412793

اور غیر معمولی طور پر ابھرا ہوا اور بڑی بڑی بھوری آنکھیں جو عینک کے موٹے شیشوں کی وجہ سے اور بھی بڑی معلوم ہوتی تھیں۔

ٹریسی کے استقبال کو وہ اپنی جگہ سے نہ اٹھا۔

"میرا نام دانیال کوپر ہے۔ وارڈن صاحب نے مجھے تم سے بات چیت کرنے کی اجازت دی ہے"۔

"کس سلسلے میں؟" ٹریسی نے اسے مشکوک نظروں سے پوچھا۔

"انٹرنیشنل انشورنس پروٹیکشن ایسوسی ایشن۔۔ یعنی آئی آئی پی اے بیمہ کمپنی کی طرف سے مجھے تفتیش کے لئے مقرر کیا گیا ہے ہمارے ایک موکل نے رینور کی اس پینٹنگ کا بیمہ کیا تھا جو مسٹر جوزف رومانو کے یہاں سے چرائی گئی تھی۔"

ٹریسی نے ایک لمبا سانس لیا اور کہا "میں آپ کی کوئی مدد نہیں کرسکتی۔ وہ تصویر میں نے نہیں چرائی۔"

اور وہ پلٹ کر دروازے کی طرف چلی لیکن کوپر نے اب جو چند الفاظ کہے انہوں نے ٹریسی کے قدم روک دیئے۔

"یہ میں جانتا ہوں"

ٹریسی نے گھوم کر غور سے اس کی طرف دیکھا۔ اس کی چھٹی حس دفعتاً بیدار ہو گئی تھی۔

"کسی نے وہ تصویر نہیں چرائی۔ تمہیں پھنسایا گیا ہے مس ٹریسی"

اور ٹریسی آہستہ سے کرسی میں بیٹھ گئی۔

ٹھیک تین ہفتے پہلے دانیال کوپر کے سپرد یہ کیس کیا گیا تھا جب بیمہ کمپنی، یعنی آئی آئی پی اے کے افسر جے رینالڈ نے اسے اپنے دفتر میں طلب کیا تھا۔

"ایک خاص کام کرنا ہے تمہارے سپرد 'ڈان'" رینالڈ نے کہا۔

دانیال کوپر کو جب کوئی ڈان کہتا تھا تو وہ چڑھ جاتا تھا۔

میں "بے حد مختصر لفظوں میں بتاؤں کا سب کچھ"

رینالڈ "بے حد مختصر لفظوں میں" اس لئے بتانا چاہتا تھا کہ دانیال کوپر اسے اعصابی کمزوری میں مبتلا کردیتا اور گھبرا دیتا تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ کوپر کمپنی کے ہر آدمی کو اعصابی ہیجان میں مبتلا کردیتا تھا۔ بے حد عجیب آدمی تھا وہ لوگ اسے "پراسرار" کہتے تھے۔ کوئی بھی اس کے متعلق کچھ نہ جانتا تھا اور خود کوپر نے اپنے متعلق کبھی ایک لفظ نہ کہا تھا۔ چنانچہ کوئی نہ جانتا تھا کہ وہ کہاں رہتا تھا' شادی شدہ تھا؟ بال بچے تھے اس کے؟ اس کی کسی سے دوستی نہ تھی وہ کسی سے ملتا جلتا نہ تھا۔ دفتر کی پارٹیوں و میٹنگوں میں بھی شریک نہ ہوتا تھا وہ تنہائی پسند تھا اور رینالڈ اسے برداشت کئے ہوئے تھا تو صرف اس وجہ سے کہ وہ غیر معمولی طور پر ذہنی تھا یعنی جینئس"۔ وہ خصوصیت میں بلڈاگ تھا اور اس کی کھوپڑی میں دماغ نہیں بلکہ کمپیوٹر تھا کمپنی کے تمام محقق اور تفتیش کرنے والے ماہر مل کر بھی وہ کام نہ کرسکتے تھے جو دانیال کوپر اکیلے ہاتھ سے کرلیتا تھا۔ بیمہ کی ہوئی چوری کی چیزوں اور چھوٹے بیموں کے اتنے بہت سے کیس اس نے پکڑے تھے کہ ایک دنیا اس کی قابلیت پر نہ صرف حیران رہ گئی تھی بلکہ لوگ سوچنے لگے تھے کہ دانیال کوپر کے پاس "جام جمشید" تو نہیں یا کوئی جن تو اس کے قبضے میں نہیں۔ دانیال کوپر سامنے بیٹھ کر اپنی بھوری اور جنونی آنکھوں سے یوں دیکھے جاتا کہ مدمقابل گھبرا کر پہلو بدلنے اور جلد از جلد اس پراسرار آدمی سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کرنے لگتا۔

رینالڈ نے کہا "ہمارے ایک گاہک نے کمپنی سے پانچ لاکھ ڈالر میں ایک پینٹنگ کا بیمہ کیا ہے...."

"رینورسکی پینٹنگ' نیو اورلنس' جورومانو' ٹریسی وھٹنی نامی ایک لڑکی کو مجرمہ قرار دیکر پندرہ برس قید کی سزا ٹھوک دی گئی ہے۔ پینٹنگ دستیاب نہیں ہوسکی۔

"اب اس سالے کو یہ ساری تفصیلات کیسے معلوم ہوگئیں! رینالڈ دل میں بولا۔

"بالکل" رینالڈ نے دل میں رشک و رقابت کی ٹیس محسوس کرکے کہا "اس وھٹنی عورت نے وہ پینٹنگ کہیں چھپا رکھی ہے اور ہم اسے واپس حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تمہیں

PDF LIBRARY 0333-7412793

اس کا کھوج لگانا ہے اور.... بس"

دانیال کوپر پلٹا اور بغیر کچھ کہے رینالڈ کے دفتر سے نکل گیا۔ رینالڈ اپنی کرسی پر بیٹھا کھا جانے والی نظروں سے اسے جاتے دیکھتا رہا۔ اور پھر اس نے پہلی دفعہ نہیں بلکہ کوئی ہزارویں دفعہ اپنے آپ سے کہا۔ "ایک نہ ایک دن معلوم کرکے رہوں گا کہ اس حرامی کی کنجی کہاں ہے۔"

کوپر دفتر کے بڑے کمرے میں سے گزرا' جہاں پچاس ملازم پاس پاس بیٹھے کام کررہے تھے' ٹائپ کررہے تھے' کمپیوٹر پر پروگرامنگ کررہے تھے' ٹیلیفون کے جواب دے رہے تھے۔ عجب شور تھا' پاگل خانہ تھا یہ۔

وہ ایک میز کے سامنے سے گزرا تو اس پر بیٹھے ہوئے ملازم نے کہا۔

"سنا ہے یار تمہیں جو رومانو والا کیس ملا ہے۔ بڑے خوش قسمت ہو یار۔ نیو اورلنس

کوپر جواب دیئے بغیر آگے بڑھ گیا۔ آخر یہ لوگ اس کے پیچھے کیوں پڑ گئے تھے؟ اسے اس کے حال پر کیوں نہیں چھوڑ دیتے؟ بس اس سے زیادہ وہ کسی سے کچھ نہ چاہتا تھا۔

لیکن دفتر میں تو یہ ایک بے حد دلچسپ کھیل بن گیا تھا۔ دفتر والے اس کے صبر کے پراسرار خول میں گھس پڑنے اور یہ معلوم کرنے کا فیصلہ کرچکے تھے کہ آخر یہ شخص دانیال کوپر' کون تھا' اور یہ کھیل روز کا تھا۔

"ڈان! جمعہ کے دن رات کے کھانے کا کیا پروگرام ہے....؟

"اگر تم نے اب تک شادی نہیں کی ہے تو میری اور سارہ کی نظر میں ایک بے حد عمدہ لڑکی ہے' ڈان....

اندھے تھے یہ لوگ۔ کیا انہیں دکھائی نہیں دیتا تھا کہ خود اسے ان میں سے کسی کی ضرورت نہیں؟ کیا وہ اتنی سی بات نہ جانتے تھے کہ اسے کچھ نہیں چاہیے؟

"اب ایسا بھی کیا۔ ایک ڈرنک ہی ہو جائے۔ اس میں کیا حرج ہے؟"

لیکن حرج تھا اور یہ دانیال کوپر جانتا تھا کہ پہلے ڈرنک پھر ڈنر۔ اور پھر دوستی اور دوستی

سے ہمرازی' نہیں' یہ سخت خطرناک بات تھی۔

دانیال کوپر کو دن رات یہ دھڑکا لگا رہتا تھا کہ ایک نہ ایک دن کوئی اسکے ماضی سے واقف ہو جائے گا اس خوف سے وہ کانپ کانپ جاتا تھا۔ راتوں کو سو نہ سکتا تھا۔

"مردہ ماضی کو دفن کردو اور وہ مدفون ہی رہے گا۔" یہ کہاوت غلط تھی۔ مردے کبھی مدفون نہیں رہتے۔ برس دو برس میں ایک نہ ایک دن رسوائی ماضی کی قبر سے ہمراز کھود نکالتا اور دانیال کوپر کئی دنوں کے لئے روپوش ہو جاتا اور یہی وہ دن ہوتے جب وہ شراب کے نشے میں دھت رہتا۔

اگر وہ اپنے جذبات کو راہ دیتے اور انہیں بیان کرنے کی ہمت کرتا تو نفسیات دانوں اور نفسیاتی امراض کے ماہر ڈاکٹروں کو ہمہ وقت مصروف رکھتا لیکن وہ کسی کے سامنے بھی اپنا ماضی بیان کرنے کے لئے اپنے آپ کو کبھی بھی تیار نہ کرسکتا تھا۔ ماضی کا۔ اس زمانے کا اور اس خوفناک دن کا اس نے ایک ٹھوس ثبوت بچا رکھا تھا۔ یہ ایک اخبار کا تراشہ تھا جس کا کاغذ زرد ہو گیا تھا اور جس پر روشنائی ماند پڑ گئی تھی اور تحریر دھندلا گئی تھی' یہ تراشہ اس نے اپنے کمرے میں ایسی محفوظ جگہ مقفل کر رکھا تھا کہ وہ کبھی' کسی کے بھی ہاتھ نہ لگ سکتا تھا۔ اپنے آپ کو سزا دینے کے لئے وہ اس تراشے کو وقتاً" فوقتاً" دیکھ لیتا تھا لیکن اس تراشے پر کے مضمون کا ایک ایک لفظ نہ صرف اس کے دماغ پر نقش تھا بلکہ سلگ رہا تھا۔

وہ دن میں کم سے کم تین مرتبہ نہاتا' دیر تک نہاتا پھر بھی اپنے آپ کو پاک و صاف محسوس نہ کرتا اسے جہنم اور اس کی آگ کا پورا یقین تھا اور جانتا تھا کہ اس دنیا میں کفارہ ادا کرنے کے بعد ہی وہ نجات حاصل کرسکے گا۔ اس نے نیویارک پولیس میں بھرتی ہونے کی کوشش کی لیکن ڈاکٹری معائنہ میں ناکامیاب رہا کیونکہ اس کا قد چار انچ چھوٹا نکلا۔ یہاں سے ناکام ہونے کے بعد وہ غیر سرکاری سراغرساں اور محقق بن گیا۔ اور اب وہ اپنے آپ کو ایسا شکاری یقین کررہا تھا جو قانون شکنی کرنے والوں کا پیچھا کرتا ہے۔ وہ خدا کا انتقام تھا۔ وہ ہتھیار جیسے خدا نے گنہگاروں پر بلند کیا تھا۔ اس کے نزدیک ماضی میں جو کچھ ہوا تھا

PDF LIBRARY 0333-7412793

اس کا کفارہ ادا کرکے اپنی عاقبت سدھارنے کا یہی ایک راستہ تھا۔

دانیال کوپر کی پہلی منزل نیو اورلنس تھی۔

اس شہر میں اس نے پانچ دن قیام کیا اور ان پانچ دنوں میں وہ جو رومانو' انتھونی ارساتی' پیری پوپ اور جج لارنس کے متعلق وہ ساری باتیں معلوم کرچکا تھا جو وہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ کوپر نے ٹریسی وھٹنی کے مقدمے' عدالتی کارروائی اور سزا سنائے جانے کی سند کی نقل حاصل کر کے غور سے اسکا مطالعہ کیا۔ اس نے لفٹننٹ ملر سے ملاقات کی تو ٹریسی کی ماں کی خودکشی کے متعلق اسے پتہ چلا۔ وہ آٹو شاد سے ملا اور یہ کھوج لگایا کہ وھٹنی کمپنی کو کس طرح دیوالیہ بنایا گیا۔ اس تمام تحقیقات اور ملاقاتوں کے دوران کوپر نے کچھ بھی نوٹ نہ کیا اسکے باوجود اس سے پوچھا جاتا تو وہ ایک ایک بات اور ملاقاتوں میں کی گئی گفتگو کا ایک ایک لفظ دہرا دیتا اسے ننانوے فیصدی یقین تھا کہ ٹریسی وھٹنی بے گناہ تھی لیکن دانیال کوپر کے لئے یہ قدرے غیر یقینی ثبوت تھے۔ وہ مکمل یقین کرلینا چاہتا تھا۔ تفتیش کا کوئی گوشہ چھوڑنا نہ چاہتا تھا۔

چنانچہ نیو اورلنس سے بذریعہ ہوائی جہاز سیدھا فلاڈلفیا پہنچا اور جس بینک میں ٹریسی وھٹنی کام کرتی تھی اسکے وائس پریذیڈنٹ کلارنس ڈسمنڈ سے بات چیت کی۔

چارلیس اسٹون ہوپ سوم نے کوپر سے ملاقات کرنے سے انکار کردیا۔

اور اب اس نے اپنے سامنے بیٹھی ہوئی اس خوبصورت قیدی عورت کو غور سے دیکھا تو اسے سو فیصد یقین ہو گیا کہ پینٹنگ اس نے نہ چرائی تھی اور نہ ہی اسکی چوری سے اسکا کوئی دور کا بھی واسطہ تھا۔ اور اب وہ اپنی رپورٹ لکھنے کے لئے تیار تھا۔

"جو رومانو نے آپ کو پھنسایا ہے۔ مس وھٹنی' جلد یا بدیر وہ اس پینٹنگ کی چوری کا کلیم کرنے ہی والا تھا کہ اتفاقاً آپ ٹھیک وقت پر وہاں پہنچ گئیں اور رومانو کا کام آسان ہو گیا۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ آپ نے انجانے میں اس کی ایک بڑی مشکل حل کردی۔"

اور ٹریسی کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ یہ بدصورت اور بدہیبت شخص جانتا تھا کہ وہ بے گناہ تھی۔ غالباً اس کے پاس جو رومانو کے خلاف ایسے چند ثبوت تھے جو اسے ٹریسی کو بے گناہ ثابت کرسکتے تھے۔ یہ شخص وارڈن یا گورنر سے ملاقات کرکے اسے اس جہنم سے اس بھیانک خواب سے نکلوا سکتا تھا۔

اور ٹریسی کا سانس رکنے لگا۔

"تو آپ میری مدد کریں گے؟" وہ بولی

کوپر الجھن میں پڑ گیا۔

"آپ کی مدد؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"جی ہاں مجھے معافی دلوادیں گے یا ....؟"

"نہیں"

یہ ایک لفظ نہیں بلکہ سنسناتا ہوا تھپڑ تھا جس نے ٹریسی کو لڑکھڑا دیا۔

"نہیں؟ .... لیکن کیوں؟ اگر آپ جانتے ہیں کہ میں بے گناہ ہوں تو ...."

"ارے تو یہ .... دنیا میں ایسے بیوقوف لوگ بھی ہیں زبردست" کوپر نے سوچا اور پھر بولا "محترمہ! جو کام میرے سپرد کیا گیا تھا وہ ختم ہوا۔"

اپنے ہوٹل پہنچ کر دانیال کوپر نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ کپڑے اتار کر غسل خانے میں گھس گیا اور آدھے گھنٹے تک خوب رگڑ رگڑ کر نہاتا رہا۔ نہا چکا تو اپنے سر سے پیر تک تولیہ گھس کر اپنا جسم پوری طرح سے خشک کیا، کپڑے پہنے اور اب وہ اپنی رپورٹ لکھنے بیٹھا۔

اور اس نے لکھا۔

بخدمت

جے جے رینالڈ

فائل نمبر وائی ۷۲۰، ۸۳۰، ۴۱۲

ازطرف

دانیال کوپر

موضوع

"دو لکس فامے دان لا کافے روژ" عنوان کی آئل پینٹنگ، مصور رینور، کی چوری

چوری کے متعلق۔

اپنی تحقیقات اور تفتیش کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ مندرجہ بالا پینٹنگ کی چوری سے مس وھٹنی کا کوئی واسطہ نہیں ہے مجھے یقین ہے کہ جو رومانو نے اس ادارے سے مندرجہ بالا پینٹنگ کی بیمہ پالیسی لی تھی کہ اسکے چوری ہو جانے کا ناٹک کرے، بیمہ کی رقم حاصل کرے اور پھر کسی پرائیویٹ پارٹی کے ہاتھ پینٹنگ دوبارہ فروخت کردے چنانچہ اسوقت تک تو پینٹنگ غالباً ملک سے باہر پہنچ چکی ہوگی۔ چونکہ یہ پینٹنگ بہت زیادہ مشہور ہے اس لئے میرے اندازے کے مطابق اسے سوئزرلینڈ میں ہونا چاہئے کہ وہاں خرید و فروخت اور فن پارے کی حفاظت کے قوانین مختلف ہیں۔ اگر خریدار یہ کہے کہ اس نے یہ فن پارہ آرٹ کی محبت میں اور نیک نیتی سے خریدا ہے تو حکومت وہ شاہکار اس خریدار کے پاس ہی رہنے دے گی چاہے وہ چوری کا ہی مال کیوں نہ ہو۔

رائے اور تجویز۔

چونکہ جو رومانو کے مجرم ہونے کا کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ہے ہمارے پاس اس لئے پالیسی کی رقم چکانا کمپنی کے موکل کے لئے ضروری ہو جاتا ہے۔ مس ٹریسی وھٹنی سے پینٹنگ حاصل کرنے یا اس کا اتا پتا معلوم کرنے کی امید لگانا فضول ہے کیونکہ وہ اس پینٹنگ کے متعلق کچھ نہیں جانتی بلکہ وہ اس کے وجود تک سے بے خبر ہے۔ اس کے علاوہ اسے شمالی لوسیانا کے عورتوں کی اصلاحی بندی خانے میں آئندہ پندرہ برس کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔"

اور یہاں دانیال کوپر لمحہ بھر رک کر ٹریسی وھٹنی کے متعلق سوچنے لگا۔ اس کا خیال

PDF LIBRARY 0333-7412793

تھا کہ دوسرے لوگ اس عورت کو خوبصورت کہیں گے۔ اس نے بغیر دلچسپی کے اور بغیر ہمدردی کے سوچا کہ بندی خانے کے پندرہ برس اسے کیسا بنا دیں گے۔!

لیکن اس سے اسے کیا واسطہ۔

دانیال کوپر نے رپورٹ پر دستخط کئے اور سوچنے لگا کہ وقت ہو تو کیوں کہ ایک دفعہ اور نہا لیا جائے۔

بڈھی آہنی پتلون نے ٹریسی کے سپرد لانڈری کا کام کردیا۔

اس بندی خانے میں قیدی عورتوں کے لئے جو پینتیس ۳۵ کام مخصوص کئے گئے تھے ان میں لانڈری کا کام بدترین تھا۔

ایک بہت بڑا کمرہ تھا جو قطار اندر قطار کپڑے دھونے کی مشینوں، استری کرنے کی میزوں سے بھرا ہوا تھا اور کپڑے جو ڈھیروں دھلنے کے لئے آتے تھے ان کا سلسلہ تو ختم ہونے میں ہی نہ آتا تھا۔ کپڑے دھونے کی مشینوں میں کپڑے ڈالنا اور اور پھر انہیں خالی کرنا اور پھر جناتی ٹوکروں میں یہ کپڑے بھر کر استری گھر میں پہنچانا کمر توڑ اور پاگل کردینے والا کام تھا۔

کام صبح چھ بجے شروع ہوجاتا تھا اور دو گھنٹے بعد قیدی عورتوں کو دس منٹ کا وقفہ دیا جاتا تھا۔ آرام کرنے کے لئے اور نو گھنٹے بعد جب اس کام کے گھنٹے ختم ہوتے تو زیادہ تر قیدی عورتیں تھکن سے نیم جان ہوچکی ہوتیں اور کئی ایک غش کھاکر گر پڑتی تھیں۔

ٹریسی میکانکی طور سے 'ایک مشین کی طرح' اپنا کام کئے جاتی۔ وہ اپنے خیالات میں گم کسی سے بات نہ کرتی تھی۔

جب ارنسٹائن کو پتہ چلا کہ ٹریسی کے سپرد کون سا کام کیا گیا ہے تو وہ سر ہلا کر بولی:۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"یہ بڈھی آہنی پتلون اب تمہارے پیچھے پڑ گئی ہے"۔

ٹریسی نے کہا "وہ تو مجھے پریشان نہیں کر رہی"

ارنسٹائن لٹل چیپ سوچ میں پڑ گئی۔ یہ ٹریسی اس ننھی، خوفزدہ اور روتی، گڑگڑاتی ہوئی ٹریسی سے قطعی مختلف تھی جسے تین ہفتوں پہلے بندی خانے میں لایا گیا تھا کس بات نے کس چیز نے اسے یکسر بدل دیا تھا اور ارنسٹائن یہ معلوم کرنے کی مشتاق تھی کہ وہ بات یا وہ چیز کیا تھی۔

لانڈری میں ٹریسی کا آٹھواں دن تھا۔ سہ پہر کے وقت ایک سنتری اس کے پاس آکر بولا:۔

"میں تمہارے تبادلے کا آرڈر لے کر آیا ہوں۔ اب سے تمہیں باورچی خانے میں کام کرنا ہے۔ اور یہ وہ مرغوب ترین کام تھا جس کی خواہش ہر قیدی عورت کو تھی۔

اصلاحی قید خانے میں غذا کے دو مختلف درجے تھے۔ قیدیوں کے لئے چھوٹی بوٹیوں کا گوشت یا قیمہ، ترکاری گوشت اور ہانڈی میں پکی ہوئی ناخورنی ترکاری ہوتی تھی جبکہ.... قید خانے کے محافظوں کو، سنتریوں اور عہدیداروں کا کھانا خاص پیشہ ور باورچی پکاتے تھے اور ان کے کھانوں کی فہرست بھی طویل، لذیذ اور انواع واقسام کی تھی۔ اور اس فہرست میں جو خاص کھانے تھے۔ پسندے، چاپ، بھنا ہوا مرغ مسلم، مکھن میں لپٹا ہوا مرغ، روسٹ، تازہ سبزیاں اور پھل اور بے حد عمدہ کھیر جو قیدی عورتیں باورچی خانے میں کام کرتیں تھیں ان کی رسائی "افسرانہ" کھانوں تک تھی۔ اور وہ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھاتی تھیں۔

جب ٹریسی باورچی خانے میں پہنچی تو ارنسٹائن لٹل چیپ کو وہاں دیکھ کر اسے ذرا بھی حیرت نہ ہوئی۔ ٹریسی سیدھی اس کے پاس پہنچی اور بولی "بہت بہت شکریہ" اور قدرے مشکل سے اپنا لہجہ دوستانہ بنانے میں کامیاب ہوگئی۔

ارسٹائن نے "ہوں" کہہ کر سر ہلایا۔

"بڈھی آہنی پتلون کی آنکھوں میں دھول جھونک کر تم مجھے یہاں کس طرح لے آئیں؟"

"وہ حرامی اب ہمارے ساتھ نہیں ہے"۔ ارنسٹائن نے جواب دیا۔

"کیا بنا اس کا؟"

بھئی طریقے ہیں ہمارے بھی جب کسی میٹرن اور گارڈ کے دماغ میں ہوا بھر جاتی ہے اور وہ ہمیں پریشان کرنا اور ہم پر سختی کرنا شروع کر دیتی ہے تو ہم اس سے چھٹکارا حاصل کر لیتے ہیں"۔

"تمہارا مطلب ہے کہ وارڈرن سنتا ہے تمہاری.....؟"

"وارڈرن کی ایسی کی تیسی۔ اس سالے کا اس بات سے کیا تعلق؟"

"تو پھر کس طرح.....؟"

بے حد آسان طریقہ"۔

"کیسا؟"

جب اس محافظہ کی ڈیوٹی لگتی ہے جس سے نجات حاصل کرنا ہو تو غلط واقعات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ شکایتیں ہونے لگتی ہیں ایک قیدی عورت نے رپورٹ کر دی کہ بڈھی آہنی پتلون نے اس کے رانوں کے درمیان ہاتھ ڈال کر مٹھی بھر لی۔ دوسرے دن دوسری قیدی عورت نے اس پر صفائی کا الزام جڑ دیا۔ پھر کسی نے شکایت کی کہ بڈھی اس کوٹھڑی میں سے کوئی چیز اٹھا لے گی۔ مثلاً ریڈیو.....اور جناب وہ ریڈیو بڈھی آہنی پتلون کے کمرے میں پورے والیوم سے بج رہا تھا۔ لو بھئی بڈھی آہنی پتلون چلی گئی یہاں سے۔ ایک بات سمجھ لو جان کہ یہ قید خانہ محافظ عورتیں نہیں بلکہ ہم چلاتے ہیں۔ یہاں ان کا نہیں۔ ہمارا راج ہے"۔

"تم کس سلسلے میں اندر ہو گئیں؟" ٹریسی نے پوچھا۔

ارنسٹائن نے کیا کیا تھا اور کیا نہیں۔ وہ کس گناہ کی سزا بھگت رہی تھیں اس سے ٹریسی کو نہ تو کوئی دلچسپی تھی اور نہ ہی یہ بات اہم تھی۔ اہم بات یہ تھی کہ وہ اس سیاہ فام عورت سے خدوستانہ تعلقات قائم کرنا چاہتی تھی۔

"یقین کرو ارنسٹائن لٹل چیپ اپنی غلطی سے یہاں نہیں آئی ہے"۔ وہ بولی

PDF LIBRARY 0333-7412793

"لڑکیوں کی ایک پوری ٹولی میرے لئے کام کرتی تھی"۔

ٹریسی نے عجیب نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

"تمہارا مطلب ہے.....؟ وہ آگے نہ بول سکی۔

"رنڈیاں؟" ارنسٹائن ہنسی" نہیں بھئی میری ماتحت لڑکیاں رئیس گھرانوں میں خادمائیں ہوتی تھیں۔ یعنی نوکرانی۔ میں نے ایک دفتر روزگار کھول رکھا تھا۔ یعنی پلائمنٹ ایجنسی تھی میری اور کم سے کم بیس لڑکیاں تھیں میرے پاس امیروں اور رئیسوں کو ڈھنگ کی خادمائیں ملتی نہیں۔ میں بڑے بڑے اخباروں میں بے حد شاندار اشتہار چھپواتی اور جب یہ امراء اور روسا میرے بے حد فینسی اشتہار دیکھ کر مجھ سے درخواست کرتے تو میں اپنی لڑکیاں ان کے پاس بطور خادماؤں کے رکھ دیتی یہ لڑکیاں اعتبار حاصل کر کے گھر پہ صحیح معنوں میں قبضہ جمالیتی تھیں اور جب ان کے آقا کام پر گئے ہوتے یا کسی دوسرے شہر میں ہوتے کسی کام کے سلسلے میں تو یہ لڑکیاں سارا سونا' چاندی' زیورات' فرش کے قیمتی لباس اور جو کچھ سامان ہاتھ لگتا سمیٹ کر فرار ہو جاتیں"۔ ارنسٹائن نے ایک ٹھنڈا سانس لیا "اگر میں تمہیں بتاؤں کہ ہم کتنا سارا روپیہ کما رہے تھے تو تم یقین نہ کرو گی"

"پکڑی کیسے گئیں؟" ٹریسی نے پوچھا۔

"یہ سالی قسمت دم میں انگلی کر گئی۔ اور کیا؟"

"کیا مطلب؟"

"بدقسمتی' جان من' بدقسمتی" ہوا یہ کہ شہر کے میئر نے چند ہستیوں کو دوپہر کا کھانا پر مدعو کیا میری ایک شاگرد لڑکی مہمانوں کو کھانا کھلا رہی تھی اب ان مہمانوں میں وہ دولت مند بڑھیا بھی تھی جس کے یہاں میری شاگرد نے ملازمت کی تھی اور لمبا ہاتھ مار کر نکل آئی تھی۔ بڑی بی نے اسے پہچان لیا اور جب پولیس نے اس پر پانی کا زبردست پائپ مارا چلایا تو اس کی بند زبان کھل گئی اور یہ ایسی کھلی کہ اس نے سارا کچا چھٹا اگل دیا چنانچہ یوں بچاری ارنسٹائن یہاں پہنچ گئی"۔

وہ دونوں چولھے کے پاس اکیلی کھڑی ہوئی تھیں۔ آس پاس کوئی نہ تھا۔

URDU LIBRARY 0333-7412793

"میں یہاں نہیں رہ سکتی" ٹریسی نے سرگوشی میں کہا "باہر مجھے چند خاص کام نپٹانے ہیں...... تم فرار ہونے میں میری مدد کرو گی؟ میں......"

"پیاز کاٹنی شروع کرو۔ آج رات آئرش اسٹو بنے گا" یہ کہہ کر ارنسٹائن وہاں سے چلی گئی۔

بندی خانے کا کارخانہ حیرت انگیز تھا۔ قیدی عورتوں کو ان واقعات کی خبر پہلے سے لگ جاتی تھی جو "آئندہ" ہونے والے ہوتے ہیں۔ چند قیدی عورتیں "گھرے گھر چوہیاں" کہلاتی تھیں۔ یہ عورتیں بیکار پھینکے ہوئے کاغذات اور میموچن لائینیں ٹیلیفون پر کن سوئیاں لیتیں' وارڈن کی ڈاک کھول کر پڑھ لیتیں اور پھر یہ ساری معلومات احتیاط سے ہضم کرنے کے بعد پوری تفصیل سے ان قیدی عورتوں تک پہنچادیتی تھیں جو "اہم" تھیں اور ارنسٹائن ان "اہم" عورتوں میں سرفہرست تھی اور ٹریسی نے یہ بھی دیکھ لیا تھا کہ محافظ اور قیدی عورتیں ارنسٹائن سے کس قدر ڈرتی تھیں۔ چونکہ دوسرے ہم کینوں نے سمجھ لیا تھا کہ ٹریسی ارنسٹائن کی پناہ میں تھی اس لئے اب وہ اس سے کوئی تعرض نہ کرتی تھیں اور اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا تھا۔ ٹریسی دھڑکتا دل لئے منتظر تھی کہ ارنسٹائن اس پر دست درازی کرے گی۔ لیکن دیوزاد سیاہ فام عورت نے ایسی حرکت نہ کی۔ وہ ٹریسی سے دور ہی دور رہی۔

"آخر کیوں؟" ٹریسی نے حیرت سے سوچا۔

دس صفحے کا جو سرکاری پمفلٹ نئے قیدیوں کے مطالعے کے لئے دیا جاتا تھا اس کا ساتواں ضابطہ یوں تھا:۔

"کسی بھی قسم کے جنسی تعلق اور عمل سخت منع ہے۔ ایک کوٹھڑی میں چار سے زائد قیدی عورتیں نہ رکھی جائیں گی اور ایک بستر پر ایک ہی عورت سوئے گی۔ ایک سے زائد عورتوں کو ایک ہی بستر پر سونے سے سخت ممانعت ہے"

لیکن حقیقت اس کے اس قدر برعکس تھی کہ قیدی عورتیں اس پمفلٹ کو بندی خانے کے لطیفوں کی کتاب کہتی تھیں۔

ہفتے گزرتے گئے اور ٹریسی ہر روز نئی قیدی عورتوں کو...... تازہ گوشت" اور "مچھلیوں" کو......بندی خانے میں داخل ہوتے دیکھتی رہی۔ معمول ایک ہی طرح کا تھا۔ کام ایک دھڑے پر ہوتا تھا۔ نئی مجرمائیں جو جنسی طور پر نارمل ہوتیں' اپنے آپ کو محفوظ نہ رکھ سکتیں یہ مجرمائیں بندی خانے میں داخل کی جاتیں تو اس وقت بے حد شرمیلی اور معصوم ہوتیں۔ لیکن "نرگاؤ" پہلے سے ہی تیار اور منتظر ہوتیں۔ پورا ڈرامہ مقرر شدہ طریقے سے ہی کھیلا جاتا۔ جس کے مختلف مدارج تھے۔

اس خوفناک اور غیر دوستانہ دنیا میں "نرگاؤ" کا سلوک ہمدردانہ اور دوستانہ ہوتا۔ وہ اپنے شکار کو کھیل و تفریح کے کمرے میں مدعو کرتی۔ جہاں وہ ساتھ بیٹھ کر ٹیلیویژن دیکھتیں اور جب "نرگاؤ" نئی قیدی کا ہاتھ پکڑتی تو وہ اپنا ہاتھ نہ چھڑاتی اس خوف سے کہ کہیں یہ اس کی تنہا دوست اس سے روٹھ نہ جائے۔ اور پھر بہت جلد نئی قیدی دیکھ لیتی کہ دوسری قیدی عورتیں اسے اس کے حال پر چھوڑدیتیں اور اسے پریشان نہ کرتیں۔ چنانچہ یوں اس کا اعتبار "نرگاؤ" پر بڑھ جاتا۔ اسی مناسبت سے ان کے درمیان دوستی بڑھتی' تعلقات گہرے ہوتے جاتے یہاں تک کہ یہ نئی قیدی اپنی دوست کی خوشی کی خاطر کچھ بھی کرنے کو تیار ہوجاتی۔

جو نئی قیدی خوشی سے تیار نہ ہوتیں ان کے ساتھ "زنابالجبر" کیا جاتا۔ جتنی بھی عورتیں بندی خانے میں آئیں ان میں سے نوے فیصد کو جبراً جنسی بے راہ روی پر مجبور کیا جاتا اور پھر وہ "ہم جنس پسند" بن جاتیں......وہ پسند کریں یا نہ کریں' وہ چاہیں یا نہ چاہیں پہلے تیس دنوں میں "نرگاؤ" ان سے جنسی تعلقات قائم کرکے انہیں "بے راہ" کرچکی ہوتیں۔

اور یہ سب دیکھ کر ٹریسی کانپ گئی۔

"حکام ایسا ہونے ہی کیوں دیتے ہیں؟" ٹریسی نے ارنسٹائن سے پوچھا۔

"یہ نظام ہے" ارنسٹائن نے پوچھا" اور ہر قید خانے میں ایسا ہی ہوتا ہے بارہ سو عورتوں کو ان مردوں سے الگ کرکے یہ سمجھنا حماقت ہے کہ وہ جنسی تسکین کے لئے ہم

PDFLIBRARY 0333-7412793

جنس پسندی کے مرض میں مبتلا نہ ہوں گی یا آپس میں ہی جنسی تسکین کا کوئی طریقہ ایجاد کرلیں گی۔ اور بھئی ہمارا تو یہ ہے کہ ہم اپنی جنسی تسکین کے لئے وہ نہیں کرتے جو تمہارے ساتھ کیا......یعنی زنا بالجبر......بلکہ اپنی برتری جتانے کے لئے ایسا کرتے ہیں تاکہ دوسری عورتوں کو پتہ چل جائے اور وہ یہ سمجھ لیں کہ یہاں باس کون ہے لیکن وہ اپنے آپ کو سب کی زیادتیوں سے اسی صورت میں بچا سکتی ہے کہ کسی ایک "نرگاؤ" کی بیوی بن جائے۔ اس کے بعد دوسری بھوکی عورتیں اس سے تعرض نہ کریں گی"

حیرت اور توجہ سے سنتی ہوئی ٹریسی نے دل ہی دل میں اعتراف کیا کہ وہ ایک تجربہ کار ماہر کی تقریر سن رہی تھی۔

ارنسٹائن نے معلومات کا دریا بہاتے ہوئے کہا" صرف ہم مکین" پر ہی منحصر نہیں ہے محافظ عورتیں بھی اتنی ہی بری ہیں۔ تازہ گوشت آیا اور انہوں نے اس پر ہاتھ مارا ایک ساتھ ایک نہیں بلکہ بیک وقت آٹھ آٹھ دس دس محافظ عورتیں آرزو پوری کرتیں ہیں اور اس بیچاری کی حالت بگاڑ دیتی ہیں وہ غریب روتی اور لرزتی ہے۔ خیر میٹرن ان کے لئے تھوڑی سی چرس اور ہیروئن منگوادیتی ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ اس کے عوض ان سے بھی کچھ چاہتی ہے اور یوں یہ چکر چلتا رہتا ہے۔ رہے مرد محافظ تو وہ بدترین ہیں۔

ان لوگوں کے پاس کوٹھڑی کی کنجی ہے چنانچہ وہ رات کے وقت جس کوٹھڑی میں چاہتے ہیں گھس جاتے ہیں اور مفت کے مزے مار کر چلے آتے ہیں۔ اس طرح سے وہ قیدی عورتوں کو حاملہ بھی کردیتے لیکن اس سے بھی انکار نہیں کہ وہ ہر ممکن مدد کرنے کو تیار رہتے ہیں اگر تم باہر سے کچھ منگوانا چاہو...... مثلاً آئس کریم یا اور کچھ......یا اپنے کسی یار سے ملنا چاہتی ہو تو مرد محافظ کے لئے اپنی ٹانگیں کھول دو اور وہ تمہارا کام کردے گا۔ اس لین دین کا نام ہے "مبادلہ" یہ خاص یہاں کی اصطلاح ہے ہر قید خانے میں یہ سلسلہ چلتا ہے

"باپ رے۔ کس قدر دہشت ناک" ٹریسی نے کہا۔

"یہ تو ہے' "میری جان" ارنسٹائن نے کہا۔ کوٹھڑی کی چھت سے لٹکے ہوئے ننگے بلب کی

روشنی میں اس کا کالا منڈا ہوا سر پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا جانتی ہو یہاں چیونگ گم" لانا منع ہے؟"

"نہیں"

پہلے منع نہیں تھا تو لڑکیاں یہ کرتیں تھیں کہ چیونگ گم سے دروازے کا تالا جام کر دیتی تھیں اور وہ پوری طرح سے مقفل نہ ہوتا تھا چنانچہ رات کو لڑکیاں دروازہ کھول کر ایک دوسرے کے پاس چلی جاتی تھیں۔ ایک بات سمجھ لو کہ جان ہم انہیں اصولوں پر پابندی کرتے ہیں، جن کی پابندی ہم کرنا چاہتے ہیں جو لڑکیاں یہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو جاتی ہیں......یعنی سزا پوری کر کے یا کسی اور طرح سے......وہ گونگی ہوتی ہیں۔ ہوشیار گونگی......میرا مطلب ہے اس معاملے کے بارے میں خاموش ہی رہتی ہیں"۔

بندی خانے کی چار دیواری میں عشق و محبت بھی خوب پھلتی پھولتی تھی اور عاشق و معشوق کے درمیان نامہ و پیام کا سلسلہ بھی' بیرونی دنیا ہی کی طرح بلکہ اس سے کئی گنا زیادہ چلتا رہتا تھا۔ اس غیر فطری اور غیر قدرتی دنیا میں زن وشد کی مصنوعی تعلقات پیدا ہوتے ہیں یہ شوہر اور بیوی کے کردار بڑی سنجیدگی سے ادا کیے جاتے۔ "نرگاو" عورتیں مردوں کے کردار ادا کرتیں کیونکہ یہ ایک ایسی دنیا تھی جس میں کوئی مرد نہ تھا یہ عورتیں جو مرد بنتیں یہاں کی اصطلاح میں "اسٹڈ" کہلاتیں یہ عورتیں اپنے نام بھی بدل دیتی تھیں مثلاً ارنسٹائن ارنی کہلاتی۔ ٹیسٹی ٹوگس بن گئی تھی۔ باربرا کا مردانہ نام بوب تھا۔ اور کیتھرن کیلی وغیرہ وغیرہ۔ یہ "اسٹڈ" اپنے بال چھوٹے تراشتیں......مردوں کی طرح......یا پھر سرے بھی منڈوا دیتی تھیں اور کوئی کام نہ کرتیں تھیں"۔ "میری خار" یعنی بیوی' کے ذمے سارے کام تھے۔ مثلاً کوٹھڑی کی صفائی' سینا پرونا اور اپنے "اسٹڈ" کے کپڑوں کو استری کرنا......ارنسٹائن کی توجہ حاصل کرنے اور اسے اپنی طرف مائل رکھنے کے لئے لولا اور پولیتا میں گویا دوڑ لگی رہتی تھی اور وہ دونوں ارنسٹائن کا کام کرنے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی دیوانہ وار کوشش کرتی تھیں۔ غرض اس مصنوعی دنیا میں سوتنوں کے درمیان رشک و رقابت کا مصنوعی کھیل بھی

PDF LIBRARY 0333-7412793

کھیلا جاتا تھا یہ رشک و رقابت زبردست بلکہ بارودی ہوتی تھی جس کا انجام اکثر و بیشتر تشدد پر ہوتا۔ اگر کوئی "میری فارم" یعنی میری بیوی کسی دوسرے "اسٹڈ" کو پیار بھری نظروں سے دیکھتی ہوئی یا بندی خانے میں کسی "اسٹڈ" سے گفتگو کرتی ہوئی پکڑی جاتی تو پھر رشک و رقابت کے جذبات ایک دم سے بھڑک اٹھتے اور نوبت مار کٹائی اور ہاتھا پائی تک پہنچ جاتی۔ نامہ و پیام کا سلسلہ بھی چلتا رہتا۔ محبت نامہ بندی خانے کی چاردیواری میں' عاشق و معشوق کے درمیان پرواز کرتے تھے اور نامہ بر وہ قیدی عورتیں ہوتی جن کو اصطلاح میں "کچرے گھر چوہیاں" کہا جاتا تھا۔

یہ خطوط تکونی شکل میں تہ کیے جاتے تاکہ انہیں آسانی سے بریزیر یا جوتے میں چھپایا جاسکے۔ ان خطوط کو یہاں کی اصطلاح میں "پتنگ" کہا جاتا تھا۔ ٹریسی دیکھتی کہ کمرے طعام میں داخلہ ہوتے وقت یا کام پر جاتے وقت قیدی عورتیں ایک دوسرے کے قریب سے گزرتیں اور "پتنگ" کا تبادلہ یوں چپکے سے ہو جاتا ان کے درمیان کہ فرشتوں کو بھی خبر نہ ہوتی۔

ٹریسی نے دیکھا کہ اکثر و بیشتر قیدی عورتیں اپنے محافظوں کی محتاج تھیں۔ کھانے پینے' کپڑے لتے کے لئے حتیٰ کہ اکثر اوقات اپنی زندگی کے لئے بھی ان کی محتاج ہوتی تھیں۔

لیکن ٹریسی نہ تو کسی طرف مائل ہوئی اور نہ ہی اپنے دل میں کسی کے لئے جگہ ہونے دی۔

جنسی تعلقات یا یوں کہو کہ جنسی بے راہ روی کا سلسلہ شب و روز جاری رہتا تھا۔ حمام میں' ٹائیلٹ میں اور کھڑکیوں میں۔ رات کے وقت سلاخوں میں سے یہ سلسلہ زبانی قائم ہوتا یعنی استلذاذبا لگفت وشنید" ان "میری فاموں" کو جو محافظوں کی معاشوقائیں ہوتیں۔

کوٹھڑیوں میں سے باہر نکال دیا جاتا تاکہ وہ اپنے اپنے عاشق کے پاس ان کے کمروں میں جاسکیں۔

جب روشنیاں بجھادی جاتیں تو ٹریسی اپنے بستر میں لیٹی ہوئی ہوتی اور دونوں ہاتھوں سے اپنے کان بندھ کیے رکھتی کہ وہ بھیانک اور رحم انگیز اور فحش آوازیں نہ سن سکے جو بندی

خانے میں' رات کی مخصوص آوازیں تھیں۔

ایک رات ارنسٹائن نے اپنے بنک کے نیچے سے چاول کی گولیوں کا بکس نکالا اور کوٹھڑی سے باہر کوریڈور میں مٹھیاں بھر بھر کر یہ چھوٹی چھوٹی گولیاں بکھیر دیں۔ ٹریسی نے جو آوازیں سنیں ان سے اسے پتہ چل گیا کہ دوسری کوٹھڑیوں کی "مکین" بھی ایسا ہی کر رہی تھیں

"اب کیا ہو رہا ہے؟" ٹریسی نے پوچھا

ارنسٹائن نے سر گھما کر اس کی طرف دیکھا اور ڈانٹ کر بولی:۔ بکومت ہم کچھ بھی کریں' کچھ بھی ہو تم سے مطلب؟ بس۔ بستر میں پڑی رہو اپنے۔ سنا؟ خبردار جو اٹھیں"۔

چند منٹ بعد ہی قریب کوٹھڑی میں سے ایک فلک شگاف چیخ سنائی دی۔

اس کوٹھڑی میں اسی دن صبح ایک نئی قیدی آئی تھی۔

"نہیں۔ خدا کے لئے نہیں۔ ایسا نہ کرو..... رحم کرو..... نئی قیدی کی آواز تھی یہ۔

ٹریسی جانتی تھی کہ اس کوٹھڑی میں کیا ہو رہا تھا۔ اس کے پیٹ میں گرہیں سی پڑنے لگیں۔ اسے متلی ہونے لگی۔

چیخیں بلند ہوتی رہیں۔ پھر وہ مدھم ہوتی چلی گئیں یہاں تک کہ دبی دبی ہچکیوں میں تبدیل ہو گئیں۔

ٹریسی نے اپنی آنکھیں بھینچ کر بند کر لیں اس کے سینے میں غصہ کھول رہا تھا۔ کیسی عورتیں تھیں جو اپنی ہی ہم جنس کے ساتھ ایسا سلوک کرتی تھیں؟ کوئی بھی عورت کسی بھی عورت کے ساتھ ایسا سلوک کیسے کر سکتی ہے؟

ٹریسی کا خیال تھا کہ اس بندی خانے کے ماحول اور ان قیدی عورتوں کے ساتھ رہنے کے سبب اس کا دل سخت کر دیا ہے لیکن جب وہ صبح بیدار ہوئی تو اس کا چہرہ خشک آنسوؤں سے داغدار تھا۔

ارنسٹائن کے سامنے وہ اپنی دلی کیفیت ظاہر کرنے کا فیصلہ کر چکی تھی چنانچہ اس نے سراسر غیر دلچسپی اور بے تعلقی سے پوچھا:۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"وہ..... چاول کی گولیاں کس لئے تھیں؟

"وہ ہماری خطرے کی گھنٹی ہے گویا۔ اگر محافظ دبے پاؤں آئیں تو "چر مر" کی آواز سے ہمیں پتہ چل جائے۔"

بندی خانے میں' اس قید میں سزا پانے کے لئے ایک خاص اصطلاح رائج تھی یہاں کی عورتیں اسے "کالج آنا" کہتی تھیں۔ ٹریسی کو اب معلوم ہوا کہ اسے کالج آنا یا "کالج جانا" کیوں کہا جاتا تھا۔ اس لئے یہاں "بگڑی" عورتوں کی "اصطلاح" کی جاتی تھی۔ انہیں..... سدھارا جاتا تھا۔ انہیں اخلاق سکھائے جاتے تھے۔ انہیں تعلیم دی جاتی تھی کیونکہ اس بندی خانے اور ملک کے ایسے ہی دوسرے قید خانوں کا نام بھی "اصطلاح مستورات بندی خانہ" تھا اور سرکاری دعویٰ بھی یہی تھا کہ ان عورتوں کی اصلاح ہوتی ہے۔ لیکن حقیقت اس کے برعکس اور بے حد بھیانک تھی۔ قیدی عورتیں یہاں نئی نئی باتیں سیکھتی اور بگڑتی تھیں۔

بندی خانہ ایسی عورتوں سے پر تھا جو اپنے اپنے مجرمانہ فن میں استاد بلکہ بے مثال تھیں۔ اس بندی خانے میں "اصلاح" پائی ہوئی مجرم عورتیں ہر اس جرم کا ارتکاب کر چکی تھیں جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

اور یہ سزا یافتہ اور اصلاح" پائی ہوئی مجرمائیں قیدی عورتیں آپس میں تبادلہ فن کرتی تھیں۔ یعنی ایک عورت اپنا فن دوسری عورت کو سکھاتی اور اس کے عوض اس سے اس کا فن سیکھتی تھی۔ پھانسنے کی ترکیب۔ اٹھائی گیری کرنے کا فن۔ دکان میں خریدار بن کر

جانے اور چوری کرکے چلے آنے کا طریقہ اور شرابیوں کی جیبیں خالی کرلینے کی آسان ترکیب وغیرہ وغیرہ۔ قیدی عورتوں میں ایسی عورتیں بھی تھیں جو "چھپی پولیس" کے متعلق سب کو نہایت جدید قسم کی بلکہ ترقی پسند تعلیمات دیتی تھیں اور اس فن میں انہیں استاد بتاتی تھیں۔ یعنی پولیس کو کس طرح الو بنایا جائے' ان سے کیسی چھیڑ چھاڑ کی جائے اور ان آدمیوں کو کس طرح توڑا جائے۔

ایک دن صبح ٹریسی نے تفریح گاہ میں دیکھا کہ ایک تجربہ کار بڑی عمر کی قیدی عورت جیب کترنے کے متعلق مسحور بیٹھی ہوئی جوان قیدی لڑکیوں کے سامنے ایک ماہر پروفیسر کی طرح لیکچر دے رہی تھی۔

"اصلی اور استاد جیب کترے تو کولمبیا سے آتے ہیں۔" وہ کہہ رہی تھی "بیگوٹا شہر میں ان کا ایک اسکول ہے جس کا نام ہے "دس گھنٹیاں" وہاں کی فیس ہے پچیس سو۔ اس اسکول میں جیب کترنے کی تعلیم دی جاتی ہے اور تمہیں ماہر جیب کترا بنایا جاتا ہے۔ اس اسکول میں ہوتا یہ ہے کہ چھت سے ایک قد آدم پتلا لٹکا دیا جاتا ہے جو سوٹ پہنے ہوتا ہے اس سوٹ کی دس جیبیں ہوتی ہیں جو روپوں اور جواہرات سے بھری ہوتی ہیں۔"

"لیکن اس میں کیا خاص بات ہے؟" کسی نے پوچھا۔

"خاص بات یہ ہے کہ ہر جیب سے ایک گھنٹی ٹکی ہوتی ہے۔ اور تم اسی وقت گریجویٹ بن سکتی ہو جب تم جیبیں اس طرح خالی کرلو کہ اس پر لگی ہوئی گھنٹی ذرا بھی نہ بجے۔"

لولا نے ایک ٹھنڈا سانس لے کر کہا۔

"ہائے کیا دن تھے وہ بھی۔ میں ایک ایسے شخص کے ساتھ گھومی ہوں جو بازار میں اور مجمع میں کوٹ پہن کر گھومتا تھا' اس کے دونوں ہاتھ جیبوں سے باہر اور لوگوں کے سامنے ہوتے تھے لیکن وہ دوسروں کی جیبیں خالی کرکے اپنے اوور کوٹ کی تمام جیبیں ٹھناٹھن بھر لیتا تھا۔"

"کیا بک رہی ہو؟ دونوں ہاتھ باہر رکھ کر وہ یہ کیسے کرتا تھا۔" "اس کا دایاں ہاتھ مصنوعی تھا۔ چنانچہ اس کا یہ ہاتھ تو باہر رہتا تھا لیکن اصلی ہاتھ سے وہ اپنا کام کرلیتا تھا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"یعنی اصل دایاں ہاتھ لوگوں کی جیبوں میں داخل کر دیتا تھا۔"

تفریح گاہ میں تعلیم کا سلسلہ جاری تھا۔

"بھئی مجھے تو "لاکر کنجی" کا کھیل پسند ہے' آسان اور محفوظ بھی" ایک گھاگھ بولا "تمہیں صرف یہ کرنا ہوتا ہے کہ ریلوے اسٹیشن کو اڈا بنالو۔ وہاں یہ ہوگا کہ ہر روز نہیں تو دوسرے تیسرے ایک نہ ایک بوڑھی مسافر اپنا سامان لاکر میں رکھنے آئے گی۔ بس تم یہ کرو کہ اس کا سوٹ کیس اور بڑے بڑے وزنی پیکٹ اٹھا کر لاکر میں رکھ دو..... یعنی اس کام میں مدد کرو اس کی..... پھر لاکر بند کرو تالا لگاؤ اور کنجی بڑی بی کو دے دو۔ لیکن فرق صرف یہ ہوگا کہ جو کنجی تم اسے دوگی وہ خالی لاکر کی ہوگی۔ بڑی بی کے چلے جانے کے بعد تم اس کا لاکر خالی کر کے نو دو گیارہ ہو جاؤ۔ بے حد آسان' منافع بخش اور محفوظ ترین کھیل۔ ہے کہ نہیں؟"

دوسری سہ پہر کو تفریح گاہ میں دو مجرائیں..... جو اپنے جسم اور کوکین بیچنے کے جرم کی سزائیں بھگت رہی تھیں..... ایک نئی آنے والی سے تبادلۂ خیال کر رہی تھیں۔ یہ نئی ایک ناتجربہ کار لڑکی تھی جس کی عمر بمشکل سترہ سال ہوگی۔"

"تم پکڑی گئیں تو اس میں تعجب کی بات نہیں کیونکہ ایک ڈم کنڈم اور اناڑی ہو تم" ان دو میں سے ایک رنڈی نے کہا "یہ دھندا بھی ایک فن ہے۔ کیا؟ نہیں تو ہر ایری غیری رنڈی بن جائے؟۔ خیر۔ سنو کسی بھی دھگڑے سے اپنا بھاؤ (طے) کرنے سے پہلے اسے اوپر سے نیچے تک ہاتھ پھیر کر تپاس (تحقیق) لو کہ اس کے پاس پستول وغیرہ تو نہیں ہے اور گاہک سے یہ بھول کر بھی نہ کہو کہ تم کیا کرنے والی ہو بلکہ اسے ہی کہنے دو کہ اسے کیا کرنا ہے تمہارے ساتھ۔ اب اگر وہ سادہ لباس میں پولیس کا آدمی ہوا جو جال بچھا کر تمہیں پھانسنے آیا ہے تو اس طرح تم خبردار ہو جاؤ گی اور اسے پہچان لوگی۔ کیا؟"

دوسری رنڈی سر ہلا کر بولی۔

اور ہاں ہمیشہ ان کے ہاتھوں کی طرف دیکھ لیا کرو۔ یہ سالے ہاتھ بھانڈا پھوڑ دیتے ہیں۔ اگر گاہک بنا ہوا ہو اور یہ کہے کہ وہ کاریگر یا مزدور وغیرہ ہے تو تم یہ دیکھو کہ اس کے ہاتھ

بڑے بڑے، مضبوط اور کھردرے ہیں یا نہیں؟ اس سے تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ گاہک بناوٹی ہے جو تمہیں پکڑنے آیا ہے۔ یہ سالے سرکاری کتے' جو عام شہریوں کے لباس میں آتے ہیں' اکثر کاریگروں اور مزدوروں کا لباس پہنتے ہیں لیکن ان کے ہاتھ ان کا بھانڈا پھوڑ دیتے ہیں۔ کہ ان کے ہاتھ مزدوروں اور کاریگروں کے ہاتھوں کے برخلاف نرم اور لال لال ہوتے ہیں۔"

وقت نہ تیزی سے گزر رہا تھا اور نہ سست رفتاری سے۔ یہاں وقت صرف وقت تھا اور بس۔ ٹریسی کو سینٹ آگسٹن کا مقولہ یاد آگیا۔

"وقت کیا ہے میں جانتا ہوں بشرطیکہ کوئی مجھ سے نہ پوچھے لیکن اگر کوئی پوچھتا ہے تو سچ کہتا ہوں میں نہیں جانتا۔"

بندی خانے کے معمول میں کبھی کوئی فرق نہ آتا تھا۔

صبح	۴ بج کے ۴۰ منٹ	گھنٹی
صبح	۴ بج کر ۴۵ منٹ	بیدار ہو کر کپڑے پہننا۔
صبح	۵ بج کر ۴۵ منٹ	ناشتہ
صبح	۵ بج کر تیس منٹ	اپنی اپنی کوٹھڑی میں واپسی
صبح	۵ بج کر ۵۵ منٹ	گھنٹی
صبح	۶ بجے	کام کی تقسیم کے لئے قطار میں کام پر
صبح	۱۱ بجے	ورزش کے میدان میں
صبح	۱۲ بج کر تیس منٹ	لنچ
صبح	۱ بجے	کام کی تقسیم کے لئے قطار میں کام پر
سہ پہر	۳ بج کر تیس منٹ	شام کا ناشتہ
سہ پہر	۴ بجے	اپنی اپنی کوٹھڑی میں واپسی
سہ پہر	۵ بجے	تفریح کے کمرے میں
شام	۶ بجے	اپنی اپنی کوٹھڑی میں واپسی

PDF LIBRARY 0333-7412793

شام ۸ بج کر ۴۵ منٹ گھنٹی
رات ۹ بجے روشنیاں بند

ضابطوں کی پابندی سخت ضروری تھی۔

ہر قیدی عورت کا طعام میں شریک ہونا ضروری تھا۔

قطار میں بولنے اور آپس میں بات کرنا منع تھا۔

کوٹھڑی کے چھوٹے لاکروں میں سنگار کی صرف پانچ چیزیں رکھنے کی اجازت تھی۔

ناشتہ کرنے جانے سے پہلے بستر ٹھیک کرنا اور اسے دن بھر صاف رکھنا ضروری تھا۔

اصلاحی بندی خانے کی اپنی مخصوص موسیقی تھی۔

گھنٹیوں کی ٹن ٹناہٹ۔

سیمنٹ کے فرش پر ننگے پیروں کی چاپ اور ان کو گھسیٹ کر چلنے کی آواز دروازے بند ہونے کے دھماکے اور دھڑ دھڑاہٹ۔

دن کی سرگوشیاں اور راتوں کی چیخیں۔

محافظوں کی وائی ٹاکی سیٹیوں کی تڑتڑاہٹ اور سنسناہٹ

کھانے کے وقت میں برتنوں کے ٹکرانے کی آواز۔

اور پھر کانٹے دار تاروں کی باڑ' بلند و بالا اندھی دیواریں' تنہائی' علیحدگی' بیزاری اور فضا میں رچی ہوئی نفرت ..... یہ تو یہاں کی ٹھوس اور مستقل چیزیں تھیں۔

ٹریسی ایک مثالی قیدی بن گئی۔ بندی خانے کی مخصوص اور نہ بدلتی ہوئی آوازوں پر اس کا جسم خود بخود عمل کرنے لگ جاتا تھا۔ گھنٹی پر سونا' گھنٹی پر اٹھنا۔ وقت پر کوٹھری سے باہر آنا۔ وقت پر واپس اندر آجانا۔ گھنٹے سنتے ہی کام پر روزانہ ہونا اور بزر بجنے پر کام ختم کرنا۔

اس بندی خانے میں ٹریسی کا جسم قید تھا لیکن دماغ آزاد تھا جو فرار کے منصوبے گھڑ رہا تھا۔

قیدیوں کو باہر فون کرنے کی اجازت نہ تھی البتہ انہیں ہر مہینے میں ایک دفعہ باہر سے فون ریسیو کر کے صرف پانچ منٹ بات کرنے کی اجازت تھی۔

ٹریسی کو آٹو شامد نے فون کیا۔

"میرا خیال تھا کہ تم معلوم کرنے کے لئے بے چین ہوگی اسی لئے فون کیا" وہ بولا "تجہیز و تکفین بڑی شان سے اور تمام رسومات کے ساتھ کی گئی۔ رہے خرچ کے بل تو وہ میں نے ادا کر دیئے۔"

"شکریہ آٹو"

اس سے زیادہ ان دونوں کے پاس کہنے کو کچھ نہ تھا۔

اس کے علاوہ اس کے لئے کوئی فون نہ آیا۔

"لڑکی! بہتر ہوگا کہ تم بیرونی دنیا کو یکسر بھول جاؤ" ارنسٹائن نے کہا "اس دنیا میں تمہارا کوئی نہیں ہے۔"

"یہ تم نے غلط کہا" ٹریسی نے دل میں کہا اور "اس دنیا" والوں کی فہرست دہرائی۔

جو رومانو

پیری پوپ

PDF LIBRARY 0333-7412793

جج ہنسوی لارنس

انتھونی ارساتی

چارلس اسٹون ہپ سوم

"ورزش کے احاطے میں" ایک بار پھر ٹریسی کی مڈبھیڑ دیونی برتھا سے ہو گئی۔

ورزش کے مستطیل میں" میدان خاصا وسیع تھا جس کے ایک طرف بندی خانے کی بیرونی بلند دیوار تھی اور دوسری طرف قید خانے کی اندرونی دیوار تھی۔ قیدی عورتوں کو ہر صبح بیس منٹ کے لئے اس احاطے میں لایا جاتا تھا یا یوں کہو کہ یہیں آنے کی اجازت تھی اور یہ احاطہ بندی خانے کے ان گنے چنے مبارک مقامات میں سے ایک تھا جہاں قیدی عورتوں کو بات چیت کرنے کی اجازت تھی چنانچہ دوپہر کے کھانے سے پہلے اس احاطے میں قیدی عورتوں کی مختلف ٹولیاں گپ لڑاتیں اور تازہ تعین خبروں کا آپس میں تبادلہ کرتیں۔

ٹریسی نے پہلی دفعہ اس احاطے میں قدم رکھا تو اسے آزادی کا فوری احساس ہوا تھا اور اس نے سمجھ لیا تھا کہ یہ کھلی فضا میں آنے کا سبب سے تھا۔ وہ سورج دیکھ سکتی تھی' بادل دیکھ سکتی تھی' دور سے نیلا آسمان بھی نظر آ رہا تھا ہوائی جہاز کی کرخت فولادی آواز بھی سنائی دے رہی تھی۔

"اے! ادھر آؤ۔ کب سے تلاش کر رہی ہوں تمہیں" ایک آواز نے کہا۔

ٹریسی نے ایک دم سے پیچھے گھوم کر دیکھا۔ عین پیچھے وہ سویڈ دیونی کھڑی تھی جو اس دن' جب ٹریسی کو پہلے دن بندی خانے میں لایا گیا تھا' اس سے ٹکراتی ہوئی اور اپنے بازوؤں سے اس کی چھاتیاں دباتی ہوئی دفتر سے باہر نکلی تھی۔

"سنا ہے کہ تم نے اپنے لئے ایک حبش نرگاؤ پسند کی ہے۔"

ٹریسی نے اس کے قریب سے نکل جانے کی کوشش کی لیکن فوراً ہی اس کا بازو دیونی برتھا کی آہنی گرفت میں تھا۔

ہٹ جاؤ۔ چھوڑ دو مجھے۔" ٹریسی نے کہا۔

"تمہیں تو عمدہ "چٹائی" کی ضرورت ہے۔ تم۔ سمجھیں میرا مطلب؟ اور میں دولہا

نہیں یہ مزہ۔ تم میری ہو گی۔ پوری طرح سے میری۔"

اور ٹریسی کے پیچھے سے ایک مانوس آوازے نے کڑک کر کہا:۔

"چھوڑ دے اسے' اے سور کی بچی"

اور پیچھے ارنسٹائن لٹل چیپ کھڑی تھی۔ اس کی مٹھیاں زبردست گھونسوں کی شکل میں تھیں' آنکھیں لال انگارے سی ہو رہی تھیں اور اس کی منڈی ہوئی کھوپڑی دھوپ میں چمک رہی تھی۔

ارنی! تو اس لونڈیا کے لئے پوری مرد نہیں ہو" برتھا نے کہا۔

"تو اس کی بات کرتی ہے؟ ارے میں تو تیرے لئے بھی پوری مرد ہوں" سیاہ فام عورت دہاڑی۔

"آئندہ اگر تو نے اسے پریشان کیا تو میں تیری... بہت خاموش ہوتی ہے نا..... اسے ہی بون کر ناشتہ میں کھا جاؤں گی' ..... سمجھ کیا رکھا ہے تو نے"

یکایک فضا میں بجلیاں سی دوڑ گئیں۔

دونوں دیوپیکر عورتیں آمنے سامنے کھڑی شدید نفرت سے ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھیں۔

"یہ دونوں میرے لئے ایک دوسرے کی جان لینے کو تیار ہیں" ٹریسی نے سوچا۔

لیکن پھر فوراً اسے احساس ہوا کہ اس سے اس کا ذرا بھی تعلق نہ تھا۔ اسے ارنسٹائن کی وہ بات یاد آ گئی جو ایک دفعہ اس نے ٹریسی سے کہا تھا۔ "اس جگہ لڑائی کرو جنسیت کرو یا بازو توڑ کر فرار ہو جاؤ۔ لیکن ذرا بھی کمزوری کا ثبوت دیا تو بس تم مرجاؤ گی۔

اور یہ برتھا تھی جو نرم پڑ گئی۔ "مجھے کوئی جلدی نہیں ہے" اس نے ٹریسی سے کہا "تم لمبے عرصے تک یہاں ہو' اور میں بھی یہیں ہوں۔ بعد میں سمجھ لوں گی تم سے۔

اور وہ پلٹ کر چلی گئی۔

ارنسٹائن اسے جاتے دیکھتی رہی۔

ہمت بری ہے حرام زادی شیطان کی ماں جسے کہتے ہیں وہ ہے۔ شکاگو کی اس نرس کا

PDF LIBRARY 0333-7412793

واقعہ یاد ہے تمہیں جو تمام مریضوں کو مار ڈالتی تھی؟ مریضوں کو سائنائڈ دے کہ وہیں جاتی اور انہیں مرتے دیکھ کہ لطف اندوز ہوتی تھی۔ ہمارے یہاں کی رحمت کی نرس برتھا ہے جس کا دل تم پر آیا ہے دھشتی۔ اور تمہیں ایک نرسانڈ کی ضرورت ہے اپنی حفاظت کے لئے۔ سو وہ میں ہوں وہ شیطان کی جنی تمہیں حاصل نہ کر سکے گی۔"

"تم فرار ہونے میں میری مدد کرو گی؟"

عین اسی وقت گھنٹی بجی۔

"لو بیٹ پوجا کا ٹیم ہو گیا" آرنسٹائن نے کہا۔

اسی رات اپنے بستر میں لیٹے ہوئی ٹریسی ارنسٹائن کے متعلق سوچ رہی تھی۔ اس پہلی رات کے بعد اس نے ٹریسی کو دوبارہ چھونے تک کی کوشش نہ کی تھی۔ تاہم اس کو ارنسٹائن پر اعتبار نہ تھا۔ وہ اس بات کو بھول ہی نہ سکتی تھی کہ ارنسٹائن اور دوسری ساتھیوں نے اس کے ساتھ کیا کیا تھا۔ لیکن اسے بہرحال اس سیاہ فام عورت کی مدد کی ضرورت تھی۔

سہ پہر کی چائے اور ناشتے کے بعد ہر روز قیدیوں کی تفریح کے کمرے میں ایک گھنٹہ گزارنے کی اجازت تھی جہاں وہ ٹیلیویژن دیکھتے' بات چیت کرتے یا تازہ رسالے اور اخبار پڑھتے۔

ٹریسی ایک رسالے کی ورق گردانی کر رہی تھی کہ ایک فوٹوگرافر نے اس کی نظروں کو جکڑ لیا۔ یہ چارلس اسٹون ہوپ سوم اور اس کی دلہن کا فوٹو تھا دونوں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے کھکھلاتے خطبۂ نکاح کے بعد گرجا گھر سے باہر آرہے تھے۔

ٹریسی کے دل پر ایک گھونسہ سا لگا۔ اب چارلس کی تصویر اور اس تصویر میں اس کے ہونٹوں پر بے انتہا خوشی کی مسکراہٹ دیکھ کر ٹریسی کے دل میں غم و غصہ کی آندھیاں سی چلنے لگیں اور دماغ میں گرم گرم لاوے کے بلبلے بن کر پھٹنے لگے۔ ایک زمانے میں اس نے اس آدمی کے ساتھ زندگی گزارنے کا پلان بنایا تھا اور اس کمینے نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا تھا دوسروں نے ٹریسی کو برباد کر دیا تھا اور یہ خود غرض انسان خاموش رہا تھا' اس کا

PDF LIBRARY 0333-7412793

بچہ ضائع ہو گیا تھا اور خاندانی غرور اور نام نہاد شرافت میں مبتلا اس بلند تاریخ اور باعزت اور پروقار خاندان کے پتھر دل آدمی کے کان پر جوں نہ رینگتی تھی۔

لیکن وہ دوسرا دور تھا' دوسرا وقت تھا۔ دوسری جگہ تھی اور......دوسری دنیا تھی۔

"وہ ایک خواب تھا اور یہ...... حقیقت۔

اس نے دھڑام سے رسالہ بند کر دیا

ملاقات کے دنوں میں یہ معلوم کرنا آسان تھا کہ کون سی قیدی عورت کے دوست.....یا رشتے دار اس سے ملنے آتے تھے۔ اس دن قیدی عورتیں نہا دھو کر صاف ستھرے کپڑے پہنتیں اور میک اپ کرتی تھیں۔ ارنسٹائن ملاقات کے کمرے سے گنگناتی، مسکراتی اور بشاش لوٹتی۔

"میرا عاشق ہمیشہ سے ملنے آتا ہے۔ مجھ سے اس نے ٹریسی کو مطلع کیا" جب میں اس قید سے نکلوں گی تو وہ میرا منتظر ہوگا۔ جانتی ہو کیوں؟ اس لئے کہ میں نے اسے وہ دیا ہے جو کوئی دوسری عورت نے اسے نہ دیا"۔

ٹریسی اپنی الجھن نہ چھپا سکی، بولی:۔

"تمہارا مطلب ہے......جنسی؟"

"بالکل......وہی"

"لیکن یہاں تو......"

ان چاردیواری میں جو کچھ ہوتا ہے اس کا بیرونی دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہاں کبھی کبھی پکڑنے کے لئے اپنے آپ کو گرمی پہنچانے کے لئے دوسرے گرم بدن کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ یہاں جی چاہتا ہے کہ کوئی ہم سے لپٹ کر کہے کہ اسے ہم سے پیار

ہے۔ ہمیں اپنے آپ کو یہ احساس دلانے کی ضرورت ہوتی ہے کہ یہاں ہمارا کوئی ہے......کوئی ہے جسے ہمارا خیال ہے، ہماری فکر ہے۔ اب یہ احساس سچا ہو یا جھوٹا اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مثلاً خدا ہو یا نہ ہو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ البتہ اگر تم اس کے وجود کو تسلیم کرلو........چاہے اس کا وجود سرے سے نہ ہو......تو اس سے بڑی ڈھارس ہوتی ہے، بڑی تسکین ملتی ہے۔ تو بے بی بس یہی احساس تو ہے یہاں اور کچھ نہیں۔ لیکن جب میں بیرونی دنیا میں ہوتی ہوں تو ارنسٹائن کھل کر مسکرائی ہائے ہائے میری گرمی بس دیکھنے کے قابل ہوتی ہے۔ میرا جنسی جذبہ ساری بندشیں توڑ دیتا ہے۔ مختصراً یہ کہ میں بہت بھوکی عورت ہوتی ہوں باہر" ٹریسی کے لئے ایک بات معمہ بنی ہوئی تھی کہ آج اس نے اسے حل کرنے کا فیصلہ کرلیا۔

"ایک بات پوچھوں؟"

"ہم"

"ارنی! تم نے مجھے اپنی پناہ میں لے رکھا ہے، میری حفاظت کررہی ہو.... کیوں؟"

ارنسٹائن نے شانے اچکائے

پتہ نہیں وہ بولی۔

"میں واقعی جاننا چاہتی ہوں" ٹریسی سوچ سوچ کر اور بڑی احتیاط سے الفاظ کا انتخاب کررہی تھی" دوسری تمام جو تمہاری...... آہم.......دوست ہیں سو بالکل تمہاری ہیں۔ یعنی وہ تمہارے حکم کی تعمیل کرتی ہیں"۔

"اگر وہ ایسا نہ کریں تو میں ان کی ادھری دم کاٹ کر پھینک دوں"۔

"لیکن میرے ساتھ ایسا معاملہ نہیں ہے۔ کیوں؟"

ارنسٹائن چند منٹوں تک سوچ میں پڑ گئی۔ پھر بولی۔

"اچھا......تو سنو....... تمہارے پاس وہ چیز ہے جو مجھے پسند ہے، جو میں چاہتی ہوں۔ اور ٹریسی کے چہرے پر نفرت اور گھن دیکھ کر وہ جلدی سے بولی "نہیں نہیں۔ میرا مطلب" اس سے نہیں ہے وہ تو بہت ملتی ہے مجھے۔ تم شریف ہو......اور......اور......شائستہ ہو

PDF LIBRARY 0333-7412793

اور......وہ کیا کہتے ہیں......اعلیٰ درجے کی ہو......کیسے سمجھاؤں؟......یعنی......ان بے حد اعلیٰ خاندانی عورتوں جیسی جن کی رنگین تصویریں بڑے اور فیشن والے رسالوں میں چھپتی ہیں کہ چاندی کی چائے دانیوں میں سے نہایت خوبصورت پیالیوں میں چائے انڈیل رہی ہیں"۔ یعنی سچ مچ کی محترمائیں......خواتین......ایسی ہو تم۔ وہ اعلیٰ درجے کی دنیا ہے تمہاری۔ نہ کہ یہ گندی اور ناپاک دنیا۔ ہاں بے بی! یہ تمہاری دنیا نہیں ہے۔ میں جانتی نہیں کہ باہر تم کس قسم کے لفڑے میں پھنس گئی لیکن میرا خیال ہے......اور شاید غلط نہیں ہے کہ......کسی حرامی نے تمہیں پھنسا دیا ہے" ارنسٹائن نے ٹریسی کی طرف دیکھا اور

تقریباً شرماتے ہوئے کہا "بے بی زندگی میں میرا اچھے لوگوں سے واسطہ نہیں پڑا اور نہ ہی مجھے اچھے لوگ ملتے ہیں۔ تم پہلی ہو اس نے منہ دوسری طرف پھیرلیا اور اب وہ بولی تو اس کے الفاظ بمشکل سنے جاسکے تھے اور تمہارے بچے کے ضائع ہونے کا مجھے افسوس ہے......سچ کہتی ہوں بے بی بہت افسوس ہے"۔

اس رات جب روشنیاں بجھا دی گئیں تو گھپ اندھیرے میں ٹریسی نے سرگوشی میں کہا:۔

"ارنی!"

"ہم"

"میرا یہاں سے فرار ہونا ضروری ہے۔ میری مدد کرو ارنی۔ پلیز"

"دیکھو یار۔ میں نیند بلانے کی کوشش کررہی ہوں اس لئے تم بکواس بند کرو۔ سنا؟"

PDF LIBRARY 0333-7412793

پھر ایک دن بندی خانے کی مخصوص "بھیدی بولی" سے ارنسٹائن نے ٹریسی کو متعارف کیا۔

میدان میں عورتوں کی مختلف ٹولیاں معروف گفتگو تھیں۔

"یہ نرگاؤ نہ یں ہے؟ سو اس نے لنگوٹ کھول دیا ہے بھر کے لئے آنٹ میں آگئی ہے ب سے اسے لمبے چمچے سے کھانا پڑتا ہے"

"چھوٹی تھی وہ لیکن انہوں نے اسے برف باری میں پکڑلیا اور ایک پتھر پڑے ٹھولے نے اسے قصائی کے سپرد کردیا۔ چنانچہ یوں اس کے گیٹ اپ کا خاتمہ ہوا۔ الوداع' روبی الوداع......"

ٹریسی کے لئے تو یہ ایک ادق زبان تھی

"کیا باتیں کررہی ہیں یہ؟" اس نے پوچھا

اور ارنسٹائن مارے ہنسی کے لوٹ پوٹ ہوگئی۔

"اری لڑکی! تم انگریزی نہیں جانتیں؟" وہ بولی "جب کوئی ہم جنسیت پسند عورت لنگوٹ کھولتی ہے" تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اب وہ "سانڈ" نہیں رہی بلکہ "میری

فارم" بن گئی۔ یعنی شوہر سے بیوی بن گئی یا "مردانہ" بن گئی بھر کے لئے آنٹ میں آئی ہے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جوان......یعنی تمہارے جیسی......اور کچی چھوکری سے بچھڑ گئی ہے۔ جس پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا چنانچہ اس سے دور ہی رہو....وہ "چھوٹی ہے" کے معنی یہ ہیں کہ اس کی قید کی سزا اب ختم ہونے کے قریب ہے لیکن وہ برف باری میں پکڑی گئی یعنی منشیات لیتے ہوئی پکڑی گئی۔ پتھر پڑا ٹھولا یعنی وہ جو قانون کے اندر رہتا ہو' اس کی سخت پابندی کرتا ہو اور رشوت وغیرہ نہ لیتا ہو۔ قصائی کے معنی ہیں بندی خانے کے ڈاکٹر"

"اور یہ روبی ڈو اور گیٹ اپ کیا ہیں؟"

"روبی ڈو یعنی دل پر چھوٹنا اور گیٹ اپ رہائی کا دن"

ٹریسی جانتی تھی کہ وہ ان دو میں سے کسی کا بھی انتظار نہیں کرے گی'

دوسرے دن تفریح گاہ میں دیوانی برتھا اور ارنسٹائن میں جھڑپ ہوگئی۔

محافظوں کی نگرانی میں قیدی عورتیں "سوفٹ بال" کھیل رہیں تھیں دیونی برتھا جس پر دو بلے چڑھ گئے تھے' بلے بازی کررہی تھی۔ اس نے تیسری دفعہ بلا گھما کر گیند کو مارا اور "بینر" کی طرف بھاگی جسے ٹریسی "کور" کررہی تھی۔ دیونی برتھا ٹریسی سے ٹکرا گئی' ٹریسی اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور چت گری۔ دوسرے ہی لمحے دیونی برتھا اس پر سوار تھی اور اس کے ہاتھ ٹریسی کی رانوں کے درمیان داخل ہوچکے تھے۔

"رنڈی کی بچی" برتھا نے تیز سانسوں کے درمیان سرگوشی میں کہا "آج تک کسی نے برتھا کو "نا" نہیں کہا۔ آج رات میں آؤں گی تیرے پاس اور تیری دھجیاں اڑادوں گی"

ٹریسی آزاد ہونے کے لئے دیوانہ وار ہاتھ پاؤں چلا رہی تھی کہ یکایک کسی نے دیوانی برتھا کو اس پر سے اٹھا لیا۔ یہ ارنسٹائن تھی جو سویڈ دیونی کو گردن سے دبوچے اس کا دم گھونٹ رہی تھی۔

"غلیظ کتیا" ارنسٹائن دہاڑی میں نے پہلے ہی خبردار کردیا تھا۔ تجھے" اور اس نے برتھا کے چہرے پر اپنے ناخن چلادئے۔

"ہائے میری آنکھیں" برتھا چلائی "مجھے اندھی کردیا سا ورنی نے" اور اس نے ارنسٹائن

کی دونوں چھاتیاں پکڑ کر پوری قوت سے کھینچنی شروع کردیں جیسے انہیں اکھاڑ دے گی۔ دونوں عورتیں ایک دوسرے کو نوچ کھسوٹ کررہی تھیں کہ چار محافظ دوڑے آئے۔ اور پانچ منٹ کی کوششوں کے بعد دونوں عورتوں کو الگ کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ دونوں عورتوں کو اسپتال لے جایا گیا۔

اس دن رات گئے ارنسٹائن کوٹھڑی میں واپس آئی۔ لولا اور پولیتا اس کے بستر کی طرف دوڑ پڑیں اظہار افسوس کرنے اور اس کی ڈھارس بندھانے۔

"اچھی تو ہونا؟" ٹریسی نے سرگوشی کی۔

"بالکل" ارنسٹائن نے اسے مطلع کیا۔ اس کی آواز گھٹی ہوئی تھی اور ٹریسی سوچنے لگی کہ خدا جانے کتنی تکلیف میں ہے یہ۔

"بے بی! اب میری سزا ہفتہ بھر میں پوری ہورہی ہے" ارنسٹائن نے ٹریسی سے کہا "چنانچہ میں اس جہنم سے نکل رہی ہوں۔ اب تمہارے لئے بڑی مشکل پیدا ہوگئی ہے۔ وہ حرامی برتھا تمہیں نہ چھوڑے گی اب۔ اور جب وہ تمہارے ساتھ اپنی خواہش پوری کرلے گی' دل بھر جائے گا اس کا تم سے تو وہ تمہیں مار ڈالے گی"

دونوں عورتیں اندھیرے میں خاموش پڑی رہیں۔ آخر کار ارنسٹائن نے کہا:۔

"اب وقت آگیا ہے کہ شاید کہ ہم تمہارے یہاں سے فرار ہونے کے مسئلے پر سنجیدگی سے غور کریں"۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

وارڈن بینگن نے کہا۔ کل ایمی کی آیا۔ اجوڈی جارہی ہے"

اس کی بیوی سوایلن نے حیرت سے اپنے شوہر کی طرف دیکھا اور بولی:۔

"کیوں؟ ہماری لڑکی اس سے بے حد مانوس ہوگئی ہے"

"جانتا ہوں"

"پھر؟"

"اس کی سزا کی مدت ختم ہورہی ہے"

"تو؟"

"کل صبح اسے رہا کردیا جائے گا"

وہ دونوں اپنے چھوٹے' خوبصورت اور پر تکلف بنگلے میں بیٹھے ناشتہ کررہے تھے یہ بنگلہ وارڈن بینگن کو تادم ملازمت' یعنی جب تک اس کا تبادلہ نہیں ہو جاتا...... سرکار کی طرف سے رہائش گاہ کے طور پر ملا تھا۔ اس ملازمت میں جو دوسری سہولتیں عطا کی گئی تھیں ان میں خصوصیت سے ایک باورچی ' ایک ملازمہ' ایک شوفر اور ان کی بیٹی کے لئے ایک آیا بھی شامل تھی اور ساری کی ساری سہولتیں سرکاری تھیں۔ ان کی ایک لڑکی کی عمر پانچ برس کی تھی۔ یہ سارے کے سارے ملازم سزا یافتہ قیدی تھے جنہیں یہاں کی

PDFLIBRARY 0333-7412793

اصطلاح میں "معتمد" کہا جاتا تھا۔ پانچ برس پہلے جب سوایلن اپنے شوہر کے ساتھ یہاں آئی تھی تو بے حد پریشان تھی اور بنگلہ چھوڑ کر بندی خانے کی حدود چھوڑ کر کہیں جاتی نہ تھی۔ بڑی تشویش اور وحشت تو اس بات کی تھی کہ گھر کے سارے ہی خدمتگار سزا یافتہ مجرم تھے یعنی اس کا گھر صحیح معنوں میں مجرموں سے بھرا ہوا تھا۔

"یہ تم نے کیسے یقین کرلیا کہ یہ سارے لوگ ہمارے یہاں چوری نہ کریں گے اور کسی رات کو ہمارے گلے نہ کاٹ دیں گے؟" اس نے اپنے شوہر سے بے حد خوف زدہ انداز میں پوچھا۔

"اگر انہوں نے ایسا کیا" وراڈن بینگن نے جواب دیا "تو میں ان حرامیوں کی رپورٹ کردوں گا"

بہرحال وہ اپنی بیوی کو مطمئن تو نہ کرسکا البتہ اسے مجرم نوکر رکھنے پر راضی کرلیا۔ لیکن سوایلن کا خوف بے بنیاد ثابت ہوا۔ یہ "معتمد" اپنے اچھے اخلاق' عمدہ چال چلن اور تابعداری کا ثبوت دے کر وارڈن پر اچھا اثر ڈالنے کی کوشش کرتے تھے یا کرتی تھیں کہ ان کی سزا کی معیاد میں کمی کردی جائے' چنانچہ یہ ملازم اور ملازمائیں سخت ایماندار' فرض شناس اور اطاعت گزار ثابت ہوتی تھیں۔

"اب ایک نئی مشکل ہے"۔ سوایلن نے کہا "دراصل جوڈی پر مجھے اتنا بھروسہ ہوگیا تھا کہ میں اس خیال مطمئن تھی کہ اب میں ایمی کو اس کے بھروسے پر چھوڑ کر کہیں بھی جاسکوں گی بے فکری سے"۔

بے شک وہ جوڈی کی بھلائی چاہتی تھی اور خوش تھی کہ وہ رہا ہورہی تھی لیکن دوسری طرف وہ اسے چھوڑنے کے لئے بھی تیار نہ تھی۔ کون جانے ایمی کی نئی آیا کس قسم کی عورت ہوگی؟ اجنبی عورتیں بچوں کے ساتھ جو کچھ کرتیں ہیں اس کی بڑی ہی خوفناک اور دہشت انگیز کہانیاں اس نے سن رکھی تھیں۔

"جارج! کوئی خاص معتمد ہے تمہاری نظر میں جو جوڈی کی جگہ لے سکے؟" سوایلن نے شوہر سے پوچھا۔

وارڈن بینگن نے اس مسئلے پر خوب غور کیا تھا۔

کم سے کم ایک درجن ایسی معتمد تھیں جو ان کی بیٹی کو کھلا سکتی اور آیا کی خد
انجام دے سکتی تھیں لیکن ٹریسی اس کے دماغ پر جم گئی تھی۔ اس کے کیس میں کوئی
بات تھی جو بینگن کے لئے پریشانی اور الجھن کا باعث بنی ہوئی تھی۔ پچھلے پندرہ برس
ماہر جرمیات رہ چکا تھا اور اس بات پر بجا طور پر فخر کرتا تھا کہ وہ مجرموں کی اور ان کے
کی نفسیاتی تشخیص کر لیتا تھا۔ اس کے ماتحت جو مجرمائیں تھیں ان میں سے اکثر پیشہ
تھیں' اکثر عادی تھیں' کچھ ایسی تھیں جو جذبات کی رو میں یا غصے میں کوئی جرم کر بیٹھ
لیکن بینگن کی تشخیص کے مطابق ٹریسی ان میں سے کسی درجہ اور قسم میں نہ آتی تھی
کے "میں بے گناہ ہوں" کے احتجاج سے وہ متاثر نہ ہوا تھا کیونکہ ہر مجرم یہی کہتا
باعث پریشانی وہ لوگ تھے جنہوں نے سازش کر کے ٹریسی کو بندی خانے میں بھجوایا تھا
وارڈن کا انتخاب شہر کی نامور اور مقتدر ہستیوں کی ایک کمیٹی کرتی تھی جس کا صدر ریاست
کا ایک گورنر ہوتا تھا ہر چند کہ بینگن نے نیو اورلنس کی اس کمیٹی کے اراکین کا ریاست
میں کوئی بھی حصہ لینے سے انکار کر دیا تھا اس کے باوجود وہ ان اراکین کے سرداروں
اچھی طرح واقف تھا۔

جو رومانو مافیا کا ممبر تھا۔ انتھونی ارساتی کا ہتھیار اور بایاں بازو۔

پیری پوپ:۔ جس نے ٹریسی کے کیس کی پیروی کی تھی۔ وہ ارساتی اور.... جو رو
سے روپیہ لیتا تھا' اور ان کا غلام تھا۔

جج ہنسری لارنس:۔ وہ بھی ارساتی اور رومانو کا زر خرید تھا۔ چنانچہ ٹریسی بلاشبہ ایک
زبردست سازش کا شکار تھی۔ اس کی سزا سے سخت فریب کی بو آتی تھی۔

اور اب وارڈن بینگن نے آخری فیصلہ کر لیا چنانچہ اس نے اپنی بیوی سے کہا:

"ہاں۔ ایک ہے میری نظر میں"۔

بندی خانے کے باورچی خانے میں ایک گوشہ ایسا تھا جو چوبی تختے لگا کر الگ کر دیا
اور اس میں فارمیکا کی سطح والی ایک میز اور چار کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ صرف یہی ایک

تھی جہاں مناسب تنہائی یا تخلیہ میسر آتا تھا۔

وقت ارنسٹائن اور ٹریسی' دس منٹ کے وقفے میں' اس گوشے میں بیٹھی کافی
رہی تھیں۔

میں سمجھتی ہوں کہ اب تمہیں مجھے بتا دینا چاہئے کہ تم یہاں سے فرار ہونے کے
زیادہ بے قرار کیوں ہو رہی ہو"۔ ارنسٹائن نے کہا۔

سوچ میں پڑ گئی کیا وہ ارنسٹائن پر بھروسا کر سکتی تھی؟ اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ

باہر..... چند لوگ ایسے ہیں جنہوں نے مجھ سے اور میرے خاندان سے.... زبردست
ہے۔ ان سے نپٹنے کے لئے مجھے باہر نکلنا ہوگا"۔

ہاں؟ کیا کیا ان لوگوں نے"

نے رک رک کر کہا اور اس کے منہ سے نکلتا ہوا ہر لفظ کرب کا ایک قطرہ تھا۔

میری ماں کی جان لی انہوں نے"

کون ہیں یہ لوگ؟"

میں سمجھتی ہوں کہ میں نے نام بتا دیئے تو تمہارے لئے کوئی فرق نہیں پڑے گا کیوں
ان لوگوں کو شاید جانتی نہیں"

"پھر بھی"

"جو رومانو۔ پیری پوپ۔ ایک جج ہے جس کا نام ہنسری لارنس۔ انتھونی ارساتی...."

ارنسٹائن حیرت سے منہ کھولے ٹریسی کی صورت تک رہی تھی۔

"میرے خدا تم مجھے آزما رہی ہو یا بنا رہی ہو' لڑکی؟" وہ بولی
کو تعجب ہوا

"تو نے سنے ہیں ان کے نام؟"

"سنے ہیں؟ ارے کس نے نہیں سنے؟ اس نیو اورلنس میں ارساتی اور رومانو کی
اور رضامندی کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ کوئی کام نہیں ہوتا۔ تم ان کے ساتھ نہیں

PDF LIBRARY 0333-7412793

الجھ سکتیں بے بی۔ یہ لوگ تمہیں دھوئیں کی طرح اڑادیں گے۔"

ٹریسی نے سپاٹ آواز میں کہا: "وہ مجھے اڑا چکے ارنی"

ارنسٹائن نے ادھرادھر دیکھا کہ کوئی ان کی باتیں تو نہیں سن رہا۔ پھر کہا:۔

"یا تو تمہارا دماغ چل گیا ہے یا تم حد سے زیادہ احمق ہو کہ اچھوتوں کے متعلق بات کر رہی ہو۔" اس نے نفی میں سرہلایا "اچھوت کا مطلب جانتی ہونا؟ ان لوگوں کو چھونا ممکن نہیں فوراً بھول جاؤ انہیں اور ان کے متعلق۔"

"نہیں۔ نہیں بھول سکتی۔ مجھے یہاں سے فرار ہونا ہے۔ ہو سکتی ہوں یا نہیں؟"

ارنسٹائن بہت دیر تک خاموش رہی پھر بولی:۔

"اس کے متعلق ہم میدان میں بات کریں گے۔"

اور وہ میدان میں تھیں سب سے الگ ایک گوشے میں۔

"اس جہنم سے بارہ قیدیوں نے فرار ہونے کی کوشش کی" ارنسٹائن کہہ رہی تھی "دو قیدی عورتوں کے گولی لگی اور وہ ماری گئیں۔ رہیں باقی دس تو وہ پکڑی گئیں اور انہیں یہاں واپس لایا گیا۔"

ٹریسی نے کوئی تبصرہ نہ کیا چنانچہ ارنسٹائن نے سلسلہ کلام جاری تھا "یہاں جوتا اور ......چوبرجی...... سو اس پر چوبیس گھنٹے محافظ کھڑے رہتے ہیں مشین گنیں لئے اور سالے اول درجے کے حرام کے پلے ہیں۔ اگر کوئی قیدی فرار ہونے میں کامیاب ہو جائے تو ان محافظوں کی نوکری چلی جائے اس لئے یہ سالے گولی پہلے چلاتے ہیں اور دیکھتے بعد میں ہیں۔ بندی خانے کے چاروں طرف کانٹے دار تاروں کی باڑ ہے۔ اور اگر تم اس سے نکل گئیں کسی طرح اور محافظوں کی مشین گنوں سے بچ گئیں تو ان سالوں کے شکاری کتے جو ایسے دوزی عفریت ہیں کہ چھوٹے سے چھوٹے مچھر کا بھی کھوج لگا لیتے ہیں۔ یہاں سے چند میل آگے نیشنل گارڈ اسٹیشن ہے اور جب کوئی قیدی نکل بھاگتا ہے تو وہ اس کی تلاش

میں ہیلی کاپٹر استعمال کرتے ہیں جو سرچ لائٹوں اور بندوقوں سے لیس ہوتے ہیں اور لڑکی کسی کو پرواہ نہیں ہوتی کہ یہ حرامی تمہیں زندہ واپس لاتے ہیں یا مردہ۔ البتہ ان لوگوں کے نزدیک مردہ لانا بہتر ہوتا ہے کہ اس طرح دوسرے قیدیوں کی جو فرار ہونے کی سوچ رہی ہوں۔ ہمت ٹوٹ جاتی ہے۔"

"اس کے باوجود فرار کی کوششیں کی گئی ہیں" ٹریسی نے کہا

"جو فرار ہوئی ہیں انہیں باہر سے مدد ملی ہے ..... ان دوستوں سے جنہوں نے پستول اور روپے اور کپڑے اندر اسمگل کئے تھے اور پھر ان کے لئے باہر کاریں تیار کھڑی تھیں"

ارنسٹائن نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر بولی "اس کے باوجود وہ پکڑی گئیں۔"

"مجھے نہ پکڑ پائیں گے" ٹریسی نے کہا

میٹرن ان کی طرف آرہی تھی۔ اس نے دور سے ہی چیخ کر ٹریسی سے کہا:۔

"وارڈن بینگن بلا رہے ہیں تمہیں۔ فوراً چلو۔ آن دی ڈبل"

"ہمیں اپنی بچی کی دیکھ بھال کے لئے ایک عورت کی ضرورت ہے" وارڈن بینگن نے کہا "یہ ایک رضاکارانہ خدمت ہے۔ کوئی مجبوری اور زبردستی نہیں ہے۔ تم نہ چاہو یہ کام کرنا تو بے شک انکار کر سکتی ہو۔"

"ہمیں اپنی بچی کی دیکھ بھال کے لئے ایک عورت کی ضرورت ہے" وارڈن بینگن نے کہا "یہ ایک رضاکارنہ خدمت ہے۔ کوئی مجبوری اور زبردستی نہیں ہے۔ تم نہ چاہو یہ کام کرنا تو بے شک انکار کر سکتی ہو۔"

"ہمیں اپنی بچی کی دیکھ بھال کے لئے ایک عورت کی ضرورت ہے" ٹریسی کے خیالات تیزی سے بھاگ رہے تھے۔ ان سے ہو سکتا ہے کہ اس کے فرار کی راہیں آسان ہو جائیں۔ وارڈن کے بنگلے میں کام کرنے سے وہ بندی خانے کے محل وقوع اور جغرافیہ کے متعلق شاید زیادہ اور کار آمد معلومات حاصل کر سکتی تھی۔

"جی ہاں" اس نے جواب دیا "میں کیا کروں گی یہ کام"

وارڈن جارج بینگن خوش ہوگیا۔ پتہ نہیں کیوں اسے یہ عجیب سا احساس تھا کہ وہ اس

PDF LIBRARY 0333-7412793

عورت کا کسی نہ کسی طرح سے قصور وار ہے۔

"شکریہ۔ ہاں۔ اس خدمت کے لئے تمہیں ایک گھنٹے کے ساٹھ سینٹ ملیں گے۔ اس حساب سے یہ کل رقم ہر مہینے کے آخر میں تمہارے اکاؤنٹ میں جمع کروی جائے گی۔"

قیدیوں کے ہاتھ میں روپیہ دینا منع تھا اور انہیں روپیہ دینے کی اجازت نہ تھی چنانچہ وہ سارا روپیہ جو انہیں ایک یا دوسرے واسطے سے ملتا تھا وہ سارا کا سارا جمع کیا جاتا تھا اور ان کی رہائی پر ان کے حوالے کردیا جاتا تھا۔

"میں یہاں نہ رہوں گی مہینے کے آخر میں" ٹریسی نے سوچا لیکن وارڈن سے کہا "جی بہت اچھا"

"تو کل صبح سے کام شروع کردو۔ ہیڈ میٹرن تمہیں کام کی نوعیت سمجھادیں گی"

"شکریہ' وارڈن صاحب"

اس نے ٹریسی کی طرف دیکھا اور اس کا جی چاہا کہ وہ کچھ اور بھی کہے۔ لیکن کیا کہے یہ وہ نہ جانتا تھا۔ چنانچہ بولا:۔ "بس۔ تم جاسکتی ہو"

ٹریسی نے یہ خبر سیاہ فام ارنسٹائن کو سنائی تو اس نے سوچتے ہوئے کہا:۔

"مطلب اس کا یہ ہوا کہ وہ تمہیں معتمد بنانے جارہے ہیں۔ بندی خانے میں تمہیں آزادی میسر ہوگی اور اس طرح تمہارا یہاں سے بھاگ نکلنا قدرے آسان ہوجائے گا۔"

"کیسے کرنا ہے مجھے؟" ٹریسی نے پوچھا۔

"تین طریقے ہیں اور تینوں خطرناک۔ پہلا یہ کہ چپکے سے چوہیا کی طرح نکل جاؤ کسی رات کو۔ چیونگ گم سے اپنی کوٹھری اور کوریڈور کے دروازے کے تالے جام کردو۔ چپکے سے باہر نکل جاؤ' کانٹے دار تاروں پر کمبل ڈالو اور اس پر سے دوسری طرف اتر کر بس بھاگ پڑو۔"

اور شکاری کتوں اور ہیلی کاپٹروں کو تعاقب میں لگالو۔ اور ٹریسی کو یوں محسوس ہوا کہ

PDF LIBRARY 0333-7412793

جیسے محافظوں کی مشین گنوں کی گولیاں اس کے بدن کو چھلنی کررہی تھیں۔ وہ کانپ گئی۔

"دوسرے طریقے کیا ہیں؟" اس نے پوچھا۔

اور دوسرا طریقہ ہے داداگیری سے فرار۔ یعنی پستول کا استعمال کرو اور کسی کو بطور یرغمال اپنے ساتھ لے جاؤ۔ اب اگر تم پکڑی گئیں تو تمہاری دم میں سونے کی کیل جڑدی جائے گی"

ٹریسی نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا تو اس نے تشریح کی:۔

"یعنی تمہاری سزا میں دو سے پانچ برس تک کا اضافہ کردیا جائے گا"

"اور تیسرا راستہ؟"

"چھوڑ چھٹ کر چلتے بنا۔ یہ طریقہ ان معتمدوں کے لئے ہے جن کی سپرد بندی خانے سے باہر کا کام کیا جاتا ہے۔ لڑکی! ایک دفعہ باہر پہنچ جانے کے بعد تمہیں بس نکلی نہیں سمجھنا ہے"

ٹریسی نے اس تیسرے طریقے پر غور کیا۔ روپیہ اور کار کے بغیر اس تیسرے طریقے سے بھی کامیابی کی کوئی امید نہ تھی۔

"ان لوگوں کو پتہ چل ہی جائے گا کہ میں کس طرف گئی ہوں۔ پھر نتیجہ معلوم" وہ بولی

ارنسٹائن نے ٹھنڈا سانس لے کر کہا:۔

"لڑکی! یہاں سے فرار ہونے اور پھر بچ نکلنے کا کوئی مکمل طریقہ نہیں ہے۔ اسی لئے آج تک کوئی کامیاب نہیں ہوا۔"

"لیکن میں ہوں گی" ٹریسی نے بڑے یقین سے دل میں کہا "ضروری ہوں گی"

علی الصبح اسے وارڈن بینگن کے گھر لے جایا گیا۔ اور یہ اس کی قید کا پانچواں مہینہ

تھا۔

وارڈن کی بیوی اور بچی سے ملاقات کرنے کے خیال نے ہی اسے ازحد گھبراہٹ اور اعصابی ہیجان میں مبتلا کر رکھا تھا کیونکہ اسے بہرحال یہ کام کرنا تھا کہ یہ اس کی آزادی کی کنجی تھی۔ وہ دھڑکتا دل لئے خاصے بڑے اور خوبصورت باورچی خانے میں داخل ہوئی اور بیٹھ گئی وہ اپنے ماتھے پر سے پسینے کے قطرے پونچھ رہی تھی اور بغل میں سے بہتے ہوئے پسینے کو محسوس کر رہی تھیں۔

ہلکے گلابی رنگ کا خانہ داری کا چغہ پہنے ایک عورت دروازے میں نمودار ہوئی۔ وہ بولی "صبح بخیر"

"صبح بخیر"

عورت بیٹھنے لگی لیکن پھر اپنا ارادہ بدل دیا اور کھڑی ہی رہی۔ یہ وارڈن کی بیوی سوالین تھی۔ بشاش چہرے اور بھورے بالوں والی عورت جس کی عمر تیس کے لگ بھگ تھی اور طبیعت میں بے چینی' بے اعتباری اور سراسیمگی تھی۔ ہر بات میں میں میخ نکالنے کی عادی تھی۔ چنانچہ مجرم خادماؤں سے کیا سلوک کرنا مناسب ہوگا یا ان سے کیسا برتاؤ کرنا چاہئے۔ اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہ کر سکتی تھی۔ یہ بے چینی اور دل کی تلملاہٹ تھی جس نے اس کے بدن پر بوٹی نہ چڑھنے دی تھی۔ چنانچہ وہ دبلی پتلی ہی رہ گئی تھی۔ تو کیا برتاؤ کرے یا حقیر قیدی عورتوں کا سا سلوک کرے' منشیات کی عادی' چور اچکی اور خونی عورتوں کے درمیان رہنے اور اپنے یہاں بطور ملازمہ رکھنے کا خیال تک اس کے لئے سوہان روح بنا ہوا تھا۔

"میں مسز بینگٹن ہوں" اس نے بے چین اور مشکوک آواز میں کہنا شروع کیا "ایمی تقریباً پانچ برسوں کی ہے اور تم جانتی ہی ہوگی کہ بچے اس عمر میں ذرا نچلے نہیں بیٹھتے چنانچہ میں سمجھتی ہوں ہر دم اس پر نگاہ رکھنی ہوگی۔ یعنی اسے نظروں سے دور نہیں ہونے دینا ہے۔"

اس نے ٹریسی کے بائیں ہاتھ کی طرف کنکھیوں سے دیکھا۔ اس کی انگلی میں شادی کی انگوٹھی نہ تھی لیکن اس کا ہونا یا نہ ہونا بے معنی ہوتا ہے ان دنوں اس علامت کی کوئی

PDF LIBRARY 0333-7412793

اہمیت ہی نہیں رہ گئی اب "خصوصاً کم ذاتوں میں" سوالین نے دل ہی دل میں کہا۔

چند ثانیوں کے توقف کے بعد اس نے بڑی صفائی سے پوچھا۔

"بچے ہیں تمہارے؟"

اس کو اپنا بچہ یاد آگیا جو پیدا نہ ہوا تھا اور نہ اب ہوگا۔

"نہیں" اس نے جواب دیا۔

"اوہ!" سوالین بولی۔

اس کم عمر عورت نے اسے گڑبڑا دیا تھا۔ یہ قطعی ایسی نہ تھی جیسی کہ سوالین کی توقع تھی۔ اس عورت میں شائستگی اور تقریباً پاکیزگی تھی۔

"میں ایمی کو لے آتی ہوں" اس نے کہا اور تیزی سے باہر نکل گئی۔

اور اب ٹریسی نے چاروں طرف دیکھا۔ خاصا بڑا بنگلہ تھا۔ بے حد صاف ستھرا اور فرنیچر سے سجا ہوا۔ اور ٹریسی کو ایسا معلوم ہوا کہ وہ کئی برسوں کے بعد آج پہلی دفعہ کسی کے گھر میں آئی ہے۔ یہ "گھر" تو کسی دوسری دنیا کا ایک حصہ بن گیا تھا اس کے لئے اس دنیا کا جو "دوسری طرف" تھی۔

سوالین کمرے میں واپس آئی۔ اس نے ایک بچی کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔

"ایمی! یہ ہیں ......"

وہ گڑبڑا گئی۔ قیدی کا تعارف کیسے کرایا جائے؟ اس کے نام سے یا خاندانی نام سے؟

اور تب اس نے ایک سمجھوتہ کر لیا۔ "ایمی! یہ ہیں ٹریسی وٹمنی"

"ہئی" ایمی نے کہا۔

وہ اپنی ماں کی طرح ہی دبلی پتلی تھی نیلی آنکھیں قدرے دھنسی ہوئی تھیں اور ان میں ذہانت کی چمک تھی وہ خوبصورت نہ تھی لیکن اس میں ایسا دوستانہ اور نمایاں خلوص تھا جو دل کو موہ لیتا تھا۔ لیکن میں اپنے دل پر اس کا اثر نہ ہونے دوں گی "ٹریسی نے دل ہی میں فیصلہ کیا۔

"تم میری نئی ہو؟" ایمی نے پوچھا۔

"بات یہ ہے کہ ..... ہم ..... تمہاری دیکھ بھال کرنے میں' میں تمہاری اماں کا ہاتھ بٹاؤں گی۔"

"یہ معلوم ہے تمہیں کہ جوڈی چلی گئی ہے؟" "تم بھی جاؤ گی جلدی؟"

"نہیں" ٹریسی نے دل میں کہا پھر بولی "امی! میں طویل مدت تک یہاں رہوں گی۔"

"اور یہ اچھا ہی ہے" سوالین نے خوش ہو کر کہا۔ لیکن پھر فوراً ہی اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا اور وہ بڑبڑا کر بولی "میرا مطلب ہے ....."

اور وہ دفعتاً" باورچی خانے میں تیزی سے گھومنے اور ٹریسی کو اس کے فرائض بتانے لگی۔

"تم اپنا کھانا امی کے ساتھ کھاؤ گی؟" صبح ناشتہ تیار کرو گی اور امی کے ساتھ کھیلو گی۔ دوپہر کا کھانا یہاں باورچی بنائے گا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد امی قیلولہ کرنے کی عادی ہے۔ سہ پہر کو وہ فارم میں تفریح کرتی ہے۔ میں سمجھتی ہوں بڑھتی ہوئی چیزوں کو دیکھ کر بچے کا دماغ تیز ہوتا ہے اور سوچنے اور سمجھنے کی قوتیں بڑھتی ہیں۔ تمہارا کیا خیال ہے؟"

"صحیح کہا آپ نے۔"

فارم مرکزی بندی خانے کے دوسری طرف تھا اور بیس ایکڑ کے رقبے میں تھا "معتمد" اس کی دیکھ بھال کرتی تھیں۔ فارم کے بیچ میں آبپاشی کے لئے ایک کافی بڑا تالاب بنایا گیا تھا۔ یہ تالاب قدرتی نہ تھا۔ جس کے چاروں طرف پکی دیوار تھی جو اس کی سطح سے بلند تھی۔ چنانچہ یہ اس کی منڈیر بھی تھی۔

بعد کے پانچ دن ٹریسی کے لئے گویا نئی زندگی کے دن تھے۔

اگر حالات مختلف ہوتے تو بندی خانے کی چار دیواری سے باہر آ کر وہ اطمینان کا سانس لیتی' آزادی کا احساس ہوتا اسے کہ وہ دیہات کی کھلی فضا اور فارم میں آزادی سے گھومنے پھرنے سے بے حد لطف اندوز ہوتی۔ لیکن اس پر تو فرار ہونے کا بھوت سوار تھا اور وہ اس کے علاوہ اور کچھ سوچتی ہی نہ تھی۔

امی کے ساتھ اس کی ڈیوٹی ختم ہو جاتی تو اسے بندی خانے میں واپس جانا پڑتا تھا۔ ہر

PDFLIBRARY 0333-7412793

رات اسے اس کی کوٹھری میں بند کیا جاتا لیکن دن میں اسے "کھول" دیا جاتا جس طرح کہ ہر رات مویشیوں کو باڑے میں بند کیا جاتا اور دن کو کھول دیا جاتا ہے۔

بندی خانے کے باورچی خانے میں ناشتہ کرنے کے بعد وہ وارڈن کے بنگلے میں پہنچ کر امی کے لئے ناشتہ تیار کرتی۔ اس نے باورچن جینا سے بہت سے کھانے پکانے سیکھ لئے تھے۔ اور وارڈن کے نعمت خانے میں پکانے کی اتنی بہت سی اور انواع و اقسام کی چیزیں دیکھ کر اس کا دل انواع و اقسام کھانے پکانے کو مچل اٹھتا تھا۔ لیکن امی کو سادہ ناشتہ پسند تھا۔ جو کا دلیہ یا دودھ اور پھلوں کا رس۔ ناشتہ سے فارغ ہو کر وہ امی کے ساتھ مختلف قسم کے کھیل کھیلتی یا اسے کتابوں میں سے کہانیاں پڑھ کر سناتی اور غیر شعوری طور پر ٹریسی بچی کو وہ کھیل سکھانے لگی جو خود اس کی ماں اس کے ساتھ کھیلا کرتی تھی۔

امی کو گڈے بے حد پسند تھے چنانچہ ٹریسی نے ایک پھٹی پرانی جراب سے گڈا بنایا امی کے لئے جو چیز بنی ..... وہ لومڑی اور بطخ کی کوئی درمیانی چیز تھی۔

ہائے۔ بہت خوبصورت ہے یہ تو" امی نے بڑے خلوص سے کہا۔

ٹریسی گڈوں سے مختلف زبانوں میں باتیں کرواتی تھی۔ فرانسیسی' جرمنی اور اطالوی اور امی کو سب سے زیادہ جو زبان پسند تھی وہ پولیتا کی میکسیکن بولی تھی۔ ٹریسی بچی کے بشرے پر خوشی دیکھتی تو فوراً سوچتی:

"نہیں۔ میں اس سے پیار نہ کروں گی۔ یہ لڑکی تو میرے فرار کا ایک ذریعہ ہے۔"

امی سہ پہر کو سو کر بیدار ہوتی تو وہ دونوں تفریح کو نکل جاتیں اور دور دور تک کا چکر لگاتیں اور ان سیرسپاٹوں میں ٹریسی خصوصیت سے بندی خانے کے احاطوں کے ان خطوں میں جاتی جو اس نے پہلے نہ دیکھے تھے۔ اور بڑے غور سے تنقیدی نگاہ سے ہر راستے اور ہر پھاٹک کو دیکھتی اور یہ بھی دیکھتی کہ پھاٹکوں پر کتنے سنتری پہرہ دیتے تھے اور یہ کہ پہرہ کب بدلتا تھا اور یہ بات اس پر بہت جلد ظاہر ہو گئی کہ فرار کے وہ تمام طریقے' جن پر اس نے ارنسٹائن سے بحث کی تھی' محض بے کار تھے اور ان میں سے ایک پر بھی عمل کر کے کامیاب ہونا ممکن نہ تھا۔

"بندی خانے میں جو ٹرک آتے ہیں چیزیں پہنچانے' ان میں چھپ کر کبھی کسی نے فرار ہونے کی کوشش نہیں کی؟" ٹریسی نے کہا "میں نے دودھ کے ٹرک اور اشیاء خوردونوش کے ....."

"اپنے دماغ میں سے یہ خیال نکال دو بے بی" ارنسٹائن نے کہا "ہر اندر آنے والی اور اندر سے باہر جانے والی گاڑی کی تلاشی لی جاتی ہے۔"

ایک دن صبح ناشتے پر امی نے کہا۔

"ٹریسی! میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں۔ تم میری ماں بنو گی؟"

ٹریسی کے دل میں ایک ٹیس سی اٹھی۔

وہ بولی۔ "ایک ماں کافی ہے۔ تمہیں دو کی ضرورت نہیں۔"

"ہے۔ دو کی ضرورت= میری سہیلی سیلی این کے ابا نے دوسری شادی کرلی اور سیلی این کی دو دو مائیں ہیں۔"

"تم سیلی این نہیں ہو سمجھیں؟" ٹریسی نے سختی سے کہا چلو اب ناشتہ کرلو خاموشی سے۔"

"امی اس کی صورت تکنے لگی۔ اس کی آنکھوں سے مجروح جذبات جھانک رہے تھے۔ مجھے اب بھوک نہیں ہے" وہ بولی۔ "پیٹ بھر گیا ہے۔"

"اچھی بات ہے ..... تو پھر..... میں کتاب پڑھ کر سناتی ہوں تمہیں۔"

اور اس نے پڑھنا شروع کیا ہی تھا کہ امی کے ننھے ننھے ہاتھوں کا نازک دباؤ اپنے ہاتھوں پر محسوس کیا۔ "میں تمہاری گود میں بیٹھ جاؤں؟"

"نہیں" ٹریسی نے سختی سے کہا۔

اور پھر سوچا۔ "اپنا یہ پیار اپنے ماں باپ کے لئے اٹھا رکھو مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ تم میری نہیں ہو۔ کوئی میرا نہیں ہے۔"

بندی خانے کی گھٹی ہوئی فضا' قید و بند اور پابندیوں سے دور گزرتے ہوئے دن ٹریسی کی راتوں کو بدترین بنا دیتے تھے ٹریسی کو کوٹھری میں جانے سے گھن آتی تھی۔ اور جانور کی

PDF LIBRARY 0333-7412793

طرح پنجرے میں بند کئے جانے سے نفرت تھی۔ رات کے گھپ اور خوفناک اندھیرے میں زیب کی کوٹھریوں سے آتی ہوئی چیخوں کی عادی وہ اب تک نہ ہوئی تھی۔ وہ دانت پیستی یہاں تک کہ اس کے جبڑے درد کرنے لگتے۔

"ایک وقت میں ایک رات" اس نے اپنے آپ کو یقین دلایا "ایک وقت میں ایک رات برداشت کرسکتی ہوں کرلوں گی۔"

راتوں کو اسے بہت کم نیند آتی تھی کیونکہ اس کا دماغ منصوبے بنانے میں مصروف رہتا تھا۔

پہلا قدم۔ فرار

دوسرا قدم۔ جورو مانو۔ پیری پوپ۔ جج ہنسری لارنس۔ اور انتھولی ارساتی سے انتقام۔ تیسرا قدم۔ چارلس ..... لیکن اس کے متعلق سوچنا اب بھی تکلیف دہ تھا۔ بھی جب وقت آئے گا تو چارلس سے بھی مناسب طریقے سے نپٹ لوں گی۔

دیونی برتھا سے دور ہی دور رہنا مشکل بنتا جارہا تھا۔

ٹریسی کو یقین تھا کہ دیونی کے جاسوس اس پر نگاہ رکھے ہوئے تھے۔ اگر ٹریسی تفریح گاہ میں جاتی تھوڑی' دیر بعد ہی دیونی برتھا وہاں حاضر ہوجاتی۔

ایک دن وہ سیدھی ٹریسی کے پاس چلی آئی اور بولی:۔

"آج تو تم بے حد خوبصورت معلوم ہورہی ہو۔ اب میں زیادہ صبر نہیں کرسکتی"

"دور رہو مجھ سے" ٹریسی نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

دیونی برتھا مسکرائی "ورنہ کیا ہوگا جانی؟ تمہاری وہ کالی کتیا جارہی ہے۔ یہاں سے اور میں انتظام کررہی ہوں اس کا کہ تمہیں میری کوٹھری میں منتقل کردیا جائے"

ٹریسی اس کی صورت تکنے لگی۔

دیونی برتھانے اثبات میں سرہلایا:۔ "ہاں۔ یہ میں کرسکتی ہوں یقین کرو جانی۔"

اور تب ٹریسی کو احساس ہوا کہ وقت نکلا جارہا تھا۔ ایک ایک دن قیمتی تھا۔ اور ارنسٹائن کے جانے سے پہلے اسے بہرحال فرار ہونا تھا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

ایمی کی پسندیدہ تفریح مرغزار میں گھومنا پھرنا تھا جہاں ہری ہری دوب اور رنگ برنگی پودوں کی دھنک سی بکھری ہوئی تھی۔ آب پاشی کا بڑا اور پکا تالاب قریب تھا جس کی منڈیر کنکریٹ کی تھی اور دوسری طرف تالاب کے ٹھہرے پانی تک زبردست گھراؤ تھا۔

"ٹریسی!" ایمی گڑگڑائی "چلو ہم نہائیں اس تالاب میں۔"

"نہیں یہ تالاب نہانے کے لئے نہیں ہے" ٹریسی نے کہا "اس پانی سے آبیاری کی جاتی ہے۔" تالاب کے گہرے سرد پانی کو دیکھ کر اسے پھریری آجاتی تھی۔

اس کا باپ اسے کندھے پر بٹھائے سمندر میں لئے جارہا تھا۔ اور جب وہ چیخی چلائی اور روئی تھی تو اس کے باپ نے کہا تھا:۔

"بچی نہ بنو ٹریسی۔" اور پھر یکایک اسے سمندر میں پھینک دیا تھا وہ چھپاک سے سطح پر گری تھی اور پانی نے کھل کر اسے اپنی آغوش میں سمیٹ لیا تھا اور جب پانی اس کے سر سے بلند ہوگیا تھا تو وہ سہم گئی تھی اور پانی اس کے منہ میں ناک میں گھس گیا تھا۔

خبر سنی تو ٹریسی کے دل کو دھکا لگا حالانکہ یہ خبر غیر متوقع نہ تھی۔

آئندہ سنیچر کو میں اس دوزخ سے نکل رہی ہوں۔" ارنسٹائن نے اسے مطلع کیا۔

ان الفاظ نے ٹریسی کی ریڑھ کی ہڈی میں برف کی لہریں دوڑادیں۔ برتھا سے مڈبھیڑ اور گفتگو کے متعلق ارنسٹائن کو ابھی تک نہ بتایا تھا۔ اور اب ارنسٹائن اس کی مدد کے لئے یہاں نہ ہوگی۔ اور دیونی برتھا کا یہاں اتنا اثر اور رسوخ تھا کہ وہ ٹریسی کو اپنی کوٹھری میں منتقل کروالے گی۔ اس سے بچنے کا ایک ہی راستہ تھا یعنی یہ کہ وہ وارڈن سے بات کرے لیکن اگر اس نے ایسا کیا تو پھر وہ مرہی گئی سمجھو۔ بندی خانے کی ہر عورت اس کے خلاف ہوجائے گی۔

"اے رنڈی! تجھے یہاں جھگڑے کرنے ہیں یا فرار ہونا ہے یہاں سے؟" اس نے اپنے آپ سے پوچھا۔ اسے تو بہرحال یہاں سے فرار ہونا تھا۔

ایک بار پھر اس نے اور ارنسٹائن نے فرار کے امکانات پر غور کیا۔

ایک ترکیب بھی اطمینان بخش نہ تھی۔

”نہ ..... تو تمہارے پاس کار ہے اور نہ ہی باہر تمہارا کوئی مدد گار ہے چنانچہ یقیناً تم پکڑی جاؤ گی۔ چنانچہ بہتری یہی ہے کہ سیدھے سبھاؤ اپنا وقت گذار دو ..... ٹھنڈے ٹھنڈے اور سزا کی مدت پوری کرلو۔“ ارنسٹائن نے کہا۔

لیکن ٹریسی جانتی تھی کہ سیدھے ”سبھاؤ“ اور ”ٹھنڈے ٹھنڈے“ وقت گذارنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا کہ دیونی برتھا صحیح معنوں میں اس کے پیچھے پڑگئی تھی۔ اور اس عورت کے جو ارادے تھے وہ سوچ کر کے ہی ٹریسی ٹھنڈے پسینے میں نہا جاتی تھی۔

سنیچر کا دن تھا اور صبح کا وقت۔ ارنسٹائن کی رہائی میں صرف سات دن باقی تھے۔ وارڈن کی بیوی سوایلن ایمی کو لے کر نیو اور لنس گئی تھی اتوار کی چھٹی منانے اور ٹریسی بندی خانے کے باورچی خانے میں کام کر رہی تھی۔

”انا کا کام کیا چل رہا ہے تمہارا؟“ ارنسٹائن نے پوچھا۔

اچھا چل رہا ہے۔“

”میں نے دیکھا ہے بچی کو' بہت پیاری ہے۔“

”ہاں“ ٹریسی کے لہجے میں بے تعلقی تھی۔

سچ کہوں ٹریسی جان۔ مجھے یہاں سے رخصت ہونے کی بے حد خوشی ہے۔ ایک بات بتاؤں؟ اب میں کبھی اس جہنم میں نہ آؤں گی مرجاؤں گی لیکن نہ آؤں گی۔ اب اگر میں اور آل باہر تمہارے لئے کچھ .....“

”راستہ دو۔ ہٹو“ ایک مردانہ آواز چلائی۔

ٹریسی گھوم گئی لانڈری کا آدمی ایک زبردست گاڑی' جس میں گندے یونیفارموں کا انبار لدا ہوا تھا' دھکیلتا ہوا گرا!۔ ٹریسی غور و فکر میں ڈوبی ہوئی نگاہوں سے لانڈری والے کو پھاٹک کی طرف جاتے ہوئے دیکھتی رہی۔

”میں کہہ رہی تھی کہ اگر میں اور آل باہر رہ کر تمہارے لئے کچھ کرسکتے ہوں تو ضرور کہنا۔ مثلاً تمہارے لئے چیزیں بھجوانا یا .....“

ارنی! لانڈری کی گاڑی یہاں کیا کر رہی ہے؟ بندی خانے کی تو اپنی گاڑی ہے“ ٹریسی

PDF LIBRARY 0333-7412793

پوچھا۔

”ارے بھئی یہ محافظوں کے کپڑے لینے آئی ہے“ ارنسٹائن ہنسی۔ پہلے ان کے نفارم یہاں کی ہی لانڈری میں دھلنے آتے تھے۔ لیکن ہوتا یہ تھا کہ دھلائی میں سارے پھٹ پھٹا کر غائب ہوجاتے تھے' ستینیں پھٹ جاتی تھیں' فحش پرچیاں اندر سلی ہوئی ملتی یں۔ قمیض چڑھ جاتیں اور سکڑ جاتی تھیں اور کپڑا پراسرار طریقے سے پھٹ جاتا تھا اور بھی غلط جگہ سے کہ غیرت مند مارے غیرت کے مر ہی جائے بولو۔ تھی نہ بڑی شرم کی ت! چنانچہ اب ان کی یونیفارم باہر کی لانڈری میں دھلتے ہیں۔“

اور انسٹائن نے قہقہہ لگایا۔

لیکن ٹریسی اب اس کی باتیں سن ہی نہیں رہی تھی۔

فرار کا راستہ اسے سوجھ گیا تھا۔

"جارج! میں سمجھتی ہوں اب ٹریسی کو یہاں رکھنا مناسب نہیں" سوایلین نے اعلان کیا وارڈن بینگن نے اخبار پر سے نظریں اٹھا کر بیوی کی طرف دیکھا۔

"کیوں؟ خیریت؟"

"کچھ سمجھ میں نہیں آتا"

"یعنی؟"

"مجھے لگتا ہے کہ ٹریسی ایمی کو پسند نہیں کرتی۔ ہو سکتا ہے اسے بچے پسند ہی نہ ہوں۔"

"اس نے ایمی کے ساتھ کوئی زیادتی تو نہیں کی نا؟ مثلاً اسے مارا پیٹا یا چیخی چلائی اس پر یا ڈانٹ ڈپٹ کی؟"

"نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہوئی"

"تو پھر؟"

"کل کی بات ہے کہ ایمی نے دوڑ کر اس کی گردن میں بانہیں ڈال دیں پیار سے تو ٹریسی نے اسے بے دردی سے دھکیل دیا۔ میں بہت پریشان ہوں۔"

PDF LIBRARY 0333-7412793

"اس میں پریشانی کی کیا بات ہے؟"

"ایمی تو دیوانی ہو رہی ہے اس کے پیچھے ہو سکتا ہے کہ ..... بلکہ سچ ہی کہوں تو شاید مجھے آتا ہے اس پر' لاشعوری طور پر۔ ہو سکتا ہے نا ایسا؟"

وارڈن بینگن نے قہقہہ لگایا۔

"تو اب یہ معاملہ سمجھ میں آگیا' سوایلین صاحبہ۔ میرے خیال میں ٹریسی اس کی ت کے لئے مناسب ترین عورت ہے۔ ہاں۔ اب اگر وہ تمہیں سچ مچ کی کوئی تکلیف ے یا حقیقت میں تمہارے لئے مسئلہ کھڑا کر دے تو مجھے مطلع کرنا اور ہم اس کا کوئی حل ونڈ نکالیں گے۔"

"ٹھیک ہے۔" لیکن سوایلین کو اطمینان نہ ہوا۔ اس کی بے چینی بدستور قائم رہی اس نے کا سامان اٹھایا اور اس پر سوئیوں سے دنادن حملے شروع کر دیئے۔

یہ موضوع ابھی خ نہ ہوا تھا۔

"کیوں کامیاب نہیں ہو سکتی ہے یہ ترکیب؟"

"میں تم سے کہہ چکی ہوں لڑکی کہ باہر جاتے ہوئے ہر ٹرک کی تلاشی ضروری لی جاتی "

"لیکن ..... جس ٹرک پر لانڈری کے ٹوکرے لدے ہوئے ہوں اس کا کیا؟ ظاہر ہے کہ ی لینے کے لئے سنتری ہر ٹوکرا اوندھا نہ کریں گے۔"

"اوندھا کرنے کی ضرورت بھی نہیں۔"

"کیوں؟"

"تم ..... اے بے وقوف لڑکی ..... ٹوکرا یوٹیلیٹی روم میں لے جایا جاتا ہے اور وہاں محافظ کی زیر نگرانی بھرا جاتا ہے۔"

لڑکی سوچ میں پڑ گئی۔ چند ثانیوں کے توقف کے بعد بولی۔

"ارنی ..... !"

"ہم"

"پانچ منٹ کے لئے صرف پانچ منٹ کے لئے کیا ان محافظوں کی توجہ نہیں ہٹا سکتیں؟"

"اس سے کیا فرق پڑ جائے گا؟" وہ بولی اور پھر سب کچھ سمجھ کر مسکرائی "اچھا۔ اچھا تو بات یوں ہے کہ جب کوئی محافظ کو اپنی طرف متوجہ رکھے گی تو اتنی دیر میں تم ٹوکرے میں بیٹھ جاؤ گی اور پھر گندے کپڑے تمہارے اوپر ڈال دیئے جائیں گے۔"

"ہاں"

"میرے خیال میں سالی یہ ترکیب کامیاب ہو سکتی ہے۔" ارنسٹائن سر ہلا کر بولی۔

"تو تم میری مدد کرو گی نا؟"

ارنسٹائن چند ثانیوں تک خاموش کھڑی رہی پھر جیسے ایک آخری فیصلہ کر کے بولی۔

"ٹھیک ہے میں مدد کروں گی۔ اس حرام زادی برتھا کی دم پر لات مارنے کا۔ یہ میرا آخری چانس ہے۔"

بندی خانے کا چھتا ٹریسی وھٹسنی کے قریب الوقوع فرار کی خبر سے بھنبھنا رہا تھا۔ کسی بھی قیدی کا فرار ایک ایسا واقعہ ہوتا تھا جو ایک یا دوسرے واسطے سے ہر قیدی کو متاثر کرتا تھا۔ بندی خانے کی عورت اپنے آپ کو فرار ہوتے دیکھتی تھی یا سوچتی تھی کہ کاش اس میں اتنی ہمت اور جرائت ہوتی۔ لیکن ..... وہاں وہ شکاری خونخوار کتے تھے' پتھر دل محافظ تھے' تعاقب میں اور تلاش میں پرواز کرتے ہوئے۔ ہیلی کوپٹر تھے اور آخر میں ہمت شکنی کے لئے اور باعث عبرت مفرور قیدیوں کی وہ لاشیں تھیں جو لائی جاتی تھیں۔

ارنسٹائن کی مدد سے فرار کا منصوبہ تیزی سے راہ عمل کی طرف بڑھنے لگا۔ ارنسٹائن نے ٹریسی کا ناپ لیا۔ لولا متعلقات کی دوکان سے لباس کا ضروری سامان چرا لائی اور پولیتا نے بندی خانے کے دوسرے بلاک میں قیدی درزن سے یہ لباس سلوایا .....اور ڈروپ ڈپارٹمنٹ میں سے ایک جوڑی جوتے چرائے گئے اور لباس سے میچ کرنے کے لئے انہیں رنگ دیا گیا۔ ایک ہیٹ' دستانے اور ہینڈ بیگ جیسے جادو کی زور سے آگئے۔

"اور اب ہمیں تمہارے لئے ایک شناختی کارڈ مہیا کرنا ہے۔" ارنسٹائن نے ٹریسی کو مطلع کیا "اور وہاں۔ وہ کریڈٹ کارڈ اور ایک ڈرائیونگ لائسنس کی بھی ضرورت ہوگی

PDF LIBRARY 0333-7412793

تمہیں۔"

"لیکن میں یہ سب کیسے .....؟"

ارنسٹائن مسکرائی۔

"بے بی یہ تم اس ناچیز پر چھوڑ دو۔" وہ بولی۔

دوسرے دن شام کو ارنسٹائن نے تین بڑے کریڈٹ کارڈ ٹریسی کے ہاتھ میں پکڑا دیئے' اور ان پر اس کا جو نیا نام درج تھا وہ تھا۔

"**جین اسمیتھ**"

اور اب ڈرائیونگ لائسنس ارنسٹائن نے سرلایا۔

آدھی رات گذر چکی تھی جب ٹریسی نے اپنی کوٹھری کا دروازہ کھولے جانے کی آواز سنی۔ کوئی دبے پاؤں اندر آگیا۔ ٹریسی فوراً اٹھ کر بیٹھ گئی۔ وہ چوکنی اور دفاع کے لئے تیار تھی۔ کہ ایک آواز نے سرگوشی میں کہا۔

وحشنی؟ چلو"

اس نے ایک معتمد لیلین کی آواز پہچان لی۔

"کیا ہے؟ کیا چاہتی ہو؟" ٹریسی نے ڈانٹ کر پوچھا۔

اندھیرے میں ارنسٹائن کی آواز کڑکی:۔ کسی قسم کی بے وقوف لڑکی کو جنم دیا ہے تمہاری ماں نے؟ "بکواس مت کرو اور کچھ نہ پوچھو۔" لیلین نے آہستہ سے کہا۔ "جلدی کرو بھئی۔ اگر ہم پکڑے گئے تو تم جانو وہ سالے ہمیں لنڈوری کردیں گے چلو اب۔"

"کہاں جارہے ہیں ہم؟" لیلین کے پیچھے ہی پیچھے اندھیرے کو ریڈور میں سے گزر کر ایک زینے تک پہنچنے کے بعد ٹریسی نے پوچھا۔

وہ دونوں زینہ چڑھ کر اوپر پہنچ گئیں پھر تیز تیز قدم اٹھاتی ایک غلام گردش میں چل پڑیں۔ اب وہ اس کمرے کے سامنے تھیں جہاں ٹریسی کے فنگر پرنٹ لئے گئے تھے اور اس کے فوٹو کھینچے گئے تھے۔ لیلین نے دھکیل کر دروازہ کھول دیا۔

"آؤ" اس نے سرگوشی میں کہا۔

ٹریسی اس کے ساتھ کمرے میں پہنچی۔ وہاں دوسری قیدی عورت اُن کی منتظر تھی۔

"دیوار سے لگ کر کھڑی ہوجاؤ۔" اس دوسری عورت نے کہا۔ وہ بے حد گھبرائی ہوئی ملوم ہوتی تھی

ٹریسی دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑی ہوگئی۔ اس کے معدے میں گرہیں سی پڑ گئی تھیں۔ کیمرے میں دیکھو.... چہ.... ارے...... یوں خوف زدہ نہیں..... آرام سے۔"

"واہ!" ٹریسی نے سوچا۔ پہلے کبھی وہ اتنی پریشان نہ ہوئی تھی۔ کیمرے میں ہلکی سی آواز پیدا کی: "کلک۔"

"فوٹو صبح پہنچادیا جائے گا" قیدی عورت نے کہا "یہ تمہارے ڈرائیونگ لائسنس کے لئے ہے۔ چلو اب بھاگو یہاں سے جلدی۔"

دونوں واپس لوٹیں راستے میں لیلین نے کہا۔ "سنا ہے کہ تم کوٹھڑی بدل رہی ہو۔"

"ٹریسی کا خون منجمد ہوگیا۔ "کیا؟"

"نہیں جانتیں تم؟ تمہیں دیونی برتھا کے ساتھ رکھا جائے گا اب۔"

ارنسٹائن' لولا اور پولیتا ٹریسی کی واپسی کی منتظر تھیں۔

"کیسی رہی؟"

"کامیاب"

"تمہارا لباس سنیچر کے دن تیار ہوجائے گا۔" پولیتا نے اسے مطلع کیا۔

سنیچر..... ارنسٹائن کی رہائی کا دن

"وہی میرا آخری دن ہوگا۔ رہائی ..... یا ..... موت" ٹریسی نے سوچا۔

ارنسٹائن کہہ رہی تھی۔

"معاملہ درست ہے۔ سنیچر کو لانڈری لے جانے کا ٹائم دو بجے ہے۔ تمہیں ٹھیک ڈیڑھ بجے یوٹیلیٹی روم میں پہنچ جانا ہے۔ محافظ کی فکر کرنے کی تمہیں ضرورت نہیں۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

دوسرے کمرے میں لولا اسے مصروف رکھے گی۔ پولیتا ہوٹیلیٹی روم میں تمہارا انتظار کر رہی ہوگی۔ تمہارا لباس اس کے پاس ہوگا۔ تمہارا شناختی کارڈ تمہارے ہینڈبیگ میں ہوگا اور ٹھیک دو بج کر پندرہ منٹ پر گندے کپڑوں کا ٹرک تمہیں بندی خانہ کے پھاٹک سے باہر لے جا رہا ہوگا۔"

ٹریسی کا سانس مشکل سے چل رہا تھا۔ فرار کے متعلق بات چیت کرنے سے ہی اس کے بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا تھا۔

"وہ تمہیں زندہ واپس لائیں یا مردہ ..... ان کے خیال میں مردہ واپس لانا اچھا ہوتا ہے۔"

چند دنوں بعد ہی وہ فرار ہو جائے گی۔ لیکن وہ کسی قسم کی خوش فہمی میں مبتلا نہ تھی۔ وہ جانتی تھی کہ کامیابی کی امید بہت کم تھی۔ نہ ہونے کے برابر۔ وہ لوگ اسے بلاشبہ پکڑ لیں گے اور واپس لے آئیں گے۔

لیکن ایک چیز تھی اس کے پاس، جس کی حفاظت اس کے لئے ہر چیز پر مقدم تھی اور اسے بچانے کا وہ تہیہ کر چکی تھی۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے۔

بندی خانے کا ..... چھتا اس مقابلے کے متعلق سب کچھ جانتا تھا جو ٹریسی کے لئے ارنسٹائن لٹل چیپ اور دیونی برتھا کے درمیان ہوا تھا۔ اب جب یہ خبر عام ہوئی کہ ٹریسی کو دیونی برتھا کی کوٹھڑی میں منتقل کیا جائے گا تو ظاہر ہے کہ یہ کوئی خوشگوار اتفاق نہ تھا کہ کسی نے بھی ٹریسی کے فرار ہونے کے انتظام اور ارادے کا ذکر بھولے سے بھی دیونی برتھا سے نہ کیا۔ یہ اس کی عادت تھی کہ وہ خبر کو مخبر سے گڈمڈ کر کے خود خبر دینے والی پر اپنا غصہ اتار دیتی تھی۔ چنانچہ دیونی برتھا ٹریسی کے فرار ہونے کے ارادے سے اس دن کی صبح تک بے خبر ہی رہی جس دن ٹریسی کو فرار ہونا تھا اور اس پر یہ انکشاف اس معمد نے کیا جس نے اس کے فوٹو کھینچے تھے۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

دیوئی برتھا نے مکمل ترین خاموشی سے یہ خبر سنی لیکن اس کی یہ خاموشی بے حد خطرناک تھی اور جب وہ خاموشی سے یہ خبر سن رہی تھی تو اس کا دیوئی جیسا جسم جیسے اور بھی بڑھ رہا تھا۔ اور اس نے سب کچھ سن لینے کے بعد صرف یہ پوچھا۔

"کتنے بجے......؟"

"آج سہ پہر کے دو بجے وہ...... وہاں کام کے کمرے میں' ہوٹے لمبٹی روم میں اسے لانڈری کے ٹوکرے میں چھپادیں گے۔"

دیوئی برتھا بہت دیر تک سوچتی رہی اور پھر دھب دھب چلتی میٹرن کے پاس پہنچی۔

"مجھے ابھی اور اسی وقت وارڈن بینگن سے ملنا ہے۔"

ٹریسی رات بھر سو نہ سکی تھی۔ اعصابی تناؤ امید وہم اور سنسنی نے اسے نڈھال کر دیا تھا..... بندی خانے میں اس نے جو مہینے گزارے تھے وہ بارہ صدیاں معلوم ہو رہے تھے۔ وہ اپنے بستر میں آنکھیں کھولے پڑی تھی اور ماضی کی تصویریں گھپ اندھیرے میں روشن ہو کر یکے بعد دیگرے اس کی نظر کے سامنے سے گزر رہی تھیں۔"

"کچھ نہ پوچھو ماں۔ میں تو سچ مچ ایک شہزادی کی طرح محسوس کر رہی ہوں مجھے تو یقین نہیں آتا کہ میں ایسی بے انتہا خوش ہوں۔"

"اچھا تو تم اور چارلس شادی کرنا چاہتے ہو؟"

"کتنے عرصے تک ہنی مون منانے کا ارادہ ہے؟؟"

"مار دیا سورنی نے"

"تمہاری ماں نے خودکشی کرلی"

اور پھر چارلس کی شادی کی وہ تصویر اخبار میں چھپی تھی جس میں وہ اپنی دلہن کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

کتنے جگ بیت گئے ان واقعات کو؟

کون سے بہت دور کے اجنبی سیارے پر وقوع پزیر ہوئے تھے یہ واقعات

صبح کی گھنٹی کی کرخت آواز برقی لہر کی طرح کوریڈور میں دوڑ گئی اور فوراً ہی ٹریسی اپنے بستر پر اٹھ بیٹھی۔ پوری طرح سے بیدار۔ ارنسٹائن اسے دیکھ رہی تھی۔

"کیا حال ہے لڑکی؟"

"عمدہ" ٹریسی جھوٹ بولی۔

اس کا حلق خشک ہو رہا تھا اور دل بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔ "تو بھئی مبارک ہو" ارنسٹائن نے کہا۔ "آج ہم دونوں رخصت ہو رہے ہیں یہاں سے۔"

ٹریسی تھوک تک نہ نگل سکی "آں" وہ بولی۔

"لیکن تم ٹھیک ڈیڑھ بجے وارڈن کے بنگلے سے واپس آ تو سکو گی نا؟"

"آسانی سے ایمی دوپہر کے کھانے سے فارغ ہو کر سو جاتی ہے۔"

پولیتا نے کہا "تم نے ذرا بھی دیر کی تو سارے کئے کرائے پر پانی پھر جائے گا"

"فکر مت کرو میں آجاؤں گی۔"

ارنسٹائن نے اپنے بستر کے نیچے ہاتھ ڈال کر نوٹوں کا ایک بنڈل نکال لیا۔

"تمہیں خرچ کے لئے روپوں کی ضرورت پڑے گی" وہ بولی یہ صرف دو سو ہیں لیکن کام چل جائے گا۔"

"ارنی! میں نہیں جانتی کہ میں کس طرح تمہارا......"

"چپ۔ بکو مت لڑکی اور یہ روپیہ رکھ لو۔"

ٹریسی نے دل پر جبر کر کے ناشتہ کیا۔ لقمے اس کے حلق میں نہ صرف پھنس رہے تھے بلکہ معدے میں سے واپس آ رہے تھے۔ اس کے دماغ میں خشک جھکڑ چل رہے تھے۔ اور جسم کا ایک ایک پٹھا درد کر رہا تھا۔

"میں دن میں فرار نہ ہو سکوں گی" اس نے سوچا "لیکن نہیں مجھے دن میں ہی فرار ہونا ہے۔"

PDF LIBRARY 0333-7412793

"کمرہ طعام میں تنی ہوئی غیر قدرتی خاموشی طاری تھی۔ یکایک ٹریسی کو احساس ہوا کہ وہ خود اس خاموشی کا سبب تھی۔ وہ مرکز بنی ہوئی تھی سب کچھ جانتی ہوئی نگاہوں اور سرگوشیوں کا۔ ایک دلیرانہ فرار کا واقعہ ہونے والا تھا اور وہ تھی اس کی ہیروئن چند گھنٹوں بعد وہ آزاد ہوگی۔.......یا......مردہ۔

وہ کوریڈور کے دروازے کے سامنے دروازہ کھولے جانے کی منتظر کھڑی تھی۔ گارڈ دروازے کا قفل کھول رہا تھا کہ یکایک دیوتی برتھا کا اور اس کا آمنا سامنا ہوگیا۔ وہ دیوقامت عورت اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔

"مسکرا کے اس کی طرف دیکھا پھر تجھے زندگی کی سب سے بڑی مایوسی اور اچنبھا ہوگا" ٹریسی نے سوچا۔

"اب تو پوری طرح سے میری ہوگی" برتھا دل ہی دل میں بولی۔

صبح ایسی ست رفتاری سے گزر رہی تھی کہ ٹریسی کو خوف ہوا کہ کہیں وہ پاگل ہوجائے۔ ایک ایک لمحہ پہاڑ ہورہا تھا۔ اس نے ایمی کو کتاب پڑھ کر سنائی لیکن اسے تک نہ پتہ چلا کہ وہ پڑھ گئی اور کیا سنا گئی۔ اسے احساس تھا کہ مسز بیٹنگن کھڑکی میں تھی اور اس پر نگاہ رکھے ہوئے تھی۔

ٹریسی! آؤ آنکھ مچولی کھیلیں"

ٹریسی کے اعصاب اس قدر تن گئے تھے کہ وہ کچھ بھی فیصلے کرنے کے قابل نہ تھی لیکن پھر یہ بات بھی تھی کہ وہ مسز بیگن کے دل میں شک پیدا کرنا نہ چاہتی تھی۔

وہ دل کو قابو میں کرکے مسکرائی۔

"ٹھیک ہے اچھا تو ایمی تم چھپو"

وہ دونوں بنگلے کے سامنے والے صحن میں تھیں۔ دور سے ٹریسی وہ عمارت دیکھ تھی جس میں ہوٹیلیٹی روم واقع تھا۔ اسے ٹھیک ڈیڑھ بجے وہاں موجود رہنا تھا۔ وہ خانے کے کپڑے اتار کر عام شہری عورت لباس پہن لے گی جو سلوایا گیا تھا اس کے اور ایک بجکر پینتالیس منٹ پر وہ لانڈری کے بڑے ٹوکرے کے پیندے میں دبکی ہوئی اور اس پر بدبودار یونیفارموں اور داغدار گندے کپڑوں کا انبار ہوگا۔ دو بجکر پندرہ منٹ پر ٹرک اس ٹوکرے کو، جس میں ٹریسی ہوگی، لے کر بندی خانے کے پھاٹک سے نکل چکی ہوگی اور قریب کے اس شہر کی طرف بھاگی جارہی ہوگی جس میں وہ لانڈری واقع تھی۔ آگے کی سیٹ پر بیٹھا ہوا ڈرائیور پیچھے نہیں دیکھ سکتا۔ جب ٹرک شہر میں پہنچ کر سگنل کی لال بتی دیکھ کر رک جائے تم ٹرک کا دروازہ کھول کر سڑک پر اتر جاؤگی چاہے وہ کہیں بھی اور کسی طرف بھی جارہی ہو۔" ارنسٹائن کے الفاظ ٹریسی کو یاد آرہے تھے۔

"دیکھتی ہو مجھے؟" ایمی نے چیخ کر پوچھا۔ وہ ایک درخت کے تنے کے پیچھے چھپی ہوئی تھی اور ہنسی دبانے کے لئے اپنے منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی۔

"یہ یاد آئے گی مجھے" ٹریسی نے سوچا "یہاں سے جانے کے بعد مجھے جن دو ہستیوں کی یاد آئے گی ان میں سے ایک تو یہ بچی ہے اور دوسری وہ سرمنڈی سیاہ فارم نرگاؤ ارنسٹائن" اور اس نے سوچا کہ اگر چارلس کو اس کے اس جذبے کا پتہ چلا تو وہ کیا نتیجہ اخذ کرے گا۔

"میں آؤں ایمی؟.....تو آرہی ہوں ٹریسی نے کہا۔

گھر کے اندر کھڑی ہوئی سوایلن نے انہیں آنکھ مچولی کھیلتے دیکھ رہی تھی۔ اسے ٹریسی کچھ بدلی بدلی سی نظر آرہی تھی۔ آج صبح سے عجیب سی حرکتیں کررہی تھی وہ مثلاً بار بار گھڑی میں وقت دیکھ رہی تھی جیسے کسی کے آنے کی متوقع ہو۔ اور ایمی کی طرف تو وہ زیادہ توجہ نہ دے رہی تھی۔

آج جارج سے بات کروں گی اس کے متعلق، جب دوپہر کا کھانا کھانے آئیں گے تو" سوایلن نے فیصلہ کیا "نابابا! اس عورت پر مجھے تو بھروسہ نہیں۔ میں کہوں گی جارج سے بلکہ اصرار کروں گی کہ وہ ٹریسی کی جگہ دوسری معتمد لے آئیں"

باہر صحن میں ٹریسی اور ایمی آنکھ مچولی اور پھر لنگڑی کھیلتی رہی کچھ دیر تک۔ اس کے بعد ایمی کو کتاب پڑھ کر سناتی رہی اور آخر کار خدا خدا کرکے ساڑھے بارہ بجے اور یہ وقت تھا ایمی کے دوپہر کے کھانے کا اور یہ وقت تھا خود ٹریسی کے بندی خانے کی طرف روانہ

PDF LIBRARY 0333-7412793

ہونے کا۔

وہ ایمی کو بنگلے میں لے آئی۔

"اب میں چلتی ہوں مسز بینگن"

"کیا؟ اوہ! کسی نے تمہیں بتایا نہیں ٹریسی؟"

کیا؟ ٹریسی کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

"چند بے حد اہم لوگ آرہے ہیں آج وہ دوپہر کا کھانا یہاں کھائیں گے چنانچہ آج ایمی قیلولہ نہیں کریں گی۔ تم اسے اپنے ساتھ لے جاؤ گی"۔

ٹریسی بدقت اپنے آپ کو چیخنے سے روک سکی۔

"م-م میں...... یہ نہیں کرسکتی مسز بینگن" وہ بولی۔

سوالین تن گئی۔ "کیا مطلب؟"

اور ٹریسی نے دیکھا کہ مسز بینگن کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔

"اس عورت کو برہم کرنا مناسب نہیں" ٹریسی نے دل میں کہا "ورنہ یہ وارڈن کو بلائے گی اور مجھے واپس کوٹھڑی میں بھیج دیا جائے گا"۔

ٹریسی مسکرائی جبری مسکراہٹ تھی یہ۔

"میرا مطلب ہے...... ایمی نے کھانا نہیں کھایا.... بھوک لگی ہوگی اسے"۔

"تم دونوں کے لئے میں نے باورچن سے پک نک لنچ تیار کروالیا ہے۔ تم دونوں مرغزار میں چلی جاؤ پک نک منانے۔ ایمی کو پک نک پر جانا بے حد پسند ہے۔ ہے نہ بیٹی؟

"بے حد" ایمی نے تالی بجا کر کہا "ٹریسی! جائیں گا نہ ہم پک نک پر؟ جارہے ہیں نا؟"

... نہیں... ہاں... احتیاط سے اب کچھ بھی نہیں بگڑا ہے....

"دیکھو۔ ٹھیک ڈیڑھ بجے یوٹیلیٹی روم میں پہنچ جانا۔ دیر مت کرنا"

"تم نے ذرا بھی دیر کی تو سارے کئے کرائے پر پانی پھر جائے گا"

ٹریسی نے مسز بینگن کی طرف دیکھا۔

"ایمی کو مجھے کتنے بجے واپس لانا ہے؟" اس نے پوچھا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"یہی کوئی تین بجے۔ تک مہمان جاچکے ہوں گے"

"تب تک لانڈری کا ٹرک بھی جاچکا ہوگا" اس نے دل میں کہا۔

اور پوری کائنات ٹوٹ کر اس کے سر پر آگری۔

"کیا ہوا؟ طبیعت تو ٹھیک ہے؟ تمہارا رنگ ہلدی ہو رہا ہے" مسز بینگن نے بے حد فکر مندی سے پوچھا۔

"ہاں ٹھیک ہے" وہ دل میں بولی۔

وہ کہے گی اس کی طبیعت اچھی نہیں ہے اسے اسپتال جانا ہے۔ اور وہ اسپتال جائیگی لیکن پھر یہ ہوگا کہ وہاں اس کے مرض کی تشخیص ہوگی' اسے وہاں رکھا جائے گا اور پھر وہ وقت پر وہاں سے نکل نہ سکے گی۔ نہیں۔ کوئی اور راستہ۔ کوئی اور راستہ۔

مسز بینگن کی نگاہیں اس پر جمی تھی۔

"اچھی ہے میری طبیعت"

"نہیں بھئی کچھ گڑبڑ ہے اس لڑکی میں" مسز بینگن نے فیصلہ کرلیا "میں جارج سے کہوں گی کہ مجھے یہ لڑکی نہ چاہیے۔ وہ فوراً دوسری کا انتظام کردے"

ایمی کی آنکھیں انتہائی مسرت سے چمک رہی تھیں۔

"ٹریسی" وہ بولی "میں سب سے بڑا سینڈوچ تمہیں دوں گی اور چھوٹا میں لوں گی۔ بہت مزا آئے گا۔ ہے نا؟"

ٹریسی کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

اہم لوگوں کی آمد وہ بھی جسے "خلاف توقع معائنہ" یا سرپرائز وزٹ کہتے ہیں۔ خود گورنر ولیم ہیبر قید خانوں کی اصلاح کمیٹی کے اراکین کو اپنے ساتھ لے کر بندی خانے گئے اور انہیں وہاں سیر کرائی۔ سال میں ایک دفعہ وارڈن بینگن کا سابقہ اس کمیٹی کے اراکین سے پڑتا تھا۔

"بھئی یہ رسم ہے جارج" گورنر نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا بندی خانے کی ذرا صفائی کروادو چھت پر سے جالے والے اتار لو اور عورتوں سے کہہ دو کہ جب یہ کمیٹی

والے آئیں تو وہ مسکرا کر شائستگی سے انہیں سلام کریں اور جناب ایک بار پھر ہمارے بجٹ میں اضافہ کردیا جائے گا"

اور اس صبح محافظ اعلیٰ کی طرف سے سب کو حکم مل گیا تھا۔

"چاقو' چرس' گانجا اور دوسری منشیات ہٹادی جائیں"

گورنر ہیر اور اس کی پارٹی صبح دس بجے آنے والی تھی۔ سب سے پہلے انہیں بندی خانے کے اندرون کا معائنہ کرنا تھا' پھر فارم کا اور اس کے بعد دوپہر کا کھانا وارڈن کے ساتھ اس کے بنگلے پر کھانا تھا۔

دیونی برتھا بہت بے چین تھی۔ جب اس نے وارڈن سے فوری ملاقات کرنے کی درخواست پیش کی تو اس سے کہا گیا۔

"آج صبح تو وارڈن کے پاس نظریں اٹھا کر کسی طرف دیکھنے کا بھی وقت نہیں ہے البتہ کل ملاقات ہو سکتی ہے۔ وہ......"

اور دیونی برتھا پھٹ پڑی۔

"لیکن ان سے میں ابھی اور اسی وقت ملنا چاہتی ہوں بے حد اہم معاملہ ہے ایک"

پورے بندی خانے میں چند قیدی عورتیں ہی ایسی تھیں جو غصہ ورانہ گستاخی اور تحکمانہ نافرمانبرداری کے بعد سزا سے بچ سکتی تھیں اور دیونی برتھا ان میں سے ایک تھی۔ بندی خانے کے احکام اس کی قوتوں اور اثر سے واقف تھے۔ انہوں نے اسے فساد اور ہنگامے شروع کرواتے دیکھا تھا اور انہوں نے اسے فساد اور ہنگامے روکتے اور ختم کرواتے بھی دیکھا تھا۔ دنیا کے کسی بھی قید خانے کا اندرونی انتظام قیدیوں کے لیڈر کے تعاون کے بغیر نہیں کیا جاسکتا تھا اور دیونی برتھا ایک لیڈر ہی تھی۔

وہ وارڈن کے دفتر کے بیرونی کمرے میں پچھلے ایک گھنٹے سے منتظر بیٹھی تھی۔ اس کا جناتی بدن کرسی میں نہ سماتے ہوئے باہر نکلا ہوا تھا اور خود کرسی اس کا بوجھ نہ برداشت

PDF LIBRARY 0333-7412793

کرکے باربار کراہ رہی تھی۔

"بے حد خوفناک اور گھناؤنی عورت ہے" وریڈن نے دل میں کہا میرے خدا! اسے تو دیکھ کر ہی میرے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں"۔

"کتنی دیر اور ہوگی اب؟" دیونی برتھا نے پوچھا۔

"بس۔ تھوڑی دیر۔ چند ملاقاتی بیٹھے ہوئے ہیں ان کے ساتھ وارڈن صاحب آج بے حد مصروف ہیں"۔

دیونی برتھا نے کہا۔ "اب وہ اور بھی زیادہ مصروف ہوجائیں گے"

اس نے گھڑی میں وقت دیکھا۔ بارہ بج کر پینتالیس منٹ

"کافی وقت ہے" وہ دل میں بولی۔

بہت خوشگوار دن تھا۔ شفاف اور گرم ہوا کے گنگناتے ہوئے جھونکے مرغزار میں کھلے ہوئے پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو سے لدے ہوئے تھے۔ ٹریسی نے تالاب کے قریب گھاس پر دسترخوان بچھادیا تھا اور امی انڈے کے سلاد کا سینڈوچ کھارہی تھی۔

ٹریسی نے اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کی طرف دیکھا۔ اسے یقین تک نہ آیا کہ ایک بجا تھا۔ عجیب بات یہ ہوئی تھی کہ صبح تو وقت کسی طرح گزرتا ہی نہ تھا اور بارہ بجے کے بعد جیسے بھاگا جارہا تھا سہ پہر پرواز کررہی تھی گویا۔ اسے فوراً کوئی راستہ نکالنا تھا ورنہ وقت اس کی آزادی کا آخری موقع بھی چرالے گا"

ایک بج کر دس منٹ۔

بیرونی کمرے میں وارڈن بینگن کی سیکریٹری نے ریسیور کریڈل پر رکھ دیا اور چند ثانیوں کے توقف کے بعد دیونی برتھا سے کہا۔

"مجھے افسوس ہے کہ وارڈن صاحب نے کہا ہے کہ آج وہ آپ سے کسی صورت ملاقات نہیں کرسکتے چنانچہ میں آپ کو دوسرا وقت دے رہی ہوں...."

دیونی برتھا کرسی دھکیل کر ایکدم سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"نہیں انہیں مجھ سے آج ہی ملنا ہوگا۔ میں......"

"کل کی ملاقات کے لئے میں وقت مقررہ کئے دیتی ہوں"

دیونی برتھا نے کہنا شروع کیا "لیکن کل تو وقت نکل چکا ہوگا...."

اس نے فوراً ہی اپنے آپ کو روک لیا۔ نہیں کسی اور کو نہیں صرف وارڈن کو پتا ہونا چاہئے کہ وہ کیا کررہی تھی کیونکہ یہاں مخبر کے ساتھ بڑے پراسرار اور جان لیوا حادثات ہوجاتے تھے تاہم وہ خاموش بھی بیٹھنے کو تیار نہ تھی۔ وہ اس بات کو برداشت نہ کرسکتی تھی کہ ٹریسی اس سے بچ کر نکل جائے۔

وہ بندی خانے کی لائبریری میں پہنچی تو کمرے کے انتہائی سرے پر ایک لمبی میز پر بیٹھ گئی۔ اس نے ایک پرچی لکھی اور جب میٹرن ایک قیدی عورت کے لئے کتاب لانے اٹھی تو برتھا نے پرچی چپکے سے اس کی میز پر رکھ دی اور خود کمرے سے باہر نکل گئی۔

میٹرن واپس آئی تو میز پر تہہ کیا ہوا رقعہ پڑا ہوا تھا۔ اس نے رقعہ کھولا اور اس پر کی بے حد مختصر تحریر بھی دو دفعہ پڑھی۔

"بہتر ہوگا کہ آج لانڈری کے ٹرک کو پوری طرح چیک کیا جائے"

اس پر کسی کے دستخط نہ تھے مذاق کیا تھا کسی نے؟ اس سوال کا صحیح جواب حاصل کرنے کا کوئی طریقہ نہ تھا۔ اس نے ٹیلیفون اٹھا کر آپریٹر سے کہا۔

.محافظوں کے سپرنٹنڈنٹ سے فون ملادو"

PDF LIBRARY 0333-7412793

ایک بج کر مندرہ منٹ

"تم تو کھا ہی نہیں رہیں!" ایمی نے کہا" لو۔ میرا سینڈوچ کھاؤ گی؟"

"نہیں۔ ہٹو ادھر" ٹریسی یوں سختی سے بولنا چاہتی تھی۔

ایمی نے اپنا سینڈوچ رکھ دیا۔ اب وہ نہ کھا رہی تھی۔

"کیا ہوا ٹریسی؟ خفا ہو مجھ سے؟ خدا کے لئے مجھ سے خفا مت ہونا۔ میں بہت چاہتی ہوں تمہیں۔ میں تم سے کبھی خفا نہ ہوں گی۔ کبھی غصہ نہ کروں گی تم پر۔

ایمی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"میں خفا نہیں ہوں ایمی"

لیکن وہ جہنم میں ضرور تھی۔

"تمہیں بھوک نہیں ہے تو مجھے بھی نہیں ہے۔ آؤ گیند کھیلیں ٹریسی" اور ایمی نے جیب میں سے ربڑ کی گیند نکال لی۔

ایک بج کر سولہ منٹ

اب اسے بہرحال روانہ ہو جانا چاہئے۔ یوٹیلیٹی روم تک پہنچنے میں اسے کم سے کم پندرہ منٹ لگ جائیں گے۔ اب اگر وہ جلدی کرے تو وقت پر وہاں پہنچ سکتی تھی لیکن وہ

PDF LIBRARY 0333-7412793

ی کو اکیلی نہ چھوڑ سکتی تھی۔

ٹریسی نے چاروں طرف نظر دوڑائی۔ کچھ دور چند "معتمد" غلہ جمع کر رہی تھیں اور ذرا ہی ٹریسی نے فیصلہ کر لیا کہ اسے کیا کرنا چاہئے تھا۔

ٹریسی! گیند نہیں کھیلنی ہے؟ ایمی نے پوچھا۔

ہاں۔ آؤ ایک نیا کھیل کھیلیں۔ ہمیں دیکھنا ہے اب ہم سے کون گیند زیادہ دور پھینکتا ہے۔ میں پھینکتی ہوں۔ پھر تمہاری باری ہوگی۔"

اور ٹریسی نے ربر کی سخت گیند پوری قوت سے اور جتنی دور پھینک سکتی تھی اتنی دور اس طرف پھینکی جہاں "معتمد" کھیت میں کام کر رہی تھیں۔

"واہ! بہت دور پھینکی تم نے تو" ایمی نے داد دی۔

تم یہیں ٹھہرو میں گیند لے آتی ہوں جا کر"

اور اب ٹریسی بھاگ رہی تھی۔ اپنی زندگی کے لئے بھاگ رہی تھی۔ اڑی جا رہی تھی۔ ایک بج کر اٹھارہ منٹ۔

اگر اسے پہنچنے میں ذرا دیر ہوگی تو وہ اس کا انتظار کریں گے۔ کیا واقعی انتظار کریں گے؟ اور وہ اور بھی تیزی سے بھاگنے لگی۔ اپنے پیچھے اس نے ایمی کی آواز سنی۔ وہ اسے پکار رہی تھی لیکن ٹریسی نے کوئی دھیان نہ دیا۔ خفارم میں کام کرنے والی "معتمد" اب دوسری طرف جا رہی تھی۔ ٹریسی نے انہیں آوازیں دیں۔ وہ ٹھٹھک کر کھڑی ہو گئیں۔

جب ٹریسی ان کے پاس پہنچی تو اس کا سانس پھول رہا تھا۔

"کیا ہوا؟ کچھ گڑبڑ ہو گئی؟ ان میں سے ایک نے پوچھا۔

"ن۔ن۔ نہیں۔ کچھ۔ نہیں۔" ٹریسی کی آواز پھولے ہوئے سانسوں کے درمیان سے پھنس کر اور ٹوٹ کر نکل رہی تھی۔ "تم میں سے کوئی ایک ذرا اس لڑکی کے پاس رہے اور خیال رکھے۔ مجھے ایک بے حد ضروری کام سے جانا ہے۔"

بہت دور سے اس کا نام لے کر اسے پکارا گیا۔ ٹریسی نے گھوم کر دیکھا۔ ایمی تالاب کی منڈیر پر کھڑی۔ اس نے ٹریسی کی طرف ہاتھ ہلایا۔

"نہیں۔ اترو نیچے" ٹریسی چلائی۔

اور ٹریسی دیکھ ہی رہی تھی کہ ایمی اپنا توازن کھو بیٹھی' ڈگمگائی اور الٹ کر تالاب میں گری۔ ٹریسی کانپ گئی۔

"ٹریسی کے چہرے کا رنگ فق تھا اور اب یہ دو راستے تھے اس کے سامنے۔ اس پار یا اس پار اور اسے آخری فیصلہ کرنا تھا۔

"اب کیسا فیصلہ۔ وہ تو کبھی کا کیا جا چکا۔ میں ایمی کی کوئی مدد نہیں کر سکتی کوئی اور کرے گا اس کی مدد۔ مجھے تو خود اپنی مدد کرنی ہے اس وقت مجھے یہاں سے بہرحال نکلنا ہے ورنہ میں مر جاؤں گی"۔

اس کی کلائی کی گھڑی میں ایک بج کر بیس منٹ ہوئے تھے۔

اور ٹریسی نے پلٹ کر بھاگنا شروع کیا اور وہ اتنی تیزی سے بھاگ رہی تھی کہ زندگی میں پہلے کبھی نہ بھاگی تھی۔ فارم میں کام کرنے والی عورتیں اسے پکار رہی تھیں لیکن وہ ان کی نہ سن رہی تھی۔ وہ جیسے اڑی جا رہی تھی اور اسے یہ تک احساس نہ تھا کہ چپل اس کے پیروں سے نکل گئے تھے اور سخت زمین اور کنکر پتھر اس کے تلوے زخمی کر رہے تھے۔ اس کا دل بری طرح سے دھڑک رہا تھا اور پھیپھڑے پھٹے جا رہے تھے اور وہ تیز سے تیز تر بھاگنے کے لئے اپنے آپ کو جیسے دھکیل رہی تھی۔ جیسے کوڑے مار رہی تھی۔

وہ تالاب کی دیوار کے قریب پہنچ گئی۔ وہ منڈیر پر چڑھ گئی۔ دوسری طرف بہت نیچے خوفناک اور گہرے پانی میں ایمی سطح پر رہنے کی کوشش میں دیوانہ وار ہاتھ پاؤں چلا رہی تھی۔ ایک لمحہ کی تاخیر کئے بغیر اور بنا سوچے بغیر ٹریسی نے منڈیر پر سے تالاب میں چھلانگ لگا دی۔ وہ ہوا کاٹتی ہوئی بلندی پر سے گری اور جب وہ سطح آب سے ٹکرائی ہے تو ٹریسی نے دفعتاً" سوچا۔

"باپ رے! خدایا! میں تیرنا تو جانتی ہی نہیں۔"

نیو اورلنس' جمعہ ۲۵ اگست' ۱۰ بجے دن

نیو اورلنس "فرسٹ مرچنٹ بینک" کی صراف' یعنی کیشیئر لیسٹر قورانس تھا۔ اور اسے اپنی دو خصوصیات پر فخر تھا جن کے متعلق وہ اکثر ڈینگ مارا کرتا تھا۔ ایک تو اپنی پر اسرار جنسی کشش جس کی وجہ سے ہر عمر طبقے کی عورتیں اس کی طرف مائل ہو جاتی تھیں اور دوسری خصوصیت اپنے گاہکوں کو خوش رکھنے اور ہمیشہ کے لئے انہیں اپنا بنا لینے کی قابلیت عورتوں کو پہچان لینے اور پھانس لینے کی قابلیت اور اس عمر میں بھی اپنی جوانوں جیسی قوت مردانگی پر اسے ناز تھا۔

لیسٹر کی عمر سینتالیس کے لگ بھگ تھی۔ لمبوترے اور ستے ہوئے چہرے پر بل دار مونچھیں اور گالوں پر لمبی قلمیں۔ ملازمت میں اس کی ترقی کے مواقع دو بار آئے' لیکن دونوں ہی دفعہ کسی دوسرے کو ترقی دے دی گئی۔ بینک کی اس ناانصافی کا بدلہ لیسٹر نے اس طرح لیا کہ بینک کو اپنا ذاتی قحبہ خانہ بنا لیا جہاں بیٹھ کر وہ عورتوں کو پھانستا' بھاؤ تاؤ کرتا اور ملاقاتیں طے کرتا۔

پھنسنے والی مچھلی کو وہ ایک میل دور سے پہچان لیتا تھا اور پھر انہیں مفت میں اسے اپنا سب کچھ دے ڈالنے کے لئے راضی کرنے کی' خود اپنی کامیاب کوشش سے خود ہی لطف

اندوز ہوتا اور اپنے آپ کو خود ہی داد دیتا تھا۔ دنیا جہاں سے بیزار اور تنہا بیوائیں اس کا آسان ترین شکار تھیں۔ یہ بیوہ عورتیں مختلف روپ رنگ میں، مختلف حالات میں، مختلف عمروں میں اور بیزاری کے مختلف وجود میں آتی تھیں اور جلد یا بدیر لیسٹر کے کاؤنٹر کے جنگلے کے سامنے ...... جیسے بینک کی خاص اصطلاح میں "پنجرہ" کہتے ہیں ...... آجاتی تھیں اور تب لیسٹر اپنی قابلیتوں کو بروئے کار لے آتا تھا۔

لیسٹر گاہک عورتوں کے چیک کی رقم ادا کرنے میں قصداً تاخیر کرتا اور بڑی ہمدردی اور توجہ سے ان کی باتیں سنتا اور ہر طرح سے ان کی مدد کرنے کے لئے اپنی خدمات پیش کردیتا اور اس کا صلہ......

"محترمہ! آج شام آپ کیا کر رہی ہیں؟ ...... بس تو ٹھیک ہے ..... آج رات کا کھانا میرے ساتھ کھایئے ..... دیکھئے انکار کریں گی تو پچھتائیں گی۔ فلاں فلاں ...... ریسٹوران میں کھانا لاجواب ہوتا ہے۔ میں نے اس کا نام اپنی انگلی چاٹ ریستوراں رکھا ہے کہ آدمی دیر تک انگلیاں چاٹتا رہتا ہے۔"

اس کی اکثر و بیشتر گاہک عورتیں اس سے مدد طلب کرتی تھیں اور اس سلسلے میں اپنے بے حد چٹاخ دار رازوں سے اسے واقف کردیتی تھیں۔ وہ "لون" یعنی قرض لینا چاہتیں لیکن اس کا پتہ ان کے شوہروں کو نہ چلے ..... وہ چند ایسے چیک بھنانا چاہتیں جو انہوں نے لکھے تھے لیکن جن کا پتہ کسی کو نہ چلے، کوئی نہ جانے کہ انہوں نے یہ چیک "کیش" کروائے ہیں ...... اور ...... وہ اپنے شوہروں سے طلاق لے رہی ہوتیں۔ چنانچہ ..... کیا لیسٹر ان کا اور شوہر کا جوائنٹ اکاؤنٹ فوراً بند کرنے میں ان کی مدد کرسکتا ہے؟ بے شک۔ کیوں نہیں۔

چنانچہ لسٹر جنس مخالف کو، صف نازک کو خوش کرنے کے لئے ہردم تیار تھا۔

اور اس کے عوض ان سے خوشیاں حاصل کرنے کے لئے خود بھی ہردم تیار رہتا تھا۔

۱۵ اگست کے اس خاص جمعہ کو لسٹر نے سمجھ لیا تھا کہ آج خزانہ ہاتھ لگ رہا ہے۔

لیسٹر نے اس عورت کو اسی وقت دیکھ لیا تھا جب اس نے بینک کے دروازے میں

PDF LIBRARY 03337412793

قدم رکھا تھا۔ عورت کیا تھی قیامت تھی بالکل۔ اس پر نگاہ پڑتے ہی لیسٹر کا اندر کا سانس اندر اور باہر کا باہر رہ گیا تھا۔

اس کے بال گھور کالے اور ریشمی تھے جو اس کے شانوں پر پڑے ہوئے تھے۔ اس نے جسم سے چپکی ہوئی تنگ اسکرٹ اور ایسا ہی تنگ سوئیٹر پہن رکھا تھا جس کی وجہ سے اس کے جسم کے تمام نشیب و فراز نمایاں ہو کر بجلیاں گرا رہے تھے۔

بینک میں لیسٹر کے علاوہ چار دوسرے صراف بھی تھے اور آنے والی حسینہ کی نظریں ایک سے دوسرے پنجرے پر منتقل ہو رہی تھیں۔ صاف ظاہر تھا کہ اسے کسی مددگار کی ضرورت تھی۔ جب اس کی نظر لیسٹر کے پنجرے پر منتقل ہوئی تو لیسٹر نے آہستہ سے سر ہلادیا اور ساتھ ہی اپنے ہونٹوں پر ہمت افزا مسکراہٹ لے آیا۔

وہ سیدھی اس کے پنجرے کی طرف چلی آئی جیسا کہ لیسٹر جانتا تھا کہ وہ اس کے پاس آئے گی آخر کار۔ اور اب وہ اس کے پنجرے کے سامنے تھی۔

"صبح بخیر" لیسٹر نے اپنی تمام تر فنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر کہا "کہئے! کیا خدمت کرسکتا ہوں میں آپ کی"

اور اس نے دیکھا کہ عورت کا تنفس جیسے بڑھ گیا تھا اور سینے پر مدوجزر کی سی کیفیت نمایاں تھی۔

"ہائے ہائے جانی۔ میں کیا نہیں کرسکتا تمہارے لئے۔ بس تم حکم تو کرو" لیسٹر نے دانت پیس کر دل ہی دل میں کہا۔

"ایک بڑی مشکل آپڑی ہے" وہ بولی۔

آواز میں زبردست جنسی کشش تھی اور لب و لہجہ جنونی تھا۔ ایسی آواز اور ایسا بے چین کردینے والا لہجہ اس نے پہلے کبھی نہیں سنا تھا لیسٹر اندر ہی اندر تڑپ گیا۔

"اسی لئے تو بندہ یہاں بیٹھا ہوا ہے" لیسٹر نے بے تابی سے کہا "یعنی مشکلیں آسان کرنے"

"ہے نا۔ سچ مچ۔ مسیح کرے کہ تم میری مشکل آسان کرسکو۔ بات یہ ہے کہ مجھ سے

ایک بے حد خوفناک فردگزاشت ہوگئی ہے۔"

"میں تو یقین کر ہی نہیں سکتا کہ آپ جیسی حسین ترین لڑکی کی کوئی بات بھی خوفناک ہوسکتی ہے چاہے وہ غلطی ہی کیوں نہ ہو۔

"ہاں بھئی۔ لیکن ہوگئی مجھ سے غلطی" اس کی خوبصورت بھوری آنکھیں کرب سے تقریباً پھٹ گئی تھیں "میں جوزف رومانو کی سیکریٹری ہوں۔ ایک ہفتے پہلے مجھ سے انہوں نے، اپنے کرنٹ اکاؤنٹ کے لئے بلینک چیک آرڈر کرنے کو کہا تھا۔ لیکن میں بھول گئی۔ یہ بات ہی ذہن سے اتر گئی۔ اور اب چیک بالکل ختم ہوگئے اور جب رومانو کو معلوم ہوگا تو میرے لئے برا ہوگا۔

لیسٹر، رومانو کو جانتا تھا۔ اس کا اکاؤنٹ اسی بینک میں تھا۔

جس میں رقم کم ہوتی تھی۔ حالانکہ وہ ایک امیر آدمی تھا۔

"سیکریٹریوں کے معاملے میں سالے رومانو کا ذوق بے حد نفیس ہے۔ ہائے۔ ہائے۔ کیا چیز پسند کی ہے۔

"یہ تو کوئی ایسی خوفناک بات نہیں ہے، مسز......؟"

مس ہارٹ فورڈ، لورین ہارٹ فورڈ

"مس واہ! آج تو بھائی تمہارے لئے یہ دن بے حد مبارک ثابت ہورہا ہے" لیسٹر نے اپنے آپ سے خوش ہوکر کہا" بھائی! یقین کرو یہ خوبصورت بکری ڈبے میں آجائے گی آسانی سے"

"آپ فکر نہ کریں" میں آپ کے لئے نئی چیک بکوں کا آرڈر کئے دیتا ہوں" وہ بولا۔

"دو تین ہفتوں میں چیک آپ کو مل جائیں گے۔"

وہ ہولے سے کراہی اور لیسٹر کو یہ کراہ ایک پکا اور ازلی۔ وعدہ معلوم ہوئی۔

"یہ تو بہت لمبی مدت ہے۔ مسٹر رومانو پہلے ہی مجھ سے برہم ہیں۔ تم جانو کسی کام میں میرا دل نہیں لگتا" وہ آگے کی طرف جھک گئی۔ اس کی چھاتیاں کٹہرے کو چھو رہی تھیں جو گلابی اور نہایت موزوں، بریزر میں لپٹی ہونے کے سوا دل دل کھینچ رہی تھیں۔ وہ بولی "اگر

PDF LIBRARY 0333-7412793

آپ جلدی سے یہ چیک تیار کروادیں تو میں خوشی سے زائد رقم دے دوں گی۔"

لیسٹر نے سنبھل کر کہا۔ "بات یہ ہے کہ......لورین..... یعنی مجھے واقعی افسوس ہے کہ یہ ناممکن......"

وہ ایک دم سے خاموش ہوگیا۔ لورین کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

"میری نوکری چلی جائے گی۔ خدا کے لئے "وہ بولی" م۔ م۔ میں، کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں، چیک بنوا دیجئے۔"

آواز اس کے کانوں میں رس گھول رہی تھی۔

"اچھا۔ ایک کام کرتا ہوں" لیسٹر نے اعلان کیا "میں فون کرکے" اسپیشل کیس کے طور پر چیک تیار کروائے دیتا ہوں" پیر کے دن مل جائیں گے۔ چیک میں آپ کے آفس بھجوادوں گا اور......"

"بہتر ہوگا کہ میں خود ہی آکر لے جاؤں۔ میں مسٹر رومانو پر اپنی حماقت ظاہر کرنا نہیں چاہتی۔"

"حماقت؟ یہ کوئی حماقت نہیں ہے۔ ہر ایک سے بھول ہوجاتی ہے کبھی نہ کبھی۔ آدمی آخر انسان بشر ہے۔ فرشتہ تو ہے نہیں۔

لورین نے بے حد شیریں آواز میں آہستہ سے کہا "میں تمہیں کبھی نہ بھولوں گی۔ تو پھر پیر کے دن آؤں گی۔"

"میں یہیں ملوں گا۔"

لورین نے چکا چوند مسکراہٹ سے اس کی طرف دیکھا اور ایک شہزادی کی سی شان سے چلتی ہوئی بینک سے نکل گئی اور اس کی یہ چال بھی بس دیکھنے کی چیز تھی۔

لیسٹر اپنی جگہ سے اٹھ کر اکاؤنٹ کیبنٹ کی طرف چلا تو آپ ہی آپ مسکرا رہا تھا۔ اس نے جو رومانو کا اکاؤنٹ نمبر نکالا اور نئے ارجنٹ چیک تیار کرنے کے لئے فون کرنے لگا۔

ا

نیو اورلنس کے کارمن اسٹریٹ میں جو ہوٹل تھا وہ شہر کے دوسرے سو ہوٹلوں سے مختلف نہ تھا' اس کی کوئی امتیازی خصوصیت نہ تھی اور اسے الگ سے شناخت نہیں کیا جا سکتا تھا یہی وجہ تھی کہ ٹریسی نے اپنے لئے یہ ہوٹل پسند کیا تھا۔ چنانچہ اس ہوٹل کے تنگ اور سستے فرنیچر سے سجے ہوئے کمرے میں پچھلے ایک ہفتے سے مقیم تھی اور بندی خانے کی کوٹھری کے مقابلے میں یہ کمرہ اسے محل معلوم ہوتا تھا۔

بینک میں لیسٹر سے ملاقات کر کے ٹریسی اپنے اس کمرے میں واپس آئی تو سب سے پہلے سر پر سے کالے بالوں کی وگ اتار کر ایک طرف رکھی اور خود اپنے ریشمی اور گھنے بالوں میں انگلیاں پھیریں۔ اس کے بعد دیدوں پر چڑھائے ہوئے نرم کانٹیکٹ لینس الگ کئے اور کریم سے اپنے چہرے پر کا میک اپ دور کیا۔

اب وہ کمرے میں رکھی ہوئی اکلوتی سیدھی اور سخت کرسی پر بیٹھ گئی اور ایک لمبا سانس لیا۔ معاملہ اطمینان بخش طور پر چل رہا تھا۔ یہ معلوم کرنا تو بے حد آسان ثابت ہوا تھا کہ جو رومانو کا اکاؤنٹ کون سے بینک میں تھا۔ اپنی مرحوم ماں کے اثاثے میں سے اس نے وہ چیک تلاش کر لئے تھے جو رومانو نے اس کے نام دیئے تھے لیکن جنہیں بینک

PDF LIBRARY 0333-7412793

نے رد کر دیا تھا کہ رومانو کے کھاتے میں اتنی خطیر رقم جمع نہ تھی۔

"جو رومانو؟ بھول جاؤ۔ تم اسے چھو بھی نہیں سکتیں" ارنسٹائن نے کہا تھا۔

اور ارنسٹائن نے غلط کہا تھا۔ ٹریسی کی انتقامی فہرست میں اس کا نمبر پہلا تھا۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے دوسرے سے نپٹ لے گی وہ۔

ٹریسی نے آنکھیں بند کر لیں اور اس معجزے کو دیکھنے لگی جس نے اسے یہاں پہنچا دیا تھا۔

ایک لمحے کی تاخیر کئے بغیر اور کچھ بھی سوچے بغیر ٹریسی نے منڈیر پر سے تالاب میں ایک چھلانگ لگا دی۔

"باپ رے! خدایا میں تیرنا تو جانتی ہی نہیں۔"

وہ گہرائی میں اتر گئی اور پانی اس کے سر پر آ گیا اور اس کا دل خوف سے بھر گیا۔ اس نے غوطہ لگایا اور اس کے ہاتھوں نے بچی کو تلاش کر کے پکڑ لیا اور اسے سطح پر کھینچ لائی۔ ایمی اپنے آپ کو چھڑانے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہی تھی۔ دوسرے ہی لمحے وہ دونوں ایک بار پھر زیر آب تھیں۔ ٹریسی کے پھیپھڑے پھٹے جا رہے تھے۔ وہ ہاتھ پاؤں چلا کر اس آبی قبر سے باہر آنے میں کامیاب ہو گئی' اس نے بچی کو ہاتھوں کی گرفت سے دبوچ رکھا تھا' مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا اسے اور وہ اپنی جسمانی قوت کو لمحہ بہ لمحہ کم ہوتے محسوس کر رہی تھی۔

"یہاں سے ہم نکل نہ سکیں گے" ٹریسی نے سوچا "ہم دونوں کا آخری وقت آ گیا ہے"

بہت سی آوازیں ایک ساتھ پکار رہی تھیں۔

یکایک ایمی کو اس کی گرفت سے چھڑایا گیا۔ اس کو ٹریسی سے الگ کر دیا گیا۔

"خدایا! نہیں۔ ایں۔ ایں۔" وہ چلائی۔

مضبوط ہاتھ اس کی کمر کے گرد تھے اور ایک آواز کہہ رہی تھی۔

"گھبراؤ نہیں' اب سب ٹھیک ہوگیا ہے۔"

ٹریسی نے ایمی کی تلاش میں گھبرا گھبرا کر چاروں طرف دیکھا۔ بچی ایک آدمی کی بانہوں میں محفوظ تھی۔ چند لمحوں بعد ہی ہمدرد اور مضبوط ہاتھ ان دونوں کو گہرے جان لیوا پانی سے باہر نکال چکے تھے۔

یہ کوئی خاص اور اہم واقعہ نہ تھا چنانچہ وہ صبح کے اخبارات میں اندر کے کسی صفحہ پر صرف ایک پیراگراف میں جگہ پا جاتا لیکن اس حقیقت نے اس کو بے حد اہم اور حیرت انگیز بنا دیا تھا کہ ایک ایسی قیدی عورت نے' جو تیرنا نہ جانتی تھی وارڈن کی بچی کی جان بچانے کے لئے اپنی جان کی بازی لگادی تھی۔ چنانچہ ایک ہی رات میں ٹیلی ویژن اور ریڈیو والوں نے ٹریسی کو ہیروئن بنا دیا۔ خود گورنر ہیبر وارڈن کے ساتھ ٹریسی کی خیریت معلوم کرنے بندی خانے کے اسپتال میں گئے۔

"بہت بہادری کا کام کیا ہے تم نے" وارڈن بیگن نے ٹریسی سے کہا "میں اور سوالین میری بیوی..... تمہارا احسان کبھی نہ بھولیں گے۔"

وارڈن کی آواز تشکر کے جذبے سے گلوگیر ہوگئی۔

"ایمی کیسی ہے؟" ٹریسی نے پوچھا۔

"خطرے کی کوئی بات نہیں"

ٹریسی نے آنکھیں بند کرلیں۔ حالیہ تجربے کے بعد اس کے حواس اب تک ٹھکانے نہ آئے تھے۔

"اگر ایمی کو کچھ ہوجاتا تو میں اسے برداشت نہ کرسکتی" اس نے سوچا اور اسے اپنی بے رخی اور سرمہری یاد آگئی جب کہ بچی اس سے کچھ نہ چاہتی تھی سوائے پیار کے۔ اور ٹریسی نے سخت شرمندگی محسوس کی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس واقعہ کی وجہ سے اس نے فرار کا مواقع کھودیا تھا لیکن وہ جانتی تھی اگر دوبارہ اسے ایسا کرنا پڑا تو ضرور کرے گی۔ ایسا ہی کرے گی چاہے کیسا ہی موقع کیوں نہ کھونا پڑے.....

اور اس حادثے کی یونہی سی تحقیقات بھی کی گئی۔

PDFLIBRARY 03337412293

"قصور میرا تھا" ایمی نے اپنے باپ سے کہا "ہم گیند کھیل رہے تھے' ٹریسی گیند کے پیچھے بھاگی اور مجھ سے وہیں رکنے کو کہا لیکن میں تالاب کی دیوار پر چڑھ گئی کہ ٹریسی کو دیکھ سکوں۔ اور میں تالاب میں گر گئی۔ لیکن ڈیڈی! ٹریسی نے مجھے بچالیا"

ٹریسی کو اس رات معائنہ کی غرض سے اسپتال میں رکھا گیا اور دوسرے دن صبح وارڈن کے دفتر میں لے جایا گیا جہاں اخبار اور ریڈیو والے منتظر تھے اور مقامی ٹیلی ویژن والوں نے تو خبروں کے محکمے کی پوری جماعت ہی بھیج دی تھی۔

اس شام ٹریسی کی بہادری کی داستان اخباروں میں تھی اور ریڈیو سے نشر ہورہی تھی۔ ٹیلی ویژن پر بچی کی جان بچانے کی تفصیلات کی تصویریں دکھائی جارہی تھیں۔ ٹائم نیوز اور پیپل جیسے عالمی شہرت کے رسالوں نے اس کی کہانی کو اٹھالیا اور دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلا دیا۔ ٹریسی کی بہادری کی داستان عام ہوئی تو ہر طرف سے خطوط اور تار آنے لگے کہ ٹریسی کی سزا معاف کردی جائے۔ اسے فوراً رہا کردیا جائے۔

اور تب گورنر ہیبر نے اس مسئلے پر وارڈن بیگن سے بات چیت کی۔

"ٹریسی وھٹنی چند سنگین جرائم کی سزا میں یہاں بھیجی گئی ہے" وارڈن بیگن نے کہا۔

گورنر سوچ میں پڑ گیا' پھر بولا:۔

"لیکن جارج! اس کا پچھلا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ ہے نا؟"

"جی ہاں۔"

"سچ کہوں جارج۔ ٹریسی کے لئے کچھ کرنے کو مجھ پر چاروں طرف سے دباؤ ڈالا جارہا ہے"

"مجھ پر بھی گورنر۔"

"لیکن بے شک لوگ ہمیں مجبور نہیں کرسکتے اس بات پر کہ بندی خانے میں ہمیں کیا کرنا چاہئے' اور کیا نہ کرنا چاہئے۔ ہے کہ نہیں"

"بالکل صحیح فرمایا آپ نے"

"دوسری طرف اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا" گورنر نے کہا "کہ اس وھٹنی لڑکی

نے زبردست دلیری کا ثبوت دیا ہے اور وہ ہیروئن بن گئی ہے۔"

"بے شک" وارڈن بینگن نے اس سے اتفاق کیا

گورنر سگار سلگانے لگا "تمہاری کیا رائے ہے جارج؟"

جارج بینگن نے سوچ سوچ کر کہنا شروع کیا۔

"گورنر! غالباً یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ اس معاملے سے مجھے ذاتی طور پر دل چسپی ہے۔ اس نے میری بچی کی جان بچائی ہے۔ لیکن اس سے قطع نظر اس کے میرے خیال میں ٹریسی وھسٹنی عادی مجرمہ نہیں ہی اور اگر اسے آزاد کردیا گیا تو وہ سوسائٹی کے لئے قطعی خطرناک ثابت نہ ہوگی۔ چنانچہ میری تو آپ سے پر زور درخواست ہے کہ اسے معاف کردیا جائے۔"

"ہم" گورنر نے سر جھکا لیا۔

"وقت" اس نے سوچا "سیاست میں وقت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ چنانچہ دیکھا جائے گا۔"

PDF LIBRARY 0333-7412793

اپنے شوہر سے اس معاملے میں تفصیل سے گفتگو کرنے کے بعد سوایلن نے ٹریسی سے کہا:

"میں اور وارڈن صاحب چاہتے ہیں کہ تم یہاں اٹھ آؤ۔ عقب میں ایک زائد بیڈ روم ہے۔ تم اس میں رہ سکتی ہو۔ اس طرح تم پورا وقت ایمی کو دے سکو گی۔ کیا خیال ہے؟"

"شکریہ" ٹریسی مارے احسان مندی کے بچھ بچھ گئی "بہت بہت شکریہ"

اور اس تجویز پر فوراً عمل کیا گیا۔ اس سے ایک طرف تو یہ ہوا کہ ٹریسی کو بندی خانے کی بھیانک راتوں سے نجات مل گئی اور دوسری طرف ایمی سے اس کے تعلقات میں فوری تبدیلی آگئی۔ ایمی اس پر فدا تھی اور جواب میں ٹریسی بھی اس پر فدا ہورہی تھی۔ اس ذہین اور تیز بچی کی محبت سے وہ پوری طرح محظوظ ہورہی تھی۔ وہ دونوں پرانے کھیل کھیلتیں ٹیلی ویژن پر والٹ ڈزنی کی فلمیں دیکھتیں اور دونوں مل کر کتابیں پڑھتیں۔ ٹریسی اس خاندان کی ایک فرد بن گئی تھی۔ لیکن جب بھی ٹریسی کسی کام سے بندی خانے میں جاتی اس کی مڈبھیڑ دیونی برتھا سے ہوئے بغیر نہ رہتی۔ "خوش قسمت کتیا ہو تم" دیونی برتھا

غرائی فی الحال تو مزے کر رہی ہو لیکن وہ وقت دور نہیں جب تم واپس یہاں آجاؤ گی یعنی ہم لوگوں میں ..... اور میں اس کوشش میں جتی ہوئی ہوں یعنی تمہیں یہاں لانے کی۔"

ایمی کی جان بچانے کے واقعہ کے تین ہفتوں بعد کا ذکر ہے کہ ایمی اور ٹریسی صحن میں کھیل رہی تھیں کہ سوالین تقریباً بھاگتی ہوئی گھر سے باہر نکلی اور ایک منٹ تک خاموش کھڑی ان دونوں کو دیکھتی رہی اور پھر کہا۔

"ٹریسی وارڈن صاحب کا فون آیا تھا ابھی ابھی انہوں نے اسی وقت تمہیں اپنے دفتر میں بلایا ہے۔"

اور ٹریسی کا دل خوف سے دھڑکنے لگا۔ "اب کیا ہوا؟ کیا مجھے واپس بندی خانے میں بھیجا جائے گا؟ کیا دیونی برتھا کی کوششیں کامیاب ہوگئی تھیں؟ ایسا زبردست رسوخ تھا برتھا کا؟ یا پھر مسز بینگن نے یہ نتیجہ اخذ کرلیا تھا کہ ایمی ٹریسی سے ضرورت سے زیادہ مانوس ہوتی جارہی ہے؟

"جی اچھا مسز بینگن"

جب ٹریسی کو اندر لے جایا گیا تو وارڈن اپنے دفتر کے دروازے میں کھڑا ہوا تھا۔ "بیٹھ جاؤ" وہ بولا۔

ٹریسی نے اس کے لب و لہجے سے اپنی قسمت کا فیصلہ معلوم کرنے کی کوشش کی

"ایک خبر سنانے والا ہوں میں تمہیں اور اسی لئے میں نے تمہیں یہاں طلب کیا ہے"

عجیب قسم کے جذبے سے، جسے ٹریسی سمجھ نہ سکی، شدت کی وجہ سے وارڈن آگے کہہ نہ سکا اور لمحے بھر کے لئے خاموش ہوگیا۔

"لوسیانہ کے گورنر کا حکم نامہ مجھے ابھی ابھی ملا ہے" وارڈن نے ایک ثانئے کے توقف کے بعد اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا "انہوں نے تمہاری پوری سزا معاف کردی ہے جس پر فوری، یعنی اسی وقت سے عمل کرنے کا حکم ہے۔"

ٹریسی کا اپنے کانوں پر سے اعتبار اٹھ گیا۔

"میرے خدا! سچ مچ وارڈن نے وہی کہا جو میں نے سنا؟" اس نے سوچا لیکن وہ بولتے

PDF LIBRARY 0333-7412793

سوال پوچھتے ڈر رہی تھی۔

"ایک بات بتادوں ٹریسی" وارڈن نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا "اور وہ یہ کہ تمہاری سزا اس لئے معاف نہیں کی گئی کہ تم نے جس بچی کی جان بچائی وہ میری، خانے کے وارڈن کی لڑکی تھی۔ جو کچھ تم نے کیا وہ فطری اور جبلی طور پر کیا اور ایک شہری سے یہی توقع کی جاسکتی ہے میں نے ہمیشہ یہی کہا ہے اور شروع سے یہی میرا ہے کہ تم سوسائٹی کے لئے قطعی کوئی خطرہ نہیں ہوسکتیں" وہ مسکرایا اور پھر اضافہ تے ہوئے کہا "ایمی شدت سے تمہاری کمی محسوس کرے گی اور ہم بھی۔"

ریسی خاموش تھی اسے الفاظ نہیں مل رہے تھے۔

اگر وارڈن حقیقت سے واقف ہوتا تو ....

اگر اتفاقاً کمیٹی والے فوری معائنے کو نہ آگئے ہوتے ..... اگر ایمی تالاب میں اتفاقاً نہ ہوتی تو ..... اسی وارڈن کے آدمی سے، ایک مفرور قیدی کو تلاش کررہے ہوتے اس

"پرسوں تمہیں رہا کردیا جائے گا" وارڈن نے کہا۔

بندی خانے کی اصطلاح میں اس کا "گیٹ اپ۔"

ٹریسی کو اب بھی یقین نہیں آرہا تھا۔

"سمجھ میں نہیں آرہا کہ کیا کہوں۔"

"کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں۔ یہاں ..... ہر ایک کو تم پر فخر ہے۔ مجھے اور میری کو امید ہے کہ تم باہر بڑے اور یادگار کام کروگی۔ ہماری دعائیں تمہارے ساتھ ہوں"

تو یہ سچ تھا۔ وہ آزاد تھی اب۔ دفعتاً اس نے ایسی کمزوری محسوس کی جیسے اس کے ے جان نکل گئی ہو۔ اپنے آپ کو سنبھالنے کی غرض سے وہ کرسی کی ہتھی پر جھک آخر کار جب وہ بولی تو اس کی آواز ٹھہری ہوئی تھی "باہر پہنچ کر تو میں پتا نہیں کیا کچھ اہتی ہوں، وارڈن بینگن صاحب"

بندی خانے میں وہ ٹریسی کی آخری رات تھی۔ اس کے پرانے "بلاک" کی "مکین" اس سے ملنے آئی۔ "تو تم جارہی ہو یہاں سے؟"

"اور کیا"

اس عورت کا نام بیٹی فرانسس تھا اور عمر اتنالیس کی۔ اس کے چہرے سے وقار ٹپک رہا تھا۔

"باہر تمہیں کسی قسم کی مدد درکار ہو تو نیویارک میں ایک آدمی ہے' اس سے ملنا۔ کونراڈ مارگن نام ہے اس کا" بیٹی نے کاغذ کا ایک پرزہ ٹریسی کے ہاتھ میں چپکے سے پکڑا دیا۔

"وہ اصلاح مجرمان کے محکمے میں ہے جو لوگ قید میں رہ کر آتے ہیں ان کی مدد کرنے سے اسے مسرت حاصل ہوتی ہے۔"

"بہت بہت شکریہ۔ لیکن میں سمجھتی ہوں کہ مجھے ضرورت ....."

"کچھ کہا نہیں جاسکتا کہ کیا ہو۔ پتہ رکھ لو۔ کیا حرج ہے اس میں۔"

دو گھنٹے کے بعد ٹریسی بندی خانے کے بیرونی پھاٹک میں سے نکل کر ٹیلی ویژن کے کیمروں کے سامنے سے گذر رہی تھی۔ اس نے رپورٹروں سے بات نہ کی لیکن جب ایمی اپنی ماں کی آغوش سے مچل کر نکلی اور دوڑ کر ٹریسی سے لپٹ گئی تو کیمرے چل پڑے اور یہی وہ تصویر تھی جو شام کی خبروں میں دکھائی گئی۔

"آزادی" ٹریسی کے لئے اب ایک بے معنی لفظ نہ رہ گیا تھا بلکہ اب وہ ایک ٹھوس حقیقت اور یادگار واقعہ کا روپ اختیار کرچکا تھا۔ ایک ایسا واقعہ جو عمر بھر یاد رہے گا۔

آزادی کا مطلب تھا کھلی فضا میں سانس لینا۔ آزادی کا مطلب تھا اپنی مرضی۔ آزادی کا مطلب تھا تخلیہ۔ آزادی کا مطلب تھا کھانا حاصل کرنے کے لئے قطار میں کھڑے نہ ہونا۔ گھنٹیوں کی کرخت آواز نہ سننا۔ آزادی کا مطلب تھا گرم پانی اور خوشبودار صابن سے نہانا۔ ملائم زیر جامہ۔ خوبصورت لباس اور ان سے میچ کرتے ہوئے اونچی ایڑی کے جوتے۔ اپنی سینڈوں [illegible] نرم ملائم پمپز' آزادی کا مطلب تھا نمبر کے بجائے اپنا

نام ہونا۔ آزادی کا مطلب تھا دیوتی برتھا سے' محافظوں سے عصمت دری کئے جانے وف سے اور بندی خانے کی سخت بیزار کن یکسانیت سے نجات۔

یسی کو اس "نوزائدہ" آزادی سے مانوس اور عادی ہونے میں وقت لگ گیا جب وہ پر چلتی تو احتیاط سے سنبھل سنبھل کر چلتی کہ کسی راہ گیر سے ٹکرا نہ جائے۔ بندی نے میں معمولی سی ٹکر بھی ایک ایسی چنگاری ہوتی تھی جو جھگڑوں اور مارکٹائی کی آگ تی تھی۔

چنانچہ بندی خانے کا یہی خوف ٹریسی کے دل پر مسلط تھا جو اسے آزادی میں بھی خوفزدہ رہتا تھا اور اس خوف کو دور کرنے میں اسے بڑی کوششیں کرنی پڑیں۔ بڑی مشکلوں بعد وہ اپنے آپ کو یقین دلا سکی کہ وہ بندی خانے میں نہ تھی۔ اور اب کسی سے ٹکرا نے سے جھگڑا نہ ہوگا۔ اب کوئی اسے کسی بھی قسم کی دھمکی نہ دے گا۔ وہ آزاد تھی۔ نے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے آزاد تھی۔

فلاڈیلفیا میں چارلس اسٹون ہوپ سوم نے ٹیلی ویژن پر ٹریسی کو بندی خانے کے پھاٹک ے نکلتے دیکھا۔

"چہ۔ یہ تو اب بھی اتنی ہی خوبصورت ہے" وہ دل ہی دل میں بولا۔

اسے دیکھتے ہوئے چارلس کو یہ یقین ہی نہ آرہا تھا کہ اس نے وہ جرائم کئے ہوں گے ن کے الزام اس پر تھے۔ اور جن کی سزا اسے سنائی گئی تھی اور اب تک اس نے بھگتی ی۔

اس نے اپنی مثالی بیوی کی طرف دیکھا جو کمرے کے انتہائی سرے پر بے تعلقی سی ی کچھ بننے میں منہمک تھی۔

"کہیں میں نے زبردست غلطی تو نہیں کی؟" چارلس نے اپنی آپ سے پوچھا۔

اپنے نیویارک کے اپارٹمنٹ سے بیٹھے ہوئے دانیال کو پرنے ٹیلی ویژن کی خبروں میں سی کو دیکھا۔ اس حقیقت سے وہ قطعی بے تعلقی اور بے پرواہی رہا کہ ٹریسی کو رہا کردیا گیا تھا۔ اس نے ٹیلی ویژن بند کیا اور اس فائل کی طرف متوجہ ہوگیا جس پر اسوقت کام کر رہا

PDF LIBRARY 0333-7412793

تھا۔

جب رومانو نے ٹیلی ویژن پر خبریں دیکھیں تو فلک شگاف قہقہہ لگایا۔ یہ دمستنی لڑکی ز بے حد خوش قسمت کتیا نکل۔

"اچھا ہوتا کہ یہ لونڈیا قید میں ہی رہتی۔ اب تو یہ سالی اس بھیڑ کی طرح بپھری ہوئی ہوگی جسے کسی شریر بچے نے دیر تک ڈبے میں بند کر رکھا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ ایک دن ہم ہماری ملاقات ہوجائے۔"

رومانو اپنے آپ سے بے حد مطمئن اور خوش تھا۔ اس نے رینور کی تصویر، جس کی چوری کا الزام ٹرسی پر لگایا گیا تھا' نہ صرف سرحد پار بھجوادی تھی بلکہ زورک میں ایک شخص نے' جو ایسی نادر تصویریں جمع کرنے کا شوقین تھا' اسے خرید بھی لیا تھا۔ بیمہ کمپنی سے وہ اس کے بیمے کی رقم پہلے ہی وصول کرچکا تھا بعد میں اس خریدار سے دو سو ہزار وصول کئے۔ غالباً یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ اس دہری وصول کی ہوئی رقم میں سے رومانو نے انتھونی ارساتی کا حصہ اسے دے دیا تھا۔ یعنی آدھا۔ جو رومانو ارساتی کے ساتھ حصے بخرے کے معاملے میں بے حد کھرا اور محتاط تھا کیونکہ وہ ان لوگوں کا حشر دیکھ چکا تھا۔ جنوں نے ارساتی کے ساتھ بے ایمانی کی تھی۔

انتھونی ارساتی بے حد سخت آدمی تھی۔

پیر کے روز دوپہر کو ٹریسی' اپنے لورین ہارٹ فورڈ کے بھیس میں' نیو اور لنس کے فرسٹ مرچنٹ بینک میں پہنچی۔ اس وقت بینک میں گاہوں کی بھیڑ تھی لیسٹر کی کھڑی کے سامنے کئی آدمی کھڑے ہوئے تھے۔ ٹریسی بھی قطار میں کھڑی ہوگئی۔ لیسٹر کی نظر اس پر بڑی تو وہ کھل کر مسکرایا اور معنی خیزی سے سرہلادیا۔ "اس دفعہ تو سالی پچھلی دفعہ سے بھی زیادہ خوبصورت بن گئی ہے" وہ دل میں بولا۔

آخر کار جب ٹریسی کا نمبر آیا اور وہ کھڑکی کے سامنے پہنچی تو لیسٹر نے بے حد نیچی آواز میں دیدے نچا کر کہا:۔

"بہت مشکل کام تھا لورین۔ لیکن تمہاری خاطر میں نے یہ بھی کردیا۔"

اور لورین کے ہونٹوں پر ملکوتی تبسم رقص کرنے لگا اور اس نے بے حد پیارے انداز سے کہا:۔ "کتنے اچھے ہو تم۔"

"تم بھی کیا یاد کروگی" اس نے کاؤنٹر کا وہ خانہ کھولا جس میں اس نے چیکوں کا بکس بڑی احتیاط سے رکھا تھا۔ "بالکل تیار رکھے ہیں میں نے"

اس نے بکس ٹریسی کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"یہ لیجئے جناب" اس نے بڑی ادا سے کہا "چار سو کورے چیک سے کام چل جائے گا ابھی تو؟"

"کافی سے زیادہ ہیں البتہ مسٹر رومانو کو چیک لکھنے کا دورہ ہی پڑ جائے تو بات دوسری ہے۔"

"تو خاکسار کو دوبارہ یاد کرلینا" لیسٹر بولا

ٹریسی نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں اور ایک ٹھنڈا سانس لے کر کہا "تم نے میری جان بچالی"

لیسٹر نے اپنی رانوں میں خوشگوار سنسنی محسوس کی۔

"بھئی لوگوں کو ایک دوسرے کے کام آنا ہی چاہئے کہ دنیا کا کاروبار اسی طرح چلتا ہے۔ ہے نا لورین؟"

"سچ کہا لیسٹر" وہ بولی۔

"میں تو کہتا ہوں کہ تم خود بھی اپنا اکاؤنٹ یہیں کھلوالو۔ میں کوئی تکلیف نہ ہونے دوں گا تمہیں۔ کوئی تکلیف نہیں۔"

"ہاں اس کا تو مجھے یقین ہے"

"کیوں نہ ہم کسی عمدہ سی جگہ بیٹھ کر ڈنر کھائیں اور پھر اس معاملے پر اپنے اطمینان کے لئے گفتگو کریں گے؟"

"بے حد شاندار خیال ہے۔"

"تو پھر تمہیں کہاں فون کروں؟"

"میں خود فون کروں گی تمہیں" اور کٹہرے کے سامنے سے ہٹ گئی۔

"ٹھہرو..... ایک منٹ......"

دوسرے گاہک نے آگے بڑھ کر وحشت زدہ لیسٹر کے سامنے سکوں سے بھری ہوئی تھیلی رکھ دی۔

بینک کے بیچ میں چار میزیں تھیں جن پر رقم اٹھانے اور رقم بھیرنے کی پرچیوں کی

PDF LIBRARY 0333-7412793

درازیں رکھی ہوئی تھیں اور ان میزوں پر لوگ کھڑے فارم بھر رہے تھے۔ ٹریسی لیسٹر کی نظروں سے اوجھل ہوگئی اور جب میز پر سے ایک شخص ہٹ گیا تو ٹریسی نے اس کی جگہ لے لی۔ لیسٹر نے جو بکس دیا تھا اس میں کورے چیکوں کے چار پیکٹ تھے لیکن ٹریسی کو ان چیکوں سے دلچسپی نہ تھی بلکہ ان ڈپازٹ سلپوں سے چیکوں سے الگ کیا اور تین منٹ سے بھی کم وقت میں اس کے ہاتھ میں اسی سلپیں تھیں۔ یہ اطمینان کرلینے کے بعد کسی نے اس کی یہ حرکت نہیں دیکھی اور نہ اب کوئی اس کی طرف متوجہ ہے ٹریسی نے بیس سلپیں ٹین کی درازوں میں رکھ دیں۔

یہاں سے ہٹ کر وہ دوسری میز پر پہنچی اور بیس سلپیں وہاں ڈپازٹ کردیں۔ چند منٹ بعد وہ تمام سلپیں مختلف میزوں پر چھوڑ چکی تھی۔ یہ ڈپازٹ سلپیں بلینک یعنی کوری تھیں لیکن ہر سلپ کے نچلے حصے میں ایک خفیہ نمبر تھا جسے کمپیوٹر مختلف اکاؤنٹ میں جمع کردیتا تھا اور ان سلپوں پر جو نمبر تھا وہ جو رومانو کا کوڈ نمبر' یعنی خفیہ نمبر تھا۔ اب روپیہ ان سلپوں کے ذریعہ خواہ کوئی بھی جمع کرے کمپیوٹر بہرحال' اس متضاد کوڈ نمبر کی وجہ سے' اسے جو رومانو کے کھاتے میں خودبخود ہی چڑھادے گا۔ ٹریسی چونکہ بینک میں کام کرچکی تھی اس لئے جانتی تھی کہ دو ہی دنوں میں متضاد کوڈ نمبروالی یہ تمام سلپیں استعمال ہوجائیں گی اور یہ کہ پانچ دنوں پہلے اس گھٹالے کا راز ظاہر نہ ہوگا اور اس گڑبڑ کا پتہ بینک والوں کو نہ چلے گا اور ٹریسی نے جو ترکیب سوچی تھی اس پر نہ صرف عمل کرنے بلکہ اسے انجام تک پہنچادینے کے لئے پانچ دنوں کی مدت کافی سے زیادہ تھی۔

اپنے ہوٹل کی طرف جاتی ہوئی ٹریسی نے سارے کے سارے کورے چیک کوڑا کرکٹ ڈالنے کے اس ڈرم میں پھینک دیئے جو سڑک کے ایک طرف رکھا ہوا تھا۔ چونکہ رومانو کو ان چیکوں کی ضرورت نہ تھی اب۔

ٹریسی کی دوسری منزل تھی..... "نیو اورلنس ہالی ڈے ٹراویل ایجنسی" میز کے پیچھے بیٹھی ہوئی عورت نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور بڑی خوش اخلاقی سے پوچھا۔

"فرمائیے؟"

"میں جوزف رومانو کی سیکریٹری ہوں۔ مسٹر رومانو ریوڈی جانیرو جانے والے ہوائی جہاز میں رزرویشن چاہتے ہیں' اسی جمعہ کے دن"

"ایک ٹکٹ؟"

"ہاں۔ ایک ٹکٹ فرسٹ کلاس کا درمیانی راستے کے پاس والی سیٹ ہو اور ہاں تمباکو نوشی کے کیبن میں۔"

"واپسی ٹکٹ ہے؟"

"نہیں ایک طرفہ"

ٹریول ایجنٹ میز پر رکھے ہوئے کمپیوٹر کی طرف متوجہ ہو گئی چند سکنڈ بعد ہی اس نے کہا: "ٹھیک ہے۔ پان امریکہ ہوائی جہاز میں فرسٹ کلاس کا ایک ٹکٹ۔ فلائٹ نمبر سات اٹھائیس۔ روانگی جمعہ کے دن شام ساڑھے چھ بجے اور ہاں میانی میں مختصر سا اسٹاپ ہو گا۔ ٹھیک ہے؟"

"واہ۔ خوش ہو جائیں گے رومانو صاحب" ٹریسی نے اس عورت کو یقین دلایا۔

"چنانچہ فرسٹ کلاس کا ٹکٹ مع ریزرویشن کے ہو گئے..... انیس سو انتیس ڈالر۔ نقد یا چیک؟"

"مسٹر رومانو ہمیشہ نقد ہی ادا کرتے ہیں۔ کوڈ۔ براہ کرم ٹکٹ ان کے دفتر بھجوا دیں گی جمعرات کے دن؟"

"آپ کہیں تو کل ہی بھجوا دوں"

"جی نہیں مسٹر رومانو کل وہاں نہ ہوں گے۔ آپ ایسا کیجئے کہ جمعرات کے دن صبح گیارہ بجے بھجوا دیجئے۔"

"جیسا آپ کہیں۔ پتہ کیا ہے؟"

"مسٹر جوزف رومانو۔ ۲۱۷۔ پونڈراس اسٹریٹ' مکان نمبر چار سو آٹھ"

عورت نے پتہ لکھ کر کہا۔ "اچھی بات۔ جمعرات کے دن ٹکٹ اس پتے پہنچا دیا جائے گا"

PDF LIBRARY 0333-7412793

"ٹھیک گیارہ بجے" ٹریسی نے اسے یاد دلایا "شکریہ"

وہاں سے نکل کر ٹریسی "ا ہکی بیگج اسٹور" کے سامنے پہنچی جو ٹراویل ایجنسی سے ذرا فاصلے پر تھا۔ شو کیس میں رکھی ہوئی چیزوں کا چند منٹوں تک معائنہ کرنے کے بعد ٹریسی اسٹور میں داخل ہوئی۔

ایک کلرک نے آگے بڑھ کر اس کا استقبال کیا۔ "خوش آمدید خاتون۔ فرمایئے آج کہ سہانی صبح میں' میں کیا خدمت کروں آپ کی؟"

"اپنے شوہر کے لئے مجھے تھوڑا سا لگیج خریدنا ہے۔"

"اس کے لئے آپ بالکل صحیح جگہ تشریف لائی ہیں۔ ہم نے سیل چلائی ہے ان دنوں چنانچہ بے حد اچھی چیزیں سستے داموں....."

"مجھے سستی چیزیں نہیں چاہئیں" ٹریسی نے جواب دیا۔

ایک دیوار کے قریب ویٹون کے قیمتی سوٹ کیس رکھے ہوئے تھے۔

"ہاں۔ یہ بہت اچھے ہیں۔ دراصل ہم دونوں سیر و سیاحت کو جا رہے ہیں۔"

"آپ کے انتخاب کی میں داد دیتا ہوں خاتون۔ کون سے سائز کا سوٹ کیس چاہئے آپ کو؟ میرے پاس تین مختلف سائز کے سوٹ کیس ہیں۔"

"تینوں سائز کا ایک ایک"

"جو حکم۔ ادائیگی کیسے ہو گی۔ چیک یا نقد؟"

"کوڈ نام ہے جوزف رومانو۔ آپ تینوں سوٹ کیس میرے شوہر کے دفتر پہنچوا دیں گے۔ جمعرات کے دن صبح؟"

"ضرور مسز رومانو"

"ٹھیک گیارہ بجے؟"

"جی۔ بالکل گیارہ بجے"

دفعتاً" ٹریسی کو ایک خیال آیا اور اس نے کہا:

"اوہ! بھول ہی گئی تھی۔ ایک مہربانی اور کریں گے آپ؟ تینوں سوٹ کیسوں پر آپ

سنہری حروف میں میرے شوہر کا نام لکھوا دیجئے۔ یعنی! جی۔ آر۔ (J.R)"

"بالکل۔ بالکل' یہ بھی ہو جائے گا مسز مانو"

ٹریسی مسکرائی اور اس نے رومانو کے گھر کا پتہ لکھوا دیا۔

قریب کے ویسٹرن یونین آفس سے ٹریسی نے ایک تار روانہ کیا۔ اس پتے پر

"تیو آتھون پیلس

کاپا کبانہ بیچ

ریو ڈی جانیرو"

"دو آرام دہ' ہوادار کمرے مخصوص کیجئے۔ اس جمعہ سے

دو مہینوں کے لئے براہ کرم واجب الادا۔ تار سے تصدیق کر دیجئے"

جوزف رومانو

۲۱۷ پونڈ راس اسٹریٹ۔

نیو اورلنس۔ لوسیانہ' امریکہ

تین دن بعد ٹریسی نے بینک میں فون کر کے لیسٹر تورانس سے بات کرنے کی درخواست کی۔

چند لمحوں بعد ہی لیسٹر فون پر تھا۔ ٹریسی نے اس کی آواز پہچانتے ہی نیچی آواز میں کہا:۔

شاید تم مجھے بھول گئے ہو گے لیسٹر میں لورین ہارٹ فورڈ بول رہی ہوں' مسٹر رومانو کی سیکریٹری اور.....

"او۔ ہو۔ ہو۔ تم ہو؟ اس کی آواز میں غضب کا اشتیاق تھا" یہ کیسے کہہ دیا تم نے کہ میں تمہیں بھول گیا ہوں؟ یہ ممکن نہیں۔ دراصل میں....."

"سچ مچ نہیں بھولے؟ زہے نصیب۔ میرا تو خیال تھا کہ روزانہ اتنے بہت سے گاہکوں سے ملاقات ہوتی ہے تمہاری....."

"ہاں ہوتی تو ہے لیکن تم لاکھوں میں ایک ہو" لیسٹر نے اسے یقین دلایا "اب میں

PDFLIBRARY 0333-7412793

پوچھتی ہوں تم سے کہ تمہیں یاد ہے کہ میں نے تمہیں ڈنر پر مدعو کیا ہے؟"

"کیسے بھول سکتی ہوں"

"تو پھر کیا؟"

"آئندہ منگل کو؟"

"شاندار"

"بس تو پر منگل کو رات کا کھانا تمہارے ساتھ۔ اچھا تو۔ اب رخصت۔ ارے ٹھہرو..... کس قدر ننھی سی بے وقوف ہوں میں بھی۔ جس کام کے لئے فون کیا تھا وہ تو بھول ہی گئی۔

"حکم کرو"

"مسٹر رومانو اپنا بینک بیلنس معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ دے سکو گے؟"

"کیوں نہیں؟"

"اگر کوئی اور ہوتا تو اصول کے مطابق لیسٹر فون کرنے والے سے گاہک کی تاریخ پیدائش پتہ یا کوئی اور شناخت چاہتا اور اپنا پوری طرح سے اطمینان کرنے کے بعد ہی بینک بیلنس بتاتا لیکن اس حسینہ سے ایسا کچھ پوچھنے کی ضرورت ہی نہ تھی یہ تو بھائی چیز ہی اور تھی۔

"لورین! ایک منٹ فون چالو رکھنا" وہ بولا۔

لیسٹر فائلوں کی الماری کے قریب پہنچا' ایک فائل نکالی اور اس میں سے رومانو کے اکاؤنٹ کا کاغذ نکال کر دیکھا تو دنگ رہ گیا۔ پچھلے چند دنوں میں ہی غیر معمولی طور پر خطیر رقم اس کے کھاتے میں جمع کی گئی تھی۔ پہلے کبھی بھی رومانو نے اپنے کھاتے میں اتنی بڑی رقم جمع نہ رکھی تھی۔ لیسٹر سوچنے لگا کہ کیا معاملہ تھا یہ بھئی۔ بلاشبہ کوئی زبردست سودا ہونے والا تھا کہیں۔ بہرحال ڈنر پر وہ لورین کو اس معاملے میں کھلوانے کی کوشش کرے گا۔ ذرا "اندر" کا حال معلوم ہو جائے تو ایسی معلومات کام آجاتی ہیں کبھی کبھی۔ یعنی بڑی سود مند ثابت ہوتی ہیں وقت آنے پر۔

وہ فون پر واپس "ہیلو۔ لورین"

"ہاں۔ ہیلو"

"بھئی یہ تمہارے صاحب نے تو ہمارا کام بہت بڑھا دیا ہے۔ اس نے بشاشت سے ٹریسی کو مطلع کیا۔" ان کے کرنٹ اکاؤنٹ میں تین سو ہزار ڈالر سے کچھ اوپر جمع ہیں۔"

"آ۔ ہاں ..... میرے پاس بھی یہی ہندسے ہیں۔ تو میرا حساب بھی صحیح ہے بالکل شکریہ۔ ایک بات کہوں راز کی؟ تم بے حد پیارے ہو لیسٹر"

"ایک منٹ۔ ایک منٹ۔ وہ ..... منگل کے ڈنر کے انتظام وغیرہ کی اطلاع دینے کے لئے تمہیں دفتر میں فون کروں؟"

"نہیں میں خود فون کروں گی تمہیں۔ ہنی"

اور اس سے پہلے کہ لیسٹر کچھ کہتا رابطہ منقطع ہو چکا تھا۔

پونڈراس اسٹریٹ میں ایک سب سے زیادہ بلند عمارت تھی جس کا مالک انتھونی ارساتی تھا۔ اسی میں پیسفیک ایکسپورٹ' امپورٹ کمپنی کے دفاتر تھے جو چوتھی منزل پر تھے۔ اس منزل پر اس ایک کمپنی کا ہی قبضہ تھا۔ اور یہ سارے دفاتر ارساتی کے ہی تھے کہ یہ زبردست کمپنی اسی کی تھی۔ چوتھی منزل پر ہی دفاتر کے ایک سرے پر خود ارساتی کا آفس تھا اور دوسرے سرے پر۔ جو روبانو کے کمرے تھے۔

اس دفتر اور کمروں کے درمیان جو جگہ تھی اس میں چار جوان اور خوبصورت لڑکیاں الگ الگ کاؤنٹروں پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ یہ ملاقاتیوں کا خیر مقدم کرنے والی لڑکیاں تھیں جو شام کے بعد ارساتی کے دوستوں اور اس کے کاروباری شناساؤں کی دل بستگی کا سامان بھی کر دیتی تھیں۔

ارساتی کے دفتر کے سامنے دو بے حد دیوہیکل آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ ان دونوں کی زندگی اپنی "باس" کی حفاظت کے لئے وقف تھی یہی دونوں "باس" کے شوفر اور خاص نجی نامہ بری کی خدمات بھی انجام دیتے تھے اور اس کے جسم کی مالش بھی یہی دونوں کرتے

PDF LIBRARY 0333-7412793

تھے۔

اس جمعرات کی صبح انتھونی ارساتی اپنے دفتر میں بیٹھا سٹے، بک کیپنگ، قحبہ خانوں، دلالی، ہیرا پھیری اور خانگی جسم فروشی اونچے درجہ کی لڑکیوں اور ایسے ہی درجن بھر دوسرے منافع بخش لیکن غیر قانونی دھندوں سے وصول کی ہوئی آمدنی کا حساب دیکھ رہا تھا۔ یہ سارے دھندے پیسیفک ایکسپورٹ امپورٹ کمپنی چلاتی بلکہ یوں کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ انہیں "کنٹرول" کرتی تھی۔

انتھونی ارساتی کی عمر ساٹھ سال سے تجاوز کرچکی تھی اور اس کے جسم کی ساخت عجیب بلکہ بے ڈھب تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کی تخلیق کا کام خدا نے جس فرشتے کے سپرد کیا تھا۔ وہ اقلیدس سے سراسر نابلد تھا۔ دھڑ لمبا تڑنگا اور مضبوط لیکن ٹانگیں استخوانی اور چھوٹی جو معلوم ہوتا تھا کہ کسی ٹھگنے اور کمزور آدمی کے لئے بنائی گئی تھیں۔ لیکن غلطی سے اس دھڑ سے لگادی گئی تھیں۔ چنانچہ جب وہ کھڑا ہوتا تو بیٹھے ہوئے مینڈک کی طرح معلوم ہوتا چہرہ زخم اور خراشوں کے آڑے ترچھے نشانوں کا جالا تھا جیسے نشے میں دھت مکڑی نے یہ جالا بنا ہو۔ ذہن غیر معمولی طور پر بڑا کالی آنکھیں بڑی بڑی اور دیدے باہر کو ابھرے ہوئے، پندرہ سال کی عمر میں اس پر ٹائی فائیڈ قسم کے ایک مرض کا شدید حملہ ہوا تھا۔ جان تو اس کی بچ گئی تھی لیکن سر کے سارے بال جھڑ گئے تھے اور وہ مکمل طور سے گنجا ہوگیا تھا چنانچہ پندرہ سال کی عمر سے ہی وہ کالے بالوں کی "وگ" پہنتا تھا جو اس کی کھوپڑی پر ٹھیک سے نہ بیٹھتی تھی لیکن ان تمام برسوں میں کسی نے اس کی توجہ اس طرف مبذول کروانے کی جرات نہ کی تھی۔ ارساتی کی آنکھیں جواری کی آنکھیں تھیں سرد اور بے درد جن سے اس کی دلی کیفیت معلوم کرنا ناممکن تھا اور اس کا خوفناک چہرہ بھی جذبات سے عاری رہتا تھا حالانکہ وہ اپنے پانچ بیٹوں کے ساتھ رہتا جن سے وہ بے حد پیار کرتا تھا۔ صرف آواز تھی جو اس کی کیفیت کا اور جذبے کا راز فاش کرتی تھی۔ اس کی

بیٹھی ہوئی، رگڑی ہوئی تھی جو کانوں کو بے حد ناگوار معلوم ہوتی تھی اور یہ آواز ی اور پیدائش نہ تھی بلکہ نتیجہ تھی، ایک واقعہ کی۔ یعنی اس کی اکیسویں سالگرہ کے سی دشمن نے اس کے گلے میں بجلی کے تار کا پھندا ڈال کر اور اسے کس کر ارساتی کا گھونٹا تھا اور پھر اسے مردہ یقین کرکے چلا گیا تھا۔ جن دو آدمیوں نے یہ کوشش اور یہ ی کی تھی ان کی لاشیں دوسرے دن شناخت کے لئے مردہ گھر میں پڑی ہوئی تھیں۔ ی ارساتی جب بہت زیادہ برہم ہوتا تو اس کی آواز اتنی سرگوشی میں تبدیل ہوجاتی کہ ے سننا مشکل ہوجاتا۔

انتھونی ارساتی ایک بادشاہ تھا جو اپنی حکمرانی رشوتوں، بندوقوں اور پستولوں اور بلیک ے قائم رکھے ہوئے تھا۔ بلکہ یوں کہو کہ انہی سے حکومت چلاتا تھا اور انہی سے اپنی بر کا انتظام کئے ہوئے تھا پورے نیو اورلنس پر اس کی حکمرانی تھی اور نیو اورلنس بے دولت اس کی خدمت میں پیش کرکے اپنی وفاداری اور عقیدت کا ثبوت دیتا رہتا تھا۔ ے ملک کے ایسے ہی دوسرے "کھلاڑی" انتھونی ارساتی کا احترام کرتے تھے اور مسلسل ے مشورہ طلب کرتے اور انہی پر عمل پیرا ہوتے تھے۔

انتھونی ارساتی اس وقت بہت زیادہ خوش تھا اور بے حد فیاض موڈ میں تھا۔ آج صبح کا تو اس نے اپنی داشتہ کے ساتھ کیا تھا۔ جسے اس نے لیک وسٹا کے بے حد خوبصورت تے میں اور اپنے خوبصورت اور آرام دہ فلیٹ میں رکھا تھا وہ ہفتے میں تین دفعہ اپنی شوقہ کے پاس جاتا تھا اور آج صبح ہی ملاقات نہ صرف بے حد اطمینان بخش بلکہ سخت بھی رہی تھی۔ اس معشوقہ نے آج بستر میں اس سے وہ لذت انگیز کام کئے تھے جس تعلق دوسری عورتیں خواب میں بھی نہ سوچ سکتی تھیں اور ارساتی کا خیال تھا کہ اس شوقہ نے ایسا اس لئے کیا تھا کہ وہ اسے چاہتی تھی کمپنی مزے سے چل رہی تھی کوئی در پیش نہ تھا کیونکہ ارساتی کسی بھی مشکل کو مسئلہ بننے سے پہلے حل کرلیتا نہ صرف تا تھا بلکہ اسے فوری طور پر حل کرلیتا تھا۔ ایک دفعہ اس نے اپنا فلسفہ رومانو کو سمجھاتے ئے کہا تھا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"کسی بھی چھوٹے مسئلے کو بڑا مسئلہ نہ بننے دو ورنہ وہ سالا پہاڑ بن جائے گا اور تمہارے بس میں نہ رہے گا۔ ایک ماہر اور اچھا مالی یہ کرتا ہے کہ جب باڑ کی جھاڑی ضرورت سے زیادہ بڑھنے لگتی ہے تو وہ اسے چھانٹ دیتا ہے تم بھی یہ کرو کہ جب کوئی ضرورت سے زیادہ بڑھ کر تمہارے منافع کو کم کرنے اور کاٹنے لگے تو تم اس کو چپکے سے چھانٹ دو اور تمہاری مشکل' مسئلہ نہ بنے گی..... سمجھ گئے۔"

اور جو رومانو سب کچھ بڑی اچھی طرح سے سمجھ گیا تھا۔

انتھونی ارساتی رومانو کو بہت زیادہ چاہتا تھا۔ رومانو اس کے لئے بیٹے کی طرح تھا۔ جو رومانو ایک آوارہ بدمعاش اور شرابی لڑکا تھا جسے ارساتی نے گندی نالی میں سے اٹھایا تھا اور خود ارساتی نے اس کی پرورش اور تربیت کی تھی اور اب وہی آوارہ اور شرابی لڑکا اس میدان کا مرد تھا۔ جو رومانو بے حد ہوشیار' تیز ذہن اور چالاک تھا۔ اور ساتھ ہی بے حد ایماندار بھی۔ چنانچہ دس برس میں ہی وہ ترقی کرکے ارساتی کا چیف لیفٹنٹ بن گیا تھا۔ جو رومانو جماعت کے سارے کاموں اور کارگزاریوں کی نگرانی کرتا تھا اور رپورٹ صرف ارساتی کو دیتا تھا۔

ارساتی کی پرائیویٹ سیکریٹری لوسی دستک دے کر دفتر میں آئی۔ اس کی عمر چوبیس برس کی تھی' وہ کالج کی گریجویٹ تھی اور بدن اور چہرے کی اتنی حسین تھی کہ حسن کے کئی مقابلوں میں انعام حاصل کرچکی تھی۔ ارساتی کو حسین جوان عورتوں سے خاصا شغف تھا اور وہ اپنے اردگرد حسین جوانیوں کو دیکھ کر محفوظ ہوتا اور ان میں گھر کر نہ صرف خوش ہوتا تھا بلکہ ان میں گھرے رہنا اسے پسند بھی تھا....."

ارساتی نے میز پر رکھی ہوئی گھڑی کی طرف دیکھا۔ دس بج کر پینتالیس منٹ ہوئے تھے۔ اس نے لوسی سے کہہ دیا تھا کہ دوپہر سے پہلے تخلئے میں خلل نہ ڈالا جائے چنانچہ اس نے خفگی سے لوسی کی طرف دیکھا اور پوچھا "کیا ہے؟"

"مداخلت کی معافی چاہتی ہوں مسٹر ارساتی لیکن فون پر کوئی مس گیگی ڈوپریس ہیں وہ بے حد پریشان سی معلوم ہوتی ہیں لیکن وہ مجھے کچھ بتا نہیں رہیں بلکہ آپ سے گفتگو

کے لئے مضطرب ہیں۔ میں نے سوچا شاید کوئی اہم بات ہو۔"

ارساتی خاموش بیٹھا اپنے دماغ کے کمپیوٹر پر ناموں کی فہرست دیکھنے لگا۔ گیگی ...؟ کون ہو سکتی ہے؟ ان رنڈیوں میں سے کوئی جنہیں اس نے اپنے کمرے میں باری ... بلایا تھا جب وہ پچھلی دفعہ ویگاس گیا تھا؟ گیگی ڈوپریس؟ یہ نام اسے یاد ہی نہیں تھا۔ حالانکہ اسے اپنی یادداشت پر فخر تھا کہ وہ کبھی کچھ نہ بھولتا تھا۔ صرف تجسس کی ... اس نے فون اٹھایا اور ہاتھ ہلا کر لوسی کو رخصت کردیا..... ہیلو کون بول رہا ہے؟"

"کیا میں مسٹر انتھونی ارساتی سے بات کر رہی ہوں؟" لب و لہجہ فانسیسی تھا اس کا۔

"تو؟"

"ہائے۔ شکریہ ہے کہ مل گئے آپ مسٹر ارساتی۔"

لوسی نے غلط نہ کہا تھا۔ یہ عورت بے حد پریشان بلکہ دیوانی سی معلوم ہو رہی تھی ... ارساتی کو اس سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ وہ بیزاری سے ریسور رکھنے ہی والا تھا کہ اس ... نے کہا:۔

"آپ خدا کے لئے اسے روکئے۔"

"خاتون! میں نہیں جانتا کہ آپ کیا کہہ رہی ہیں اور کس کے متعلق کہہ رہی ہیں اور ... اس وقت میں بے حد مصروف....."

"میرا اپنا جو..... جو رومانو۔ اس نے مجھے اپنے ساتھ لے چلنے کا وعدہ کیا تھا۔

"دیکھئے۔ آپ کا جھگڑا جو رومانو سے ہے تو اسی سے نپٹائیے۔ میں اس کی آیا تو ہوں ...نا"

"اس نے جھوٹ بولا مجھ سے۔ مجھے ابھی ابھی پتہ چلا ہے کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لئے ... برازیل کے لئے روانہ ہو رہا ہے۔ ان تین سو ہزار ڈالر میں آدھے میرے ہیں۔ میرا ... ہے وہ"

یکایک ارساتی کو اس سے دلچسپی پیدا ہو گئی۔

"یہ کون سے تین سو ہزار ڈالر کی بات کر رہی ہیں آپ؟"

PDF LIBRARY 0333-7412793

"وہ رقم جو میرے جو رومانو نے اپنے کرنٹ اکاؤنٹ میں چھپا رکھی ہے۔ یہ روپیہ جو اس نے.... کیا کہتے ہیں.... اڑایا ہے"

انتھونی ارساتی کی دلچسپی انتہا کو پہنچ گئی۔

"براہ کرام۔ آپ جو رومانو سے کہہ دیجئے کہ 'اسے مجھے اپنے ساتھ برازیل لے جانا پڑے گا۔ آپ کردیں گے میرا اتنا کام"

"ضرور" ارسائی نے وعدہ کیا "میں سمجھ لوں گا اس سے"

جو رومانو کا دفتر جدید ترین تھا۔ دودھیا سفید اور زرد کردم کے علاوہ وہاں کوئی دوسرا رنگ نظر آتا تھا اور یہ سجاوٹ لیو اور لنس کے سب سے زیادہ فیشن ایبل اور مہنگے ڈیکوریٹر نے کی تھی۔ البتہ ان تین جدید تصویروں کا رنگ الگ تھا جو دیواروں پر ٹنگی تھیں۔ یہ تصویریں فرانسی تجریدی آرٹ کا بہترین نمونہ تھیں اور بے حد قیمتی تصویریں تھیں یہ۔ رومانو کو اپنے اعلیٰ ذوق اور نفاست پسندی پر ناز تھا۔ وہ جھونپڑی سے ترقی کر کے اس عالیشان دفتر تک پہنچا تھا اور اس سفر میں اس نے تعلیم بھی حاصل کرلی تھی۔ اس کی نظر اچھی پینٹنگ کو اور کان کلاسیکی موسیقی کو پہنچان لیتے تھے۔ دعوتوں میں کھانے کی میز پر وہ شراب کشید کرنے والوں اور عمدہ شراب کے تاجروں سے شراب کی مختلف قسموں پر بے حد پر مغز اور بہترین معلومات سے بات چیت کرتا۔ جی ہاں' جو رومانو کو اپنے آپ پر اور اپنی قابلیت پر فخر تھا تو بجا تھا۔ اس کے ہم عصر اپنی قوت بازو سے زندہ تھے' تو جو رومانو اپنے دماغ کی وجہ سے کامیاب تھا۔ اگر یہ سچ تھا کہ نیو اور لنس پر انتھونی ارساتی کا قبضہ تھا یہ بھی سچ تھا کہ جو رومانو ارساتی کا سارا کاروبار چلا رہا تھا۔

رومانو کی سیکریٹری دفتر میں داخل ہوئی۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"کیا بات ہے؟" رومانو نے پوچھا۔

"مسٹر رومانو! ایک ہرکارہ ریو ڈی جانیرو کے لئے ہوائی جہاز کا ٹکٹ لے کر آیا ہے۔"

چیک لکھ کر دے دوں اسے؟ ٹکٹ کوڈ ہے؟ یعنی ملنے پر رقم کی ادائیگی" رومانوی سیکریٹری نے اسے مطلع کیا۔

ریو ڈی جانیرو؟" رومانو نے سر ہلایا "نہیں بھئی" کہہ دو اس ہرکارے سے کہ اسے کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے۔"

نبراویل ایجنسی کا یونیفارم پہنے ہوئے ہرکارہ دروازے میں ہی کھڑا تھا۔ وہ بولا۔

"جی مجھ سے کہا گیا ہے کہ یہ ٹکٹ مسٹر جوزف رومانو کو اس پتے پر دے آؤں"

"تو پھر تم سے غلط کہا گیا ہے۔ کیا ہے یہ آخر؟ کسی قسم کا مذاق ہے یا....."

"نہیں جناب میں...."

"لاؤ دیکھو" رومانو نے جہاز کا ٹکٹ ہرکارے کے ہاتھ سے لے کر اس پر نظر ڈالی"

جمعہ۔ ایں۔ یعنی میں جمعہ کے دن ریو ڈی جانیرو کیوں جانے لگا؟"

"بہت اچھا سوال کیا ہے تم نے؟" انتھونی ارساتی نے کہا۔ وہ ہرکارے کے پیچھے ہی کھڑا ہوا تھا "واقعی کیوں جانے لگے جو؟"

"کہیں کوئی سخت احمقانہ غلطی ہو گئی ہے ٹونی" رومانو نے ارساتی سے کہا اور ٹکٹ ہرکارے کو واپس دیتے ہوئے بولا "اسے جہاں سے لائے ہو وہیں واپس لے جاؤ۔ اور....."

"ٹھہرو بھئی۔ ایسی جلدی کیا ہے آخر" ارساتی نے کہا اور ٹکٹ لے کر اس کا مطالعہ کرنے لگا "ہاں بھئی' تو فرسٹ کلاس کا ٹکٹ ہے..... لکھا ہے کہ ..... درمیانی راستے کے قریب والی سیٹ۔ تمباکو نوشی کا کیبن' جمعہ کے دن ریو ڈی جانیرو کی فلائٹ۔ ایک طرف"

جو رومانو نے قہقہہ لگایا۔

"بھئی یہ تو کسی سے زبردست غلطی ہو گئی ہے" وہ بولا اور اپنی سیکریٹری کی طرف گھوم گیا۔ میگی! تم نبراویل ایجنسی کو فون کر کے ان سے کہو کہ ان سے غلطی ہو گئی ہے اور ان

اس غلطی کی وجہ سے کوئی بچارا اپنے ہوائی جہاز کے ٹکٹ سے محروم رہ جائے گا۔

عین اسی وقت رومانو کی اسسٹنٹ سیکریٹری اندر آ کر بولی۔

"مسٹر رومانو! وہ لگیج آگیا ہے۔ آپ کہیں تو میں رسید پر دستخط کر دوں"

رومانو حیرت سے اس کی صورت تکنے لگا۔

"کیا لگیج کون سا لگیج؟ میں نے کسی لگیج و گیج کا آرڈر نہیں دیا۔"

"لگیج یہاں بھجوا دو" ارساتی نے حکم دیا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے آخر؟" رومانو نے کہا "دنیا پاگل ہو گئی ہے کیا؟" ایک کارندہ ویٹون، مختلف سائز کے تین بے حد قیمتی سوٹ کیس اٹھائے اندر آگیا۔

"یہ کیا مذاق ہے آخر؟" میں نے ان کا آرڈر نہیں کیا"

کارندے نے ڈیلیوری رسید نکال کر دیکھی اور بولا۔

"صاحب! رسید تو بول رہی ہے کہ ..... مسٹر جوزف رومانو ۲۱۷ پونڈر اس اسٹریٹ مکان ۲۰۸"

جو رومانو کو اب غصہ آنے لگا تھا۔

"تمہاری رسید کیا بول رہی ہے اور کیا نہیں اس سے مجھے کوئی واسطہ نہیں۔ لے جاؤ کباڑ خانہ یہاں سے"۔

ارساتی سوٹ کیسوں کا معائنہ کر رہا تھا۔ "جو! ان پر تو تمہارے نام کے پہلے حروف بھی چھپے ہوئے ہیں۔" وہ بولا۔

"کیا؟ اوہ ..... ایک منٹ۔ شاید یہ تحفہ ہے کسی قسم کا" جو رومانو نے کہا۔

"سالگرہ وغیرہ ہے تمہاری؟"

"نہیں تو۔ لیکن ان معشوقاؤں کا بھلا ہو۔ دھن ساتی ہے تو کچھ نہ کچھ بھجوا دیتی ہے۔"

"برازیل میں کچھ چل رہا ہے تمہارا؟" ارساتی نے پوچھا۔

"برازیل؟" رومانو ہنسا "کسی نے یقیناً مذاق کیا ہے ٹونی۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

رومانو پسینے پسینے ہو رہا تھا۔

دفتر کے بند دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی اور دوسرے ہی لمحہ رومانو کی سیکریٹری نے گردن لمبی کر کے اندر جھانکا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لفافہ تھا۔ "مداخلت کی معافی چاہتی ہوں۔ مسٹر رومانو لیکن آپ کے نام ایک تار ہے جس کے لئے آپ ہی کو دستخط کرنے ہیں۔"

پھندے میں پھنسے ہوئے جانور کی سی بے بسی سے رومانو نے اپنی سیکریٹری میگی کی طرف دیکھا۔

"اسوقت کچھ نہیں۔ میں مصروف ہوں" وہ بولا۔

"تمہارے لئے میں تار وصول کرلیتا ہوں" انھونی ارساتی نے کہا۔

اور اس سے پہلے کہ میگی دروازہ بند کرتی ارساتی کرسی پر سے اٹھ چکا تھا۔ اس نے تار لے کر اطمینان سے دیر تک پڑھا اور پھر رومانو پر نظریں مرکوز کردیں۔

اور پھر اتنی نیچی آواز میں کہ رومانو بمشکل سن سکا' ارساتی نے کہا۔

میں پڑھ کرسناتا ہوں تمہیں جو.... تار کا مضمون یوں ہے۔

"تمہارے دو بے حد شاندار" پرنس کمرے' اس جمعہ سے آپ کے لئے مخصوص کردیئے گئے ہیں' دو مہینوں کے لئے۔ پہلی ستمبر سے"

اور دستخط یوں ہیں جو۔

ایس موٹلبانڈ منیجر۔ ریو آتھون پلیس۔ کیپا کبانا بیچ

ریو دی جانیرو

"اور یہ ریزرویشن تمہارے لئے جو ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں تمہیں اس کی ضرورت نہیں ہے نا؟"

PDF LIBRARY 0333-7412793

پیری پوپ کا باورچی آندرے جلیان باورچی خانے میں کھانا بنانے میں مصروف تھا کہ اس نے ناقابل فہم قسم کی "کھٹ کھٹ" سنی اور ایک لمحے بعد ہی مرکزی ایئرکنڈیشنر کی خوشگوار "ہم ہماہٹ" لڑکھڑائی اور مدھم ہو کر خاموش ہوگئی۔

آندرے نے پاؤں پٹخ کر کہا "ارے باپ رے! سالے کو آج ہی بگڑنا تھا آج تو گیم" (کھیل) کی رات ہے"۔

وہ بھاگا بھاگا بیرونی کمرے میں پہنچا جہاں کی دیوار میں سوئیوں کا مرکزی باکس لگا ہوا تھا۔ اس نے یکے بعد دیگر بجلی کی سونچیں دبائیں کچھ نہ ہوا۔

"ارے باپ رے! اب خیر ناہیں ہے۔ مسٹر پوپ کا مزاج بگڑ جائے گا ایکدم سے بہت خفا ہوں گے"۔

آندرے جانتا تھا کہ اس کا صاحب پورے ہفتے کس بے چینی سے جمعہ کی رات کا انتظار کرتے تھے جب یہاں "ہفتہ وار" تاش کے پتوں سے جوا ہوتا تھا ہر ہفتہ جمعہ کی رات کو تاش کھیلنا کا گویا رواج پڑ گیا تھا اور پچھلے کئی برسوں سے اس رواج پر باقاعدہ عمل ہو رہا تھا شروع سے ہی اس "گیم" میں وہی چیدہ لوگ شریک ہوتے تھے۔ ان گنے چنے کھیلنے

والوں کے علاوہ اور کسی کو اس گھر میں آنے اور کھیل میں شریک ہونے کی اجازت نہ تھی۔

اور ایئرکنڈیشنر کے بغیر تو گویا یہ گھر جہنم بن جائے گا۔ بلکہ پورا جہنم۔ ستمبر کے مہینے میں تونیو اور لنس جنگلیوں کے رہنے کا شہر بن جاتا ہے۔ سالی کیا فرمائشی گرمی پڑتی ہے کہ سورج غروب ہونے کے بعد بھی اس سے نجات نہیں ملتی اور پورا شہر مارے گرمی اور حبس کے تنور بنا رہتا ہے۔

آندرے منہ لٹکائے باورچی خانے میں واپس آیا اور وہاں لگی ہوئی گھڑی کی طرف دیکھا۔ چار بجے تھے۔ مہمان آٹھ بجے آنے والے تھے۔ آندرے نے ارادہ کیا کہ اپنے صاحب مسٹر پیری پوپ کو فون کرکے اس مصیبت کی اطلاع ان کو دے دے۔ لیکن پھر اسے یاد آیا کہ صاحب نے جاتے وقت اس سے کہا تھا کہ وہ اس دن عدالت میں سخت مصروف ہوں گے۔

باورچی خانے کی میز کی دراز کھول کر آندرے نے کالے رنگ کی ڈائری نکالی اور اس میں ایک نمبر دیکھ کر ڈائل کیا۔ دوسری طرف کسی نے ریسیور اٹھایا۔

"اسکیمو ایئرکنڈیشنر سروس"۔

"میں پیری پوپ' بیالس۔ چارلس اسٹریٹ! کے یہاں سے بول رہا ہوں ہمارا ایئر کنڈیشنر سالا بند ہوگیا ہے۔ تم جلد از جلد یہاں کسی کو بھیج دو۔ ارجنٹ۔ فر۔ ر۔ ریٹ۔ بس۔ یعنی وائٹ"

"ابھی تو ہمارے کاریگر ہے نہیں بہت مشکل ہے آج آسکیں گے۔ کوئی آگیا تو ہم بھیج دیں گے۔ مگر آج کی امید نہ کریں"

اس نے دھڑام سے ریسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"بے شک۔ سالا کوئی کاریگر فرصت سے نہ ہوگا اس وقت میں تو سمجھتا ہوں کہ اس لعنتی شہر کے سارے ہی ایئرکنڈیشن سالے آج ہی خراب ہوئے ہیں۔ عجب معاملہ ہے یہاں کی گرمی اور ایئرکنڈیشن مشینوں میں تال میل ہوتا ہی نہیں۔ خیر۔ خدا کرے کے

PDF LIBRARY 0333 7412793

ی سے کوئی کاریگر آجائے اور ہمارے پوپ صاحب بڑے پلید مزاج کے آدمی ہیں۔ کیا کرتے ہیں کہ سارے شیطان کی موت نکل پڑے" تین برسوں سے آندرے وکیل ب کا باورچی تھا اور اسے معلوم ہوچکا تھا کہ اس کے صاحب کا کیسا زبردست اثر رخ تھا۔

آندرے نے دفعتاً محسوس کیا کہ مکان گرم ہونے لگا تھا۔

تین منٹ بعد جب دروازے کی گھنٹی بجی تو آندرے کے کپڑے پسینے سے اتنے بھیگے ے تھے کہ انہیں آسانی سے نچوڑا جاسکتا تھا اور باورچی خانہ بھٹی بنا ہوا تھا۔

آندرے نے دروازہ دوڑ کر کھولا

دو مستری کام کرنے کی پوشاک پہنے باہر کھڑے تھے۔ ان میں سے ایک لمبے قد کا حبشی ۔ اس کا ساتھی سیاہ فام تھا جس کا قد حبشی سے چند انچ چھوٹا تھا۔ اس کی آنکھیں خواب ی تھیں اور چہرے پر کل کائنات کی بیزاری تھی۔ ان کے پیچھے ڈرائیوے پر ان کی روس ٹرک" کھڑی تھی۔

"تمہاری ایئرکنڈیشنگ مشین میں لفڑا ہوگیا ہے؟" حبشی نے پوچھا۔

"اوئے! شکر ہے کہ تم آگئے۔ سالی مشین کو فوراً سے بھی پہلے چالو کردو۔ سالے ان آرہے ہیں" آندرے ایک سانس میں کہہ گیا۔

"پہلے گرمابہ دیکھ لیں۔ سمجھے؟ سفید فام نے کہا" اس کا کمرہ کہاں ہے؟؟"

"گرمابہ؟" آندرے اس کی صورت تکنے لگا۔

"بھٹی۔ بھٹی۔ سمجھے؟ کہاں ہے اس کا کمرہ؟"

"تو یوں کہو نہ یار۔ آؤ اس طرف"

آندرے انہیں ایک لمبی گزرگاہ میں سے سامان کے ایک کمرے میں لے گیا جہاں رکنڈیشن کا یونٹ لگا ہوا تھا۔ اور دوسرے مستری کو جس کا نام "رائف" تھا۔ دکھایا۔

وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ یونٹ کے نیچے چھوٹا والا دروازہ کھولا' تھیلے میں سے ٹارچ الی' پیٹ کے بل لیٹ گیا' ٹارچ جلائی اور چھوٹے دروازے میں سے دیر تک اندر جھانکتا

اور ٹارچ کی روشنی کل پرزوں پر ڈالتا رہا۔

چند سیکنڈ بعد وہ اٹھ کر سیدھا کھڑا ہوگیا اور سرہلا کر بولا۔

"لفڑا یہاں نہیں ہے"

"تو پھر سالا کہاں ہے؟" آندرے نے پوچھا۔

"کسی ایک آؤٹ لٹ میں شارٹ سرکٹ ہوگئی ہے شاید جس نے سارا سسٹم بند کردیا ہے۔ یہ تو بتاؤ کہ ایئرکنڈیشن کی ٹھنڈک نکلنے کی کھڑکیاں کتنی ہیں اس گھر میں؟"

"ہر کمرے میں ایک ایک ہے"۔ آندرے بولا "کل ملا کر نو ہیں"۔

"اوور لوڈ ہے شاید چلو دیکھتے ہیں"۔

دونوں مستری بڑے درمیان کمرے میں آئے۔ یہ کمرہ سب سے بڑا اور خوبصورت سجا ہوا تھا جس کے بائیں طرف پر تکلف کمرہ طعام تھا اور دائیں طرف خلوت خانہ سجا ہوا تھا جس کے عین بیچ میں تاش وغیرہ کھیلنے کی میز رکھی ہوئی تھی جس کی سرے پر عمدہ سبز بانات جڑا ہوا تھا۔ کمرے کے ایک کونے میں گول میز تھی جو شام کا کھانا لگانے کے لئے تیار رکھی گئی تھی۔

دونوں مستری اس خلوت خانے میں گھس گئے اور ایک نے ٹارچ جلا کر ایئرکنڈیشن کی اس جالی دار کھڑکی پر روشنی پھینکی اور عین اوپر والی چھت کی طرف دیکھا۔

"واں کیا ہے اوپر؟"

اٹاری آندرے نے جواب دیا۔

"آؤ.... دکھاؤ"

دونوں مستری آندرے کی راہبری میں اٹاری میں پہنچے۔ یہ ایک لمبا اور نیچی چھت کا کمرہ تھا جس کی ہر چیز پر دھول کی موٹی تہ تھی۔ اور ہر جگہ جالوں کے جھومر لٹک رہے تھے۔

آل اس بکس کے قریب پہنچا جو دیوار سے جڑا ہوا تھا۔ یہ بجلی کا جنکشن تھا۔ آل نے اس میں تاروں کے الجھیڑے کا معائنہ کیا۔ دوسرے مستری کا نام آل تھا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"او.... ہو" اس نے سرہلایا۔

"کیا ہوا؟ فالٹ پکڑ لیا سالا تم نے؟" آندرے نے اشتیاق سے پوچھا۔ کنڈنسر کا لفڑا ہے۔ یہ سالی نمی ہر جگہ گھس جاتی ہے۔ آج ہی بیسیوں فون آئے ہوں گے اس کے۔ جاں دیکھو واں کنڈنسر کا لفڑا۔ بھئی ساب! کنڈنسر اڑ گیا ہے تمہارا۔ بدلنا پڑے گا"

ارے باپ رے! کتنی دیر لگے گی؟" آندرے نے پریشان ہوکر پوچھا۔

"جیادہ دیر نہیں لگے گی۔ نیا کنڈنسر ہے ہمارے پاس۔ باہر ٹرک میں ہے"۔

"تو پھر جلدی کرو یار" آندرے گڑگڑایا مسٹر پوپ بس کچھ دم میں آیا ہی چاہتے ہیں۔

"بس اب یہ تم ہم پر چھوڑ دو۔ سب ٹھیک ہوجائے گا" اس نے یقین دلایا۔

باورچی خانے میں واپس آئے تو آندرے نے کہا۔

"یار! مجھے یہ سلاد تیار کرنا ہے۔ اب تم لوگ اوپر چلے جاؤ گے نا؟ میرے تو ساتھ آنے کی ضرورت نا ہے نا؟"

"بالکل بھی نہیں ہم اپنا کام کرلیں گے" آل نے اسے یقین دلایا۔ "تم اپنا کام کرو اور ہم اپنا کام کرتے ہیں"۔

"ارے بہت بہت شکریہ دوست" آندرے کی بڑی فکر دور ہوگئی۔

دونوں مستری باہر گئے اور چند منٹ بعد ہی کینوس کے بڑے بڑے تھیلے لٹکائے واپس آگئے۔

وہ دونوں اٹاری کی سیڑھی چڑھ گئے اور آندرے سلاد بنانے میں مصروف ہوگیا رائف اور آل نے اٹاری میں پہنچ کر اپنے تھیلے کھولے اور ان میں سے ایک فولڈنگ سفری کرسی، فولادی برمے والا ایک ڈرل، سینڈوچ کی ایک ٹرے، شراب کے دو ڈبے، بارہ بائی چالیس کی زیس دوربین، جس سے دھندلی اور کم روشنی میں دور کی چیز دیکھی جا سکتی تھی اور دو زندہ سفید چوہے نکالے۔ ان چوہوں کی تین چوتھائی ملی گرام اسٹیلن پرومازن کے انجکشن دیئے گئے تھے جس کی وجہ سے یہ دونوں چوہے سخت بے قرار اور خونخوار بن گئے تھے۔

وہ دونوں کاریگر کام پر جت گئے۔

"واہ بھئی واہ۔ میری پیاری ارنسٹائن تو اب فدا فدا ہو جائے گی میرے پر" حبشی آل نے جھوم کر کہا۔

شروع شروع میں تو آل بالکل تیار نہ ہوا تھا۔

"تمہارا تو کچھ پھر گیا ہے گا جانی۔ مجھے کوئی...... پیری پوپ سے کچھ لینا دینا نہیں۔ اگر بھید کھل گیا تو وہ حرامی کا بچہ یوں کرے، گا میرے اوپر کہ میں پھر دن کی روشنی نہ دیکھ سکوں گا"۔

"تم اس طرف سے بے فکر رہو۔ اس کے بعد وہ حرامی کا بچہ کبھی کسی کو پریشان نہ کرے گا"۔ وہ دونوں ارنسٹائن لٹل چیپ کے اپارٹمنٹ میں تھے بستر میں تھے اور دونوں ہی برہنہ تھے۔ لیکن جانی! تم اس سالے پیری پوپ کے پیچھے کیوں پڑ گئی ہو؟ کیا کیا ہے اس نے تمہارا؟"

آل نے پوچھا۔

"مہا حرامی آدمی ہے۔"

"شریف بدمعاش؟"

"ہاں"۔

دیکھو جانی دنیا ایسے سوروں سے بھری پڑی ہے۔ اب تم خدائی فوجدار تو ہو نہیں کہ ایسے لوگوں کے فوطے کاٹتی پھرو۔ اس لئے ہٹاؤ......"

"اچھی بات ہے بھئی۔ مجھے اس حرام زادے سے کچھ لینا دینا نہیں"۔

آل کو ٹریسی ہر طرح سے اچھی لگتی تھی۔ جس دن وہ رہا ہو کر آئی تھی اس دن رات کا کھانا ان تینوں نے...... آل ارنسٹائن اور ٹریسی کے.... ساتھ بیٹھ کر کھایا تھا۔

بہت اچھی چھوکری ہے ٹریسی آل نے اعتراف کیا لیکن اس کے لئے ہم اپنی...... گردنیں کاہے کو پھنسائیں؟"

"اس لئے کہ اگر ہم نے اس کی مدد نہ کی تو وہ پھر کسی اور سے مدد لے گی اور وہ آدمی تمہارے سے آدھا اچھا بھی نہ ہو گا اور اگر وہ پکڑی گئی تو حرامی پلے اسے دوبارہ بند؟

PDF LIBRARY 0333-7412793

ں بھیج دیں گے"۔

ں اٹھ کر بیٹھ گیا اور ارنسٹائن کے برہنہ جسم کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ تمہارے

بت اہم ہے یہ معاملہ جانی"

ں جان۔ بہت اہم معاملہ ہے یہ میرے لئے۔ بولو۔ کرو گے میرا اتنا کام"

ئی یہ کام میں اکیلا (اکیلا) نہیں کر سکتا" اگر تم رائف کو جیل سے چھوٹ گیا ہوگا

ساتھ کردو تو میں تیار ہوں"

شام کے ساڑھے چھ بج رہے تھے جب دونوں مستری' دھول اور پسینے میں اٹے ہوئے' واپس باورچی خانے میں آئے۔

"ہوگیا فٹ؟" آندرے نے پر امید ہو کر پوچھا۔

"ہوگیا بھائی۔ فٹ ہوگیا۔ سارا معاملہ فٹ ہوگیا پانچ منٹ کے بعد چالو کردیں گے۔

"جیو۔ اچھا تم لوگ بل باورچی خانے کی میز پر رکھ دو"

رائف نے سر ہلایا۔

"تم بل کی فکر مت کرو۔ وہ تو کمپنی بھیج دے گی۔ سمجھے؟ رائف نے کہا۔

آندرے ان دونوں کو اپنے کینوس کے تھیلے اٹھائے پچھلے دروازے سے باہر جاتے دیکھتا رہا۔ آندرے کی حد نظر سے باہر نکل کر وہ دونوں گھوم کر مکان کے اس پہلو کی طرف واپس آئے جہاں دیوار ائیر کنڈیشن یونٹ کا بیرونی کنڈنسر لگا ہوا تھا۔ رائف نے ٹارچ جلا کر پکڑ رکھی اور آل نے وہ تار دوبارہ جوڑ دئے جو خود اس نے ایک دو گھنٹے پہلے الگ کئے تھے۔ ائیر کنڈیشنگ یونٹ فوراً بیدار ہو کر کام کرنے لگا۔

پیری پوپ کے گھر میں ہر ہفتہ اور جمعہ اور رات کو جوا کھیلا جاتا تھا ایک خوشگوار واقعہ ہوتا جس کا انتظار ہر کھلاڑی ہفتہ بھر کرتا تھا۔ کھیل میں شریک ہونے والے ہمیشہ وہی منتخب کھلاڑی ہوتے تھے......"

انتھونی ارساتی' جو رومانو' جج ہنسری لارنس' میر بلدیہ' سرکاری وکیل اور میزبان خود یعنی پیری پوپ داؤس بڑی بڑی رقموں کے لگتے تھے اور کھلاڑی بے حد سنجیدہ اور زبردست اثر رسوخ اور قوتوں کے مالک تھے۔

پیری پوپ اپنی خواب گاہ میں تھا اور باہر کا لباس اتار کر ہلکی پھلکی ریشمی پتلون اور اس سے میچ کرتا ہوائی شرٹ پہن رکھا تھا آنے والی شام کے متعلق سوچ سوچ کر خوش ہو رہا تھا کیونکہ پچھلے کئی کھیلوں سے قسمت اس کی یاوری کر رہی تھی اور وہ بازیاں جیتتا ہی جارہا تھا۔

نیواورلنس میں اگر کسی کو قانونی مدد درکار ہوتی تو وہ پیری پوپ کا ہی دامن پکڑتا اور پیری پوپ اپنا سارا زور اور اثر انتھونی ارساتی سے حاصل کرتے تھے جس سے پوپ گہرے مراسم تھے پیری پوپ "چول بٹھانے والا" کے عرف سے مشہور تھا اور وہ ہر کی چول بٹھا دیتا تھا۔

انتھونی ارساتی آیا تو ایک مہمان کو اپنے ساتھ لے کر آیا

"جورمانو اب کبھی کھیلنے نہیں آئے گا۔ ارساتی نے اعلان کیا" پولیس انسپکٹر نیو ہاؤس آپ سب انہیں جانتے ہیں۔ سب نے انسپکٹر نیو ہاؤس سے ہاتھ ملائے۔

"صاحبو ڈرنکس تیار ہیں" پیری پوپ نے کہا "شام کا کھانا ذرا دیر سے کھائیں گے۔ تک کیوں نہ ایک آدھ بازی ہوجائے؟"

اور وہ لوگ خلوت خانے میں سبز بانات والی میز کے گرد اپنی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ

ایک کھلاڑی نے تاش کا نیا پیک کھولا اور پیری پوپ تاش کے پتے تقسیم کرنے لگا اور پکٹر کو کھیل کے اصول بتانے لگا۔

انتھونی ارساتی کا مزاج بگڑا ہوا تھا "چلو بھئی شروع کرو" وہ بولا۔ اس کی آواز میں گھٹی سرگوشی تھی اور سب ہی جانتے تھے کہ یہ اچھی علامت نہ تھی۔

پیری پوپ یہ معلوم کرنے کے لئے سخت بے قرار تھا کہ جو رومانو کا کیا بنا تھا اور کیا ہوا فی الحال وہ اس موضوع کو چھیڑنا نہیں چاہتا تھا۔ کیونکہ جانتا تھا کہ وقت آنے پر خود ساتی اس سے اس سلسلہ میں بات چیت کرے گا۔

ارساتی کے خیالات گھنگھور طوفانی بادلوں کی طرح سیاہ تھے۔

"جو رومانو کو میں نے ایک بیٹے کی طرح چاہا۔ میں باپ بن کر رہا اس کا۔ اعتبار کیا اس کا بایاں ہاتھ اور اس احسان فرونہ کتیا کے جنے نے پیچھے سے مجھ پر وار کیا۔ خیر اب وہ جہاں سے وہاں سے واپس نہ آسکے گا۔

"ٹونی اندر ہو کر باہر؟"

PDF LIBRARY 0333-7412793

"انتھونی ارساتی اپنے خیالات سے چونکا اور کھیل کی طرف متوجہ ہوگیا۔ اس میز زبردست رقمیں جیتی اور ہاری جاتی تھیں۔ انتھونی ارساتی ہارتا تو اس کا مزاج بگڑ جاتا لیکن اس غصے کا سبب روپے کا نقصان نہ تھا اس کے نزدیک روپیہ گنوانا کوئی بڑی اور افسوس بات نہ تھی۔ البتہ وہ کسی بھی میدان میں اور کسی بھی معاملے میں اپنی شکست ہار برداشت نہ کرسکتا تھا۔ وہ اپنے آپ کو جبلی اور پیدائشی فاتح سمجھتا تھا اور صرف فاتح نہیں اپنی زندگی میں اس مقام پر پہنچ سکتا تھا جہاں وہ تھا۔ پچھلے چھ ہفتوں سے خدا جانے بات تھی کہ پیری پوپ تاش کے کھیل میں برابر جیت رہا تھا اور انتھونی ارساتی فیصلہ کر آیا تھا کہ وہ پیری پوپ کے جیت کے اس سلسلے کو آج رات بہرحال توڑ دے گا۔ لیکن رات بھی وہ اپنے اس ارادے میں کامیاب ہوتا دکھائی نہ دیتا تھا۔ کیونکہ وہ مسلسل ہار تھا... آدھی رات کے وقت جب انہوں نے رات کا شاہانہ کھانا کھانے کے لئے آندرے نے تیار کیا تھا' کھیل بند کیا تو ارساتی پچاس ہزار ڈالر ہار چکا تھا۔ اور یہ رقم رات کے کامیاب ترین فاتح پیری پوپ نے جیتی تھی۔

کھانا بے حد لذیز اور مرغن تھا لیکن آج وہ جلد از جلد تاش کی میز پر دوبارہ بیٹھ چاہتا تھا۔

"کیا بات ہے ٹونی؟ تم کھانا نہیں کھا رہے ہو" پیری پوپ نے پوچھا۔

"بھوک نہیں ہے" اس نے قریب رکھا ہوا چاندی کا کافی دان اٹھایا۔ وکٹوریہ کے بے حد خوبصورت کاغذی چینی کے پیالے میں کافی انڈیلی اور کھانے کی میز سے ا کر تاش کی میز پر بیٹھ گیا۔ کھلاڑی بڑے اطمینان اور رغبت سے کھانا کھا رہے تھے۔ کہ ارساتی چاہتا تھا کہ وہ لوگ جلد تاش کی میز پر واپس آجائیں گے.....

وہ بیٹھا پیالے میں کافی ہلا رہا تھا اس کے پیالے میں کوئی چیز ٹپ سے گری ارساتی بڑی ناگواری سے اس چیز چمچے سے نکال کر بڑے غور سے دیکھا۔ پلستر کا چھوٹا سا ٹکڑا اس نے سر اٹھا کر چھت کی طرف دیکھا تو کوئی چیز اس کے ماتھے پر گری۔ دفعتاً اس پہلی دفعہ سرسراہٹ کی آواز سنی جو اوپر سے چھت پر سے آرہی تھی۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"یہ کیا ہو رہا ہے اوپر؟" انتھونی ارساتی نے پوچھا۔

"تم نے کچھ کہا ٹونی" پوپ نے پوچھا۔

سرسراہٹ اور ٹپ ٹپ کی آواز اب زیادہ واضح تھی۔ پلستر کے ریزے تاش کی نیلی میز پر برسنے لگے۔

"شاید چوہے ہیں" سرکاری وکیل نے کہا۔

"چوہے اور یہاں؟" پوپ نے برا سا منہ منا کر کہا "دنیا میں ہوسکتے ہیں لیکن اس گھر میں نہیں"

"لیکن اوپر کچھ ہے ضرور" ارساتی غرایا۔

عین اسی وقت پلستر کا نسبتاً ایک بڑا ٹکڑا میز کی سبز بانات پر گرا۔

"میں آندرے سے کہتا ہوں اوپر جاکر دیکھنے کو" پیری پوپ نے کہا دوستو! آپ لوگ کھانے سے فارغ ہوچکے ہوں تو تاش کی میز پر کھیل شروع کیا جائے؟"

ارساتی اوپر چھت میں اس چھوٹے سے سوراخ کی طرف دیکھ رہا تھا جو عین اس کے سر پر تھا۔

"ٹھہرو.... ہم لوگ خود اوپر جاکر دیکھتے ہیں" وہ بولا۔

"اس کی کیا ضرورت ہے ٹونی" پوپ نے کہا "میں آندرے سے......"

لیکن ارساتی اپنی جگہ سے اٹھ کر زینے کی طرف جارہا تھا۔ دوسرے لوگوں نے ایکدم ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر سب ارساتی کے پیچھے چل پڑے۔

"کوئی گلہری ولہری گھس گئی ہے اٹاری میں شاید" پوپ بولا۔

وہ لوگ اٹاری کے دروازے کے سامنے پہنچے تو ارساتی نے دھکا دے کر دروازہ کھولا اور پیری پوپ نے لائٹ آن کردی۔ اور ان سب نے ایک جھلک ان سفید چوہوں کی دیکھی جو ایک دوسرے کے پیچھے دیوانہ وار بھاگ رہے تھے۔

"میرے خدا" پیری پوپ نے کہا "چوہے کہاں سے آگئے"

لیکن ارساتی نہ سن رہا تھا۔ وہ کمرے میں دیکھ رہا تھا۔ اٹاری کے عین بیچ میں ایک

فولڈنگ کرسی کھول کر رکھی گئی تھی' اس پر سینڈوچ کا ایک پیکٹ اور شراب کے دو کھلے ہوئے ڈبے رکھے ہوئے تھے۔ کرسی کے قریب فرش پر ایک دوربین رکھی ہوئی تھی۔

انتھونی ارساتی آگے بڑھا۔ اس نے ایک ایک چیز اٹھا کر اسے پلٹ پلٹ کر دیکھا پھر وہ دھول کی تہہ جمے فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اس نے لکڑی کا وہ چھوٹا ٹکڑا ہٹایا جس نے جھانک کر دیکھنے کے سوراخ کو چھپا رکھا تھا۔ ارساتی نے اپنی ایک آنکھ سوراخ سے لگادی۔ عین نیچے تاش کی میز صاف نظر آرہی تھی۔ ارساتی پوری میز کو..... ہر چاروں کونوں تک..... پوری طرح سے دیکھ رہا تھا۔

ہیری پوپ اٹاری کے عین بیچ میں دم بخود کھڑا تھا۔

"یہ کباڑ کس نے رکھ دیا یہاں" وہ بولا" مسیح کی قسم میں آندرے کو چھٹی کا دودھ یاد دلادوں گا"

ارساتی آہستہ آہستہ اٹھ کھڑا ہوا اور اپنی پتلون پر سے دھول جھاڑنے لگا۔ پیری پوپ نے فرش کی طرف دیکھا۔

"یہ دیکھو" وہ بولا "وہ سالے ائیرکنڈیشننگ کے کاریگر نکمے تھے بالکل حرام زادے یہ کیا چھوڑ چلے گئے"

وہ آگے بڑھا' اکڑوں بیٹھا اور اس سوراخ میں سے اس نے ایک نظر ڈالی ہی تھی کہ اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔ وہ لرزتا کانپتا اٹھا۔ اس نے اپنے مہمانوں کی طرف دیکھا ہر ایک نگاہیں اسی کے اوپر مرکوز تھیں۔

"تم لوگ کہیں یہ تو نہیں سمجھ رہے کہ میں......" وہ بولا "ارے بھائیو! یہ میں ہوں میں...... قسم خدا کی میں کچھ نہیں جانتا اس معاملے کے متعلق۔ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں تم لوگوں سے ایسی کوئی بے ایمانی نہیں کروں گا۔ کر بھی نہیں سکتا۔ ہم دوست ہیں "آخر" پیری پوپ نے اپنا ہاتھ منہ پر رکھا اور انگلیوں کو جوڑ کر کھال چبانے لگا۔

ارساتی نے آہستہ سے اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا:۔

"فکر مت کرو۔ سب ٹھیک ہوجائے گا"۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

ارساتی کی آواز اتنی بیٹھی ہوئی تھی کہ بمشکل سنی جاسکتی تھی۔

اور پیری پوپ نے اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے میں اس بری طرح سے کاٹ لیا کہ خون نکل آیا

"چلو دو ٹھکانے لگ گئے' ٹریسی' ارنسٹائن لٹل خوش ہو کر بولی گلی کوچوں سڑکوں اور بازاروں میں یہ باتیں ہو رہی ہیں تمہارا وکیل دوست پیری پوپ اب مقدموں کی پیروی نہ کرے گا بے حد خطرناک ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اس کا "ارنسٹائن ہنسی" یار ٹریسی تمہاری کھوپڑی عجب کی ہے۔ مادر فنا کیا پلان بنایا تھا کہ واہ کہتی ہوں کہ لڑکی میرے ساتھ مل کر کوئی بزنس کیوں نہیں کرتیں؟ جو بھی اور جتنا بھی مال ملے گا آدھا آدھا کر لیں گے۔ کیا خیال ہے"۔

"نہیں۔ بہرحال شکریہ' تم جانو مجھے دوسروں سے بھی تو نپٹنا ہے"۔

"اب کس کی شامت آنے والی ہے ارنسٹائن نے پوچھا۔

"جج ہنسری لارنس کی"۔

لوسیانہ کے قصبے لیزولے میں ہنسری لارنس نے ایک چھوٹے اور معمولی وکیل کے طور پر اپنا پیشہ شروع کیا تھا۔ وہ کوئی قابل وکیل نہ تھا لیکن اس میں دو بڑی اہم صفتیں تھیں۔ ایک تو یہ کہ اس کی شخصیت بے حد مرعوب کن تھی اور دوم یہ کہ وہ کسی بھی اصول کا پابند نہ تھا یعنی اخلاقی طور پر کمزور بلکہ لچکیلا تھا۔ اس کا فلسفہ یہ تھا کہ قانون ایک

PDF LIBRARY 03337412793

چوب تر ہے جسے موکل کی ضرورت کے موجب موڑا جا سکتا تھا۔ چنانچہ اپنے دماغ میں یہی خیال کر کے وہ اپنے قصبے سے نیواورلنس پہنچا اور وہاں ایسے ہی اصول کے تحت اور بے ایمان وکیل لارنس کی وکالت چل نکلی اور حیرت انگیز سرعت سے پھولی پھلی تو ظاہر ہے کہ اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں کیونکہ اس کے موکل خاص الخاص قسم کے تھے۔ اس نے ابتداء میں چھوٹے چھوٹے جرائم کے حادثوں کے مقدمے لڑنے سے کی اور پھر وہ ترقی کر کے ہر قسم کی بدمعاشیوں اور سنگین جرائم کے مقدمے لڑنے لگا تھا۔ اور بڑی جماعتوں میں پہنچنے تک وہ جیوری کے اراکین کو توڑ کر اپنے ساتھ ملانے' گواہوں کو بے اعتبار ثابت کرنے اور کیس میں جو بھی مددگار ثابت ہو سکے اسے رشوت دے کر ملا لینے کا ماہر بن چکا تھا۔ مختصر یہ کہ وہ انتھونی ارساتی قسم کا آدمی تھا چنانچہ یہ ناممکن تھا کہ دونوں کے راستے نہ ملتے ......شادیاں پہلے سے جنت میں طے ہو جاتی ہیں اسی طرح ان دونوں کی ملاقات بھی جنت میں طے ہو چکی تھی لیکن یہ مافیا کی جنت تھی۔ چنانچہ ہوا یوں کہ ہنسری لارنس ارساتی جماعت کا بھونپو بن گیا اور جب غنیمت موقع آیا تو انتھونی ارساتی نے وکیل ہنسری لارنس کو جج بنا دیا۔

ٹریسی جج سے نپٹنے کا مکمل ترین پلان بنا چکی تھی لیکن جب اس نے جج ہنسری لارنس کے دفتر فون کیا تو اسے پتہ چلا کہ اس نے جو پلان بنایا تھا اب اسے تبدیل کرنا پڑے گا"۔

میں جج لارنس صاحب سے بات کرنا چاہتی ہوں"۔

ایک سیکریٹری نے جواب دیا:۔

"مجھے افسوس ہے محترمہ کہ جج صاحب موجود نہیں ہیں"

"کب تشریف لائیں گے؟" ٹریسی نے پوچھا" دیکھئے بے حد اہم معاملہ ہے یہ۔

"جج لارنس صاحب ملک سے باہر تشریف لے گئے ہیں؟"

"اوہ! میں پوچھ سکتی ہوں کہ کہاں تشریف لے گئے ہیں؟"

"ججوں کی عالمی کانفرنس میں شرکت کے لئے یورپ گئے ہیں۔ آپ کون صاحب بول رہے ہیں؟"

میں الزبتھ راؤنی ہوں۔ امریکی وکیل عورتوں کی انجمن کی صدر۔ ماہ رواں کی بیس تاریخ کو ہماری انجمن کا تقسیم انعامات انہیں کے ہاتھوں سے کروانا چاہتے تھے"۔

یہ تو بڑی عمدہ بات ہے لیکن ۲۰ تاریخ تک ہی شاید ہی وہ واپس آسکیں شاید آپ نے ہمیں تو سخت مایوس کردیا۔ ہم تو خوش تھے کہ اب ہمیں جج صاحب کی بے حد شاندار تقریر سننے کو ملے گی"۔

"خود جج صاحب کو بھی عدم شرکت کا افسوس ہوگا"

"ضرور ہوگا کیونکہ اس انجمن کی صدارت بڑی چیز ہے۔ اس جلسے کی صدارت ماضی میں بڑے بڑے ججوں اور مشہور ترین ہستیوں نے کی ہے۔ خیر...... ارے ہاں..... ایک خیال آیا ہے۔ کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ جج صاحب ہمارے لئے چند الفاظ ٹیپ کرواکے بھیج دیں۔ یعنی شرکت نہ ہونے کی معذرت'...... شکریہ اور مختصر سا پیغام؟"

"کہہ نہیں سکتی بات یہ ہے کہ بے حد مصروف رہیں گے جج صاحب"۔

بات یہ ہے کہ جلسے کی روداد لینے دنیا بھر کے رپورٹر' اخباروں کے نمائندے اور نیشنل ٹیلیویژن والے آئیں گے۔

جج لارنس کی سیکریٹری سوچ میں پڑ گئی وہ جانتی تھی کہ جج صاحب کو ریج اور ٹیلیویژن کے ذریعے اپنا نام "اچھالنا" کس قدر پسند ہے۔ وہ بولی "میں وعدہ تو نہیں کرتی البتہ...... ہوسکتا ہے کہ جج صاحب آپ کے لئے چند الفاظ ریکارڈ کروانے کا وقت نکال لیں بہرحال میں دریافت کرلوں گی ان سے"۔

"لیکن ہم چاہتے ہیں کہ وہ اس پر روشنی ڈالیں کہ...... ٹریسی ایک لمحے کے لئے خاموش ہوگئی پھر بولی "بات یہ ہے کہ موضوع ذرا پیچیدہ ہے۔ مناسب ہوگا کہ میں جج صاحب کو ہی سمجھادوں"۔

سیکریٹری نے کہا "محترمہ! ان کا پتہ دینے کی مجھے ممانعت ہے لیکن معاملہ ایسا ہی ہے اور آپ کی انجمن کی عزت وغیرہ کا سوال ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ اگر میں نے آپ کو پتہ بتادیا تو صاحب میری اس جسارت سے خفا نہ ہوں گے۔ آخر یہ قوم فلاح و بہبود کا معاملہ ہے۔ خیر تو جج صاحب روس میں ہیں ان دنوں آپ ان سے ماسکو کے روسیہ ہوٹل میں رابطہ قائم کرسکتی ہیں جج صاحب کا قیام وہاں پانچ دنوں تک رہے گا۔ اس کے بعد......"

"اوہ..... بہت بہت شکریہ...... میں فی الفور ان سے رابطہ قائم کرتی ہوں' شکریہ

روس کے دورے پر گئے ہوئے جج لارنس کے نام ایک کے بعد دیگرے تین تار موصول ہوئے تینوں تاروں پر جو پتہ تھا وہ یوں تھا۔

جج ہنسری لارنس۔

روسیہ ہوٹل۔ مسکو' یو۔ ایس۔ آر..... پہلے تار کا مضمون یوں تھا۔

"عدالتی کونصل کی میٹنگ اب بلائی جاچکی ہے۔ تاریخ بتائیے۔ درخواست کے مطابق وقت و مقام طے کرلیا گیا ہے" بورس دوسرے دن جو تار وصول ہوا اس کا مضمون یوں تھا۔

"سفر کا پلان بدلنا پڑا آپ کی بہن کا طیارہ دیر سے اترا لیکن بہ حفاظت پہنچ گیا۔ ان کا پاسپورٹ اور روپیہ چوری ہوگیا آپ کی بہن کو فرسٹ کلاس سوئٹزرلینڈ کے ہوٹل میں رکھا گیا ہے۔ بینک اکاؤنٹ بعد میں طے کرکے جمع کردیا جائے گا۔

بورس

تیسرا اور آخری تار اس طرح تھا:

"عارضی پاسپورٹ کے متعلق تمہاری بہن سے کہا گیا ہے۔ امریکی سفارت خانے سے معلومات حاصل کرو۔ وہ لوگ نئے ویزا کے متعلق خاموش ہیں۔ سوئٹزرلینڈ نے ہر روسی باشندے کو فرشتہ بنا کے پیش کیا ہے۔ برقی جہاز کے متعلق وقت معلوم کرکے تمہاری بہن کو فوراً روانہ کردیا جائے گا۔ بورس"

ماسکو کا خفیہ جاسوسوں کا محکمہ منتظر رہا کہ شاید مزید تار وصول ہوں۔

لیکن جب کوئی دوسرا تار نہ آیا تو جج لارنس کو گرفتار کرلیا گیا۔

جج ہنسری لارنس اور حکومت کے درمیان سوال و جواب کا سلسلہ پورے دس دن اور دس راتوں تک جاری رہا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"کس کو خبریں بھیج رہے تھے؟ اچھا کیا۔

"کاہے کی خبریں؟" خدا جانے کیا بک رہے ہیں آپ؟" جج نے جواب دیا۔

نقشے کے متعلق پوچھ رہے ہیں ہم۔ کس نے دیا تم کو نقشہ؟"

"کاہے کا نقشہ؟"

"روسی برقی جہاز کا نقشہ۔"

"دماغ چل گیا ہے آپ کا؟ میں کیا جانوں برقی جہاز کے متعلق؟"

"یہی تو ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں خفیہ طور پر کس سے ملتے ہو؟"

"میں کسی سے نہیں ملا ہوں خفیہ طور سے۔" جج نے جواب دیا۔

"اچھی بات ہے۔ تو پھر یہ شخص بورس کون ہے؟"

"بورس! کون بورس؟"

"تمہارا وہی قدردان جس نے تمہارے سوئس اکاؤنٹ میں روپیہ جمع کیا ہے۔"

"کیا سوئس اکاؤنٹ؟"

اور روسیوں کے صبر کا پیمانہ چھلکا۔

"الو کے پٹھے۔ ضدی۔ بے وقوف۔ ٹھیک ہے۔ مت بتاؤ کچھ" وہ گرجے" ہم تمہیں ایسی عبرتناک سزا دیں گے کہ دوسرے امریکی جاسوس' جو ہمارے مادر وطن میں خفیہ سرنگیں لگا رہے ہیں۔ دم دبا کر یہاں سے بھاگ جائیں گے اور تمہاری سرمایہ دار سرکار' اپنے جاسوس یہاں بھیجنے سے پہلے سو دفعہ سوچے گی۔"

بڑی کوششوں کے بعد ماسکو میں مقیم امریکی سفیر جج لارنس سے ملاقات کرنے کی اجازت حاصل کرنے میں کامیاب ہوسکا اور جب وہ اس سے ملا ہے تو جج لارنس کا وزن پندرہ پونڈ کم ہوچکا تھا اس کو قید کرنے والوں نے اسے کئی راتوں سے سونے نہ دیا تھا۔ اس کا دماغ ماؤف تھا' شکل بگڑ گئی تھی اور پورے جسم پر رعشہ طاری تھا۔ جج ہنسوی لارنس پوری طرح سے ٹوٹ چکا تھا۔

"یہ لوگ کیوں کر رہے ہیں میرے ساتھ ایسا سلوک؟" جج لارنس کی آواز مینڈک کی

PDF LIBRARY 0333-7412793

ٹراہٹ تھی" میں امریکہ کا باشندہ ہوں' ایک شریف شہری ہوں' جج ہوں" خدا کے لئے مجھے نکالئے اس عذاب سے"

"میں ہر ممکن کوشش کر رہا ہوں" امریکی سفیر نے جج کو یقین دلایا۔

"اب ان روسیوں کے ارادے کیا ہیں آخر؟" امریکی سفیر نے سوچا "یہ جج لارنس اگر امریکی جاسوس ہے تو پھر میں بھی جاسوس ہوسکتا ہوں۔ یہ تو سخت زیادتی ہے کہ جس کو چاہا جاسوس کہہ کر اندر کردیا۔"

امریکی سفیر نے "یہاں کے سربراہ سے ملاقات کرنے کی درخواست کی۔ اس کی یہ درخواست ٹھکرادی گئی تو اس نے ایک منسٹر سے ہی ملاقات کرلینے پر اکتفا کی۔"

"میں یہاں احتجاج ظاہر کرنے آیا ہوں" سفیر نے سخت غصے کے عالم میں کہا "ہمارے ایک معزز شہری اور نامور جج ہنسوی لارنس سے آپ کی سرکار کا سلوک سخت ناروا بلکہ ظالمانہ ہے۔ ایسے مشہور اور بلند مرتبہ شخص کو جاسوس کہنا ..... بے حد ..... بے حد..... مضحکہ خیز بات ہے۔"

"اب اگر آپ اپنی کہہ چکے ہوں" منسٹر نے ٹھنڈے دل و سکون سے کہا "تو میں چاہوں گا کہ ان تاروں پر ایک نظر ڈال دیں۔"

اور اس نے تینوں تاروں کی نقلیں سفیر کے ہاتھ میں پکڑا دیں۔

سفیر نے تینوں تار پڑھنے کے بعد حیرت سے منسٹر کی طرف دیکھا۔

"کیا خرابی ہے ان میں؟" وہ بولا "سیدھے سادے اور عام سے تار ہیں۔

اچھا؟ یہ تینوں تار "کوڈ" ہیں۔ یعنی خفیہ تحریریں۔ ہم نے انہیں "ڈی کوڈ" کیا ہے' یہ ہے ڈی کوڈ کی ہوئی یعنی شرح کی ہوئی تحریر۔ ملاحظہ فرمایئے۔"

اور اس نے انہی تاروں کی دوسری نقلیں امریکی سفیر کے ہاتھ میں تھمادیں۔ تینوں تاروں کا مضمون وہی تھا جو پہلے تاروں کا تھا البتہ ہر خط میں چند مخصوص الفاظ خط کشیدہ تھے۔

پہلا تار:۔ عدالتی قونسل کی میٹنگ اب بلائی جاسکتی ہے۔

تاریخ بتائیے۔ درخواست کے مطابق وقت طے کرلیا گیا ہے۔

خط کشیدہ الفاظ کو ملا کر پڑھنے سے مضمون یوں ہوگیا۔

"میٹنگ درخواست کے مطابق ہے۔"

دوسرا تار یوں تھا:۔

"سفر کا نقشہ بدلنا پڑا۔ آپ کی بہن کا طیارہ دیر سے آیا البتہ
بہ حفاظت پہنچ گیا۔ پاسپورٹ اور روپیہ گم ہے انہیں فرسٹ
کلاس سوئس ہوٹل میں رکھا گیا ہے بینک اکاؤنٹ بعد میں
طے کرکے جمع کردیا جائے گا۔"

اس خفیہ پیغام کو خط کشیدہ الفاظ نے صاف کردیا۔

"نقشہ بہ حفاظت پہنچ گیا۔ روپیہ
سوئس بینک اکاؤنٹ میں جمع کردیا"

تیسرے اور آخری تار کا مضمون یوں تھا۔

عارضی پاسپوٹ کے متعلق تمہاری
بہن سے کہا گیا۔ امریکی سفارت خانے سے معلومات
حاصل کرو۔ وہ لوگ نئے ویزا کے متعلق خاموش
ہیں۔ سوئیسوں نے روسی کو فرشتہ بنا کر پیش کیا
ہے۔ برقی جہاز کے متعلق وقت معلوم کرکے تمہاری
بہن کو فوراً روانہ کردوں گا"

اس کی کلیدیوں تھی:۔

"معلومات حاصل کرو۔ روسی جہاز کے متعلق فوراً"

اور یہ بورس ہے کوئی جس کو آپ کا یہ مشہور اور شریف امریکی شہری خفیہ معلومات دے رہا ہے "روسی منسٹر نے دانت پیس کر کہا"

"یہ تو سالا میں ہی گدھا بنا کہ جج لارنس کے معاملے میں احتجاج کرنے چلا آیا" امریکی

نے سوچا اور دل ہی دل میں اپنے آپ کو سینکڑوں صلواتین سنادیں۔

مقدمہ بند کمرے میں چلایا گیا اخبار کے نمائندوں اور عام لوگوں کو مقدمے کے کمرے آنے کی اجازت نہ تھی۔ قیدی آخر تک اپنی بات پر اڑا رہا۔ یعنی آخر تک اس بات اس نے انکار ہی کیا کہ وہ نہیں جاسوس ہے۔ عدالت نے وعدہ کیا کہ اگر اس نے بتادیا اس کا باس کون ہے تو حکومت اس کو سزا سنانے میں رحم دلی سے کام لے گی۔ "باس" م معلوم کرنے کے لئے جج لارنس اپنی روح تک دے ڈالتا۔ لیکن وہ مجبور تھا۔

مقدمے کے دوسرے دن روس کے مشہور اخبار "پراودا" میں یہ چھوٹی سی خبر شائع کہ شیطان اور خطرناک امریکن جاسوس جج ہنسری لارنس کو' جاسوسی کرنے کے جرم قید بامشقت کی سزا سنائی گئی اور اسے چودہ برس کے لئے سائیبریا بھیج دیا گیا۔

امریکہ کے خفیہ جاسوسی کے تمام محکمے جج لارنس کے کیس کے سلسلے میں سخت الجھن پڑ گئے سی آئی اے۔ ایف۔ بی۔ آئی سکریٹ سروس اور ٹریژری ڈپارٹمنٹ میں عجیب ب افواہیں گردش کرنے لگیں ہر محکمے کو یقین تھا کہ جج کو جاسوس بنا کہ دوسرے محکمے نے س بھیجا تھا تاکہ اس کی کامیابی سے وہ محکمہ سرخ روئی حاصل کرسکے۔ سب کو یہ بھی فخر کہ جج نے بڑی بہادری اور ہمت کا ثبوت دیا تھا کہ اس نے نہ جرم قبولا اور نہ کسی اور کا لیا۔

انتونی ارساتی کے لئے حالات بگڑتے جارہے تھے اور وہ خود حیران تھا کہ ایسا کیوں رہا تھا۔ زندگی میں پہلی دفعہ قسمت اس کا ساتھ چھوڑ رہی تھی اور اس کی ابتدا جو رومانو دھوکے بازی سے ہوئی تھی پھر تاش کے کھیل میں پیری پوپ نے بے ایمانی کی اور اب لارنس کسی قسم کے پاگلانہ جاسوسی جال میں پھنس کر روس کے کالے پانی سائیبریا میں سال کی سزا بھگت رہا تھا۔ اور تینوں ارساتی کارخانے کے مرکزی پرزے تھے۔ وہ لوگ ن پر ارساتی کو پورا بھروسہ تھا۔

ارساتی جماعت میں جو رومانو کی حیثیت دھرے کی کیل کی سی تھی جس نے پہیئے کو باہر ے سے روک رکھا تھا اور ارساتی کو دوسرا کوئی شخص ایسا نہ ملا تھا جو اس کی جگہ لے سکتا

اور اس کی کمی پوری کرسکتا۔ کاروبار سخت بے ڈھنگے پن سے چل رہا تھا اور وہ لوگ شکایتیں کر رہے تھے جنہوں نے پہلے کبھی اس کی جرات نہ کی تھی۔ جماعت میں یہ افواہ عام تھی کہ ارساتی بوڑھا ہوتا جارہا تھا اور یہ کہ اب اپنے آدمیوں پر اس کی گرفت زیادہ سے زیادہ ڈھیلی ہوتی جارہی تھی اور جماعت ٹوٹنے لگی تھی۔

یہ حالات تھے جب نیو جرسی سے ارساتی کے نام ایک ٹیلی فون آیا۔

اور یہ فون اونٹ کی پیٹھ پر آخری تنکا ثابت ہوا۔

ٹونی ہم نے سنا ہے کہ وہاں تم سخت مصیبت میں ہو۔ ایں؟ بہرحال ہم تمہاری مدد کرنا چاہتے ہیں۔

"میں کسی مصیبت میں نہیں ہوں" ارساتی بگڑ کر بولا بے شک چند مسائل درپیش تھے لیکن اب سب ٹھیک ہوگیا ہے"

"لیکن ہم نے تو کچھ اور ہی سنا ہے ٹونی۔ یہاں تو یہ افواہ پھیل رہی ہے کہ تمہارا "شہر" ایکدم سے تتر بتر ہو رہا ہے اور کوئی اسے کنٹرول کرنے والا نہیں ہے"

"میں کنٹرول کررہا ہوں اسے"

"لیکن شاید تم ضرورت سے زیادہ محنت کررہے ہو۔ ایسی محنت جسکے تفکرات تمہارے اعصاب پر اثر انداز ہوسکتے ہیں۔ اب تمہیں آرام کی ضرورت ہے"

"یہ میرا شہر ہے۔ میں ہوں یہاں کا راجہ۔ کوئی مجھ سے میرا شہر میرا راج نہیں چھین سکتا"۔

"ارے ٹونی! تم سے کچھ بھی چھین لینے کو کون کہہ رہا ہے؟ ہم تو صرف مدد کرنا چاہتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ مشرق کی تمام "جماعتوں" کی ایک میٹنگ ہوئی اور طے پایا کہ تمہارا ہاتھ بٹانے کے لئے چند خاص آدمی' تمہارے شہر میں' بھیج دئے جائیں۔ اب اس میں کیا برائی ہے؟ آخر ہم دوست ہیں اور برے وقت میں دوست ہی کام آتے ہیں۔ ہے نا؟"

ارساتی نے اپنی ریڑھ کی ہڈی میں برف کی لکیر محسوس کی۔ اس ہمدردی میں ایک ہی برائی تھی۔ یہ تھوڑی سی مدد بہت بڑا پنجہ نکال سکتی تھی۔ مددگاروں کے حق میں یہ رائے

تھی جو آگے چل کر ارساتی کے لئے پہاڑ بن سکتی تھی۔

ارنسٹائن نے رات کے کھانے کے لئے "شرمپ گمبو" پکایا تھا جو چولہے پر سنسنا رہا تھا اور ارنسٹائن اور ٹریسی بیٹھی آل کی واپسی کا انتظار کررہی تھیں۔ جیسے ہی آل آیا ارنسٹائن اس پر جھپٹ پڑی "کہاں تھے تم؟"

آل اس وقت اس قدر خوش تھا کہ اس نے ارنسٹائن کی بات کا برا نہیں مانا۔

کیا تم سمجھتی ہو کہ میں بیٹھا کہیں گپ ہانک رہا تھا؟" "وہ بولا" میں ایسی خبر لے کر آیا ہوں کہ سنوں گی تو اچھل پڑو گی"۔ وہ ٹریسی کی طرف گھوم گیا۔ "بے بی! تمہارا ٹونی ارساتی مرگیا اب باہر سے لوگ آرہے ہیں ارساتی کے ہاتھ سے اس کا کاروبار اپنے ہاتھ میں لینے کے لئے"۔ وہ کھل کر مسکرایا۔ "بے بی! تم نے اپنے اس دشمن سے بھی انتقام لے لیا"۔

آل نے ٹریسی کی آنکھوں کی طرف دیکھا تو اس کی مسکراہٹ نے دم توڑ دیا۔

"کیا ہوا بے بی؟ خوش نہیں ہو تم؟" اس نے پوچھا

خوش؟ وہ تو میں بھول چکی تھی کہ خوشی کیا ہوتی ہے۔ وہ حیران تھی کہ کبھی خوش ہوگی بھی یا نہیں؟ پچھلے ایک عرصے سے اس کے دل و دماغ میں ایک ہی جذبہ تھا۔ انتقام کا جذبہ۔ ایک خیال جما ہوا تھا اس کے دماغ میں کہ جو کچھ اس کی ماں کے ساتھ اور خود اس کے ساتھ ہوا اس کا بدلہ لیا جائے۔ اور اب جبکہ یہ معاملہ تقریباً ختم ہوچکا تھا تو وہ اپنے اندر ایک قسم کا بھیانک خالی پن محسوس کررہی تھی۔

دوسرے دن صبح ٹریسی مالی کی دکان میں گئی۔

"میں انتھونی ارساتی کے وہاں پھول بھجوانا چاہتی ہوں۔ میت پر رکھنے کا گول دائرہ' اسٹینڈ والا جس پر سفید ریشمی فیتہ بندھا ہو۔ اور ہاں فیتے پر جلی حروف میں لکھ دیجئے۔

"سکون کی ابدی نیند سو رہو.....

مرحومہ ڈورس وٹمنی کی بیٹی کی طرف سے۔ .."

PDF LIBRARY 0333-7412793

فلاڈلفیا منگل ۷ اکتوبر ۴ بجے شام

اور اب چارلس اسٹون ہوپ سوم سے نپٹنے کا وقت آگیا تھا۔ یہ دوسرے تو جو کیفر کردار کو پہنچ گئے تھے؟ اجنبی تھے۔ چارلس اس کا محبوب تھا۔ اس کے اس بچے کا باپ تھا جو اب کبھی پیدا نہ ہوگا اور چارلس نے ان دونوں کی طرف سے منہ پھیر لیا تھا۔

ارنسٹائن اور آل ٹریسی کو خدا حافظ کہنے نیو اورلنس کے ہوائی اڈے پر آئے تھے۔

"فلاڈلفیا میں کیا کرو گی؟" آل نے پوچھا۔

اور ٹریسی نے انہیں نصف حقیقت بتائی تھی۔

"وہیں اپنے بینک میں پرانی نوکری پر بیٹھ جاؤں گی اور کیا"

ارنسٹائن اور آل نے ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا۔

"وہ .... ار .... جانتے ہیں بینک والے کو تم آرہی ہو؟"

"نہیں ۔ بات یہ ہے کہ .... وائس پریذیڈنٹ پسند کرتے ہیں مجھے۔ چنانچہ کوئی وقت نہ ہوگی اور پھر یہ بات بھی تو ہے کہ ماہر کمپیوٹر آج کل ملتے کہاں ہیں۔

"بہرحال ہماری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔ خط لکھتی رہنا۔ اور دیکھ لڑکی کسی

PDF LIBRARY 0333-7412793

مصیبت میں نہ پھنس جانا"

اور تیس منٹ بعد ہوائی جہاز فلاڈلفیا کی طرف اڑا جا رہا تھا۔

وہاں اس نے ہلٹن ہوٹل میں قیام کیا اور اپنا اکلوتا قیمتی لباس دھلوالیا۔

دوسرے دن گیارہ بجے وہ بینک میں کلارنس ڈسمنڈ کی سیکریٹری کے سامنے کھڑی تھی۔

لڑکی ٹریسی کو یوں پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھنے لگی جیسے اس کے سامنے کوئی بھتنی کھڑی ہوئی ہو۔

"ٹریسی!" آخر کار وہ بولی۔ وہ سخت گڑبڑا گئی تھی۔ "میں .... کیسی ہو؟"

"اچھی ہوں۔ مسٹر ڈسمنڈ ہیں؟"

"میں ۔ میں ۔ پتہ نہیں ۔ دیکھتی ہوں"

وہ اٹھی' بدحواس سی کھڑی رہی اور پھر بڑبڑاتی کرتی وائس پریذیڈنٹ کے آفس میں گھس پڑی۔

چند منٹوں بعد اس نے باہر آکر کہا۔

ٹریسی! تم اندر جا سکتی ہو"

کلارنس ڈسمنڈ اپنی میز کے ایک پہلو کے قریب کھڑا ہوا تھا۔

"ہلو مسٹر ڈسمنڈ' لو بھئی' میں واپس آگئی" ٹریسی نے بے حد بشاشت سے کہا۔

"کس لئے؟ کلارنس کا لہجہ سخت غیر دوستانہ تھا' بغیر شک و شبہ کے غیر دوستانہ تھا۔

ٹریسی سناٹے میں آگئی۔ چند ثانیوں کے توقف کے بعد بولی۔

"آپ نے کہا تھا کہ مجھ سی دوسری کمپیوٹر آپریٹر دنیا میں نہ ہوگی اس لئے میرا خیال تھا ...."

"کہ میں تمہیں تمہاری پرانی ملازمت واپس دے دوں گا۔ مس وھٹنی!" آج وہ اسے ٹریسی نہ کہہ رہا تھا "مجھے افسوس ہے۔ تمہیں دوبارہ یہاں نوکری دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تم خود سمجھ سکتی ہو کہ ہمارے معزز گاہک کسی ایسی ہستی سے لین دین پسند نہ کریں گے جو کسی کو قتل کرنے کی کوشش اور لوٹ کے جرم میں قید بھگت چکی ہو۔ اور

ایک ہمارے بینک پر ہی منحصر نہیں ہے۔ تمہارے اس پس منظر کی وجہ سے دنیا کا کوئی بھی بینک تمہیں ملازم نہ رکھے گا۔ میرا مشورہ تو یہ ہے کہ تم اپنی حیثیت اور حالات کو پیش نظر رکھ کر کوئی ایسا ویسا کام تلاش کر لو۔

ٹریسی ڈسمنڈ کی بات خاموشی سے سنتی رہی۔ پہلے اس کے دل کو دھکا لگا پھر اسے غصہ آنے لگا یہاں تک کہ اس کا خون کھولنے لگا۔ اس کے کانوں کی لوئیں سرخ ہو گئیں۔

"ٹریسی! ہم تمہیں گنوانا نہیں چاہتے۔ تم ہمارا قیمتی سرمایہ ہو۔ یعنی ہماری بہترین کارکن ہو" اسی حرامزادے نے کہے تھے یہ الفاظ۔

"اور کچھ کہنا ہے مس وھٹنی؟" ڈسمنڈ نے پوچھا۔ یہ صاف صاف اشارہ تھا کہ اب جاؤ۔

وہ سینکڑوں باتیں کہنا چاہتی تھی لیکن جانتی تھی کہ کچھ فائدہ نہ ہو گا۔

"نہیں۔ میں تو سمجھتی ہوں کہ خود آپ نے ہی سب کچھ کہہ دیا ہے"۔

اور وہ پلٹ کر آفس سے باہر آگئی تو اس کا چہرہ تمتما رہا تھا اور بینک کے ہر ملازم کی نگاہیں اس کی طرف اٹھی ہوئی تھیں۔ ٹریسی سر اٹھائے اور سینہ تانے دروازے کی طرف جا رہی تھی لیکن اندر سے مر رہی تھی۔ ٹوٹ پھوٹ گئی تھی۔

"نہیں۔ میں یہ نہیں ہونے دوں گی۔ میری خود داری ہی تو میرے پاس باقی رہ گئی ہے۔ اور یہ میں کسی کو جھپٹنے نہ دوں گی"۔

ٹریسی دن بھر اپنے کمرے میں ہی رہی۔ ملول اور اداس۔ یہ اس نے کیسے یقین کر لیا تھا کہ اسے اس کی ملازمت واپس مل جائے گی۔

اس نے سوچا۔ "تم اس شہر میں بدنام ترین، عورت ہو شاید"

بہر حال اسے یہاں ایک معاملہ نپٹنا تھا۔ اس سے نپٹنے کے فوراً بعد وہ یہاں سے چلی جائے گی۔ وہ نیویارک چلی جائے گی جہاں کوئی اس سے اور اس کے نام سے واقف نہیں۔ اس فیصلے کے بعد اس کی اداسی قدرے دور ہو گئی۔

اس شام اس نے کیفے رائل میں رات کے شاندار کھانے کا لطف اٹھایا" کلارنس

PDF LIBRARY 0333-7412793

منڈ کے بینک سے ذلیل ہو کر نکلنے کے بعد اسے ہلکی روشنی، لطیف ماحول اور سکون بخش سیقی کی ضرورت تھی تاکہ وہ اپنی اداسی دور کر سکے اور اپنے حوصلے بلند کر سکے۔

اس نے ایک جام شراب کا آرڈر دیا اور جب ویٹر جام لے آیا اور اس کی میز پر رکھ رہا تھا تو اس وقت ٹریسی نے نظریں اٹھائیں اور.... اس کا دل ایک دھڑکنیں.... بھول گیا۔

ریستوران کے انتہا سرے پر چارلس اور اس کی بیوی بیٹھے ہوئے تھے۔

ان کی نظر اب تک ٹریسی پر نہ پڑی تھی۔ ٹریسی نے سوچا کہ وہ اسی وقت اٹھ کر وہاں سے چلی جائے۔ اپنی انتقامی تدبیر پر عمل پیرا ہونے سے پہلے وہ چارلس کے سامنے آنے لئے تیار نہ تھی۔

"آپ آرڈر دینا چاہتی ہیں اسی وقت؟" ہیڈ ویٹر پوچھ رہا تھا۔

"میں ذرا.... کچھ دیر بعد.... شکریہ" ٹریسی نے جواب دیا وہ اب تک فیصلہ نہ کر سکی تھی کہ یہاں ٹھہرا جائے یا چلی جائے یہاں سے۔

اس نے ایک بار پھر چارلس کی طرف دیکھا اور ناگہاں ایک عجیب و غریب بات ہوئی۔ ب وہ چارلس کو نہیں بلکہ ایک انجانے شخص کو دیکھ رہی تھی جس کا چہرہ ستا ہوا اور رنگ زرد تھا، ادھیڑ عمر کا جس کے سر پر گنج، نمودار ہو رہا تھا۔ شانے جھکے ہوئے اور بشرے سے بے انتہا بیزاری عیاں۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ کبھی اس نے اس شخص سے محبت کی تھی، اس آدمی کے ساتھ سوئی تھی اور یہ کہ اس کے ساتھ اپنی بقیہ زندگی گزارنے کا ارادہ کر چکی تھی۔

اور اب ٹریسی نے چارلس کی بیوی کی طرف دیکھا۔ وہ بھی اپنے شوہر چارلس کی طرح اکتائی ہوئی اور بیزار معلوم ہوتی تھی۔ انہیں دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ یہ دونوں ہی خلاف توقع وقت کے ٹھہرے ہوئے اور منجمد ویرانے میں، ابدی طور پر پھنس گئے تھے۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے بس خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ آپس میں کوئی بات نہ کر رہے تھے۔ اور ٹریسی نے ان بیزار کن، زندگی سے عاجز کر دینے والے طویل برسوں کا تصور کیا جو ان دونوں کے..... میاں بیوں کے سامنے تھے۔ بے لطف اور بے پیار کے طویل ختم نہ ہونے والے

برس۔

"یہی ہے چارلس کی سزا" ٹریسی نے سوچا۔ اور دفعتاً" اس نے سکون اور آزاد
ایک لہر سی محسوس کی۔ اس اندھیرے اور گہرے جذبے کے شکنجے سے آزادی جس
کھنچی ہوئی تھی۔

ٹریسی نے ہیڈ ویٹر کو اشارے سے بلایا۔ اور کہا "ہاں اب آرڈر لے لو" وہ بڑ
اطمینان سے بولی۔

اب یہ سارا معاملہ ختم ہو چکا تھا۔ ماضی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن ہو چکا تھا۔

دوسرے روز وہ نیویارک کے لئے روانہ ہو گئی۔

ٹریسی کو جیل چھوڑتے وقت دو سو ڈالر کا عطیہ دیا گیا تھا اور تھوڑی رقم وہ بھی دی گئی تھی جو اس نے جیل کی ملازمت کے درمیان کام کر کے کمائی تھی اور یہ ساری رقم بہت جلد ختم ہونے والی تھی۔ اس کے لئے ضروری تھا کہ جلد از جلد کوئی ملازمت تلاش کر لے۔ نیویارک پہنچ کر اس نے وہاں کے ایک سستے سے ہوٹل میں قیام کیا اور وہاں کے مختلف بینکوں میں کمپیوٹر ایکسپرٹ کے طور پر ملازمت کی درخواستیں روانہ کرنا شروع کر دیں۔ لیکن ٹریسی کو بہت جلد پتہ چل گیا کہ کمپیوٹر اس کا دشمن بن چکا تھا۔ اب اس کی زندگی راز نہ رہی تھی۔ ہر بینک کے کمپیوٹروں میں امریکہ کے دوسرے بینکوں سے ایسے خارج شدہ ملازمین کا پورا بیورا ابھرا رہتا تھا جن کو کسی بدعنوانی کے تحت ملازمت چھوڑنا پڑی ہو۔ ٹریسی ایسے ملازمین میں شامل تھی اور ہر بینک کے کمپیوٹروں میں اس کی زندگی کی داستان محفوظ تھی اور جو بھی کمپیوٹر کا بٹن دباتا اسے یہ مشین فوراً یہ داستان بتا دیتی تھی۔ چنانچہ جیسے ہی ٹریسی کی جرائم کا ریکارڈ ظاہر ہوتا' اس کی ملازمت کی درخواست اپنے آپ ہی رد ہو جاتی۔

"... تمہارے اس پس منظر کی وجہ سے دنیا کا کوئی بینک تمہیں ملازم نہ رکھے گا" اور یہ کلارنس ڈیمنڈ نے غلط نہ کہا تھا۔

ٹریسی نے بیمہ کمپنیوں اور دوسری درجن بھر کمپنیوں میں' جہاں کمپیوٹر سے کام ہوتا تھا'

PDF LIBRARY 0333-7412793

نوکری کے لئے درخواستیں روانہ کیں۔ لیکن ہر جگہ سے جواب نفی میں ہی ملا۔

"اچھی بات ہے۔" ٹریسی نے سوچا "کمپیوٹر پر ہی کیا منحصر ہے میں دوسرا کام بھی تو کر سکتی ہوں۔"

اور اس نے اخبارات میں "ضرورت ہے" کے اشتہارات دیکھنے شروع کئے' ایک ایکسپورٹ فرم میں سیکریٹری کی جگہ خالی تھی۔

جیسے ہی وہ فرم کے دفتر میں داخل ہوئی اور جیسے ہی منیجر کی نگاہ اس پر پڑی وہ ایک دم سے اچھل کر بولا۔

"ارے! میں نے تو تمہیں ٹیلیویژن پر دیکھا تھا۔ ایک بچی کی جان بچائی تھی تم نے۔ سچ کہا۔ وہی عورت ہو نا تم؟"

اور ٹریسی پلٹ کر وہاں سے بھاگ گئی۔

دوسرے دن اسے ایک ڈیپارٹمنٹ اسٹور میں بچوں کے لئے چیزیں بیچنے والے شعبے میں دست فروش کی نوکری مل گئی۔ تنخواہ بہت کم تھی لیکن دو وقت کی دال روٹی چل سکتی تھی۔

دوسرے دن ایک حواس باختہ عورت نے اسے پہچان لیا اور دوڑتی ہوئی اسٹور منیجر کے کمرے میں پہنچی اور چیخ چیخ کر اسے مطلع کیا کہ وہ کبھی اس عورت سے چیزیں نہ خریدے گی جو خونی ہے۔ ٹریسی کو اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع نہ دیا گیا۔ اسے فوراً نوکری سے نکال دیا گیا۔

ٹریسی کو ایسا لگا کہ اس نے جن مردوں سے انتقام لیا تھا انہوں نے بہرحال اس کا پیچھا نہ چھوڑا تھا۔ وہی بالادست رہے تھے۔ وہی اپنے مقصد میں کامیاب رہے تھے۔ انہی لوگوں نے اسے عوامی مجرم بنا دیا تھا۔ اسے بے یارومددگار' بے خانماں اور ذات باہر کر دیا تھا۔ اس کے ساتھ جو کچھ ہو رہا تھا وہ حوصلہ شکن تھا۔ جو ناانصافیاں اور زیادتیاں ہو رہی تھیں وہ حقیقت میں گھلا دینے والی تھیں۔

وہ جانتی تھی کہ اب کیا ہو گا۔ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ اب زندگی بسر کرنے کی کیا

PDF LIBRARY 0333-7412793

صورت ہو گی اور اب پہلی دفعہ اس نے مایوسی اور ناامیدی محسوس کی۔

اس رات اس نے اپنا پرس کھول کر اسے ٹٹولا یہ معلوم کرنے کے لئے اب اس کے پاس کتنا روپیہ رہ گیا ہے۔ اور پرس کے ایک کونے میں تہہ کر کے رکھا ہوا کاغذ کا ایک پرزہ اس کے ہاتھ میں آ گیا۔ یہ وہ پرزہ تھا جو بندی خانے کی عورت قیدی بیٹی نے ٹریسی کو اس رات دیا تھا جو وہاں اس کی آخری رات تھی۔ ٹریسی نے کاغذ پر درج پتہ دیکھا۔

"کانراڈ مارگن جوہری"

ففتھ ایونیو۔ نیویارک سٹی

"وہ اصلاح مجرماں کے محکمے میں ہے۔ جو لوگ قید میں رہ کر آتے ہیں ان کی مدد کرنے سے اسے مسرت حاصل ہوتی ہے" بیٹی فرانس نے کہا تھا۔

"کانراڈ مارگن جوہری" کی دکان بے حد شاندار تھی جس کے دروازے کے باہر اور اندر ایک ایک مسلح محافظ مستعد اور چوکنا کھڑا رہتا تھا اور دکان میں جو جواہرات اور زیورات تھے وہ بے حد قیمتی تھے۔ وہ اندر داخل ہو گئی۔

"میں ٹریسی ہوں مجھے مسٹر کانراڈ مارگن سے ملنا ہے ایک دوست نے مجھے ان سے ملاقات کرنے کو کہا ہے"

"ایک منٹ"

خیرمقدم کرنے والی نے ریسیور اٹھا کر اس میں اتنے آہستہ سے کچھ کہا کہ ٹریسی کچھ نہ سن سکی۔ اس نے ریسیور واپس رکھ کر ٹریسی سے کہا۔ "مسٹر ٹارگن اس وقت مصروف ہیں۔ آپ شام چھ بجے تشریف لا سکتی ہیں؟"

"جی ہاں' حاضر ہو جاؤں گی۔ شکریہ"

شام چھ بجے ایک بار پھر اس نے اپنے آپ کو کانراڈ مارگن جوہری کی دکان کے سامنے کھڑے پایا۔ مسلح محافظ غائب تھے اور دروازہ بند اور مقفل تھا۔ صرف اپنے غصے' تمتماہٹ اور سرکشی کے اظہار کے طور پر اس نے دکان کے بند دروازے پر دھادھم گھونسے برسائے اور پھر جانے کے لئے پلٹی ہی تھی کہ یہ دیکھ کر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ دروازہ

یکایک کھل گیا۔

ایک ہوا شخص دروازے میں کھڑا تجربہ کار نگاہوں سے ٹریسی کو دیکھ رہا تھا۔ کھوپڑی گنجی تھی البتہ کانوں پر سفید بالوں کے گچھے تھے۔ سرخ و سفید بشاش چہرہ' نیلی آنکھیں ذہانت سے روشن۔ وہ کہانیوں کے زندہ دل بالشتیے کی طرح معلوم ہوتا تھا۔

"آپ ہی ہیں مس وھٹنی؟"

"جی..."

"میں کانزاڈ مارگن ہوں۔ اندر آجایئے۔"

ٹریسی سونی اور خالی دکان میں داخل ہوئی۔

"میں آپ ہی کا انتظار کررہا تھا" کانزاڈ مارگن نے کہا "آیئے دفتر میں چلیں۔ وہاں بیٹھ کرباتیں کریں گے اطمینان سے۔

"کیالیں گی آپ؟" اس نے پوچھا "وہسکی یا شیری؟"

"کچھ نہیں' شکریہ' دراصل مسٹرمارگن! بیٹی فرانسوں نے مجھے آپ سے ملنے کو کہا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ آپ ان لوگوں کی مدد کرسکتے ہیں جو۔جو۔ مصیبت میں ہوں۔"

وہ "قید میں رہے ہوں" نہ کہہ سکی۔

کانزاڈ مارگن نے اپنے دونوں ہاتھ جوڑ لئے۔

"بیچاری بیٹی۔ بہت اچھی عورت ہے لیکن بدقسمت ہے۔"

"بدقسمت؟" ٹریسی نے پوچھا۔

"ہاں بھئی۔ پکڑی گئی"

"م۔م۔میں سمجھی نہیں"

"سیدھی سی بات ہے مس وھٹنی ۔ بیٹی میرے لئے کام کرتی تھی۔ ہر طرف سے محفوظ تھی کہ نیواورلنس کے ایک شوفر کی محبت میں گرفتار ہوگئی۔ پھروہ دونوں اپنے طور پر کام کرنے لگے اور.... وہ پکڑی گئی۔"

ٹریسی کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔

"بیٹی آپ کی دکان میں مال بیچنے والی کا کام کرتی تھی؟"

اور کانزاڈ مارگن ہنستے ہنستے بے حال ہوگیا یہاں تک کہ اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

"ارے نہیں" اس نے رومال سے اپنی آنکھیں پونچھتے ہوئے کہا "چنانچہ معلوم ہوا کہ بیٹی نے تمہیں سب کچھ نہیں بتایا۔

وہ اپنی کرسی میں آرام سے بیٹھ گیا اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پھنسالیں۔

مس وھٹنی! جواہرت اور زیورات کے دھندے کے علاوہ میرا ایک بے حد منافع بخش سائڈ بزنس بھی ہے اور یہ نفع میں اکیلا ہڑپ نہیں کرجاتا بلکہ اس میں سے اپنے ساتھیوں کو انکا حصہ دے کر روحانی مسرت حاصل کرتا ہوں اور میں اپنے اس سائڈ بزنس میں کامیاب اس لئے رہا ہوں کہ اس کے لئے میں نے آپ جیسی ہستیوں کو اپنے یہاں رکھا ہے۔ میرا مطلب ہے ان لوگوں کو جو.... معاف کرنا.... قید بھگت چکے ہیں۔"

ٹریسی حیرت اور وحشت سے اس کی صورت تک رہی تھی۔

"بات یہ ہے کہ میرے لئے حالات بے حد عمدہ ہیں اور میں ان دنوں بے مثال مقام پر ہوں۔ میرے گاہک بہت زیادہ دولتمند ہوتے ہیں۔ یہ گاہک میرے دوست بن جاتے ہیں اور مجھے اپنا ہمراز بنا لیتے ہیں۔ چنانچہ میں جانتا ہوں جب میرے گاہک سفر پر سیاحت کے لئے جاتے ہیں۔ اس خراب زمانے میں بہت کم لوگ زیورات کے ساتھ سفر کرتے ہیں۔ میں خود انہیں بتاتا ہوں کہ ان زیورات کی حفاظت کس طرح کی جائے۔ بے حد قابل قبول مشورہ دیتا ہوں اس سلسلے میں اور نہایت ہی عمدہ حفاظتی تدابیر بتاتا ہوں۔ لیکن اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ ان کے پاس کون سے اور کتنے قیمتی زیورات ہیں کیونکہ وہ مجھ سے خریدے گئے ہوتے ہیں۔ اب وہ...."

ٹریسی ایک دم سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"مجھے اپنا اتنا بہت سا وقت دینے کا شکریہ مسٹرمارگن"

"ایں! جارہی ہیں آپ؟"

PDF LIBRARY 0333-7412793

"اگر آپ وہی کہہ رہے ہیں جو میں سمجھ رہی ہوں تو......"

"بالکل۔ بالکل۔ میں وہی کہہ رہا ہوں"

ٹریسی کے گال سنسنانے لگے۔

"مسٹر مارگن! میں پیشہ ور مجرمہ نہیں ہوں۔ میں کام کی تلاش میں یہاں آئی تھی"

"اور میں آپ کو کام ہی تو دے رہا ہوں۔ ایک یا دو گھنٹے کام کرنا ہوگا اور اتنے کم وقت کے میں آپ کو پچیس ہزار ڈالر دینے کا وعدہ کرتا ہوں" وہ بڑی دلربائی سے سکرایا

"اور وہ بھی ٹیکس فری"

ٹریسی بڑی کوششوں سے اپنا غصہ دبائے ہوئے تھی"

"مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں۔ براہ کرم دروازہ کھول دیجیے"

"جیسی آپ کی مرضی"

وہ ٹریسی کو باہر تک پہنچانے آیا۔

"ایک بات سمجھ لیجیے مس وھٹنی۔ اگر کسی کے پکڑے جانے کا ذرا بھی... رتی برابر خطرہ ہوتا تو میں اس دھندے میں نہیں پڑتا۔ آخر مجھے بھی تو اپنی عزت پیاری ہے"۔

"میں وعدہ کرتی ہوں کہ کسی سے کچھ نہ کہوں گی" ٹریسی نے سرد مہری سے کہا۔

وہ مسکرایا۔

"مس وھٹنی! سچ تو یہ ہے کہ آپ کہہ بھی کیا سکتی ہیں؟ اگر کچھ کہا بھی تو کون یقین کرے گا؟ میں کانراڈ مارگن ہوں محترمہ"

وہ دکان کے بیرونی دروازے پر پہنچے تو مارگن نے کہا۔

"اگر آپ کبھی اپنا ارادہ بدل دیں تو مجھے خبر کر دینا۔ مجھے فون کرنے کا بہترین وقت شام چھ بجے کے بعد کا ہے۔ میں آپ کے فون کا انتظار کروں گا"۔

"تو آپ قیامت تک انتظار ہی کرتے رہیں گے" ٹریسی نے تلخی سے کہا۔

اور وہ باہر رات کے گہرے ہوتے ہوئے اندھیرے میں آگئی۔

اور جب وہ اپنے کمرے میں پہنچی ہے تو اس وقت بھی اس کی کپکپی دور نہ ہوئی تھی۔

اس نے ہوٹل کے لڑکے کو سینڈوچ اور کافی لانے کے لئے بھیج دیا۔ کسی کے بھی سامنے جانے کو اس کا جی نہیں کر رہا تھا۔ مارگن سے ملاقات کرنے کے بعد وہ اپنے آپ کو غلیظ اور ناپاک سمجھ رہی تھی۔ اس نے اس پر انہی پیشہ ور' نالائق' بدمعاش' ذلیل اور آوارہ مجرم عورتوں کا ٹھپا لگا دیا تھا جو جنوبی لوسیانا کے عورتوں کے اصلاحی بندی خانے میں سزا بھگت رہی تھیں۔ مارگن نے اسے بھی انہی میں کی ایک سمجھ لیا تھا لیکن وہ ان میں سے نہ تھی۔ وہ ٹریسی وھٹنی تھی۔ کمپیوٹر کی ماہر ایک شریف اور خاندانی شہری۔

"جسے کوئی ملازمت دینے کے لئے تیار نہ تھا۔"

ٹریسی رات بھر جاگتی اور اپنے مستقبل کے متعلق سوچتی رہی۔ اس کی کوئی نوکری نہ تھی' کوئی کام دھندا نہ تھا اور بہت تھوڑا روپیہ اس کے پاس باقی رہ گیا تھا اس نے فوری طور پر دو فیصلے کئے۔

صبح وہ کوئی بے حد سستی جگہ تلاش کرلے گی رہائش کے لئے اور کوئی سی بھی' کیسی بھی' کتنی بھی تنخواہ کی نوکری کرلے گی۔

اور یہ سستی جگہ ایک تیرہ و تار تنگ کمرہ تھا جو ایک چالی کی چوتھی منزل پر واقع تھا۔ لیکن اس چالی کو فلیٹ کا مہذب نام دے دیا گیا تھا اور اس کمرے کو بھی اخلاقاً "ایک روم کا فلیٹ کہا گیا تھا۔ اس کمرے کی کاغذ کی سی پتلی دیواروں میں سے ٹریسی اپنے پڑوسیوں کی آوازیں صاف سن سکتی تھی جو بدیسی زبانوں میں چیخ چیخ کر آپس میں جھگڑ رہے ہوتے۔ نیچے تنگ سڑک کے دونوں کناروں پر دکانوں کا سلسلہ تھا اور ہر دکان کی کھڑکیوں اور دروازوں پر موٹی موٹی سلاخیں لگی ہوئی تھیں اور ٹریسی سمجھ سکتی تھی کہ یہ احتیاط بلکہ حفاظتی تدبیر کیوں کی گئی تھی۔ اس علاقے میں زیادہ تر شرابی' جواری' رنڈیاں اور اچکی عورتیں رہتی تھیں۔

خریدنے کے لئے بازار جاتے وقت ٹریسی سے تین دفعہ صاحب سلامت کی گئی تھی دو دفعہ مردوں نے اور ایک دفعہ ایک عورت نے۔

"نہیں بھئی' میں یہاں نہیں رہ سکتی۔ میں جلد ہی یہاں سے چلی جاؤں گی"۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

ٹریسی کے فلیٹ سے تھوڑے فاصلے پر ایک اپلائنٹ ایجنسی تھی جسے مسز مرفی چلاتی تھیں۔ مسز مرفی بے حد شفیق نظر آتی ہوئی موٹی عورت تھی جس نے ٹریسی کے نام اور دیگر تفصیلات درج رجسٹر کرنے کے بعد اسے تنقیدی نظر سے سر سے پیر تک دیکھا اور پھر سرہلا کر بولی۔

"میری تو سمجھ میں نہیں آتا کہ تمہیں میری ضرورت ہی کیا ہے۔ کم سے کم ایک درجن کمپنیاں تو ایسی ہوں گی جو تم جیسی لڑکی کو اپنے یہاں رکھنے کی غرض سے اپنی ایک آنکھ تک دے ڈالنے کو تیار ہو جائیں گی۔"

ٹریسی نے ایک ٹھنڈا سانس لیا۔

دراصل ایک دشواری ہے وہ بولی

"کیسی؟"

اور ٹریسی نے اسے اپنی داستان سنا دی۔ مسز مرفی خاموش بیٹھی سنتی رہی۔

جب ٹریسی خاموش ہوئی تو بڑی بی نے ایک دم سپاٹ لہجے میں کہا۔

تب تو بھئی تم کمپیوٹر اور اس کے محکمے میں نوکری کرنے کا خیال ترک کردو۔ بھول جاؤ۔

"لیکن آپ نے تو کہا تھا کہ ....."

"آج کل کمپیوٹری جرائم بڑھ گئے ہیں بے انتہا چنانچہ کمپنیاں سخت محتاط ہو گئی ہیں ظاہر ہے کہ وہ کسی ایسی عورت یا مرد کو ملازم نہ رکھیں گے جس کا پچھلا ریکارڈ ایسا ہو۔"

"لیکن مجھے کام چاہئے۔ میں ...."

"لیکن دوسرے بھی تو کام ہیں۔ کسی اسٹور میں سیلز گرل بن جاؤ۔

ڈیپارٹمنٹ اسٹور کا تجربہ وہ بھولی نہ تھی۔

"اس کے علاوہ کوئی کام؟" اس نے پوچھا۔

مسز مرفی کے پیش نظر جو کام تھا اس کے لئے ٹریسی کی اہلیت زیادہ تھی چنانچہ وہ اس سے کہتے ہچکچا رہی تھی۔ لیکن اس نے کہا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"بات یہ ہے کہ .... ایک کام ہے مگر میں' جانتی ہوں کہ وہ کام تمہارے لائق نہیں ہے پھر بھی۔ ایک ہلکے پھلکے ناشتے کا ایک رستوران ہے۔ "جیکسن ہال" وہاں ایک ویٹریس کی جگہ خالی ہے۔

"ویٹریس کی جگہ؟"

"ہاں۔ اگر تم نے یہ نوکری قبول کرلی تو میں تم سے اپنا کمیشن نہ لوں گی کیونکہ مجھے اتفاقاً پتہ چلا ہے کہ یہ جگہ خالی ہے۔

ٹریسی خاموش بیٹھی صورت حال پر غور کرتی رہی۔ کالج کے زمانے میں اس نے ویٹریس کی خدمت انجام دی تھی کالج کے میلے میں۔ لیکن وہ شوقیہ تھی اور یہ پیٹ بھرنے اور زندہ رہنے کا سوال تھا۔

"اچھی بات ہے یہ بھی آزما دیکھتے ہیں" وہ بولی۔

جیکسن ہال ریستوران کیا تھا بالکل پاگل خانہ تھا جہاں گاہک شور مچاتے اور باورچی چیختے چلاتے تھے۔ کھانا بے شک اچھا ہوتا تھا اور دام بے حد مناسب چنانچہ ریستوران ہر دم بھرا رہتا تھا ویٹریس اتنی مصروف رہتی تھیں کہ انھیں ستانے اور دم لینے کا وقت نہ ملتا تھا چنانچہ ٹریسی کی نوکری کا پہلا دن ختم ہوا تو وہ تھکن سے چور تھی لیکن بہرحال روپیہ کما رہی تھی۔

دوسرے دن وہ ایک میز پر جس پر چند آدمی بیٹھے ہوئے تھے' کھانا لگا رہی تھی کہ ایک نے پیچھے سے اس کی اسکرٹ میں ہاتھ ڈال کر مٹھی بھرلی۔ ٹریسی نے مرچوں کا پیالہ اس کے سر پر اوندھا دیا۔ اور اسے فوراً نوکری سے نکال دیا گیا۔

وہ مسز مرفی کے پاس واپس پہنچی اور جو کچھ ہوا تھا اسے بتایا۔

"مسز وھٹنی! ایک خوشخبری ہے تمہارے لئے" مسز مرفی نے کہا "ویلنگٹن آرمس والوں کو ایک مددگار منتظمہ کی ضرورت ہے اور میں تمہیں وہیں بھیج دیتی ہوں"۔

وہ ایک چھوٹا سا' لیکن بے حد معیاری' پر تکلف اور آرام دہ ہوٹل تھا۔ اس ہوٹل میں بے حد امیر اور مشہور ہستیاں قیام کرتی تھیں۔ عملہ بہت اچھا تھا اور کام کے اوقات

PDF LIBRARY 0333-7412793

مناسب تھے۔ ہوٹل کی منتظمہ نے ٹریسی کو ایک ہفتہ ہوا تھا کہ ایک دن اپنے دفتر میں طلب کیا۔ اسسٹنٹ منیجر بھی وہاں موجود تھا۔

"آٹھ سو ستائیس نمبر کا ڈبل کمرہ چیک کیا تھا تم نے؟" منتظمہ نے ٹریسی سے پوچھا۔

اس کمرے میں فلموں کی مشہور ایکٹریس جیسفر مارلو ٹھہری ہوئی تھی۔ ٹریسی کی ایک ذمہ داری یہ بھی تھی کہ اسے ہر کمرے میں جاکر دیکھنا پڑتا تھا کہ نوکرانیوں نے اپنا کام ٹھیک سے انجام دیا ہے یا نہیں۔

جی ہاں' تقریباً دو بجے ٹریسی نے جواب دیا۔

اسسٹنٹ منیجر نے زبان کھولی "تین بجے مس مارلو واپس آئیں تو پتہ چلا کہ ان کی بے حد قیمتی ہیرے کی انگوٹھی غائب ہے۔"

اور ٹریسی نے اپنے جسم کو تانت کی طرح تنتے محسوس کیا۔

"جب تم بیڈ روم میں گئیں تو وہاں چند زیورات پڑے دیکھے تھے تم نے؟"

"نہیں تو.... میرے خیال میں کوئی زیور وغیرہ نہیں تھا"

"تمہارے خیال میں؟ یعنی یقین سے نہیں کہہ رہو تم؟ اسسٹنٹ منیجر نے پوچھا۔

"دیکھئے جناب" ٹریسی نے کہا "میں وہاں زیورات تلاش کرنے نہیں گئی تھی بلکہ یہ دیکھنے گئی تھی کہ نوکرانیوں نے بستر کی چادر تبدیل کی ہے یا نہیں اور غسل خانے میں دھلے ہوئے تولیئے رکھے ہیں یا نہیں"۔

"مس مارلو بڑے یقین سے کہتی ہیں کہ جب وہ اپنے کمرے سے باہر گئی تھیں تو ہیرے کی انگوٹھی سنگھار میز پر ہی رکھی ہوئی تھی۔"

"میں اس کے متعلق کچھ نہیں جانتی"

تمہارے علاوہ اور کوئی اس کمرے میں نہیں گیا۔ ملازمائیں برسوں سے ہمارے ساتھ ہیں اور معتبر ہیں۔"

میں نے انگوٹھی نہیں اٹھائی۔

"اچھی بات ۔ ہم پولیس کو بلوا رہے ہیں۔ اور کوئی چارہ نہیں" اسسٹنٹ منیجر نے

پوچھا۔

"میں نے نہیں اٹھائی کوئی بھی تو.... ہو سکتا ہے" ٹریسی چلائی۔

"تمہارا پچھلا ریکارڈ ایسا ہے کہ...." منیجر نے کہا۔ اور مجھے افسوس ہے کہ پولیس کے آنے تک تمہیں بند کمرے میں بیٹھنا پڑے گا مجبوری ہے کیا کروں۔

ٹریسی کے گال سنسانے لگے۔ "جی اچھا جناب۔"

اور ایک سنتری اسے اپنے ساتھ ایک کمرے میں لے آیا اور اسے بند کردیا اور ٹریسی کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ دوبارہ قید میں تھی۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ان لوگوں کو بھی اس کے حالات معلوم ہوں گے۔ اور اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ جہاں جائے گی وہاں سب کو اسکے سزایافتہ' ہونے کا علم ہو جائے گا۔ اس پر چور کا لیبل چپکا دیا گیا تھا۔ اور اسے اب اس لیبل سے انصاف کرنا تھا۔

تیس منٹ بعد اسسٹنٹ منیجر اس کے پاس آیا۔ وہ مسکرا رہا تھا۔

"مس وھٹنی"! وہ بولا "مس مارلو کی انگوٹھی مل گئی۔ خود وہ اسے کسی اور جگہ رکھ کر بھول گئی تھیں۔ بہرحال ایسا ہوتا ہے"۔

"واہ بہت اچھے" ٹریسی نے کہا۔

وہ اٹھی اسی وقت باہر آئی اور اس نے کانراڈ مارگن جوہری کی دکان کا رخ کیا۔

"یعنی اس قدر آسان کام ہے کہ مضحکہ خیز معلوم ہوتا ہے" کانراڈ مارگن کہہ رہا تھا "میری ایک گاہک ہے لوئس بالمی۔ وہ یورپ گئی ہوئی ہے۔ لانگ آئیلنڈ میں سی کلف پر گھر ہے اس کا۔ ہر ہفتے کے دن نوکروں چاکروں کی چھٹی ہوتی ہے چنانچہ وہ اپنے گھر چلے جاتے ہیں۔ ایک پرائیویٹ گشت والا (چوکیدار عملہ) چار چار گھنٹے میں راؤنڈ لگا جاتا ہے۔ اور تم چند منٹوں میں ہی گھر میں داخل ہو کر باہر آسکتی ہو"۔

کانراڈ مارگن اور ٹریسی دونوں مارگن کے دفتر میں بیٹھے ہوئے تھے۔

وہاں کے الارم سسٹم سے میں واقف ہوں اور تجوری کا قفل کھولنے کی ترکیب سے

PDF LIBRARY 0333-7412793

بھی بخوبی واقف ہوں اب تمہیں صرف یہ کرنا ہے کہ گھر میں گھسو' تجوری کھولو' زیورات سمیٹو اور اپنے اطمینان سے باہر آجاؤ۔ زیورات لاکر مجھے دو اور پھر میرا کام شروع ہو گا۔ میں زیورات میں سے ہیرے' موتی اور دوسرے جواہرت نکال لوں گا' جوہرات بڑے ہوں گے انہیں کاٹوں گا اور پھر ان سب کو دوبارہ' بیچ دوں گا۔ بے حد آسان ہے نا؟"

کام اگر اتنا ہی آسان ہے تو تم خود کیوں نہیں کرتے؟" ٹریسی نے سرد مہری سے پوچھا۔ اس کی نیلی آنکھوں میں چمک آگئی۔

"اس لئے مائی ڈیر کہ اس وقت میں اس شہر سے باہر ہوں گا" وہ بولا "تم جانو جب بھی ایسا چھوٹا "واقعہ" ہوتا ہے تو کانراڈ مارگن بزنس کے سلسلے میں کہیں باہر ہی گیا ہوا ہوتا ہے۔"

"اوہ! اچھا!"

"جی جناب اب اگر تم یہ سوچ رہی ہو کہ اس ڈاکے سے مسز بالمی کو سخت صدمہ ہو گا یا ان کا ہارٹ فیل وغیرہ ہو جائے گا تو اس خیال کو اپنے دل سے نکال دو یا اگر تمہارا ضمیر بیدار ہو کر اس سلسلے میں وعظ کہنے لگا ہے تو اسے تھپک کر دوبارہ سلادو کیونکہ یہ مسز بالمی سخت بام قسم کی عورت ہے' بے حد ظالم' لالچی اور لومڑی کی طرح عیار کہ پوری دنیا میں اس کے بہت سے گھر ہیں۔ اور ہر گھر میں جوہرات بھرے ہوئے ہیں اور بیمہ پالیسی زیورات کی اصل قیمت سے دگنی ہے۔ تم جانو میں معاملے کی پوری جانچ پڑتال کرلیتا ہوں"

ٹریسی خاموش بیٹھی مارگن کی صورت تک رہی تھی۔

"کہیں میرا دماغ تو نہیں چل گیا کہ میں یہاں بیٹھی ایک گھر میں ڈاکہ ڈالنے کے متعلق بات چیت کررہی ہوں؟"

"مسٹر مارگن! میں واپس جیل جانا نہیں چاہتی"

"اس کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ میرا ایک آدمی بھی کبھی نہیں پکڑا گیا.... میرا مطلب ہے جب تک وہ میرے لئے کام کرتے ہیں نہیں پکڑے جاتے۔ ہاں۔ تو۔ کیا کہتی ہو اب؟"

صاف ظاہر تھا۔ وہ انکار کردے گی۔ یہ پورا معاملہ ہی پاگل پنے کا تھا۔

"پچیس ہزار ڈالر کہا تھا تم نے؟"

"ہاں۔ مال دو اور روپیہ لو۔ یعنی اس ہاتھ دو اور اس ہاتھ لو۔ نقد نقد"

بڑی رقم تھی یہ جو اس وقت تک اس کی زندگی کی گاڑی مزے سے چلا سکتی تھی جب تک وہ کسی آخری فیصلے پر نہیں پہنچ جاتی کہ اسے زندگی میں اب کیا کرنا ہے۔ اور اسے اپنی چالی کا تنگ و تاریک کمرہ اور جھگڑالو پڑوسی یاد آگئے اپنی ریستوراں والی ذلت ہوٹل والوں کا جھوٹا الزام یاد آگیا۔

"میرا خیال ہے کہ .... اس سنیچر کو ہی کام ہو جائے" کانراڈ مارگن نے کہا "ہر سنیچر کی دوپہر کو نوکر وغیرہ چلے جاتے ہیں میں تمہارے لئے ایک جھوٹے نام سے ڈرائیونگ لائسنس اور شناختی کارڈ کا انتظام کردوں گا۔ تم یہاں سے 'من ہیٹن سے ایک کار کرائے پر حاصل کرکے لانگ آئیلینڈ کے لئے روانہ ہو جاؤ گی۔ گیارہ بجے وہاں پہنچ جاؤ گی زیورات اٹھاؤ گی' واپس نیویارک آؤ گی صبح سات بج کر پینتالیس منٹ پر ایک ریل قریبی شہر سینٹ لوئس کو روانہ ہوتی ہے۔ اس میں تمہارے لئے میں ایک سیٹ محفوظ کر والوں گا۔ میں تمہیں سینٹ لوئس کے اسٹیشن پر ملوں گا۔ تم مجھے زیورات دو گی اور میں تمہیں پچیس ہزار دے دوں گا"۔

یہ باتیں تو وہ یوں کر رہا تھا جیسے یہ کام باغ میں تفریح کرنے جانے کی طرح ہو کہ اٹھے اور چل دیئے اور اب وقت آگیا تھا انکار کردینے اور اٹھ کر چل دینے کا۔

"چل دینے کا؟ مگر کہاں؟"

ٹریسی کے چلے جانے کے بعد کانراڈ مارگن اپنے دفتر کے اندھیرے میں بیٹھا اس کے متعلق ہی سوچ رہا تھا۔

خوبصورت عورت ہے۔ حقیقت میں بہت خوبصورت' بڑے شرم کی بات ہے۔ اسے اس بچاری کو بتا دینا چاہئے تھا کہ وہ اس گھر کے الارم سسٹم سے' جو چوروں کے لئے لگایا گیا ہے' پوری طرح سے واقف نہیں ہے۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

کانراڈ مارگن نے ایک ہزار ڈالر اسے پیشگی دیئے تھے۔ انہی میں سے ٹریسی نے بہت چھوٹی چوٹیوں والی بالوں کی دو وگیں خریدیں۔ ایک وگ بھوری اور دوسری کالی۔ اس کی علاوہ فٹ پاتھ پر دکان لگانے والے سے گہرے جامنی رنگ کا سوٹ' کالے اوور آل اور ایک بیگ خرید لیا۔ اب تک تو سارے کام ٹھیک ہوئے تھے۔ جیسا کہ مارگن نے وعدہ کیا تھا ٹریسی کو ڈاک سے ایک لفافہ ملا جس میں ایلن برانچ نام کا جعلی ڈرائیونگ لائسنس تھا اور ایک کاغذ تھا جس پر بالمی ہاؤس کے حفاظتی سسٹم کا نقشہ اور خواب گاہ میں رکھی ہوئی تجوری کھولنے کی ترکیب لکھی تھی اس کے علاوہ سینٹ لوئس جانے والی صبح کی ریل گاڑی کے پرائیویٹ کمپارٹمنٹ کا ٹکٹ تھا۔

ٹریسی نے اپنا مختصر سامان پیک کیا اور وہ چالی چھوڑ دی۔ "اب میں کبھی ایسی ..... واہیات جگہ نہ رہوں گی" ٹریسی نے اپنے آپ سے وعدہ کیا۔

اس نے ایک کار کرایہ پر حاصل کی اور لانگ آئی لینڈ کی طرف روانہ ہوگئی۔ آج وہ نقب زنی کرنے جا رہی تھی۔

وہ جو کچھ کر رہی تھی وہ حقیقت سے زیادہ ایک خواب معلوم ہوتا تھا۔ وہ خوفزدہ تھی۔ اگر پکڑی گئی تو کیا ہوگا وہ جو کچھ کرنے جا رہی تھی کیا اس میں خطرہ نہ تھا۔ "اس قدر آسان کام ہے کہ مضحکہ خیز معلوم ہوتا ہے" مارگن نے کہا تھا۔

"مارگن کو اگر کامیابی کا یقین نہ ہوتا تو کبھی ایسا دھندا نہ کرتا۔ آخر اسے بھی تو اپنے نام کا اور شہرت کا پاس ہے۔ نام تو میرا بھی ہے" ٹریسی نے تلخی سے سوچا" لیکن بدنام۔

اور ٹریسی جان بوجھ کر یوں سوچ رہی تھی تاکہ اپنے آپ کو غصہ دلا سکے اور جرم کرنے کے لئے اپنے آپ کو ابھار سکے۔ لیکن یہ ترکیب کام نہ کر رہی تھی چنانچہ سی کلف پہونچتے پہونچتے وہ اعصابی طور پر ٹوٹ چکی تھی۔ دو دفعہ تو کار بے قابو ہوگئی اور سڑک آؤٹ ہوتو گئی۔

"خدا کرے کہ بے ڈھنگے پن سے کار چلانے پر پولیس مجھے دھر لے" وہ دل میں بولی۔

"پھر میں مسٹر مارگن سے کہہ سکوں گی کہ میں کیا کروں کھیل راستے میں ہی بگڑ گیا"

لیکن دور دور تک پولیس کی کوئی کار نظر نہ آ رہی تھی۔

کانراڈ مارگن کے بتائے ہوئے پتے کے سہارے وہ لانگ آئی لینڈ میں مطلوبہ عمارت کی طرف جا رہی تھی۔..... یکایک وہ عمارت اس کے سامنے تھی رات کے اندھیرے میں کھڑی ہوئی اندھیری سرد اور ویران عمارت جیسے کہانیوں میں کسی خوفناک جادوگر کا قصر ہو۔ اور اس وقت یہ بالکل خالی معلوم ہوتی تھی۔

وہ کار بید کے درختوں کے جھنڈ کے پیچھے لے آئی اور اب وہ ..... یعنی کار۔ کسی کو نظر نہ آسکتی تھی۔ حویلی سڑک سے ہٹ کر تھی اور اتنی رات گئے سڑک ویران پڑی تھی۔

"مکان کو چاروں طرف سے درختوں نے چھپا رکھا ہے' مائی ڈیر' اور قریب ترین پڑوسی کئی ایکڑ کے فاصلے پر ہے چنانچہ تمہیں تو یہ فکر کرنی ہی نہ چاہئے کہ کوئی تمہیں دیکھ لے گا۔ رہا پرائیویٹ گشت والا تو وہ پہلا راؤنڈ دس بجے مارے گا اور دوسرا آدمی رات کے بعد ٹھیک دو بجے اور اس کے دوسرے راؤنڈ تک تو تم کہاں سے کہاں پہنچ چکی ہوگی۔ مطلب اس کے دوسرے راؤنڈ کے بہت پہلے اپنا کام ختم کر کے وہاں سے روانہ ہو چکی

PDF LIBRARY 0333-7412793

ہوگی۔ مارگن نے اسے یہ بتایا تھا۔

ٹریسی نے اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کی طرف دیکھا۔ گیارہ بجے تھے۔ چنانچہ پہرے دار اپنا پہلا گشت لگا کر چلا گیا تھا اور اسے دوبارہ اس طرف آنے میں تین گھنٹے باقی تھے۔ تین گھنٹے ..... یا پھر تین ہی سکنڈ میں وہ کار موڑ کر واپس نیویارک کی طرف روانہ ہو جائے اور اس دیوانگی کو یکسر فراموش کر جائے۔ لیکن واپس مڑ کر وہ کہاں جائے گی؟؟"

"ٹھیک ہے اب اگر مجھے یہ کام کرنا ہی ہے تو ..... مجھے جنبش کرنی چاہئے۔"

ٹریسی نے ایک گہرا سانس لیا اور کار سے باہر آگئی۔ اس نے کالا اوور آل پہن رکھا تھا ..... اس کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔ وہ آہستہ آہستہ مکان کی طرف بڑھی اور وہ دیکھ رہی تھی مکان میں اندھیرا اور خاموشی تھی۔

اس نے بیگ سے دستانے نکال کر پہن لئے۔

اس کا دل اس بری طرح سے دھڑک رہا تھا کہ وہ اس کی آواز کے علاوہ اور کوئی آواز نہ سن رہی تھی۔

"الارم بیرونی دروازے کے بائیں طرف ہے۔ پانچ بٹن ہیں وہاں۔ لال بتی جل رہی ہوگی جس کا مطلب یہ ہے کہ الارم بند نہیں ہیں۔ الارم بند کرنے کا خفیہ نمبر ہے تین۔ دو۔ چار۔ ایک۔ ایک۔ لال بتی بجھ جائے تو سمجھ لینا کہ الارم بند ہوگئے یہ لو بیرونی دروازے کی کنجی۔ مکان میں داخل ہونے کے بعد اندر سے دروازہ بند کرنا نہ بھولنا۔ مکان میں گھپ اندھیرا ہوگا لیکن بھولے سے بھی کوئی لائٹ روشن نہ کرنا شاید سڑک پر سے کوئی راہگیر گزر رہا ہو' کوئی مسافر جا رہا ہو اور اسے شک ہو جائے۔ مرکزی خواب گاہ اوپر ہے' تمہارے بائیں طرف' خلیج کے رخ اس کی ایک دیوار پر لوئس بالمی کی ایک فریم کی ہوئی بڑی سی تصویر لگی ہوئی ہے۔ تجوری اسی کے پیچھے ہے۔ اسے کھولنا آسان ہے تمہیں صرف یہ کرنا ہے کہ یہ نمبر ملا دو۔ تجوری کھل جائے گی۔"

اس نے اپنا سانس روک لیا' اپنا ایک کانپتا ہوا ہاتھ بڑھایا اور مارگن کے بتائے ہوئے نمبروں کے مطابق بٹن دبانے لگی۔ لال بتی بجھ گئی۔ ٹریسی نے تالے میں کنجی ڈال دی اور

..... دروازے جیسے اپنے آپ ہی کھل گئے لیکن ایک منٹ تک وہ باہر کھڑی رہی اور پھر اس نے اپنا لرزتا ہوا قدم آگے رکھا۔ اور اب وہ ڈیوڑھی میں کھڑی تھی اور ہلکی سے ہلکی آواز بھی سننے کی کوشش میں اسے یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے اس کے کان لمبے ہو گئے ہوں۔ وہ سانس لینے تک سے ڈر رہی تھی اور اس کے بدن کے تمام اعصاب تاروں کی طرح تن کر کوئی وحشیانہ نغمہ بجا رہے تھے۔ پوری عمارت' اس کا ایک ایک گوشہ خالی پن کی بھیانک خاموشی سے پر تھا۔ اس نے کانپتے ہاتھوں سے ٹارچ تھیلے میں سے نکالی' اس کا بٹن دبایا اور روشنی کی خیرہ کن لکیر اندھیرے کا دل چیر گئی۔

سامنے زینہ تھا۔ وہ آگے بڑھی اور آہستہ آہستہ زینہ چڑھنے لگی۔ اور اب اس کی ایک ہی خواہش تھی .... جیسے بھی ہو جلد از جلد یہ کام کر کے یہاں سے بھاگ جائے۔ اوپر پہنچ کر ٹریسی آگے بڑھی وہ ایک ایک کمرے کا دروازہ کھول کر اندر جھانک رہی تھی ہر کمرہ خالی تھا۔ مرکزی خواب گاہ گزر گاہ کے انتہائی سرے پر تھی۔ خواب گاہ بے حد خوبصورت تھی اس کی دیواروں پر ہلکا گلابی رنگ تھا' ایک طرف چھتری والا جہازی پلنگ تھا اور اس کے قریب گلابی پھولوں سے سجی ایک حشت چوکی تھی۔ دو آرام کرسیاں بھی پڑی تھیں اور ان کے قریب ہی دیوار پر اس عورت کی فریم کی ہوئی تصویر لٹک رہی تھی جس کا زیور اڑانے وہ یہاں آئی تھی۔ وہ تصویر میں بے حد سخت دل معلوم ہو رہی تھی۔ مارگن نے سچ کہا تھا بڑی بام عورت ہے سالی اس نے سوچا اور تصویر کو اپنی طرف کھینچا تصویر کھڑکی کے پٹ کی طرح باہر کی طرف کھل گئی۔ اس کے پیچھے تجوری تھی۔

ٹریسی نے تجوری کا تالا کھولنے کی ترکیب حفظ کر لی تھی۔

"دائیں طرف تین دفعہ گھماؤ۔ دو دفعہ بائیں طرف گھماؤ۔ اب ایک دفعہ پھر دائیں طرف گھماؤ اور تالا کھٹ سے کھل چکا تھا۔

تجوری بڑے پیٹ والے لفافوں اور کاغذ کے موٹے پلندوں سے بھری ہوئی تھی لیکن ٹریسی نے ان کی طرف کوئی دھیان نہ دیا عقب میں ایک چھوٹا سا شیلف تھا اور اس پر چمڑے کی تھیلی رکھی تھی۔ ٹریسی نے ہاتھ بڑھا کر شیلف پر سے وہ تھیلی اٹھالی اور اس کے

PDF LIBRARY 0333-7412793

تھیلی اٹھاتے ہی چور کے لئے لگائی گئی خطرے کی گھنٹی بجنے لگی۔ ایسی تیز اور خوفناک آواز ٹریسی نے پہلے کبھی نہ سنی تھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مکان کے ایک ایک گوشے میں سے' ایک ایک کھڑکی اور دروازے میں سے گھنٹی چیخ چیخ کر سب کو خطرے کی اطلاع دے رہی تھی۔ سب کو خبردار اور ہوشیار کر رہی تھی۔ سب کو بلا رہی تھی۔

یہ خلاف توقع بات ہوئی تھی اور ٹریسی دہشت و خوف سے بت بنی کھڑی تھی۔

"کیا ہوا یہ؟ کہاں غلطی ہو گئی؟ کیا مارگن تجوری کے اندر لگے ہوئے الارم سے بے خبر تھا؟ کیا وہ جانتا نہ تھا کہ تجوری میں سے زیورات کی تھیلی اٹھانے پر یہ الارم ایک دم سے بجنے لگتا ہے؟

اسے فوراً ہی وہاں سے نکل جانا چاہئے۔ اس نے زیورات کی چرمی تھیلی اپنی جیب میں رکھی اور زینے کی طرف بھاگی۔ اور تب اس نے گھنٹی کی آواز سے بالا اور الگ ایک دوسری آواز سنی پولیس سائرن کی آواز جو دم بہ دم نزدیک آتی جا رہی تھی۔

ٹریسی زینے کے ماتھے پر بے حس و حرکت کھڑی تھی سخت سہمی ہوئی بے حد دہشت زدہ اس کا دل جیسے پسلیاں توڑ کر نکل بھاگنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کے حلق میں کانٹے پڑ گئے تھے زبان سوکھ گئی تھی اور دماغ میں بگولے ناچ رہے تھے۔

وہ کھڑکی کی طرف بھاگی۔ اس نے پردہ ہٹا کر باہر دیکھا۔

پولیس کی سیاہ و سفید کار حویلی کے سامنے آکر رکی۔

ٹریسی دیکھ ہی رہی تھی کہ ایک پولیس والا گھر کے پچھواڑے کی طرف بھاگا اور دوسرا بیرونی دروازے کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

اب فرار کا کوئی راستہ نہ تھا۔

خطرے کی گھنٹی ابھی خاموش نہ ہوئی تھی' اور یکایک اس گھنٹی کی آواز لوسیانہ کے عورتوں کے بندی خانے کے گھنٹیوں کی آوازوں میں تبدیل ہو گئی۔ اور ٹریسی لرز گئی۔

"نہیں۔ میں دوبارہ وہاں نہ جاؤں گی" ٹریسی نے سوچا۔ اور عین اسی وقت بیرونی دروازے کی گھنٹی بج اٹھی۔

پولیس لفٹنٹ میلون ڈرکن نے دروازے پر کی گھنٹی کا بٹن دوسری دفعہ بجایا۔ وہ اپنی رپورٹ میں یہ لکھنا چاہتا تھا کہ دروازہ توڑ کر اندر گھسنے پڑنے سے پہلے اس نے تین دفعہ گھنٹی بجائی تھی۔ اس کا ساتھی مکان کے عقب میں جاکر کھڑا ہوگیا تھا چنانچہ چور کے فرار ہونے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ وہ شاید اندر ہی کہیں چھپ جائے گا لیکن چور کمبخت تو جانتا نہ تھا کہ میلون ڈرکن سے کوئی چھپ نہ سکتا تھا چاہے وہ پاتال میں ہی کیوں نہ اتر جائے یا چاند پر ہی کیوں نہ چلا جائے۔

لفٹنٹ میلون نے تیسری اور آخری دفعہ گھنٹی بجانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ یکایک دروازہ کھل گیا۔

دروازے میں ایک عورت کھڑی ہوئی تھی جس نے ایسا باریک نائٹ گون پہن رکھا تھا کہ اس کے بدن کا ایک ایک پیچ وخم نظر آرہا تھا۔ کسی بھی حصہ جسم کو تصور میں لانے کی ضرورت ہی نہ تھی چہرے پر وہ کریم پوتے ہوئے تھی جو رئیس اور خوبصورت عورتیں سوتے وقت لگاتی ہیں اور بال شب خوابی کی ٹوپی میں قید تھے۔ کہئے کیا کام ہے۔ عورت نے پوچھا۔

لفٹنٹ میلون نے تھوک نگل کر اپنا خشک حلق تر کیا۔

"م۔ م۔ میں ..... آپ کون ہیں؟"

"میں ایلن برانچ ہوں"

"ایلن برانچ؟"

جناب۔ اور میں لوئس بالمی کی مہمان ہوں اور مسز بالمی یورپ گئی ہوئی ہیں"

یں جانتا ہوں" لفٹنٹ گڑبڑا گیا "لیکن۔ مسٹر بالمی نے ہمیں "ہاں یہ تو میں جانتا ہوں"

لفٹنٹ گڑبڑا گیا "لیکن۔ مسز بالمی نے ہمیں بتایا نہیں کہ ان کہ یہاں کوئی بھی مہمان بھی ہے"

بتایا نہیں کہ ان کے یہاں کوئی مہمان بھی ہے"

دروازے میں کھڑی ہوئی عورت نے اثبات میں سرہلایا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"آپ جانئے مسز بالمی بس ایسی ہی بے پروا ہیں۔ معاف کرنا جناب۔ یہ آواز تو مجھے پاگل کئے دے رہی ہے"

اور لفٹنٹ کی نظروں کے سامنے ہی مسز بالمی کی مہمان نے دروازے کے پانچ بٹنوں کے نمبر ترتیب سے دبائے اور گھنٹی فوراً خاموش ہوگئی۔

"ہاں اب ٹھیک ہے" وہ بولی "میں بتا نہیں سکتی کہ آپ کے آنے سے مجھے کس قدر خوشی ہوئی ہے" وہ اعصابی ہیجان میں مبتلا مریضہ کی طرح ہنسی "میں سونے کی تیاری کر رہی تھی کہ ایکدم سے خطرے کی گھنٹی بجنے لگی۔ مجھے یقین ہے کہ گھر میں کوئی چور اچکا گھس آیا ہے اور میں اکیلی ہوں۔ چلے گئے۔"

"آپ اجازت دیں تو ہم ذرا... دیکھ لیں"

لفٹنٹ اور اس کا ساتھی چند منٹوں میں ہی اپنا اطمینان کر چکے تھے وہاں کوئی چور وغیرہ چھپا ہوا نہ تھا۔

"کوئی نہیں ہے" لفٹنٹ نے کہا "اسے ہم جھوٹی خطرے کی گھنٹی کہتے ہیں۔ دراصل بجلی وغیرہ کی چیزوں پر بھروسا کرنا ہی نہ چاہئے۔ اب یہ خطرے کی گھنٹی؟؟ تو۔ پتہ نہیں کیسے بج اٹھی اپنے آپ بہرحال میں کل آدمی بھیج دوں گا کہ اس کی وائرنگ وغیرہ چیک کرلیں"

"بڑی مہربانی ہوگی آپ کی"

"اچھا تو اب ہم چلتے ہیں" لفٹنٹ نے کہا۔

"بہت بہت شکریہ آپ آگئے اور اب میں اپنے آپ کو محفوظ سمجھنے لگی ہوں"

"ہائے ہائے کیا قیامت کا بدن ہے' لفٹنٹ نے دل میں کہا اور پھر سوچا کہ شب خوابی کی ٹوپی اور چہرے پر کریم کی لیپ کے بغیر تو غضب ہی ڈھائی گی۔

"یہاں آپ کا قیام کب تک رہے گا مس ایلن؟" اس نے پوچھا۔

"یہی کوئی ایک دو ہفتے' یعنی بالمی کے واپس آنے تک"

"اگر میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بلا جھجک کہہ دیجئے"

"ضرور' ضرور شکریہ"

ٹریسی پولیس کار کو اس وقت تک جاتے دیکھتی رہی جب تک وہ اندھیرے میں جاکر نگاہوں سے اوجھل نہ ہوگئی۔

اور تب ٹریسی اطمینان کی شدت سے تقریباً بے ہوش ہوگئی۔

وہ بھاگ کر اوپر پہنچی۔ چہرے پر سے کریم اتاری جو اسے باتھ روم میں رکھی مل گئی تھی، مسز بالمی کی شب خوابی کی ٹوپی اور گون اتار کر ایک طرف پھینکا خود اپنے کپڑے پہنے اور بیرونی دروازے سے باہر نکل آئی اور رخصت ہونے سے پہلے گھنٹی کے بٹن پہلے کی ہی طرح نمبروں سے سیٹ کر دیئے۔

آدھا راستہ طے کرنے کے بعد ہی اس کے حواس بجا ہوئے اور اسے احساس ہوا کہ اس نے کس قدر حیرت انگیز دلیری کا ثبوت دیا تھا۔ یہ یاد آتے ہی وہ مسکرائی، مسکراہٹ ہنسی میں اور پھر ہنسی قہقہوں میں تبدیل ہوگئی یہاں تک کہ اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

دس بارہ مہینوں میں وہ پہلی دفعہ ہنسی تھی

اور وہ ایک عجیب طرح کا ہلکا پھلکا..... پن محسوس کر رہی تھی۔

سینٹ لوئی جانے والی ریل گاڑی روانہ ہوئی تو ٹریسی نے اطمینان کا سانس لیا۔ اب تک تو اسے ہر دم یہ دھڑکا لگا رہتا تھا کہ ایک بوجھل ہاتھ اس کے شانے پر آپڑے گا اور ایک بھاری آواز کہے گی تمہیں گرفتار کیا جاتا ہے۔"

ریل میں سوار ہونے والے دوسرے مسافروں کو ٹریسی نے غور سے دیکھا تھا لیکن ان میں کوئی مشکوک بات نظر نہ آئی تھی اس کے باوجود اس کا دل "دھڑ۔دھڑ" کرتا رہا تھا اور اعصاب تنے رہے تھے۔ وہ اپنے آپ کو بار بار یقین دلا رہی تھی کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ دوپہر تک زیورات چوری ہونے کی اطلاع کسی کو بھی ملے۔ اور اگر اس کا پتہ چل بھی گیا ہے تو ایسا کوئی ثبوت نہیں جو اس چوری کو اس سے منسوب کر سکے۔

سینٹ لوئس کے اسٹیشن پر کانراڈ مارگن پچیس ہزار ڈالر لئے اس کا منتظر ہوگا پچیس ہزار ڈالر جو اس کے اپنے ہوں گے۔ بینک میں ایک برس کام کرنے کے بعد بھی وہ اتنا بہت

PDFLIBRARY0333-7412793

سا روپیہ نہ کما سکتی۔

"میں یورپ چلی جاؤں گی۔ ہاں۔ لندن ٹھیک ہے۔ وہاں میرا جیل ریکارڈ نہ ہوگا۔ کوئی نہ جانے گا کہ میں جیل سے آئی ہوں مجرمہ ہوں۔ وہاں میں اپنی نئی زندگی شروع کروں گی۔"

یہ عجیب بات تھی کہ اس نئے عجیب تجربے کے بعد ٹریسی اپنے آپ کو یکسر بدلی ہوئی محسوس کر رہی تھی۔ اسے یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے اس نے نیا جنم لیا ہو۔

اس نے کمپارٹمنٹ کا دروازہ بند کر کے اندر سے مقفل کیا اور زیورات کی تھیلی نکال کر کھولی اور چمکیلے رنگوں کی شعاعوں نے اس کی نظر خیرہ کر دی۔

بڑے بڑے ہیروں کی تین انگوٹھیاں تھیں، زمرکی ایک پن تھی، نیلم کے براسٹ، تین جوڑی ایرنگ اور وہ نکلس تھے ایک یاقوت کا اور دوسرا موتیوں کا۔

"ان زیورات کی قیمت دس لاکھ ڈالر سے کم نہ ہوگی" ٹریسی نے حیرت سے فیصلہ کیا۔

اور اب سینٹ لوئس جاتی ہوئی ریل گاڑی کے پرائیویٹ کمپارٹمنٹ میں بیٹھی ہوئی ٹریسی آپ ہی آپ مسکرا رہی تھی۔ پولیس کو الو بنا کر وہ بے حد محظوظ ہوئی تھی۔ ایک دم خطرے میں گھر جانے اور پھر اپنی ہی ہوشیاری سے اس میں سے نکل آنے میں کوئی زبردست خاص بات تھی جس نے ٹریسی کو شگفتہ کردیا تھا۔ وہ اپنے آپ کو حد درجہ دلیر بے حد چالاک اور ناقابل تسخیر محسوس کر رہی تھی۔ وہ بے حد عظیم بن چکی تھی۔

اس کے کمپارٹمنٹ کے دروازے پر دستک دی گئی۔ ٹریسی نے جلدی سے زیورات تھیلی میں اور تھیلی سوٹ کیس میں رکھ دی اس نے اپنا ریل کا ٹکٹ نکالا اور کنڈکٹر کے لئے کمپارٹمنٹ کا دروازہ کھول دیا۔

باہر دو آدمی کھڑے ہوئے تھے۔ ایک کی عمر تیس سال تھی اور دوسرے کی چالیس۔ تیس برس کی عمر والا خاصا قبول صورت تھا اور اس کا جسم کسرتی تھا۔ ٹھوڑی مضبوط، بالائی ہونٹ پر مونچھوں کی پتلی لکیر، ناک پر عینک جس کے شیشوں کے پیچھے کرنجی آنکھوں میں ذہانت کی چمک۔ اس کے ساتھی کا سر غیر معمولی طور پر بڑا تھا۔ بال کالے، بدن موٹا اور آنکھیں سرد کنکریوں جیسی۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"کچھ مدد کرسکتی ہوں میں آپ کی؟" ٹریسی نے پوچھا۔

"جی ہاں مادام" بڑی عمر والے نے جواب دیا۔

اور اس نے جیب سے اپنا شناختی کارڈ نکال کر ٹریسی کے سامنے کردیا۔ جس پر چھپا تھا۔

"محکمہ تحقیق و تفتیش۔

یونائیٹڈ اسٹیٹ کا محکمہ تحقیقات جرائم۔

"مادام! میں خاص ایجنٹ ڈینس ٹریور ہوں اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ یہ بھی خاص ایجنٹ ہیں مسٹر تھامس باور"

ٹریسی کا حلق خشک ہوگیا۔ وہ جبراً مسکرائی

"م۔ م۔ معاف کیجئے میں سمجھی نہیں کچھ گڑبڑ ہوگئی ہے کیا؟"

"ایسا ہی ہے مادام" نوجوان ایجنٹ نے جواب دیا اس کی آواز نرم اور لہجہ جنوبی تھا

"چند منٹ پہلے یہ گاڑی نیو جرسی کے صوبے میں داخل ہوچکی ہے۔ ایک صوبے کا چوری کا مال دوسرے صوبے میں لے جانا خلاف و قانون فعل ہے۔"

ٹریسی کا سر چکرانے لگا۔ اس پر غشی سی طاری ہونے لگی۔

"محترمہ! آپ اپنا سامان کھولیں گی؟"

یہ سوال نہ تھا حکم تھا۔ اب بچنے کی امید نہ تھی یا کہ جرات سے کام لے کر ان دونوں کو گھبرا دے۔

بالکل نہیں۔ واہ! یہ کہاں کی شرافت ہے کہ آپ کمپارٹمنٹ میں گھس کر شریف لوگوں کو پریشان کرتے پھریں "اس کی آواز میں حقارت تھی" کیا اسی کی تنخواہ پاتے ہیں آپ؟ میں کنڈکٹر کو بلا رہی ہوں"

"آپ تکلیف نہ کریں ہم کنڈکٹر سے اجازت لے چکے ہیں" ٹریور نے جواب دیا۔

"تلاشی لینے کا وارنٹ ہے آپ کے پاس؟" اس نے دوسری کوشش کی۔

"ہمیں ایسے کسی وارنٹ کی ضرورت نہیں مس وٹنی۔ ہم تو آپ کو ارتکاب جرم کے لئے گرفتار کر رہے ہیں۔"

اب حد تھی یہ لوگ اس کے نام بھی جانتے تھے۔ فرار کی کوئی راہ نہ تھی۔

ٹریور نے اس کے سوٹ کیس پر دھاوا بول دیا تھا۔ وہ اسے کھول رہا تھا۔ ٹریسی بے بسی سے دیکھتی رہی اور ٹریور نے سوٹ کیس میں ہاتھ ڈال کر زیورات کی چرمی تھیلی باہر گھسیٹ لی۔

پھر ٹریور نے اپنی جیب میں سے فہرست نکالی' اس سے تھیلی کے زیورات ملائے' تھیلی اپنی جیب میں رکھی اور اپنے ساتھی سے کہا۔

"پورے ہیں..... ٹام"

؟آپ..... آپ..... کو کیسے پتہ چلا؟" ٹریسی نے سخت بیچارگی سے پوچھا۔

"یہ بتانے کی ہمیں اجازت نہیں ہے" ٹریور نے جواب دیا "اب آپ گرفتار کی جاتی ہیں آپ کو خاموش رہنے کا حق ہے۔ خیال رہے اب آپ جو بھی کہیں گی اسے آپ کا بیان سمجھا جائے گا اور عدالت میں بطور ثبوت پیش کر کے آپ کے خلاف استعمال کیا جائے گا۔ جانتی ہیں نا یہ آپ؟"

ٹریسی کا جواب ایک بیٹھی ہوئی سرگوشی تھی۔ "ہاں"

"جو کچھ اس وقت ہوا اس کا مجھے افسوس ہے۔ آپ کے حالات سے میں واقف ہوں ..... مجھے واقعی افسوس ہے۔ ان میں سے عمر رازوالے نے کہا۔

"چپ رہو یار" ٹریور نے جھنجلا کر کہا "ہم یہاں سماج سدھار کے لئے یا معذرت کرنے نہیں آئے اور نہ ہی اظہار افسوس کے لئے آئے ہیں۔

"ہاں جانتا ہوں۔ لیکن پھر بھی....."

ٹریور نے ہتھکڑیاں نکالیں۔ "خاتون! اپنے ہاتھ آگے بڑھایئے۔"

شدت کرب سے ٹریسی کا دل مروڑیاں لینے لگا۔

خدا کے لئے..... یہ..... ضروری ہے کیا؟" وہ بولی۔

"جی ہاں" ٹام! میں اکیلے میں ایک منٹ بات کر سکتا ہوں تم سے؟"

ڈینس ٹریور نے شانے اچکائے۔ "اچھی بات ہے"

وہ دونوں کوریڈور میں نکل آئے کمپارٹمنٹ میں ہر طرف مایوس اور زندگی سے بیزار بیٹھی ہوئی ٹریسی ان دونوں کی گفتگو جستہ جستہ سن رہی تھی۔

"؟؟..... اسے ہتھکڑیاں پہنانا کیا ضروری ہے۔ وہ بھاگ تو نہیں جائے گی....."

میں پوچھتا ہوں تم کب تک اپنا دل ایسا نرم رکھو گے؟ کب تک انسان دوست ہونے کا ثبوت دیتے رہو گے؟ ابھی نئے نئے ہو نا اس لئے۔ جب تم محکمے میں میری طرح پرانے ہو جاؤ گے تو....."

"ارے چھوڑو یار۔ آدمی میں ذرا تو ہمدردی کا جذبہ ہو۔ اب ایسی بھی سنگدلی کیا۔ بچاری ایک دم سے سہم گئی ہے۔

"وہ جو کچھ کرنے جارہی تھی اس کے مقابلے میں تو یہ سنگدلی کچھ بھی نہیں ہے"

اس کے بعد کی گفتگو وہ سن نہ سکی اور سچ تو یہ ہے کہ وہ سننا بھی نہ چاہتی تھی۔ اور پھر ایک منٹ بعد ہی وہ دونوں واپس کمپارٹمنٹ میں آئے ٹریور سخت ناراض معلوم ہوتا تھا۔

"ٹھیک ہے۔" ہم تمہیں ہتھکڑیاں نہیں پہنا رہے' البتہ دوسرے اسٹیشن پر تمہیں اتار رہے ہیں۔ وہاں سے ہم آگے اطلاع کر کے محکمے کی کار منگوالیں گے۔ تمہیں اس کمپارٹمنٹ سے باہر نہیں نکلنا ہے۔ سمجھ گئیں؟"

ٹریسی نے اثبات میں سرہلادیا۔ ایسی شکستہ حال ہو رہی تھی وہ کہ بول نہ سکتی تھی۔

نوجوان ٹام باور نے ہمدردانہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ کر شانے اچکائے جیسے کہہ رہا ہو۔ "اگر میں تمہارے لئے کچھ اور کر سکتا تو ضرور کرتا"

لیکن اب کوئی کچھ نہ کر سکتا تھا۔ کم سے کم اس وقت نہیں۔ اب وقت گذر چکا تھا وہ رنگے ہاتھوں پکڑی گئی تھی۔ پتہ نہیں کس طرح اس نامراد جلے لفٹنٹ یا خدا جانے پولیس نے کھوج لگالیا تھا اور پھر ایف۔ بی۔ آئی کو خبر کردی تھی۔

دونوں ایجنٹ باہر کوریڈور میں کھڑے کنڈکٹر سے باتیں کر رہے تھے۔ باور نے ٹریسی کی طرف اشارہ کر کے کنڈکٹر سے کچھ کہا۔ ٹریسی سن نہ سکی کہ کیا کہا۔ کنڈکٹر نے ٹریسی کی طرف دیکھا اور پھر سرہلادیا۔ باور نے کمپارٹمنٹ کا دروازہ بند کیا اور ٹریسی کو ایسا لگا جیسے

PDF LIBRARY 0333-7412793

بندی خانے کی کوٹھری کا دروازہ دھڑام سے بند ہوا ہو۔

اور ٹریسی سوچنے لگی لیکن انہیں پتہ کیسے لگا کہ چور میں ہی ہوں؟"

اس لوٹ کے متعلق کوئی نہ جانتا تھا سوائے ایک شخص کے..... کانراڈ مارگن اور وہ نہ تو اسے پکڑوا سکتا تھا اور نہ ہی لاکھوں کے زیورات پولیس کے سپرد کر سکتا تھا۔ کیونکہ یہ تو خود اسی کا نقصان تھا۔

"پھر کیا ہوا؟" ہوسکتا ہے کہ اس کی دکان کے کسی کلرک نے سن گن پالی ہو اور پولیس کو خبر دے دی ہو۔ بہرحال کیا ہوا اور کیا نہیں اس سے ظاہر ہے کہ کوئی فرق نہ پڑ جانے والا تھا۔ وہ پکڑی گئی تھی اور یہ حقیقت تھی۔ دوسرے اسٹیشن پر اسے اتار لیا جائے گا۔ اور یہ قید خانے کی طرف پہلا قدم ہوگا کہ یونہی سی تفتیش ہوگی' دکھاوے کا مقدمہ چلایا جائے گا اور پھر..... اور ٹریسی نے اپنی آنکھیں بھینچ لیں اور اس سے آگے کچھ بھی سوچنا نہ چاہتی تھی۔ گرم گرم آنسو اس کے رخساروں پر بہنے لگے۔

ریل کی رفتار کم ہونے لگی ٹریسی کا دم گھٹنے لگا۔ اسے ہوا کی سخت ضرورت تھی۔ اس نے کھڑکی کا شیشہ کھلوا دیا۔ دونوں ایجنٹ اسے لے جانے کے لئے کوئی دم میں آنے ہی والے تھے۔ چند سیکنڈ بعد ایک ہلکے سے جھٹکے کے ساتھ ٹرین رک گئی۔

ٹریسی کے سنسنی خیز واقعات

دوسرے حصے میں پڑھیے

حادثے کا وقت آگیا تھا۔ ٹریسی نے سوٹ کیس بند کیا' کوٹ پہنا اور بیٹھ گئی وہ کمپارٹمنٹ کے بند دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی۔ وہ اس کے کھلنے کی منتظر تھی۔ کئی منٹ گزر گئے وہ دونوں ایجنٹ نہ آئے۔ کیا کر رہے تھے وہ ٹریسی کو ٹریور کے الفاظ یاد تھے۔

"..... دوسرے اسٹیشن پر ہم تمہیں اتار رہے ہیں۔ وہاں سے ہم آگے اطلاع کر کے محکمے کی کار منگوالیں گے۔ تمہیں اس کمپارٹمنٹ سے باہر نہیں نکلنا ہے۔"

اس کے کنڈکٹر کی آواز سنی۔

"سوار ہو جاؤ ریل روانہ ہو رہی ہے۔"

ٹریسی ایک دم سے خوفزدہ ہوگئی۔ ان دونوں کا شاید مطلب یہ تھا کہ وہ پلیٹ فارم پر اس کا انتظار کریں گے۔ یقیناً ایسی ہی بات تھی۔ اب اگر وہ ریل میں بیٹھی رہی تو وہ اس پر فرار ہونے کی کوشش کا بھی الزام لگادیں گے اور اس طرح اس کا کیس اور بھی بگڑ جائے گا ٹریسی نے اپنا سوٹ کیس اٹھایا' کمپارٹمنٹ کا دروازہ کھولا اور تیز تیز قدم اٹھاتی کوریڈور میں چل پڑی۔

کنڈکٹر لپک کر اس کے قریب آیا' اس نے پوچھا "آپ یہاں اتر رہی ہیں مس؟"..... تو پھر ذرا جلدی کیجئے' گاڑی چھوٹنے والی ہے۔ لائیے سوٹ کیس مجھے دے دیجئے ایسی حالت

PDF LIBRARY 0333-7412793

میں آپ کو وزن نہ اٹھانا چاہیے۔"

ٹریسی کنڈکٹر کی صورت تکنے لگی "کیسی حالت میں!؟"

"شرمانے کی کوئی بات نہیں۔ آپ کے بھائی مجھے بتا چکے ہیں کہ آپ کا پیر بھاری ہے۔ اور مجھ سے درخواست کی ہے کہ آپ کا ذرا خیال رکھوں"

"میرے بھائی......؟"

"ہاں۔ بہت شریف ہیں دونوں اور انہیں بہت فکر ہے آپ کی"

ہر چیز گھوم رہی تھی۔ دنیا اوندھی سیدھی ہو گئی تھی۔

کنڈکٹر نے سوٹ کیس اٹھایا اور ٹریسی کو سہارا دے کر اسے پلیٹ فارم پر بھی اتار دیا۔ ریل رینگنے لگی۔ "کنڈکٹر صاحب! آپ جانتے ہیں کہ میری بھائی کہاں گئے ہیں؟" ٹریسی نے پوچھا۔

"نہیں مام۔ البتہ ریل کے رکتے ہی وہ دونوں ایک ٹیکسی میں بیٹھ گئے تھے"

"دس لاکھ کی قیمت کے زیورات سمیت" ٹریسی نے دانت پیس کر سوچا "چوری کا مال۔ ایں؟"

وہ ایئرپورٹ کی طرف جا رہی تھی۔ اس کے اندازے کے مطابق انہیں وہیں ہونا چاہیے۔

اگر وہ ٹیکسی میں سوار ہوئے تھے تو اس کا مطلب یہ تھا کہ ان کی اپنی کوئی کار نہ تھی اور وہ بہرحال جلد از جلد اس شہر سے نکل جانا چاہتے ہوں گے۔

وہ ٹیکسی میں بیٹھی غصے سے پیچ و تاب کھا رہی تھی۔ وہ دونوں اسے الو بنا گئے تھے اور کس قدر آسانی سے۔ بڑے شرم کی بات تھی یہ۔ لیکن وہ دونوں تھے بڑے چالاک..... سچ مچ بہت عمدہ ایکٹنگ کی ہے کہ اچھے اچھے دھوکا کھا جائیں محکمہ تحقیقات جرائم؟ سب بکواس' وہ دونوں شاید مفرور مجرم تھے جو قانون سے بھاگتے پھر رہے تھے۔ بہرحال وہ زیورات واپس حاصل کر کے دم لے گی۔ اتنی جان ماری کے بعد اور اتنے بہت سے خطرات مول لینے کے بعد وہ اس بات کو برداشت کر ہی نہیں سکتی کہ اس کے "ہم عصر

PDF LIBRARY 0333-7412793

فنکار" اسے دھوکا دے جائیں بلکہ یوں کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ اس سے بازی لے جائیں۔ اسے بہرحال وقت پر ایئرپورٹ پہنچ جانا چاہیے۔

وہ آگے کی طرف جھک گئی اور ڈرائیور سے کہا۔

"ذرا تیز چلاؤ بھئی"

وہ دونوں دیگر مسافروں کے ساتھ جہاز پر سوار ہونے کے لئے دروازے کے سامنے لائن میں کھڑے ہوئے تھے۔ ٹریسی انہیں فوراً نہ پہچان سکی۔ نوجوان نے' جس کا نام تھا مسٹر باور بتایا گیا تھا' اب عینک نہ لگا رکھی تھی اور اس کی آنکھیں بھی نیلی سے بھوری ہو گئی تھیں اور اس کی مونچھیں غائب تھیں۔

دوسرا آدمی ڈینس ٹریور بھی پہچانا نہ جاتا تھا کیونکہ پہلے اس کے سر پر موٹے کالے بال تھے لیکن اب وہ پوری طرح سے گنجا تھا۔ اس کے باوجود ٹریسی نے انہیں پہچان لیا۔ بے شک یہ دونوں وہی دونوں تھے۔ انہیں لباس تبدیل کرنے کا وقت نہ ملا تھا۔

وہ دونوں روانگی کے دروازے تک پہنچے ہی تھے کہ ٹریسی ان کے پاس پہنچ گئی۔

اسے زمانے نے ڈکیت بنا دیا
حصہ دوم
الاؤ
PDF LIBRARY 0333-7412793

"کچھ بھول رہے ہو تم دونوں" وہ بولی۔

وہ دونوں چونک کر اس کی طرف گھوم گئے اور ایک دم سے سناٹے میں آگئے۔

"ہیں! تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" جواب ٹائم دیا تھامس باور نے کہا "تمہیں لینے کے لئے محکمے کی گاڑی اسٹیشن پر آنے والی تھی۔"

اب نہ تو اس کی آواز نرم تھی نہ تو لہجہ جنوبی۔

"آؤ۔ تو پھر ہم سب واپس اسٹیشن چلتے ہیں" ٹریسی نے رائے دی۔

"نہیں بھئی۔ تم چلی جاؤ۔ ہمیں تو دوسرا کیس نپٹانا ہے۔" ٹریور نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا "چنانچہ ہمیں اسی ہوائی جہاز سے روانہ ہونا ہے"

"شوق سے روانہ ہو جاؤ لیکن پہلے زیورات مجھے دے دو"

"مجھے افسوس ہے محترمہ۔ ہم ایسا نہیں کر سکتے" تھامس باور نے کہا "یہی تو ٹھوس ثبوت ہے۔ البتہ ان کی رسید ہم تمہیں بھجوا دیں گے۔"

وہ دروازے تک پہنچ گئے۔ ٹریور نے اپنا ہوائی جہاز کا ٹکٹ اور سوار ہونے کا پاس اٹینڈنٹ کو دے دیا۔ ٹریسی نے دیوانہ وار چاروں طرف دیکھا۔ ذرا فاصلے پر ایئرپورٹ پولیس کا آدمی کھڑا ہوا تھا۔

اور ٹریسی نے اسے آواز دی:۔

"آفیسر! آفیسر!"

PDF LIBRARY 0333-7412793

ٹریور اور باور نے گھبرا کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"یہ کیا کر رہی ہو تم؟" ٹریور نے بے حد نیچی آواز میں کہا "ہم سب پکڑے جائیں گے"

پولیس کا آدمی سامنے آکھڑا ہوا۔

"کیا بات ہے مس؟ کوئی گڑبڑ؟ اس نے پوچھا۔

"اوہ کوئی بڑی مشکل نہیں ہے آفیسر" بات یہ ہے کہ ان دو بے حد شریف اور بے حد ایماندار آدمیوں کو میرے وہ زیورات ملے ہیں جو اپنی بے پروائی سے میں نے گرادئے تھے۔ میں تو ڈر رہی تھی کہ مجھے پولیس کے پاس جانا پڑے گا۔ لیکن اب یہ دونوں بے حد شریف آدمی میرے زیورات مجھے لوٹا رہے ہیں۔"

ٹریور اور باور نے پریشان ہو کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

اب ان دونوں کی رائے ہے کہ آفیسر صاحب۔ آپ مجھے اپنی حفاظت میں ٹیکسی تک پہنچادیں تو......"

"ضرور ضرور۔ یہ تو بلکہ خوشی کی بات ہے میرے لئے" پولیس کے آدمی نے کہا۔

ٹریسی ان دونوں کی طرف گھوم گئی اور بولی۔ "لو بھئی۔ اب اطمینان ہوا آپ لوگوں کو؟ اب میرے زیورات مجھے دینے میں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ یہ بے حد پیارے آفیسر صاحب میری حفاظت کو موجود ہی ہیں۔

ان دونوں نے پہلے ایک دوسرے کی طرف پھر پولیس کے آدمی کی طرف دیکھا۔ دونوں ہی اب مجبور اور بے بس تھے۔ اب وہ کچھ نہ کر سکتے تھے۔ چنانچہ ٹام باور نے دل کڑا کر کے اپنی جیب سے زیورات کی چرمی تھیلی نکالی۔

ہاں۔ یہی تو ہے" ٹریسی نے کہا' تھیلی اپنے قبضے میں کی' اسے کھول کر دیکھا اور بولی۔ خدا کا شکر ہے سارے زیورات جوں کے توں ہیں"

اس نے اپنا ہینڈ بیگ کھولا' زیورات کی تھیلی اس میں رکھی' پانچ پانچ ڈالر کے دو نوٹ نکالے ایک نوٹ ٹریور اور دوسرا باور کو دیتے ہوئے بولی۔

PDFLIBRARY 0333-7412793

"یہ ہے آپ لوگوں کی ایمانداری کا انعام۔ ایسے ہی ایماندار بنے رہے تو بے حساب کتاب جنت میں جاؤ گے"

دوسرے تمام مسافر دروازے میں سے گزر کر ہوائی جہاز کی طرف جا چکے تھے۔

ایئرلائن اٹینڈنٹ نے کہا "اب آپ دونوں فوراً سوار ہو جائیں۔"

"ایک بار پھر آپ دونوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں" ٹریسی نے پولیس کے آدمی کے ساتھ واپس جاتے ہوئے مسکرا کر کہا "اس دنیا میں ایسے شریف اور ایماندار آدمی ملنے مشکل ہیں۔

تھامس باور ..... اصل نام جیف اسٹون ہوائی جہاز کی کھڑکی کے قریب بیٹھا باہر دیکھ رہا تھا۔ ہوائی جہاز نے زمین چھوڑی اور اوپر اٹھا تب جیف نے اپنا رومال اٹھا کر آنکھوں پر رکھا اور اس کے شانے زور زور سے اور مسلسل ہلنے لگے۔

اس کے ساتھی ڈینس ٹریور یا ٹائیلر ..... اصل نام برانڈن بکس نے' جو جیف کے قریب دوسری سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا' حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ کیوں! رو کیوں رہے ہو۔

لیکن جیف اسٹون رو نہیں بلکہ ہنس رہا تھا ایئرپورٹ پر ٹریسی وھٹنی نے جس طرح انہیں شکست دی تھی' جس طرح جل دیا تھا وہ ٹھگی اور عیاری کی بہترین بلکہ سبق آموز مثال تھی۔ اسی کو کہتے ہیں "نہلے پہ دہلا۔" کانراڈ مارگن نے تو ان سے کہا تھا کہ یہ عورت "سکھاؤ" ہے۔ یعنی دھندا اب شروع کر رہی ہے۔

"میرے خدا! جیف نے سوچا" سکھاؤ ہوتے ہوئے یہ حال ہے تو پیشہ ور بن جانے کے بعد تو آسمان پھاڑ کر اس میں پیوند لگا آئے گی۔"

اور اس کا اعتراف تو جیف کو کرنا ہی پڑا کہ ایسی بے حد خوبصورت عورت اس نے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔ اور ایسی چالاک بھی۔ دوسروں کو جھانسا دینے میں۔ جیف اپنے آپ کو "بے مثال فنکار" یقین کرتا تھا اور اپنے اس "فن" پر اسے فخر تھا۔ لیکن یہ خوبصورت بلا......

"چچا ولی تو اس پر فدا ہو جاتے؟؟" دل میں بولا۔

اور یہ چچا ولی ہی تھے جنہوں جیف کی نہ صرف پرورش کی تھی بلکہ اسے تعلیم بھی دی تھی۔ جیف کی ماں اچھی خاصی مالدار عورت تھی جس کی جائیداد بھی کم نہ تھی۔ اس نے جس شخص سے شادی کی وہ "روپے کو روپیہ کھینچتا ہے" کے مقولے پر عمل کرنے والوں میں سے تھا۔ چنانچہ جو رقم تھی اس کو دگنی تگنی کرنے کی ترکیبیں نہ صرف سوچتا بلکہ انہیں جامعہ عمل بھی پہنچا دیتا تھا۔ مطلب یہ کہ اس کی کوئی ایک اسکیم بھی ناکامیاب نہ ہوئی۔

یہ شخص، یعنی جیف کا باپ نہ صرف قبول صورت بلکہ چرب زبان بھی تھا.... گفتار کا غازی جو باتوں باتوں میں سامنے والے کا دل موہ لیتا تھا۔ چنانچہ شادی کے بعد کے پہلے پانچ برسوں میں ہی وہ اپنی بیوی کی ساری جمع پونجی ڈبو چکا تھا۔ جیف کو اپنے والدین کی جو بات یاد تھی وہ ان کے ازدواجی جھگڑے تھے جو ان دونوں کے درمیان روپے پیسے کے لئے آئے دن ہوتے رہتے تھے۔ ان کی ازدواجی زندگی بڑی تلخ تھی۔ سراسر ناکامیاب شادی تھی وہ اور ان کی یہ تلخ بلکہ اجیرن زندگی دیکھ کر ننھے جیف نے فیصلہ کیا تھا کہ میں کبھی شادی نہ کروں گا۔

جیف کے باپ کا ایک بھائی تھا، ولی.... چچا ولی جو ایک سرکس کا مالک تھا۔ چنانچہ اپنا سرکس لے کر شہر شہر گھوما کرتا تھا۔ اور جب بھی وہ اپنا سرکس ماریون کے قریب ہاپوں میں لگاتا، جہاں جیف اور اس کے والدین رہتے تھے، تو وہ ان سے ملنے ان کے گھر ضرور آتا تھا۔

یہ چچا ولی بے حد خوش مزاج اور رجائیت پسند آدمی تھا جسے کبھی کسی نے مستقبل سے مایوس ہوتے نہ دیکھا تھا۔ بلکہ جب بھی وہ "کل" کی باتیں کرتا خوش امیدی کی ہی باتیں کرتا اور وہ جب بھی آتا جیف کے لئے بے حد عمدہ تحفے لاتا اور اسے جادو کے ایک دو کھیل بھی سکھاتا جاتا۔

جیف کی عمر چودہ برس کی تھی جب اس کی ماں کا کار کے حادثے میں انتقال ہو گیا اور جیف کے باپ نے ایک انیس سالہ لڑکی سے، جو ایک شراب خانے میں ویٹرس تھی شادی

PDFLIBRARY0333-7412793

کر لی۔

بات یہ ہے کہ مرد عورت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ فطرت ہے اس کی "اس نے جیف کو سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔ لیکن جیف اپنے باپ کی خود غرضی اور سنگدلی سے سخت ناراض تھا جیف کے باپ نے گھومنے والے سیلس مین کا کام کر لیا تھا چنانچہ وہ ہفتے میں دو دن اور تین راتوں تک باہر رہتا تھا۔

ایک رات جیف اور اس کی سوتیلی ماں گھر میں اکیلے تھے۔ اور جیف اپنے کمرے میں گہری نیند سو رہا تھا کہ اپنے کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز سے اس کی آنکھ کھل گئی۔ وہ آنکھیں کھولے لیٹا رہا اور چند سیکنڈ بعد ہی اس نے اپنے پہلو میں نرم، گرم اور برہنہ جسم محسوس کیا۔

جیف ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔

"جیفی! مجھے ڈر.... لگ رہا ہے۔ تھام لو مجھے" اس کی سوتیلی ماں نے کہا "کڑک اور گرج سے میں بہت زیادہ ڈرتی ہوں"

"کڑک! گرج کہاں ہو رہی ہے کڑک اور گرج؟ جیف نے کہا۔

"لیکن ہوگی۔ اخبار میں کڑک اور گرج کے ساتھ بارش ہونے کی پیشن گوئی کی گئی ہے۔" اس نے اپنا ننگا جسم جیف سے بھڑا دیا "پیار کرو مجھ سے۔"

جیف سخت سہا ہوا تھا۔ وہ بولا۔

"ہاں۔ ہاں۔ ضرور.... ڈیڈی کے بستر میں کر سکتے ہیں؟"

وہ ہنسی۔ "اچھی بات ہے۔ وہیں چلو" وہ بولی۔

"تم جاؤ۔ میں پیچھے ہی پیچھے آتا ہوں"

وہ بستر میں سے نکل کر کولھے مٹکاتی دوسری خواب گاہ میں چلی گئی۔

جیف نے پہلے کبھی اتنی عجلت میں کپڑے نہیں پہنے تھے جیسے کہ اس وقت پہنے پھر وہ کھڑکی میں سے کود کر بھاگا تو پیچھے مڑ کر نہ دیکھا اور اس نے سارون، کیناس پہنچ کر دم لیا جہاں چچا ولی کا سرکس لگا ہوا تھا۔

چچا ولی نے اس سے پوچھا کہ وہ گھر سے کیوں بھاگ آیا تو اس نے جواب دیا۔

"سوتیلی ماں سے بنی نہیں۔"

چنانچہ چچا ولی نے جیف کے باپ کو فون کیا۔ دونوں کے درمیان فون پر بہت طویل گفتگو ہوئی۔ آخر یہ طے ہوا کہ جیف سرکس کے ساتھ رہے گا۔

"جیف یہاں ایسی عمدہ تعلیم حاصل کرے گا کہ کسی اسکول میں نہیں کر سکتا" چچا ولی نے وعدہ کیا۔

چار برسوں میں جیف انسانی فطرت کے متعلق بہت سی باتیں معلوم کر چکا تھا..... اس نے سیکھا کہ لالچ دلانا کس قدر آسان ہے اور آدمی کتنا حریص ہو سکتا ہے۔ یہ لوگ ناقابل یقین باتوں پر یقین کرتے ہیں کیونکہ اس کا حرص انہیں یقین کرنے پر مجبور کرتا ہے۔

اٹھارہ برس کی عمر میں جیف سنسنی خیز حد تک خوبصورت تھا۔ چھریرا بدن' لانبا قد' خوبصورت نیلی آنکھیں اور کالے گھنگھریالے بال ٹھنڈی سے ٹھنڈی عورت کو بھی اس کی طرف متوجہ کر دیتے تھے۔ مرد اس کے شگفتہ مزاجی اور بذلہ سنجی ور لطیفہ گوئی سے..... لطف اندوز ہوتے تھے۔ حتیٰ کہ بچے بھی اس کی طرف کھنچ جاتے اور اسے اپنا راز دار بنا لیتے تھے۔ شہر کی لڑکیاں اس سے عشق لڑاتیں لیکن چچا ولی نے جیف کو ان سے خبردار کر دیا تھا۔

"بھتیجے شہر کی لڑکیوں سے دور ہی دور رہو ان سالیوں کے باپ شہر کے شریف یا گورنر وغیرہ ہی ہوتے ہیں۔"

چاقو پھینکنے والے کی بیوی کی وجہ سے چیف کو سرکس چھوڑنا پڑا۔ سرکس ابھی جار جیا میں پہنچا تھا اور تنبو وغیرہ لگائے جا رہے تھے۔ اس دفعہ سرکس میں ایک نیا تماشہ متعارف کیا گیا تھا۔ سسلی کا ایک چاقو پھینکنے والا تھا جس کا نام تھا۔ "گریٹ زوربین" جو اپنی سنہرے بالوں والی خوبصورت بیوی کے ساتھ سرکس میں ملازم ہوا تھا۔ جب گریٹ زوربین سرکس میں اپنا تنبو لگا رہا تھا اور اسے ضروری سامان سے سجا رہا تھا تو اس کی بیوی نے چیف کو اپنے ہوٹل کے کمرے میں مدعو کیا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"زوربین تو آج دن بھر سرکس میں مدعو رہے گا" وہ بولی "چنانچہ آؤ ہم ذرا مزا رلیں۔"

تجویز بے حد دلچسپ تھی۔

"مجھے ایک گھنٹے کی مہلت دو۔ پھر تم کمرے میں آ جانا" وہ بولی۔

"اب ایک گھنٹے انتظار کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ جیف نے پوچھا۔

وہ مسکرائی۔

سب کچھ تیار کرنے میں مجھے ایک گھنٹہ لگ جائے گا۔"

چنانچہ جیف ایک گھنٹے تک انتظار کرتا رہا اس گھنٹے میں اس کا جوش' بے چینی اور شوق تجسس لحہ بہ لحہ بڑھتا جارہا تھا۔ آخر کار جب وہ ہوٹل کے کمرے میں پہنچا تو مسز روزبین نے دروازے پر اس طرح اس کا استقبال کیا کہ وہ نیم برہنہ تھی جیف نے بے تاب ہو کر اسے آغوش میں لینا چاہا وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اندر لے آئی۔ "یہاں آؤ"

وہ غسل خانے میں داخل ہوا تو اس کی آنکھیں بے یقینی سے پھیل گئیں۔ عورت نے ٹب کو چھ الگ الگ مزے کی جیلی (JELLY) سے بھر دیا تھا اور اس میں گرم پانی ڈال دیا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا ہے؟" جیف نے پوچھا۔

"یہ نفل ہے۔ بھوک بڑھانے کے لئے۔ کپڑے اتار دو"

جیف نے کپڑے اتار دیئے۔

"اب ٹب میں"

اور وہ ٹب میں اتر کر بیٹھ گیا اور ایسی عجیب سنسنی کا تجربہ اسے پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ نرم لجلجی جیلی اس کے جسم کے ایک ایک مسام میں جیسے داخل ہو رہی تھی اور سر سے پیر

PDF LIBRARY 0333-7412793

تک اس کا مساج کر رہی تھی۔ عورت بھی ٹب میں آگئی۔

"اور اب وہ بولی "لنچ"

اور اب اس نے جیف کے سینے سے ابتدا کی وہ زبان نکال کر جیلی چاٹنے لگی اس کے سینے سے زیر ناف تک۔

"ہم۔ م۔م۔ بے حد لذیز ہو تم تو۔ اسٹرابری سب سے زیادہ مزے دار ہے"

ابھی ان کا یہ کھیل جاری ہی تھا کہ غسل خانے کا دروازہ دھڑام سے کھلا اور گریٹ روزبین سامنے کھڑا تھا۔ اس نے پہلے اپنی بیوی اور پھر خوفزدہ جیف کی طرف دیکھا اور پھر گرج کر بولا:۔

"توسی اونا بوتانا! دی امازہ نوتی اے دیو؟

جیف کی سمجھ میں ایک لفظ بھی نہ آیا لیکن لہجے نے شک کی گنجائش باقی نہ رکھی تھی۔ گریٹ روزبین چاقو لینے بھاگا تو جیف بجلی کی سی تیزی سے ٹب سے باہر کودا' اس کا جسم مختلف رنگوں کی جیلیوں کی وجہ سے قوس قزح بنا ہوا تھا' اس نے اپنے کپڑے اٹھائے' انہیں پہننے کو بھی نہ ٹھہرا اور کھڑکی میں سے کود کر ننگا ہی بھاگا۔ اس نے اپنے عقب میں ایک نعرہ سنا اور ایک بڑا سا چاقو..... بلکہ چھرا..... "سوں" سے اس کے سر پر سے نکل گیا..... "سوں"۔ دوسرا۔ اور پھر وہ چھروں کی زد سے باہر تھا۔ ایک نالی میں کھڑے ہو کر اس نے جیلی لگے چکنے بدن پر ہی کپڑے پہن لئے' وہاں سے سیدھا بس ڈپو پہنچا اور جو بھی پہلی بس ملی اس میں سوار ہو کر شہر سے باہر بھاگ گیا۔

چھ مہینے بعد وہ فوج میں بھرتی ہو کر ویٹنام میں تھا۔

وہ ویٹنام سے واپس آیا تو حکومت' سیاست اور اقتدار سے دل میں نفرت و حقارت لے کر آیا اس نے دو برس تک اس جنگ میں بسر کئے جو کبھی جیتی نہیں جاسکتی تھی۔ اس جنگ میں اس نے کروڑوں روپیہ فضول خرچ ہوتے دیکھا۔ لاکھوں جانیں بے کار ہی تلف ہوتے دیکھیں' خون کو پانی سے ارزاں دیکھا جو بے مقصد ہی بہایا جارہا تھا' فوجی افسروں کی دھوکہ بازی اور سیاست دانوں کے داؤ پیچ اور خود غرضی دیکھی اور اس کا

وجود' نفرت حقارت اور غصے سے بھر گیا۔

"ہمیں اس جنگ میں جھونک دیا گیا ہے جو کوئی نہیں چاہتا" جیف نے سوچا "بے وقوف بنانے کا یہ دنیا کا سب سے بڑا کھیل ہے۔"

بر طرف کئے جانے سے ایک ہفتہ پہلے جیف نے چچا ولی کے انتقال کی خبر سنی۔ اس کی موت کے ساتھ ہی ان کا سرکس بھی ختم ہوگیا اور اس کے ساتھ جیف کا ماضی بھی۔ اب مستقبل سے لطف اندوز ہونے کا وقت آگیا تھا۔

اس کے بعد کا دور مہماتی واقعات سے پر تھا۔

جیف کے لئے تو اب پوری دنیا سرکس تھی اور دنیا کے لوگ اس کا شکار اس نے خوب اپنے طریقے ایجاد کئے لوگوں کو الو بنا کر خود اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے اس نے اخباروں میں اشتہار دیا کہ صرف ایک ڈالر میں امریکہ کے صدر کی تصویر حاصل کیجئے اور جب اسے ایک ڈالر بھیجا جاتا تو وہ اپنے شکار کو ڈاک کا وہ ٹکٹ بھیج دیتا جس پر صدر امریکہ کی تصویر ہوتی۔

اس نے مختلف رسالوں میں اعلان کیا اور عوام کو خبردار کیا کہ پانچ ڈالر بھیجنے کے لئے صرف پانچ دن باقی رہ گئے ہیں اس کے بعد وقت گزر چکا ہوگا اور آپ ہاتھ ملتے رہ جائیں گے اس اشتہار میں یہ ظاہر نہ کیا گیا تھا کہ ان پانچ ڈالر میں کیا ملے گا اس کے باوجود روپے کا سیلاب آگیا۔

اسے سمندر سے اور جہازوں سے عشق تھا چنانچہ اس کے ایک دوست نے' جو ایک جہاز پر ملازم تھا' جیف کو جہاز پر نوکری پیش کی تو اس نے فوراً قبول کر لی۔

جہاز بہت خوبصورت اور آرام دہ تھا جہاز کیا تھا ایک دنیا تھی جہاں آرام کی ہر چیز مہیا تھی۔ عملہ بہت اچھا تھا۔ جیف کے سپرد جو خدمات کی گئی تھیں وہ یہ تھیں کہ بادبان لگانے میں ہاتھ بٹاتا۔ کھڑکیوں میں تانبے کی فریموں پر پالش کرنا اور بادبان کی رسیاں سیدھی کرنے کے لئے بیلوں پر چڑھنا۔ اس جہاز میں آٹھ مسافر تھے۔

"مالک کا نام ہالینڈر ہے" چیف کے دوست نے اسے بتایا۔ اور مالک دراصل مالکن

PDF LIBRARY 0333-7412793

نکلی۔ بھورے بالوں والی حسینہ جس کا پورا نام لوئس ہالینڈر تھا اور جس کا باپ بے پناہ دولت کا مالک تھا۔ رہے دوسرے مسافر تو وہ اس حسینہ کے دوست تھے۔ لوئس ہالینڈر کی عمر پچیس برس کی تھی۔

پہلے دن چیف عرشے پر بیٹھا تانبے کے حلقے صاف کر رہا تھا اور دھوپ بہت زیادہ تیز تھی۔ جہاز کی مالک لوئس ہالینڈر جاتے جاتے جیف کے سامنے رک گئی۔ "نئے آئے ہو؟" اس نے پوچھا "کیا نام ہے تمہارا؟"

"جیف نے نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔ جی ہاں۔ جیف اسٹون۔"

"جانتے ہیں کون ہوں؟" اور جیف نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں لوئس ہالینڈر ہوں یہ کشتی میری ہے"

"اچھا تو میں آپ کا نوکر ہوں"

وہ مسکرائی..... اور بولی "سچ کہا"

"اب اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ کا روپیہ حرام میں نہ جائے تو آپ مجھے اپنا کام کرنے دیجئے کہہ کر وہ دوسری طرف متوجہ ہوگیا۔

جس دن صبح ان کا جہاز اپنی منزل پر پہنچنے والا تھا اس کی رات کو لوئس ہالینڈ نے چیف کو اپنے کیبن میں طلب کیا۔ جیف وہاں پہنچا تو ہالینڈر نے باریک ریشمی چغہ زیب تن کر رکھا تھا۔

"آپ نے بلایا مجھے مادام؟" جیف نے پوچھا۔

"جیف! تم ہم جنس پسند ہو؟"

"میری ہم جنس پسدی یا ناجنس پسندی یا کچھ بھی پسندی سے آپ کو کیا واسطہ مس ہالینڈر؟" لیکن آپ نے پوچھا ہے تو جواب نفی میں ہے۔ میں عورتوں کا رسیا ہوں" مس ہالینڈر کے ہونٹ سختی سے بھنچ گئے۔

"کس قسم کی عورتیں پسند کرتے ہو؟ میرے خیال میں..... رنڈیاں؟"

"ہاں۔ کبھی کبھی" جیف نے خوشگواری سے جواب دیا "اور کچھ مادام؟"

"ہاں۔ کل رات میں ایک ڈنر پارٹی دے رہی ہوں۔ آنا پسند کرو گے؟"

جیف بہت دیر تک اس عجیب و غریب عورت کو دیکھتا رہا پھر بولا۔ "کیوں نہیں۔"

اور اس طرح یہ معاملہ شروع ہوا۔

اکیس سال کی عمر کو پہنچنے سے پہلے لوئس ہالینڈر دو شوہر کر چکی تھی اور اس کا وکیل تیسرے شوہر کا انتظام ..... 'کر چکا تھا کہ اس کی' لوئس ہالینڈر کی ملاقات جیف سے ہوئی۔

دوسری رات وہ ایک جزیرہ کے گھاٹ پر لنگر انداز تھے اور مسافر اور جہاز میں کام کرنے والے بھی ساحل پر اتر رہے تھے۔ کہ ہالینڈر کی طرف سے ایک بار پر طلبی ہوئی۔

جیف اس کے کیبن میں پہنچا تو وہ پھولدار ریشمی لباس پہنے ہوئے تھی جو آگے سے رانوں تک کھلا تھا یعنی چاک تھا اس میں۔

"میں پچھلے پندرہ منٹ سے اس لعنتی لباس کو اتارنے کی کوشش کر رہی ہوں" وہ بولی "لیکن اس کا زپ میرے لئے ایک مسئلہ بنا ہوا ہے۔"

جیف نے آگے بڑھ کر لباس کا معائنہ کیا۔

"لیکن اس کے کہیں زپ ہے ہی نہیں"

اور وہ اس کی طرف گھوم کر مسکرائی۔ بس یہی تو میرا مسئلہ ہے" وہ بولی۔

اور جہاز کے عرشے پر کھلی ہوا' کھلی فضا اور تاروں بھرے آسمان تلے وہ ایک دوسرے کے جسم سے متعارف ہوئے اور خنک گرمائی ہوا ان کے برہنہ جسموں کو دعاؤں کی طرح چھوتی رہی۔

اور اس پہلی ملاقات کے بعد ان دونوں کی ہر رات ایک ہی بستر پر گزرتی۔ ابتداء میں لوئس کے دوست اس "عشق بازی" سے محظوظ ہوتے رہے۔

"لوئس کو کھیلنے کے لئے ایک اور کھلونا مل گیا ہے عارضی طور پر" انہوں نے سوچا۔

لیکن جب لوئس نے انہیں بتایا کہ وہ جیف سے شادی کرنے والی ہے تو وہ لوگ پہلے تو حیران ہوئے پھر آپے سے باہر ہوگئے۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"پاگل تو نہیں ہوگئی ہو لوئس؟" وہ بولے "ذرا سوچو تو سہی کہ حیثیت کیا ہے اس لڑکے کی؟ سرکس میں کام کرتا تھا۔ میرے خدا! اس سے تو اچھا ہے کہ تم کسی سائیں سے شادی کر لو۔ توبہ۔ توبہ۔ یہ شان ہے تمہاری۔ مان لیا کہ چیف خوبصورت ہے' جوان ہے' مردانگی میں آپ اپنی مثال ہے۔ لیکن پھر بھی ..... میرا مطلب ہے اس کے علاوہ ..... یعنی جنس کو چھوڑ کر کیا ہے اس میں؟ تم میں اور اس میں کون سی بات مشترک ہے؟"

دوستوں کی ساری دلیلیں بھی لوئس کو باز نہ رکھ سکیں۔ جیف جیسا مسحور کن مرد اس سے پہلے کبھی نہ ملا تھا اور خوبصورت ہونے کے ساتھ ہی بے حد ذہین اور دلچسپ تھا اور یہی بات تھی جو لوئس کے لئے باعث کشش تھی۔

ا اور جب اس نے خود جیف سے شادی کی بات کی تو اسے بھی اتنی ہی حیرت ہوئی جتنی کہ لوئس کی سہیلیوں اور دوستوں کو ہوئی تھی۔

"شادی کیوں؟" وہ بولا "میں اپنا جسم تو تمہارے سپرد کر ہی چکی ہوں۔ اب اور کیا ہے میرے پاس تمہیں دینے کو؟"

"سیدھی سی بات ہے جیف۔ میں پیار کرتی ہوں تم سے اور اپنی بقیہ زندگی تمہارے ساتھ گزارنا چاہتی ہوں"

جیف کے لئے شادی کا خیال بالکل نیا تھا۔ لوئس ہالینڈر بظاہر ایک بے پروا اور عیش پسند دنیوی عورت تھی لیکن یہ باطن تنہا اور کھوئی ہوئی لڑکی تھی۔ "اس کو میری ضرورت ہے" جیف نے سوچا۔

اپنا ایک گھر اور بیوی بچوں کے ساتھ مستحکم ازدواجی زندگی کا خیال بے حد دلکش تھا۔

اسے ایسا معلوم ہوا کہ جب سے اس نے ہوش سنبھالا تھا تب سے اب تک وہ بھاگتا ہی رہا تھا اور اب ایک جگہ رک جانے اور ٹک جانے کا وقت آگیا تھا۔

اس کے تین ہی دن بعد لوئس اور جیف کی شادی ہوگئی۔

جب وہ نیویارک واپس آئے تو لوئس ہالینڈر کے وکیل اسکاٹ فوگارٹی نے جیف کو اپنے دفتر میں طلب کیا۔ اسکاٹ پست قامت اور بے حد ٹھنڈا آدمی تھا جس کے ہونٹ بھنچے رہتے تھے اور ماتھے پر ہمیشہ بل رہتا تھا۔

"ایک کاغذ پر دستخط کرنے ہیں تمہیں" اسکاٹ نے بغیر کسی تمہید کے کہا "کاہے کا کاغذ؟"

"دست برداری کی دستاویز ہے یہ اس میں صرف اتنا لکھا ہے کہ لوئس ہالینڈر سے تمہاری شادی ٹوٹ جانے کی صورت میں تم اس کی دولت اور جائیداد میں سے ....."

جیف کے جبڑوں کے پٹھے کھنچ گئے۔

"کہاں دستخط کرنے ہیں مجھے؟"

"پورا دستاویز سننا نہیں چاہتے تم؟" وکیل اسکاٹ نے حیرت سے پوچھا۔

"نہیں۔"

"کیوں؟ یعنی ....."

"یعنی یہ کہ تم سمجھے نہیں وکیل صاحب۔ میں نے لوئس سے اس کی لعنتی دولت کی

PDF LIBRARY 0333-7412793

خاطر شادی نہیں کی۔"

"چہ۔ آپ تو برا مان گئے مسٹر اسٹون۔ دراصل ....."

"تم مجھ سے دستخط کروانا چاہتے ہو یا نہیں؟"

اسکاٹ نے کاغذ جیف کی طرف کھسکا دیا اس نے دستخط کئے اور غصے میں پھنپھناتا اور پیر پٹختا اس کے دفتر سے باہر آگیا۔ باہر لوئس کی شاندار لیموسن کار اور شوفر اس کے منتظر تھے۔ جیف کار میں بیٹھا اور کار روانہ ہوئی تو اس کا غصہ رفع ہو چکا تھا۔ اور وہ اپنے پر ہنس رہا تھا۔

"یار جیف! اس میں ایسا خفا ہونے اور بگڑنے کی کیا ضرورت تھی؟" اس نے اپنے آپ سے کہا۔ "تم اب تک روپے پیسے کی خاطر لوگوں کو دھوکا دیتے آئے ہو اس صورت میں تمہاری بیوی یا اس کے وکیل نے ایسی دستاویز تیار کر دی تو ظاہر ہے کہ یہ قدرتی بات ہے۔ یہ تو احتیاطی تدبیر ہے بھئی۔ اب تک کا تمہارا ریکارڈ ایسا رہا ہے کہ کوئی بھی تم پر بھروسا نہیں کر سکتا۔"

لوئس جیف کو بہترین درزی کے پاس لے گئی۔

"ڈنر سوٹ میں غضب ڈھاؤ گے۔ اس نے جیف کو مطلع کیا۔

اور ایسا ہی ہوا۔ شادی کا دوسرا مہینہ شروع ہونے سے پہلے ہی لوئس کی پانچ "جگری سہیلیوں" نے جیف کو ورغلانے کی کوشش کی لیکن وہ ان کی طرف متوجہ نہ ہوا۔ وہ اپنی ازدواجی زندگی کو کامیاب بنانے کا فیصلہ کر چکا تھا۔

لوئس کے بھائی بج ہالینڈر نے شہر کے بے حد اعلیٰ "کلب" میں جیف کی ممبر شپ کا فارم بھرا جو منظور کر لیا گیا۔ بج ہالینڈر ادھیڑ عمر کا' مٹاپے کی طرف مائل اور قدرے مغرور آدمی تھا۔ وہ خوفناک حد تک دولت مند تھا۔ بج ہالینڈر اپنے بہنوئی جیف کو کم درجہ اور حقیر سمجھتا تھا اور اپنے ان جذبات کا اظہار برملا کر دیتا تھا۔

"دیکھو بھیا۔ تم ہم سے کم درجہ ہو' یعنی ہمارے کلاس کے آدمی ہو ہی نہیں۔ یعنی تم مخمل میں ٹاٹ کا پیوند ہو۔ سمجھے کچھ؟ البتہ جب تک تم لوئس کو بستر میں خوش رکھ سکتے ہو

تب تک چل جاؤ گے۔ تم جانو جیف! میں اپنی بہن کو بہت زیادہ چاہتا ہوں"

اور اپنا غصہ روکنے کے لئے جیف کو تمام تر قوت ارادی کو بروئے کار لانا پڑا۔

"بکنے دو سالے کو" وہ بولا "میں نے اس خود پسند حرامی سے نہیں لوئس سے شادی کی ہے۔ مجھے اس سور سے کیا واسطہ؟" پڑائی اپنی پٹارے میری بلا سے۔"

کلب کے دوسرے ممبر بھی ایسے ہی اور اتنے ہی بیہودہ تھے۔ جیف نے ان کے لئے دلچسپی کا بہترین سامان تھا اور بس۔ وہ سب کے سب دوپہر کا کھانا کلب میں کھاتے تھے اور جیف سے درخواست کرتے تھے کہ وہ اپنے لوفڑپن کے دور کی" ..... جیسا کہ وہ جیف کی شادی کے پہلے کے دور کو کہتے تھے ..... کہانیاں سنائے اور وہ انہیں چڑانے کی غرض سے جیف یہ واقعات خوب نمک مرچ لگا کر اور زیادہ سے زیادہ شرمناک بنا کر سنایا کرتا تھا۔

جیف اور لوئس جس مکان میں رہتے تھے اس میں ایک نہ دو پورے بیس کمرے تھے اور نوکروں کی تو پوری فوج تھی۔ لوئس کی جاگیر میں دنیا کے ہر اہم ملک میں بنگلے اور اپارٹمنٹ کی شکل میں موجود تھیں اور کئی عدد عمدہ کاریں بھی اس کی ملکیت میں تھیں۔

"بے حد عمدہ" جیف نے سوچا "بہت شاندار"

"بہت زیادہ بیزار کن" جیف نے سوچا "اور بے حد حقیر اور شرمناک"

چنانچہ ایک صبح وہ لوئس سی بولا۔

"میں نوکری کی تلاش میں جا رہا ہوں"

"نوکری؟" تمہیں نوکری کرنے کیا ضرورت ہے؟" لوئس نے حیرت سے کہا "دولت کی کیا کمی ہے۔ کہ اب تم نوکری کرو گے۔

"اس کا دولت وغیرہ سے کوئی واسطہ نہیں"

"پھر؟"

"کیا تم یہ چاہتی ہو کہ میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہوں؟ مفت کی روٹیاں توڑتا رہوں؟ نہیں بھئی نہیں۔ مجھے یوں بے کار رہنا پسند نہیں۔ میں کچھ کروں گا"

لوئس چند ثانیوں تک سوچتی رہی۔ "اچھی بات ہے"۔ وہ بولی "بج کی ایک اسٹاک

کمپنی ہے۔ جس میں حصوں کی خرید و فروخت ہوتی رہتی ہے۔ اس میں دلالی کا کام کرو گے تم؟"

"کچھ بھی کروں گا۔ بس بیکار نہیں بیٹھنا مجھے"

چنانچہ وہ بج کی فرم میں کام کرنے لگا۔ اس نے پہلے کبھی ملازمت نہ کی تھی کبھی وقت کی پابندی نہ کی تھی۔

"بے حد پسند آئے گی مجھے نوکری" اس نے سوچا۔ لیکن اسے اس سے نفرت ہو گئی۔ مگر وہ اس لئے اس سے چپکا رہا کہ وہ اپنی بیوی کے ہاتھ میں اپنی تنخواہ کا چیک دینا چاہتا تھا۔

"لوئس! میں باپ اور تم ماں کب بنو گی" ایک اتوار کو اس نے پوچھا۔

"بہت جلد ڈارلنگ۔ میں کوشش کر رہی ہوں"

"آؤ۔ ہم دونوں مل کر ایکبار پھر کوشش کریں۔ بستر میں آجاؤ"

PDF LIBRARY 0333-7412793

وہ کھانا کھانے روز کلب جاتا تھا اور رفتہ رفتہ اسے وہاں لوگوں کی باتوں سے یہ علم ہوگیا کے اس کا سالا بج اور اس کے دوست بے ایمانی سے اپنی دولت کماتے تھے۔ وہ ہر طرح کا گھٹیا مال بناتے اور بیچتے تھے خود بج ڈبوں میں بند گوشت بیچنے والی کمپنی کا مالک تھا اور وہ سڑا ہوا گوشت خرید کر اچھے گوشت میں ملا کر بیچ دیتا تھا اور اسی طرح آئندہ تین مہینوں میں حبیب کے تمام نام نہاد "شرفا" اور "بلند اخلاق" اور "سماج کے ستونوں" سے واقف ہوگیا۔ وہ سب کے سب اول درجے کے دھوکے باز اور چور تھے۔ وہ عوام کو دھوکا دیتے تھے۔ اعلیٰ اور مقتدر عہدے داروں کو رشوتیں دے کر بھاری بھرکم گھٹالے کرتے تھے۔ انکم ٹیکس اور دوسری ٹیکس چوریاں کرتے تھے اور رشوتوں کے بل بوتے پر بڑی بڑی فیکٹریاں اور کارخانے بناتے تھے اور اپنی داشتاؤں کو اپنی کمپنیوں میں ملازم رکھتے تھے' اپنی سیکریٹری بناتے تھے یا اپنی اسسٹنٹ بناتے تھے۔

"میرے خدا" حبیب نے سوچا "یہ لوگ بدمعاش اور سفید چور ہیں بھیڑ کی کھالوں میں بھیڑیئے"۔

اور ان کی بیویوں کا بھی یہی حال تھا۔ بڑی حریص تھیں اور جس چیز تک ہاتھ پہنچ جاتا

PDF LIBRARY 0333-7412793

تھا اسے دبوچ لیتی تھیں۔ ان کو شوہروں کی داشتائیں تھیں تو ان شریف بیویوں کے بھی یار" تھے۔

جب اس نے اپنی بیوی کے سامنے اپنے جذبات کا اظہار کیا تو وہ ہنس پڑی۔ اور بولی "تمہیں ان باتوں سے کیا لینا دینا؟" وہ بولی "تم اپنی زندگی سے مطمئن ہو یا نہیں؟"

لیکن سچ تو یہ تھا کہ وہ اپنی زندگی سے مطمئن نہ تھا۔ اس نے لوئس سے اس لئے شادی کی تھی کہ اس کا خیال تھا کہ لوئس کو اس کی ضرورت تھی۔ اسے یقین تھا کہ بچے ہوں گے تو سب کچھ بدل جائے گا۔

"لوئس۔ دو ہونے چاہئیں۔ ایک تمہارا ایک میرا۔ ہماری شادی کو ایک برس ہوچکا ہے۔ اب بچے ہوجانے چاہئیں"

"صبر سے کام لو حبیب۔ میں گئی تھی ڈاکٹر کے پاس اس نے بتایا ہے کہ مجھ میں کوئی خامی نہیں ہے۔ اب تم ذرا دکھا دو ڈاکٹر کو پتہ چلے کہ تم بھی ٹھیک ٹھاک ہو یعنی تم میں بھی کوئی خامی وغیرہ تو نہیں ہے"۔

چنانچہ حبیب بھی ڈاکٹر کے پاس گیا

"بے حد تندرست بچے پیدا کرنے میں تمہیں کوئی مشکل نہیں ہے" ڈاکٹر نے حبیب کو یقین دلایا۔ اس کے باوجود کچھ بھی نہ ہوا۔

اور پھر ایک منحوس پیر کے دن حبیب کی بنائی ہوئی خوبصورت دنیا فنا ہوگئی۔

اس دن کی صبح وہ سر درد دور کرنے والی گولیاں لوئس کی دواؤں کے بکس میں تلاش کررہا تھا کہ اسے ضبط تولید کی گولیوں سے بھرا ہوا پورا شیلف مل گیا۔ ایک بکس تو بالکل خالی تھا۔ اس کے قریب ہی سفید سفوف کی ایک شیشی ایک چمچی پڑی ہوئی تھی۔ اور یہ اس منحوس دن کی شروعات تھی۔ اسی دن سہ پہر کے وقت حبیب..... کلب کے ایک کمرے میں آرام کرسی میں بیٹھا بج کا انتظار کررہا تھا کہ اس نے اپنے پیچھے سے دو آدمیوں کو باتیں کرتے سنا

"وہ قسم کھا کر کہتی ہے کہ اس اطالوی گویے کا ہتھیار دس انچ لمبا ہے"

"لوئس کو شروع ہی سے بڑی چیزوں کا شوق رہا ہے" دوسرا بولا۔

"یہ لوگ کسی دوسری لوئس کے متعلق باتیں کر رہے ہیں" جیف نے اپنے آپ سے کہا۔

"شاید اسی لئے اس نے سرکس والے لونڈے سے شادی کی ہے۔ لیکن یار یہ لوئس اپنے یار کی بے حد دلچسپ باتیں سناتی ہے۔ جانتے ہو کل اس لونڈیا نے کیا کیا...... بڑے مزے کی بات ہے تم یقین نہ کرو گے کہ......"

جیف اٹھ کر دیوانوں کی طرح کلب سے باہر آگیا۔ وہ غصے میں بھرا ہوا تھا۔ ایسا شدید اور بے قابو غصہ اس نے پہلے کبھی محسوس نہ کیا تھا۔ اس کے سر پر خون سوار تھا۔ وہ اس انجانے اطالوی گویے اور اپنی لوئس کو مار ڈالنا چاہتا تھا۔ اس سے شادی کرنے کے بعد...یعنی پچھلے ایک برس سے وہ کتنے مردودوں کے ساتھ سوئی تھی؟ اس ساری مدت میں وہ اس پر ہنستے رہے تھے۔ اسے نشانہ تضحیک بنائے ہوئے تھے۔ وہ ان کمینی کے لئے نقل محفل بنا ہوا تھا۔ بج' اس کے دوست اور کلب کے دوسرے ممبر اور ان کی بیویاں پیٹھ پیچھے اس پر ہنستی تھیں اس کی باتیں کر کے اپنا دل بہلاتی تھیں اور لوئس' خود اس کی بیوی' وہ عورت جسے وہ ہوس پرستوں سے بچانا چاہتا تھا اس کے متعلق "بستر کی کہانیاں" انہیں سناتی تھی اور دوسرے مردوں کے بستر گرم کرتی تھی۔

جیف کا فوری رد عمل تو یہ تھا کہ وہ اسی وقت اپنا بوریا بستر اٹھائے اور چلا جائے وہاں سے لیکن یہ کافی نہ تھا۔ اس صورت حال میں وہ سالے حرامی اس پر اور بھی ہنسیں گے۔ نہیں۔ وہ ان آدمیوں کے لئے حرامیوں کے لئے آخری زبردست قہقہے کا سامان بننے کے لئے تیار نہ تھا۔

اس سہ پہر جیف گھر پہنچا تو لوئس گھر پر نہ تھی۔

مادام آج صبح سے باہر گئی ہوئی ہیں" ہٹلر پیکس نے کہا" بہت جگہ جانا ہے انہیں۔

"ضرور جانا ہو گا" جیف نے غصے سے سوچا حرامزادی اس اطالوی گویے کے پاس گئی ہو گی

PDFLIBRARY 03337412793

لوئس جب گھر آئی تو اس وقت تک جیف اپنے آپ پر قابو حاصل کر چکا تھا۔

"کیسا گزرا دن؟" جیف نے پوچھا۔

"ہمیشہ کی طرح سخت بیزار کن۔ ایک حسن کے مقابلے میں شرکت کی پھر خرید و فروخت وغیرہ۔ تمہارا دن کیسا رہا جان؟"

"بے حد دلچسپ" جیف نے سچائی سے کہا "بہت سی باتیں سیکھی میں نے" "بج کہہ رہا تھا کہ بہت عمدہ کام کرتے ہو تم"

"کر رہا ہوں" جیف نے اسے یقین دلایا"۔ اور بہت جلد اس سے بھی بہتر کرنے جا رہا ہوں"

لوئس اس کا ہاتھ سہلانے لگی۔

"میرا بے حد پیارا شوہر۔ آج ہم جلد ہی کیوں نہ بستر میں دبک جائیں"

"نہیں آج نہیں"۔

"کیوں؟"

"میرے سر میں سخت درد ہے"

اس کے بعد کا پورا ہفتہ جیف نے تدبیریں سوچتا رہا۔

جیف روزانہ کلب میں بج اور اس کے تین خاص دوستوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا۔

اور اس نے لنچ پر ہی پہلا لقمہ اٹھایا۔

"آپ لوگوں میں سے کوئی جانتا ہے کہ کمپیوٹروں کے ذریعے کس طرح دھوکے بازی کی جاتی ہے"

کیوں کیا تمہارا اپنا ہاتھ آزمانے کا ارادہ ہے؟" ایڈزیلر نے پوچھا اور دوسروں نے قہقہہ لگایا۔

"نہیں، میں مذاق نہیں کر رہا" جیف نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔ یہ کمپیوٹر فراڈ آج کل سخت مسئلہ ہیں۔ لوگ ان کے ذریعے بینک میں لوٹ رہے ہیں۔ "اور ابھی حال میں ہی میری ایک شخص سے ملاقات ہوئی جس نے کہا کہ ایسا کمپیوٹر کو تعداد میں بنا کر فروخت کیا جائے تو خریداروں کی کمی نہ ہوگی۔ تم جانو کمپیوٹر کے ذریعے لوگ بینک اور انشورنس کمپنی کے اکاؤنٹ تو لوٹ ہی رہے ہیں۔ کالج میں طلباء کمپیوٹر کے ذریعے چیک ہونے والی امتحان کی کاپیوں کے نمبر بڑھا لیتے ہیں اور اگر اس قسم کی کمپیوٹر مارکٹ میں آجائیں جس کے

PDF LIBRARY 0333-7412793

ساتھ ہی کسی قسم کا فراڈ نہیں کیا جا سکتا ہو تو کروڑوں کا کاروبار ہوگا"

تو تم کو اس سے کیا دلچسپی بھئی"

"دراصل یہ کہ میں کمپیوٹر کے بارے میں زیادہ جانتا نہیں لیکن میں سوچتا ہوں کہ کوئی آدمی مل جائے جو اس کمپیوٹر کو بنانے کے لئے فیکٹری لگانے کے لئے مجھے سرمایہ......'

"نہیں بھئی" بج بولا "ہم لوگ خود کمپیوٹر کے بارے میں کچھ نہیں جانتے البتہ نئی ایجاد کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہم خوب جانتے ہیں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ ان سے جتنی دور رہا جائے اتنا ہی فائدے مند ہوتا ہے"۔ اور بج کے ساتھ ساتھ ان لوگوں نے ایک بار پھر قہقہے لگائے۔

اس کے دو دن بعد جیف کلب میں اسی مخصوص میز کے قریب سے گزرا اور بج سے کہا۔ "معاف کرنا یار آج میں آپ لوگوں کی محفل میں شریک نہ ہو سکوں گا۔ آج دوپہر کے کھانے پر ایک مہمان ہے میرے ساتھ"

اور جیف دوسری میز کی طرف گیا۔

سفید بالوں اور جھکی ہوئی کمر والا ایک شخص ڈائننگ ہال میں داخل ہوا۔ اور اس میز پر پہنچا جس پر جیف بیٹھا ہوا تھا۔

"میرے خدا!" بائک کو نیسی نے کہا "یہ تو پروفیسر کرمان ہے"

"اور یہ پروفیسر کرمان کون ہے اور کیا ہے؟"

"کس دنیا میں رہتے ہو بج؟ مالی رپورٹیں' اخبار اور رسالے وغیرہ دیکھتے ہو یا نہیں؟"

یہ پروفیسر کرمان ہے جس کا فوٹو گزشتہ ماہ کے ٹائم میگزین کے سرورق پر چھپا تھا۔ کرمان نیشنل سائنٹیفک بورڈ کا پریذیڈنٹ ہے۔ اور ہمارے ملک کا ذہین ترین اور نامور سائنس دان ہے"

"اچھا! تو یہ نامور ترین سائنسدان میرے بہنوئی کے ساتھ کیا کر رہا ہے؟"

کھانے کے دوران پروفیسر اور جیف بے حد سنجیدگی سے اور اس طرح گفتگو میں مشغول رہے کے کسی طرف متوجہ ہی نہ ہوئے اور انہیں یوں باتیں کرتے دیکھ کر بج اور

اس کے ساتھیوں کی بے چینی اور تجسّس بڑھتا ہی گیا۔

آخر کار پروفیسر جیف سے مصافحہ کر کے رخصت ہوا تو بج نے انگلی سے اشارہ کر کے جیف کو اپنی میز پر بلایا۔

"جیف! کون تھا وہ؟"

"اوہ..... اوہ..... تمہارا مطلب ہے۔ پروفیسر؟"

"ہاں وہی کیا باتیں کر رہے تھے اس سے؟"

"ہم دونوں..... بات..... یہ ہے کہ....." لوگوں کو صاف نظر آیا کہ جیف اس کا کوئی جواب دینے سے کترا رہا تھا۔

"ہاں..ہاں کہو.. کیا بات ہے... تو دونوں کیا؟"

"بات یہ ہے کہ..... میں..... ایک کتاب لکھوں گا پروفیسر پر..... بے حد دلچسپ شخصیت ہے"۔

"اچھا تو یہ آج ہی معلوم ہوا کہ تم کتابیں بھی لکھتے ہو۔ یعنی مصنف بھی ہو" بات یہ ہے کہ کبھی نہ کبھی لکھنا ہی پڑتا ہے' بننا پڑتا ہے مصنف"۔

تیسرے دن دوپہر کے کھانے پر جیف کے ساتھ ایک اور مہمان بیٹھا ہوا تھا۔ اور اس دفعہ بج نے اسے پہچانا۔ "ارے یہ تو جیرٹ انٹرنیشنل بورڈ آف کمپیوٹر کا چیئرمین سائیمور ہے۔ اب اسے جیف کے ساتھ کیا لینا دینا؟"

ایک بار پھر جیف اور اس کے مہمان کے درمیان خاصی طویل اور بظاہر پرجوش گفتگو ہوتی رہی۔ جب دوپہر کا کھانا ختم ہوا تو بج نے جیف کو پکڑا

"جیفری! میرے بھائی! تمہارے اور سائیمور کے درمیان کون سے معاملات طے ہو رہے تھے؟"

"کچھ بھی نہیں" جیف نے جلدی سے کہا "یونہی بس ادھر ادھر کی باتیں کر رہے تھے ہم لوگ۔ کوئی خاص بات نہیں۔"

اور چلنے لگا تو بج نے بازو پکڑ کر اسے روک لیا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"آخر کہاں جانے کی اتنی جلدی ہے تمہیں؟ سائیمور جیرٹ بے حد مصروف آدمی ہے۔ اس کے پاس بیکار بیٹھ کر ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے لئے وقت نہیں ہے۔"

اور جیف نے رازدارانہ انداز میں کہا۔

"اچھی بات ہے بج سنو۔ سچ تو یہ ہے کہ سائیمور کو ڈاک ٹکٹ جمع کرنے کا شوق ہے اور میں نے اسے ایک نایاب ڈاک ٹکٹ کے متعلق بتایا ہے جو شاید میں اس کے لئے حاصل کر سکتا ہوں"

"نہیں جیف ڈیئر۔ یہ تم سچ نہیں کہہ رہے۔" بج دل میں بولا۔

دوسرے ہفتے جیف کلب میں ایک بہت بڑے "مرغے" کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھا رہا تھا یہ تھا والس بیریٹ۔ بیریٹ اینڈ بیریٹ کا پریسیڈنٹ یہ بیریٹ اینڈ بیریٹ دنیا کا مشہور ترین اور سب سے بڑا سرمایہ لگانے والا گروپ تھا۔

بج' ایڈزیلر' ایلین تھامس اور مائک کوئی بت بنے بیٹھے دیکھ رہے تھے کہ جیف اور چارلس سر سے سر جوڑے کسی مسئلہ پر سر ہلا ہلا کر بے حد نیچی آواز میں باتیں کر رہے تھے۔

"یار بج! تمہارا بہنوئی تو بڑی اونچی اڑانے بھر رہا ہے۔ مشہور ترین ہستیوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہا ہے" ایڈزیلر نے کہا "میں پوچھتا ہوں یار یہ کیا کھچڑی پکا رہا ہے اندر ہی اندر"

اور بج نے منہ بنا کر بے حد تلخی سے جواب دیا۔

"یہ تو میں نہیں جانتا لیکن خدا کی قسم معلوم کر لوں گا کہ بہنوئی صاحب کے ارادے کیا ہیں۔ اگر جیرٹ اور بیریٹ جیسی ہستیاں دلچسپی لے رہی ہیں اس معاملے میں یاد رکھو دولت اور منافع اور منافع کا پورا خزانہ ہوگا"

وہ دیکھ ہی رہے تھے بیریٹ اٹھا' بڑے گرم جوشی سے جیف سے مصافحہ کیا اور دیر تک اس کا ہاتھ ہلاتا رہا اور پھر رخصت ہوا۔

اور جب جیف ان لوگوں کی میز کے قریب سے گزر رہا تھا تو بج نے اس کا ہاتھ پکڑ

لیا۔

"بیٹھو جیف"؟ بولا "ہم کچھ بات کرنا چاہتے ہیں تم سے"

"میرا آفس جلد پہنچنا ضروری ہے" جیف نے احتجاج کیا "میں ....."

"تم میرے آفس میں کام کرتے ہو۔ یاد ہے نا بیٹھو"

جیف بیٹھ گیا۔

"چارلس بیریٹ تمہارا پرانا دوست ہے؟"

"ہاں ..... تقریباً"

"اور تمہارے اس پرانے دوست کے درمیان کون سے مسئلے پر تبادلہ خیال ہو رہا تھا؟"

"وہ ..... کاریں ..... وغیرہ"

"کاریں وغیرہ؟"

"بات یہ ہے کہ چارلی کو پرانی کاروں سے دلچسپی ہے اور میری نظر میں ایک پرانی کار ہے۔ پیکارڈ' سینتیس ۱۹۳۷ء کا ماڈل ہے' چار دروازوں والی ....."

"بکواس مت کرو جیف" بج نے کہا "تم نہ تو ڈاک کے ٹکٹ جمع کر رہے ہو اور نہ ہی پرانی کاریں بیچ رہے ہو اور نہ ہی کسی دلچسپ شخصیت کے متعلق کوئی سالی کتاب لکھ رہے ہو۔ سچ سچ بتاؤ کیا بات ہے؟"

"کچھ بھی تو نہیں۔ میں ....."

"دیکھو ہم جانتے ہیں کہ تم کسی خاص پراجیکٹ کے لئے سرمایہ اکٹھا کر رہے ہو جیف۔ ہے کہ نہیں؟" ایڈزیلر نے کہا۔

"نہیں" جیف کے لہجے میں گھبراہٹ تھی۔

بج نے اس کی کمر میں اپنا موٹا بازو ڈال دیا اور کہا "دیکھو یار۔ میں غیر نہیں ہوں۔ تمہاری بیوی کا بھائی ہوں۔ تمہارا برادر نسبتی۔ ہم ایک ہی خاندان کے فرد ہیں۔ ہے نا؟" مجھ سے کیا چھپانا؟ سچ کہنا جیف یہ وہ کمپیوٹر والا معاملہ ہے نا جس کے ذریعے الٹ پھیر کرنا

اور دھوکا دینا ممکن نہیں؟

اور جیف کے چہرے سے ایسے جذبات کا اظہار ہوا کہ ان سب نے سمجھ لیا کہ اب وہ پھنس گیا تھا۔

"ہاں وہی ہے" وہ بولا

"تم نے ہمیں بتایا کیوں نہیں کہ پروفیسر اکمان اس میں شریک ہیں؟" غالباً اسی نے یہ کمپیوٹر ایجاد کیا ہے؟

"ہاں۔ مگر میرا خیال تھا کہ تم لوگوں کو اس سے دلچسپی نہ ہوگی"

"تو تمہارا یہ خیال غلط ہے۔ میرے بھائی! تمہیں سرمائے کی ضرورت ہو تو دوستوں کے پاس آنا چاہئے۔

"مجھے اور پروفیسر صاحب کو سرمائے کی ضرورت نہیں" جیف نے کہا "دراصل بیریٹ اور بیریٹ ....."

"بیریٹ اور بیریٹ آدمی نہیں شارک مچھلیاں ہیں۔ سالے زندہ کھا جائیں گے تمہیں" ایلن تھامسن نے کہا۔

"چنانچہ جیف جب تم دوستوں سے معاملہ کرتے ہو تو نقصان کا خطرہ نہیں ہوتا"

"لیکن سب کچھ طے ہو چکا ہے" جیف نے انہیں مطلع کیا "چارلس بیریٹ ....."

"کاغذات پر دستخط وغیرہ ہو گئے؟"

"نہیں۔ لیکن میں وعدہ کر چکا ہوں کہ ....."

"تو پھر کچھ بھی طے نہیں رہا۔ جیف! میرے دوست! یہ تو بزنس ہے اور بزنس میں لوگ ایک آدھ گھنٹے میں ارادے بدل دیتے ہیں۔"

"سچ تو یہ ہے کہ مجھے اس سلسلہ میں آپ لوگوں سے بات کرنی ہی نہ چاہئے۔ پروفیسر اکمان کا نام تو زبان پر بھی نہ آنا چاہئے کیونکہ ان کا کانٹریکٹ حکومت کی ایجنسی سے ہے"

"ہاں یہ ہم جانتے ہیں چنانچہ پروفیسر کا نام راز میں ہی رہے گا" تھامسن نے اسے تسلی دی۔ "ہاں تو پروفیسر صاحب کے خیال میں یہ کمپیوٹر کا معاملہ کام کر جائے گا؟"

PDF LIBRARY 0333-7412793

"وہ جانتے ہیں کہ کام کر رہا ہے۔"

"اب اگر یہ معاملہ پروفیسر کے لئے کامیاب ہے تو پھر ہمارے لئے بھی کامیاب ہی ہوگا۔ کیوں دوستو؟"

اور سب نے ایک ساتھ ہاں کہا۔

"دیکھو بھئی میں سائنسدان تو ہوں نہیں" جیف نے کہا "میں کسی بھی بات کی گارنٹی نہیں دے سکتا۔ میں تو کہتا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ اس چیز کی کوئی قیمت ہی نہ ہو۔"

"ہم جانتے ہیں۔ لیکن اس چیز کی اہمیت اور قیمت بے پناہ ہے۔ ہاں تو کتنی بڑی ہے یہ مشین؟"

"بج! اس کی مارکیٹ عالمی ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اس کی قیمت کا اندازہ لگانا ممکن ہی نہیں۔ ہر ایک استعمال کر سکتا ہے اسے۔"

"ابتدائی سرمایہ کتنا لگانا ہے؟"

"بیس لاکھ ڈالر۔ لیکن ہمیں صرف دو سو پچاس ڈالر چاہئیں' بیریٹ نے وعدہ کیا ہے کہ......"

"جہنم میں ڈالو سالے بیریٹ کو" اتنی رقم کا انتظام ہم کر دیں گے۔ اچھا ایسا کرو کہ یہ معاملہ اپنے پاس کا ہی رہے اور پرائے ہاتھ میں نہ جائے۔"

"سچ کہتے ہو" سب نے بج سے اتفاق کیا۔

بج نے ادھر ادھر دیکھ کر چٹکی بجائی۔ فوراً ایک ویٹر حاضر ہوا۔

"ڈومنک! بج نے ویٹر سے کہا "مسٹر اسٹون کے لئے ایک کاغذ اور قلم لے آؤ فوراً"

کاغذ اور قلم آ گیا۔

"یہ سودا ہم اسی وقت اور اسی جگہ طے کئے لیتے ہیں۔ جیف۔ تم کاغذ تیار کر کے اس کمپیوٹر کے حقوق ہمارے نام رکھ دو اور ہم اس پر دستخط کر دیں گے اور کل صبح ہی تمہیں دو سو پچاس ہزار ڈالر کا چیک مل جائے گا۔ ٹھیک ہے؟"

جیف اپنا نچلا ہونٹ چبا رہا تھا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"بج! میں مسٹر بیریٹ سے وعدہ......"

لعنت بھیجو سالے بیریٹ پر۔" بج غرایا "تم نے میری بہن سے شادی کی ہے کہ بیریٹ کی بہن سے۔ اچھا تو لکھو اب۔"

اور جیف نے جیسی بادل ناخواستہ لکھا۔

"اس تحریر کی رو سے میں نے حسابی کمپیوٹر کے' جس کا نام "سوکابا" ہے' حقوق مع نام کے' اسے بنانے اور فروخت کرنے کے' مسٹر ڈونالڈ بج ہالینڈ' ایڈزیلر' ایلین تھامسن اور مائک کوئیسی کے ہاتھ بیس لاکھ ڈالر کے عوض فروخت کر دیئے ہیں اور ڈھائی لاکھ ڈالر پیشگی وصول کر رہا ہوں۔ "سوکابا" کا ٹیسٹ کیا جا چکا ہے اس میں کوئی خامی اور خرابی نہیں ہے اور یہ مارکیٹ میں فروخت ہونے والے دوسرے کمپیوٹروں کے مقابلے میں بہت کم بجلی کھاتا ہے۔" کم سے کم دس برس تک "سوکابا" کوئی پرزہ خراب نہ ہوگا اور دس برس تک یہ مشین تکلیف دیئے بغیر کام کرتی رہے گی۔

جیف لکھ رہا تھا اور وہ سب کے سب اس کے پیچھے کھڑے' اس کے شانے پر سے دیکھ رہے تھے۔

"باپ رے" ایڈزیلر نے کہا "دنیا کی کسی کمپنی نے اپنے کمپیوٹر پر دس برس کی گارنٹی نہیں دی ہے۔"

جیف نے آگے لکھا:

"میں نے خریداروں کو آگاہ کر دیا ہے کہ ممکن ہے کہ "سوکابا" کی کوئی قیمت نہ بھی ہو چنانچہ اس کی گارنٹی نہ تو میں دیتا ہوں اور نہ پروفیسر اکمان۔"

نیچے جیف نے دستخط کرنے کے بعد پوچھا۔

"ٹھیک ہے؟"

"ہاں۔ یہ قیمت وغیرہ کا معاملہ تو ہم سنبھال لیں گے۔" بج نے کہا "لیکن یہ پرزوں وغیرہ کے متعلق جو تم نے لکھا ہے کہ دس برس تک......"

"اس کی میں گارنٹی دیتا ہوں۔ جیف نے کہا "تو اب میں اس دستاویز کی نقل تیار

کرلوں" اور اس نے لفظ بہ لفظ دستاویز کی نقل تیار کی۔ بج نے اس کے ہاتھ سے کاغذات لے کر اپنے دستخط کیے۔ پھر ڈیلر' کوئنسی اور تھامسن نے بھی اپنے اپنے دستخط کیے۔

بج بہت خوش تھا۔ مسکراہٹ اس کے ہونٹوں سے الگ نہ ہو رہی تھی۔

"ایک کاپی ہماری اور ایک تمہاری اب اس سالے جیریٹ اور بیریٹ کے چہروں پر چھپکلیاں دھمال کھیلیں گی۔ کیوں دوستو؟" خدا کی قسم ان کی لٹکی ہوئی صورتیں۔ دیکھنے کے قابل ہوں گی۔"

اور دوسرے ہی دن بج نے دو سو پچاس ڈالر کا دستخط شدہ چیک جیف کو دیا۔

یار وہ کمپیوٹر کہاں ہے؟" بج نے پوچھا۔

"وہ دوپہر کو کلب میں پہنچا دیا جائے گا۔ میں نے سوچا کہ سارے ساتھیوں کی موجودگی میں تم اسے وصول کرو گے تو یہ بے حد مناسب رہے گا کہ اس طرح رسم افتتاح ادا ہو جائے گی۔

اور بج نے اس کی پیٹھ تھپتھپائی۔

"جیف! میرے یار! تم بہت عقلمند آدمی ہو۔ تو پھر کلب میں ملاقات ہوتی ہے لنچ پر"

گھڑی نے سہ پہر کے بارہ کا گجر بجایا ہی تھا کہ ایک ہرکارے نے پلگرم کلب کے کمرۂ طعام میں قدم رکھا' وہ ایک سنبھالے ہوئے تھا۔

اسے فوراً اس میز پر پہنچا دیا گیا بج اپنے ساتھیوں ..... یعنی زیلر" تھامسن اور کوئنسی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔

"لو بھئی' آگیا کمپیوٹر" بج نے کہا "ارے! یہ تو ہو د ٹیبل بھی ہے"

"جیف کا انتظار کریں؟" تھامسن لو نے کہا۔

"جہنم میں جائے سالا جیف۔ اب یہ چیز ہماری ہے۔ ہم ہیں مالک اس کے" بج نے کہا۔

اور بج نے اس پر لپٹا ہوا کاغذ کھولا۔ پھر بکس کھولا۔ اندر کاغذ کے پوس کا گھوسلا تھا جس میں ایک چیز رکھی ہوئی تھی۔ بج نے بے حد احتیاط سے بلکہ تقریباً احترام سے وہ چیز باہر نکالی۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

وہ سب کے سب آنکھیں پھاڑے اس عجوبے کی طرف دیکھ رہے تھے۔

یہ ایک چوکور یعنی مربع قسم کا فریم تھا۔ تقریباً ایک فٹ لمبا اور اتنا ہی چوڑا۔ فریم میں دائیں سے بائیں اوپر سے نیچے تک تار لگے ہوئے تھے اور ان تاروں میں رنگ برنگی گولیاں پروئی ہوئی تھیں۔

وہ سب کے سب چند لمحوں تک خاموش اور سناٹے میں رہے۔

"کیا.... بلا ہے یہ؟" آخر کار کوئنسی نے پوچھا۔

اور ایلن تھامسن نے جواب دیا۔ "اباکوس"

"کیا؟

"اباکوس۔ جس سے مشرق وسطیٰ کے لوگ گنتی کرتے ہیں۔ بچوں کو اس پر کے دانوں سے گنتی سکھاتے ہیں" اور ایک دم سے ایلن تھامسن کا چہرہ متحیر ہوگیا۔ "میرے خدا اباکوس کو الٹا پڑھو تو سوکابابن ہو جاتا ہے" وہ بج کی طرف گھوم گیا "آخر یہ کیا مذاق ہے؟" زیلر بڑبڑا رہا تھا۔

"ٹیسٹ کیا جا چکا ہے اس میں کوئی خامی اور خرابی نہیں ہے کم سے کم دس برس تک سوکابا کا کوئی پرزہ خراب نہ ہوگا۔ اس کی ایسی کی تیسی۔ ہم سب الو کے پٹھے بلکہ گدھیا کے جنے ہیں۔ میں کہتا ہوں فوراً روک دو وہ چیک"

اور وہ سب اٹھ کر بھاگے ٹیلی فون کی طرف۔

"آپ کا دستخط شدہ چیک نا؟" بینک کے ہیڈ بک کیپر نے کہا "اس کی طرف سے مطمئن رہیں۔ اسے خود مسٹر اسٹون کیش کرا گئے ہیں۔"

گھر پر ہلڈ ہیکنس نے سخت افسوس کا اظہار کیا۔ لیکن وہ غریب کیا کرتا مسٹر اسٹیونس اپنا سامان باندھ بوندھ کر چلے گئے۔ سب لے گئے تھے اپنے ساتھ۔

"وہ کوئی دور دراز کے سفر پر جانے کے متعلق کچھ کہہ رہے تھے" ٹیلر ہیکس نے انہیں مطلع کیا۔

دیوانہ وار کوششوں کے بعد آخر کار پروفیسر اکمان سے فون پر رابطہ قائم کرنے میں

کامیاب ہوگیا۔

"جیف اسٹیون کے متعلق پوچھ رہے ہیں آپ؟ بہت اچھا لڑکا ہے۔ کیا کہا آپ نے کہ بہنوئی ہے آپ کا؟"

"پروفیسر صاحب! آپ اور جیف کلب میں لنچ میں کس سلسلے میں گفت و شنید کر رہے تھے؟"

"میں تو سمجھتا ہوں کہ کوئی راز کی بات نہیں ہے۔"

"تاہم"

"جیف صاحب میری سرگزشت لکھنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے مجھے یقین دلایا کہ دنیا ایک سائنسدان کی تہہ میں چھپے ہوئے انسان سے واقف ہونا چاہتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کتاب شاہکار ہوگی۔"

سائیمو بیریٹ شکی مزاج آدمی ثابت ہوا۔ اس نے پوچھا "آخر آپ یہ معلوم کرنے کے لئے اتنے بے چین کیوں ہیں کہ میں اور مسٹر جیف کیا باتیں کر رہے تھے؟"

کون ہیں آپ؟ ڈاک کے ٹکٹ جمع کرنے میں میری حریف تو نہیں؟ اگر ایسا ہے تو اطلاعاً عرض ہے کہ دنیا میں اس قسم کا ایک ..... صرف ایک ہی ڈاک ٹکٹ موجود ہے اور جب وہ ٹکٹ مسٹر جیف حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے تو میرے ہاتھ فروخت کردیں گے"

"جی۔ دراصل میں....."

"اصل اور نقل۔ جو بھی ہے بھول جاؤ۔"

اور اس نے دھڑام سے ریسور رکھ دیا۔

بج جانتا تھا کہ چارلس بیریٹ کیا کہے گا۔ تاہم اس نے اسے فون کیا۔

"کون جیف اسٹیون کے بارے میں کہہ رہے ہو؟۔ ہاں بھئی میں قدیم کاریں اکٹھی کرتا ہوں۔ شوق ہے یہ بھی اور جیف سینتھس کے ماڈل کی ایک کار سے واقف ہے۔ جس کے چار دروازے....."

PDF LIBRARY 0333-7412793

اور اس دفعہ بج نے دھڑام سے ریسیور رکھ دیا۔

"فکر مت کرو یارو" بج نے اپنے ساتھیوں سے کہا "ہم اپنا روپیہ واپس لے لیں گے اور حرامی کے پلے کو عمر بھر کی لئے سلاخوں کے پیچھے سڑا دیں گے۔ دھوکہ بازی کے خلاف قانون اور اس کی گرفت موجود ہے ہی"

اور..... سب وکیل اسکاٹ کے دفتر پہنچے۔

"ہمارے دو سو پچاس ہزار ڈالر لے کر فرار ہوگیا ہے مردود۔" بج نے وکیل کو مطلع کیا "میں اس حرامی کو عمر بھر کے لئے جیل میں سڑا دینا چاہتا ہوں۔ وارنٹ گرفتاری حاصل کرو اسی وقت"

"تم تو ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو بج۔ وکیل نے کہا۔ دستاویز ہے تمہارے پاس؟ یعنی وہ کانٹریکٹ جو تم لوگوں کے درمیان ہوا ہے؟"

"ہاں ہے۔ یہ لو"

اور بج نے وہ کاغذ دیا جو جیف نے لکھا تھا۔

وکیل نے تحریر ایک وقت میں پڑھ لی اور پھر آہستہ آہستہ پڑھی۔

"اس نے تمہارے دستخط بھی نقل کر کے کئے ہیں؟ جھوٹے ہیں تم لوگوں کے دستخط؟" اس نے پوچھا۔

"جھوٹے کہاں سے ہوگئے؟" مالک کوئیسی نے کہا "خود ہم نے کئے ہیں"

"دستخط کرنے سے پہلے یہ دستاویز پڑھی تھی آپ لوگوں نے؟"

اور اب لیڈ زیلر کو غصہ آگیا۔

"بے شک پڑھی تھی۔ تم نے ہمیں نرا گدھا سمجھ رکھا ہے کیا؟"

"تو پھر دوستو۔ انصاف اور فیصلہ آپ ہی کریں۔ آپ لوگوں نے اس کانٹریکٹ پر دستخط کئے ہیں جس میں صاف صاف لکھا ہے کہ آپ حضرات دو سو پچاس ہزار ڈالر پیشگی دے کر وہ چیز خرید رہے ہیں جو پیٹنٹ نہیں کی گئی ہے اور جس کی کوئی قیمت نہ بھی ہو اور اس کی..... یعنی قیمت کی گارنٹی نہ جیف نے دی ہے اور نہ اکرمان نے جو پتہ نہیں کون

حضرت ہیں۔ چنانچہ صاحبان! اپنے استاد کی زبان میں یہ جیف تمہاری دم میں چھلا پیرو گہ
اوز اب تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔"

رینو پہنچ کر جیف نے اپنی بیوی کو طلاق نامہ بھیج دیا۔ اور اسی زمانے میں۔ یعنی جب وہ وہاں رہائش کا انتظام کر رہا تھا کہ اس کی ملاقات کانراڈ مارگن سے ہوئی۔ مارگن کسی زمانے میں چچا ولی کے ساتھ ان کے سرکس میں کام کرچکا تھا۔

"جیف! مجھ پر ایک چھوٹی سی مہربانی کرو گے؟" کانراڈ مارگن نے کہا تھا نیویارک سے سینٹ لوئس جانے والی ٹرین میں ایک جوان اور خوبصورت عورت سفر کر رہی ہے۔ تھوڑے سے زیورات ہیں اس کے پاس......"

جیف ہوائی جہاز میں بیٹھا کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔

وہ ٹریسی کے متعلق سوچ رہا تھا اور اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

نیو یارک پہنچ کر ٹرلیسی نے کانراڈ مارگن جوہری کی دکان کا رخ کیا کہ یہ اس کی پہلی منزل تھی۔

کانراڈ مارگن کی اس پر نگاہ پڑی تو وہ سب کچھ چھوڑ کر اس کی طرف لپکا اور ایک لمحے کی بھی تاخیر کئے بغیر اسے اپنے دفتر میں لے آیا۔

اس نے اپنے ہاتھ بے چینی سے ملتے ہوئے کہا۔

"مارے فکر کے میں ادھ مرا ہوگیا تھا ڈیئر۔ سینٹ لوئس میں میں نے انتظار......"

"بکو مت۔ تم سینٹ لوئس میں نہ تھے تم وہاں گئے ہی نہیں۔ تم کو مجھ سے ملنا ہی نہ تھا"

"کیا... کیا... مطلب میں تم سے ملنا چاہتا تھا! یہ کیا کہہ رہی ہو تم؟ زیورات تھے تمہارے پاس اور......

"ٹھیک ہے لیکن زیورات لانے کے لئے دو آدمیوں کو بھیج ہی دیا تھا۔ تم نے"۔

اور مارگن کے بشرے سے الجھن اور وحشت ظاہر ہوئی۔

"میری کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا"۔

"شروع میں تو میں نے سمجھا تھا کہ تمہاری جماعت میں سے کوئی آدمی ہے جو دوسروں

PDF LIBRARY 0333-7412793

کو خبریں دیتا ہے۔ لیکن ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ہے نا؟ تم نے مجھ سے کہا تھا کہ میری ریل گاڑی کا ٹکٹ خود تم جاکر لے آئے تھے چنانچہ تم...... صرف تم میرے کمپارٹمنٹ کے نمبر سے واقف تھے۔ میں نام اور بھیس بدل کر سفر کررہی تھی لیکن تم جانتے تھے کہ میں کس کمپارٹمنٹ میں ہوں"

مارگن کے چہرے پر بڑی معصومیت تھی۔

"تم کہنا یہ چاہتی ہو کہ ٹرین پر تمہارے زیورات لوٹ لئے گئے؟"

"میں کہنا یہ چاہتی ہوں کہ وہ مجھے لوٹ نہیں سکے"

اب مارگن کے چہرے پر جو حیرت تھی وہ بناوٹی نہ تھی۔ "تو زیورات تمہارے پاس ہیں؟"

بالکل تمہارے دوستوں کو ہوائی جہاز پکڑنے کی اتنی جلدی تھی کہ وہ مال پیچھے ہی چھوڑ گئے؟۔

ایک منٹ تک مارگن خاموش کھڑا ٹرلیسی کی صورت تکتا رہا۔ پھر بولا "میں ابھی آتا ہوں"

اور وہ دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ ٹرلیسی کاؤچ پر بیٹھ گئی۔ بے حد آرام اور اطمینان سے۔ پندرہ منٹ بعد مارگن واپس آیا تو افسردہ اور دہشت زدہ تھا۔

"مجھے افسوس ہے کہ ایک غلطی ہوگئی۔ زبردست غلطی۔ مس وٹسنی! تم بے حد ہوشیار اور چالاک ہو اور پچیس ہزار ڈالر کی بجا طور پر مستحق" وہ مسکرایا "اچھا تو لاؤ زیورات مجھے دو اور......"

"پچاس ہزار ڈالر" وہ بولی۔

"کیا۔ آ۔ آ!!"

"پچاس ہزار ڈالر"

"لیکن ہمارے درمیان بات تو پچیس ہزار کی ہوئی تھی"

ٹھیک ہے۔ لیکن جناب۔ مال مجھے دو دفعہ چرانا پڑا۔ چنانچہ فیس بھی دگنی ہوگئی یا

نہیں؟" اس لئے مسٹر مارگن۔۔۔ پچاس ہزار ڈالر نکالئے"

"نہیں" مارگن نے کہا۔ اس کی آنکھوں کی چمک دفعتاً بجھ گئی" ان زیورات کے لئے اتنی بڑی رقم میں نہیں دے سکتا"

ٹریسی اٹھ کھڑی ہوئی اور بولی۔۔۔ "جیسی تمہاری مرضی" وہ بولی "لاس ویگاس میں کوئی تو مائی کا لال ہوگا جو ان کی قیمت دے سکے۔ میں تلاش کرلوں گی اسے"۔

اور وہ دروازے کی طرف چلی۔

"ٹھیک ہے۔ زیورات کہاں ہیں؟"

"پین اسٹیشن کے لاکر میں۔ ادھر تم نے مجھے روپیہ دے کر۔۔۔ خیال رہے نقد۔۔۔ ٹیکسی میں بٹھایا اور میں نے لاکر کی کنجی تمہارے حوالے کی"۔

کانزاڈ مارگن نے شکست کا اظہار کردیا"۔ اچھی بات ہے"۔

"شکریہ" ٹریسی نے بشاشت سے کہا" تمہارے ساتھ بزنس کرنے میں لطف آگیا"۔

اس صبح انشورنس کمپنی کے آفیسر جے جے رینالڈ کے دفتر میں مجلس مشاورت منعقد تھی اور دانیال کوپر تھا کہ یہ ہنگامہ میٹنگ کیوں بلائی گئی تھی۔ کمپنی کے تمام ممبروں اور تحقیق اور تفتیش کرنے والوں کو ایک دن پہلے "میمو" روانہ کیے گئے تھے اور یہ میمو اس لوٹ کے سلسلے میں تھے جو ایک ہفتہ پہلے لوئس بالمی کے وہاں چلائی گئی تھی اور اس کی تجوری میں سے قیمتی زیورات اٹھالے گئے تھے۔

دانیال کو مجلسوں اور کانفرنسوں سے قلبی نفرت تھی۔ اس کی طبیعت میں بے چینی کا عنصر اتنا زیادہ تھا کہ کسی ایک جگہ ٹک کر بیٹھنا اور پھر نرمی اور احمقانہ باتیں سننا اس کے لئے ناممکن تھا۔ دانیال کوپر پارہ چڑھا ہوا تھا۔ چنانچہ جے جے رینالڈ کے دفتر میں پینتالیس منٹ دیر سے پہنچا جے جے رینالڈ اپنی دھواں دھار تقریر آدھی سے زیادہ اگل چکا تھا۔

"بڑی مہربانی کہ آپ اب بھی تشریف لے آئے" رینالڈ نے طنز سے کہا۔

دانیال پر کوئی اثر نہ ہوا۔

"چکنا گھڑا ہے مردود کہ ایک بوند تک اس پر نہیں ٹکتی" رینالڈ نے دل میں کہا۔ جہاں تک رینالڈ کا تعلق تھا کوپر نہ تو طنز سمجھ سکا اور نہ ہی کچھ ماسوائے اس کے کہ مجرموں کو

PDF LIBRARY 0333-7412793

کیسے پکڑا جائے۔ اور اس سلسلے میں ۔۔۔۔ رینالڈ کو ہر دفعہ اعتراف کرنا پڑتا تھا ۔۔۔۔ یہ شخص بے مثال تھا۔

دفتر میں ایجنسی کے تین چوٹی کے محقق بیٹھے ہوئے تھے۔

"لوئس بالمی کے یہاں زبردست چوری کے متعلق پوری رپورٹ آپ حضرات نے اخبارات میں پڑھی ہوگی" رینالڈ نے کہا" لیکن اب ایک نیا انکشاف ہوا ہے معلوم ہوا کہ لوئس بالمی پولیس کمشنر کی بھانجی وغیرہ ہے اس نے 'یعنی کمشنر نے آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے"

"اور پولیس کیا کر رہی ہے" ان میں سے ایک نے پوچھا۔

"اخباروں والوں سے چھپتی پھر رہی ہے یعنی کمال ہے کہ پولیس افسر نے خود چوری کرنے والوں سے ہی بالمی گھر میں چور کے متعلق پوچھ گوچھ کی اور اسے مال سمیت نکل جانے کا موقع فراہم کر دیا"۔

"اس صورت میں اس کا حولیہ تو مل ہی گیا ہوگا؟" دوسرے نے پوچھا۔

اس کے نائٹ گون کی مکمل ترین تفصیلات ہیں ان کے پاس" رینالڈ نے منہ بنا کر کہا" وہ سالے اس عورت کے جسم کے ابھاروں اور سڈول وجود میں ایسے ڈوب گئے تھے کہ سالوں کے دماغ پگھل گئے تھے۔ ارے وہ تو اس کے بالوں کا رنگ تک نہیں جانتے کیونکہ اس نے کسی قسم کی ٹوپی پہن رکھی تھی۔ چنانچہ انہوں نے جو بتایا ہے وہ یہ ہے کہ بیس بائیس برس کی کوئی عورت تھی جس کی چھاتیاں اور کولھے قیامت کے تھے۔ کوئی سراغ نہیں۔ کچھ نہیں۔ تنکے تک کا سہارا نہیں جس کے ذریعہ ہم تحقیقات کر سکیں"

اور دانیال کوپر نے پہلی دفعہ لب کشائی کی

"کون کہتا ہے کہ نہیں ہے؟ ہے۔ ضرور ہے"

اور وہ سب اس کی طرف گھوم گئے ہر ایک بشرے سے ناپسندیدگی عیاں تھی۔ کسی کے بشرے سے کم اور کسی سے زیادہ۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو تم؟" رینالڈ نے سخت ناگواری سے پوچھا

"میں جانتا ہوں کہ وہ کون ہے"

ایک دن پہلے کوپر کو جب "میمو" ملا تھا تو اس نے پہلے قدم کے طور پر بالمی کی حویلی میں جا کر ایک نظر ادھر ادھر ڈال آنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور یہ "منطقی پہلا قدم" تھا۔ کوپر کے نزدیک منطق خدا کی زبردست دین تھی۔ ہر مسئلہ کا حل اور کسی بھی الجھن کو سلجھانے کا پہلا قدم۔

چنانچہ کوپر اپنی کار لے کر لانگ آئلینڈ اور بالمی کی جاگیر کے علاقے میں اور بالمی کی حویلی کے سامنے پہنچا۔ کار میں بیٹھے ہی بیٹھے عمارت کو دیکھا اور وہیں واپس آگیا۔

وہ جو کچھ معلوم کرنا چاہتا تھا معلوم کر چکا تھا۔ مکان سڑک سے بہت دور اور بالکل ہی الگ تھلگ تھا۔ پبلک سواریوں سے کسی بھی قسم کی سواری یہاں سے نہ مل سکتی تھی چنانچہ ثابت ہوا کہ چور کار ہی میں آیا ہوگا۔

رینالڈ کے دفتر میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے سامنے وہ اپنے دلائل پیش کر رہا تھا۔

"اب چونکہ اس نے خود اپنی گاڑی استعمال نہ کی ہوگی۔ اس لئے اس کا سراغ آسانی سے مل سکتا تھا۔ چنانچہ کار یا تو چرائی کی ہونی چاہئے یا کرائے کی۔ چنانچہ ابتداء میں نے کرائے کی ایجنسیوں سے کی۔ میرا خیال تھا کہ اس نے ہٹسن سے کار کرائے پر حاصل کی ہوگی اور وہیں وہ اپنا سراغ آسانی سے کور کر سکتی تھی"۔

جیری ڈیوس ذرا بھی مرعوب نہ ہوا اور بولا "کوپر! تم ہمیں بنا رہے ہو یار؟ مین ہیٹن میں ہزاروں کاریں کرائے پر حاصل کی گئی ہوں گی" کوپر نے ڈیوس کی بات سنی ان سنی کر کے سلسلہ کلام جاری رکھا۔

"نسبتاً" بہت کم عورتیں کرائے پر کار حاصل کرتی ہیں اور کرائے پر کاریں دینے کا سارا کام کمپیوٹر کے ذریعے سے ہوتا ہے اس خاتون نے پائرک کار کمپنی سے کار حاصل کی جو اسی رات کے آٹھ بجے حاصل کی گئی تھی جس رات چوری کی واردات ہوئی اور اسی رات۔۔۔ دو بجے واپس کر دی گئی"

"لیکن یہ تمہیں کیسے پتہ چلا وہ چور کی ہی کار تھی؟" رینالڈ نے تمسخر سے پوچھا۔

کوپر احمقانہ سوالوں سے اکتانے لگا تھا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"ہر کار میں مائیلومیٹر لگا ہوا ہوتا ہے یہ شاید آپ بھی جانتے ہوں گے" چنانچہ میں نے میل چیک کئے۔ بالی کی حویلی تک بتیس میل کا فاصلہ ہے چنانچہ بتیس میل جانے کے اور بتیس میل واپس آنے کے" مائیلومیٹر بتا رہا تھا کہ اس کار نے اتنا ہی فاصلہ طے کیا ہے۔ اور یہ بھی بتادوں کہ کار ایلن برانچ کے نام سے حاصل کی گئی تھی"

"جھوٹا نام" ڈیوڈ سوئنٹ نے نتیجہ اخذ کر کے کہا۔

"بالکل" کوپر نے سرہلایا "اس کا اصل نام ہے' اس کا صحیح نام ٹریسی وھٹنی ہے" اور وہ سب کے سب حیرت سے منہ کھولے اور آنکھیں پھاڑے اس کی صورت تکنے لگے۔

"یہ۔ یہ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟"...... محقق شیفر نے پوچھا۔

"اس نے اپنا نام بھی غلط بتایا تھا اور پتہ بھی غلط لکھایا لیکن اسے کرائے کی رسید اور شرائط کے کاغذ پر اپنے دستخط کرنے ہی پڑے۔ چنانچہ میں یہ کاغذ پولیس میں لے گیا اور انگلیوں کے نشانات کی جانچ کروائی اور انگلیوں کے یہ تازہ نشانات ٹریسی وھٹنی کی انگلیوں کے نشانات سے ہو بہو میل کھاتے تھے جو ان کی فائل میں تھے۔ یہ ٹریسی وھٹنی.... لوسیانہ کی عورتوں کے اصلاحی بندی خانے میں سزا کے مہینے کاٹ چکی ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ کوئی ایک برس پہلے میں نے اس بندی خانے میں' چرائی ہوئی تصویر کی تحقیقات کے سلسلے میں اس ٹریسی وھٹنی سے ملاقات اور بات کی تھی"۔

"یاد ہے مجھے" رینالڈ نے سرہلایا "اس وقت تم نے کہا تھا کہ یہ لڑکی بے گناہ ہے"۔

بے شک اس وقت وہ بے گناہ تھی۔ لیکن اب نہیں۔ بالی کے یہاں اسی نے چوری کی ہے۔

"یہ سالہ بھوکنا پھربازی لے گیا۔ کیا غضب کا دماغ پایا ہے حرامی نے۔ اور سالے نے بات تو اس طرح کی ہے جیسے یہ اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہو"۔

یہ الفاظ رینالڈ نے اپنے دل میں حسد اور رشک کی ناقابل برداشت لہروں کے ساتھ' کہے تھے لیکن نہ تو اس نے اپنے بشرے سے ان جذبات کا اظہار ہونے دیا اور نہ ہی اپنے لہجے سے۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

کوپر! شاباش ہے۔ یہ کمال کا کام کیا ہے تم نے۔ سچ مچ غضب ہی کر دیا۔ تو اب ہم اس حرامی کی پلی کو ٹھونک دیں۔ "پولیس سے کہتے ہیں کہ وہ اسے گرفتار کرلے اور...."

"کس الزام میں؟" کوپر نے ملائمت سے پوچھا "کار کرائے پر حاصل کرنے کا الزام عائد کر کے؟ پولیس اسے شناخت نہیں کر سکتی اور پھر اس کے خلاف ذرہ برابر بھی ثبوت نہیں ہے۔ کسی قسم کا..... کوئی بھی ثبوت نہیں۔ سوائے اس کے اس نے کار کرائے پر لی تھی"۔

"تو پھر تمہارے خیال میں ہم کیا کریں؟ خاموش بیٹھے رہیں اور اسے آزاد ہی چھوڑ دیں"

اس دفعہ تو ایسا ہی کرنا ہے" کوپر نے کہا" لیکن اب مجھے پتہ چل ہی گیا ہے کہ وہ کون ہے...."

"تو اس سے کیا ہوگا؟"

"جلد یا دیر وہ کچھ اور کرے گی۔ اور تب میں اسے پکڑ لوں گا"۔

آخر کار یہ مجلس مشاورت ختم ہوئی۔ کوپر اپنے آپ کو حد درجہ گندہ اور ناپاک محسوس کر رہا تھا اور جلد از جلد نہا لینا چاہتا تھا۔ اس نے جیب میں سے چھوٹی کالی نوٹ بک نکالی اور اس میں آہستہ آہستہ احتیاط سے لکھا۔

"ٹریسی وھٹنی"

اب اپنی نئی زندگی شروع کرنے کا وقت آگیا ہے۔ ٹریسی نے فیصلہ کیا "لیکن کس قسم کی زندگی؟ میں ایک بھولی بھالی لڑکی اور بے گناہ مجرم سے۔۔۔۔بدل کر۔۔۔۔۔۔کیا بن گئی ہوں؟۔۔۔۔۔چور۔۔۔۔۔اور کیا۔

اس نے پولیس کو بے وقوف بنایا دو ہم عصر اور پیشہ ور دھوکے بازوں کو دھوکا دیا اور دوہرے فریب کا جوہری کو بھی سیدھا کردیا اسے ارنسٹائن یاد آئی اور ایمی یاد آئی اور اس نے اپنے دل میں ایک ٹیس سی محسوس کی۔ اور اسی وقت وہ سوپر بازار گئی، کھلونے خریدنے اور ایمی کے نام اس کے باپ کے گھر روانہ کردیئے۔

پھر وہ لباسوں کی سب سے بڑی دکان میں گئی اور ارنسٹائن کے لئے ہرے رنگ کا فروکٹ خریدا اسے بھی بذریعہ ڈاک روانہ کردیا۔ اسی کے ساتھ وہ سو ڈالر کا منی آرڈر بھی ارنسٹائن کو بھیج دیا۔

"اب میں اپنے قرض سے سبکدوش ہوگئی گویا" ٹریسی نے سوچا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ عجیب طرح کی آزادی محسوس کررہی تھی۔ اب وہ جہاں چاہے جانے کے لئے آزاد تھی۔ جو چاہے کرنے کے لئے آزاد تھی۔ اور اس نے اپنی آزادی کا جشن یوں منایا کہ

PDF LIBRARY 0333-7412793

پرانی رہائش گاہ سے ٹاور ہوٹل میں منتقل ہوگئی اور اپنے سینتالیسویں منزل کے ٹھاٹھ دار کمرے میں ڈرائینگ روم کی کھڑکی میں کھڑی ہوئی تو بہت نیچے۔۔۔چکرا دینے والی گہرائیوں میں سینٹ پیٹرک کا گرجا گھر اور دور جارج واشنگٹن برج دکھائی دیتا اور دوسری سمت میں صرف چند میل کے فاصلے پر وہ دہشت ناک جگہ تھی جہاں وہ رہتی تھی۔ "اب کبھی نہیں" ٹریسی نے قسم کھائی۔

اس نے شیمپئن کی بوتل کھولی، جام بھرا، کھڑکی کے سامنے بیٹھی اور چسکیاں لینے اور مین ہٹن کی فلک بوس عمارتوں کے پیچھے سورج غروب ہوتے دیکھتی رہی۔ اور جب چاند طلوع ہوا تو اس وقت ٹریسی ایک فیصلہ کرچکی تھی۔ وہ لندن جائے گی۔

وہ ان تمام خوبصورت چیزوں کے لئے تیار تھی جو زندگی اب اسے پیش کرنے والی تھی "میں قرض اور فرض سے سبکدوش ہوچکی" اس نے سوچا اور اب مجھے خوشیاں اور سکھ حاصل کرنے کا حق ہے"

دوسرے دن ٹریسی ایک ٹراویل ایجنسی میں پہنچی اور پانی کے جہاز "ملکہ الزابیتھ دوم" میں سنگل ڈیک پر ڈبل کیبن اپنے لئے مخصوص کروالیا۔ وہ اس بچی کی طرح خوش تھی جو اپنا پہلا سفر کررہی ہو۔

ٹریسی نے آئندہ تین دن کپڑے اور ضروری سامان خریدنے میں صرف کردیئے۔ روانگی کی صبح وہ اس گودی پر پہنچی جہاں "ملکہ الزابیتھ دوم" لنگر انداز تھا تو وہاں ایسی بھیڑ تھی کہ کندھے سے کندھا چھل رہا تھا اخبار کے فوٹو گرافروں اور ٹیلیویژن والوں کا جیسا میلہ لگا تھا ان لوگوں کو دیکھتے ہی ٹریسی لمحہ بھر کے لئے سہم گئی۔ لیکن پھر یہ دیکھ کر اس نے اطمینان کا سانس لیا کہ اخبار اور ٹیلیویژن والے ان دونوں آدمیوں سے بات چیت کررہے اور ان کے فوٹو لے رہے تھے جنہیں وہ گزشتہ رات ہی ٹیلیویژن پر دیکھ چکی تھی۔ یعنی بورس مالیسکاٹ۔ اور پیٹر نگولا نسکو۔ عالمی شہرت یافتہ شطرنج کے کھلاڑی جو نئے مقابلے کے لئے لندن جارہے تھے۔

ٹریسی ان کے قریب سے نکلی چلی گئی، گینگ وے پر کھڑے ہوئے افسر کو اپنا پاسپورٹ

دکھایا اور پھر وہ جہاز پر تھی۔ عرشے پر کھڑے ہوئے اسٹیوڈ نے ٹریسی کا ٹکٹ دیکھا اور اس کے شاہانہ کیبن میں پہنچا دیا۔

بے حد خوبصورت اور آرام دہ کمرہ تھا جس کا اپنا الگ برآمدہ تھا۔ البتہ کہ مضحکہ خیز حد تک مہنگا تھا لیکن ٹریسی نے سوچا کہ اسے اس کے خرچ کئے ہوئے روپے کا بدل مل جائے گا۔

جہاز کی بھاری آواز کی سیٹی چیخ اٹھی۔ ٹریسی نے سنسنی خیز خوشی محسوس کی۔ وہ ایک بالکل انجانی دنیا میں جا رہی تھی۔

ملکہ الزابیتھ دوم جہاز کیا تھا جو نوسو فٹ لمبا اور تیرہ منزل بلند تھا۔ اس میں چار ریسٹوران' چھ بار' دو بال روم' دو نائٹ کلب' دکانیں بیس پچیس' چار سوئمنگ پول' ایک جمنازیم اور ایک گولف کا میدان تھا۔

"کمال ہے" ٹریسی نے حیرت سے سوچا "میرا بس چلے تو یہ جہاز چھوڑ کر کہیں نہ جاؤں"

اس نے اپنے لئے اوپر کی منزل والے ڈرائنگ روم میں ایک میز محفوظ کروالی تھی۔

ابھی وہ اپنی میز پر آکر ٹھیک سے بیٹھنے بھی نہ پائی تھی کہ ایک مانوس آواز نے کہا۔ "ارے ہیلو"۔

ٹریسی نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو وہ سنسنا گئی۔

سامنے ٹام باور کھڑا تھا۔ ایف۔ بی۔ آئی کا بوگس آدمی جو ٹرین میں اس کے پاس آیا تھا' زیوارات لے اڑا تھا اور پھر خود ٹریسی نے اس سے زیورات دوبارہ حاصل کر لئے تھے۔

"ارے یہ مردود یہاں بھی آمرا" وہ دل میں بولی۔

"کوئی اعتراض نہ ہو تو آپ کے ساتھ بیٹھ جاؤں؟" وہ بولا

اعتراض ہے سخت اعتراض"

"خوب ملے بھئی" کہہ کر وہ ٹریسی کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا اور مسکرا کر ٹریسی کی طرف دیکھا"۔ میں تو سمجھتا ہوں...... کہ...... بہتر ہوگا کہ ہم دونوں دوست بن جائیں۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

کیونکہ ہم دونوں ایک ہی مقصد کی خاطر اس جہاز میں سفر کر رہے ہیں۔ ہے نا؟"

ٹریسی کی سمجھ میں نہ آرہا تھا کہ یہ کیا بک رہا ہے اور کس مقصد کا ذکر کر رہا ہے۔

"دیکھئے مسٹر باور......"

"اسٹون" وہ بولا "میرا نام جیف اسٹون ہے"

"جو بھی ہو" یہ کہہ کر وہ اٹھنے لگی۔

"ٹھہرو بھئی۔ ہماری پچھلی ملاقات میں جو کچھ ہوا اس کی صفائی کرنا چاہتا ہوں"

"کسی بھی قسم کی صفائی کی ضرورت نہیں ہے" ٹریسی نے کہا "ایک کم عقل بچہ بھی دو اور دو کو ملا کر حساب کر سکتا ہے کہ چار ہوئے اور تم نے دیکھا کہ حساب برابر ہو گیا۔

وہ پشیمانی سے مسکرایا" اور میں سمجھتا ہوں کہ تم مجھ سے زیادہ خوش نہیں ہو "زیادہ کیا ذرا بھی خوش نہیں ہو۔ اور تم اس جہاز پر کیا کر رہے ہو؟

"جیف ہنسا"۔ میک ہیلن پائر پورٹ اس جہاز پر ہے۔

"کون؟"

"اب بنو نہیں۔ جیسے تم جانتی نہیں"

"کیا نہیں جانتی؟"

اس شخص میکس پائر پورٹ کا شمار دنیا کے امیر ترین آدمیوں میں ہوتا ہے۔ اسے ست گھوڑے اور تیز عورتیں پسند ہیں اور ان دونوں کا خاصا ذخیرہ ہے اس کے پاس۔ عیاش شاہ خراچوں کی آخری یادگار ہے یہ میکس پائر پورٹ۔

اور تم اس دولت کس وسیع سمندر میں سے ایک لوٹا نکال لینا چاہتے ہو؟"

"لوٹا نہیں بلکہ ڈرم" جیف نے غور سے ٹریسی کی طرف دیکھا" جانتی ہو کیا کریں گے ہم۔

یعنی ہم اور تم؟"

"بے شک جانتی ہوں"

"اچھا"

"ہم ایک دوسرے کو خدا حافظ کہیں گے" اور وہ اٹھ کر ڈرائنگ روم سے باہر چلی گئی۔

جیف وہیں بیٹھا دیکھتا رہا

ٹریسی نے رات کا کھانا اپنے کیبن میں ہی منگوالیا اور اکیلے بیٹھ کر کھایا۔ کھانے کے دوران وہ حیرت سے سوچنے لگی کہ کون سی بری قسمت ہے شاید شیطان نے ایکبار پھر اس کی ملاقات جیف سے کروادی تھی۔

"خیر۔ میں اس شخص کو اپنا یہ سفر برباد نہ کرنے دوں گی۔ میں توجہ ہی نہ دوں گی اس کی طرف"

کھانے سے فارغ ہو کر ٹریسی عرشے پر پہنچی۔ خنک' تاروں بھری اور متوالی رات تھی۔ وہ جنگلے پر دونوں کہنیاں ٹیکے کھڑی تھی کہ وہ چپکے سے اس کے قریب آکھڑا ہوا۔

"خدا کی قسم...... تم نہیں جانتی کہ تم چاندنی رات میں...... یہاں عرشے پر کھڑی ہوئی کس قدر خوبصورت لگ رہی ہو" وہ بولا "جہاز کے رومان میں یقین ہے تمہیں؟"

"ہاں۔ ہے۔ البتہ تم پر نہیں ہے"

اور وہ آگے جانے لگی۔

"ایک منٹ مجھے ابھی ابھی معلوم ہوا ہے کہ میکس پائرپورٹ اس جہاز پر نہیں ہے۔ عین اس وقت پر اس نے اپنا پروگرام منسوخ کر دیا"۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"تو پھر تمہارا یہ سفر تو بیکار تو نہیں گیا نا؟"

"نہیں"۔ اس سفر کو وسیلہ ظفر بنا کر تھوڑی دولت بنالی جائے تو کیا ہوگا؟"

تو کیا خیال ہے تمہارا؟"

"عجیب آدمی ہے یہ" وہ دل میں بولی اور پھر کہا "بورس مالیسکا اور پیٹر نگولاسکو کے نام سنے ہیں کبھی؟"......یہ دونوں چمپئن شپ کا میچ کھیلنے جا رہے ہیں اب میں اس کا انتظام کروں کہ تم ان دونوں کے ساتھ بازی کھیل لو تو ہم بہت سا روپیہ جیت سکتے ہیں "جیف نے بڑے یقین سے کہا" بے حد کامیاب اور مکمل نقشہ جمایا ہے میں نے"۔

ٹریسی بے اعتمادی سے اس کی صورت تکنے لگی۔

"تم اس کا انتظام کر سکتے ہو کہ میں ان کے ساتھ بازی کھیلوں؟" وہ بولی" یہ اچھا بے حد کامیاب اور مکمل ترین نقشہ ہے؟"

"بالکل۔ تو اب کیا خیال ہے؟"

"بے حد شاندار مشکل' یہ ہے کہ میں شطرنج کھیلنا جانتی نہیں"

وہ شفقت سے مسکرایا۔

"یہ کوئی مشکل نہیں ہے" وہ بولا "میں سکھا دوں گا تمہیں"

"تمہارا تو دماغ چل گیا ہے" ٹریسی نے کہا "میری مانو اور دماغی امراض کے کسی ماہر ڈاکٹر سے اپنا علاج کرواؤ۔ شب بخیر۔

دوسرے دن صبح ٹریسی بورس مالیسکاف سے صحیح معنوں میں ٹکرا گئی۔ وہ کشتی کے عرشے پر صبح کی دوڑ لگا رہا تھا۔ اور جب ٹریسی ایک موڑ مڑ کر عرشے پر آئی ہے تو مالیسکاف اس سے بری طرح ٹکرایا کہ ٹریسی سنبھل نہ سکی اور اچھل کر چت گری۔

"دیکھ کر نہیں چلتی؟ آنکھیں ہیں یا الو؟" وہ غرایا اور اپنی دوڑ جاری رکھتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔ اور ٹریسی نے غصے اور حیرت سے اسے دیکھتی رہی۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

دوسرے دن صبح ٹریسی ٹہل کر گھوم کر جب اپنے کیبن میں پہنچی تو میز پر ایک نہ دو پورے چھ پیغام پڑے ہوئے تھے کہ جیف اسٹون کو فوراً فون کرے۔ اس نے ان پیغاموں کو نظرانداز کر دیا۔

سہ پہر کے وقت سوئمنگ پول میں نہائی' جسم کی چمپی کروائی اور اس شام جب وہ رات کے کھانے سے پہلے کاک ٹیل پینے بار میں پہنچی تو بے حد بشاش اور اپنے آپ سے مطمئن تھی۔

شطرنج کا دوسرا مشہور کھلاڑی پیٹر نگولاسکو بار کے کاؤنٹر پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے جب ٹریسی کو دیکھا تو فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور بولا:۔

"اے حسینہ! کیا پیو گی؟ بل بندہ ادا کرے گا"

ٹریسی گھبرا گئی پھر سنبھل کر مسکرائی اور بولی "بہت بہت شکریہ"

نگولاسکو نے بار مین کو آرڈر دیا اور پھر ٹریسی کی طرف گھوم گیا۔

"بندے کا نام پیٹر نگولاسکو ہے"

"جی ہاں۔ جانتی ہوں"

ضرور جانتی ہوگی۔ دنیا میرے نام سے واقف ہے۔ میں دنیا کا سب سے بڑا شطرنج کا کھلاڑی ہوں۔ وہ آگے کی طرف جھک گیا ٹریسی کے گھٹنے پر ہاتھ رکھا اور آہستہ سے کہا "اور ساتھ ہی ساتھ میں عورتوں کا بہت شوقین بھی ہوں"۔

ٹریسی نے سمجھا کہ اس نے شاید غلط سنا ہے۔

"جی؟"

"میں عورتوں کا بہت شوقین ہوں"

اور ٹریسی کا جی چاہا کہ وہ جام کی شراب اس کے منہ پر دے مارے۔ لیکن پھر اسے ایک خیال سوجھا۔ اس نے اٹھتے ہوئے کہا:۔

"معافی چاہتی ہوں۔ مجھے ایک دوست سے ملنا ہے" وہ اندر ہی اندر غصے سے کھول رہی تھی۔

اور وہ جیف اسٹون کی لاش میں چل دی وہ اسے پرنس گرل میں بیٹھا مل گیا۔

ایک سکنڈ بعد جیف اس کے ساتھ تھا۔ ٹریسی نے سلسلہ کلام شروع کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں...وہ......مالینکاف اور نگولاسکو کے متعلق تم نے جو کچھ کہا تھا وہ واقعی سنجیدگی سے کہا تھا؟"

"بالکل.....کیوں؟"

"میرے خیال میں ان دونوں کو تھوڑی سی تمیز سکھانا ضروری ہے"

"میرا بھی یہی خیال ہے۔ اور ٹریسی ان کو تمیز سکھانے کے ساتھ ہی ساتھ تھوڑا سا روپیہ بھی بنالیں گے"

"عمدہ۔ ہاں تو کیا ہے تمہاری تجویز؟"

"تم انہیں شطرنج کی بازی میں مات دوگی"

"جیف! میں مذاق نہیں کررہا ہوں"

"تو میں مذاق کررہا ہوں"

لیکن میں شطرنج کھیلنا نہیں جانتی۔ پیادے اور فیل میں تمیز تک نہیں کرسکتی" "تم اس کی فکر نہ کرو" جیف نے کہا "میں تمہیں ایک دو سبق دے دوں گا اور تم ان دونوں کھلاڑیوں کو ذبح کرکے رکھ دوگی"

"دونوں کھلاڑیوں کو؟"

"ارے میں نے بتایا نا تمہیں؟"

"کیا؟"

یہی کے تم ان دونوں کے ساتھ بہ ایک وقت کھیلوگی"

ڈبل ڈان پیانو بار میں جیف بورس مالینکاف کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"وہ عورت غضب کی کھلاڑی ہے۔ شطرنج کھلاڑی" اور جیف نے اس سے رازدارانہ انداز میں کہا "وہ بھیس بدل کر سفر کررہی ہے"

روسی......یعنی مالینکاف نے برا سا منہ بناکر حقارت سے کہا۔ "عورتیں شطرنج کھیلنا کیا جانیں؟ یہ تو عقل اور سمجھ کا کھیل ہے اور عورتیں ان دونوں سے کوری ہوتی ہیں"

"لیکن یہ کوری نہیں ہے۔ اس کا دعوی ہے کہ وہ آپ کو آسانی سے مات دے سکتی ہے"

مالینکاف نے ایک زبردست قہقہہ لگایا۔

کوئی مجھے مات نہیں دے سکتا.....نہ آسانی سے نہ مشکل سے"

"وہ دس ہزار ڈالر کی شرط رکھنے کو تیار ہے کہ وہ بہ یک وقت آپ سے اور پیٹر نگولاسکو سے شطرنج کھیلے گی اور کم سے کم ایک کے ساتھ بازی ڈرا میں لے جائے گی"۔

مالینکاف شرابی کی چسکی لے رہا تھا۔ اسے اچھو لگ گیا۔

"کیا کہا؟...کیا کہا؟......ہم دونوں سے ایک ہی وقت میں کھیلے گی؟ یہ...یہ...اناڑی لونڈیا؟"

"جی ہاں" آپ دونوں سے دس دس ہزار کی بازی لگے گی"

"کم سے کم اس بے وقوف عورت کو سبق سکھانے کی ہی غرض سے میں تیار ہوں یہ میچ کھیلنے کے لئے"۔

"اگر آپ جیت گئے تو آپ جس ملک میں کہیں گے رقم وہاں ڈپازٹ کردی جائے گی"

مالیسکا کے بشرے سے لالچ ٹپکنے لگی۔ صاف ظاہر تھا کہ اس کے منہ میں پانی بھر آیا تھا۔ دس ہزار ڈالر کوئی معمولی رقم نہ تھی۔

"میں نے تو کبھی اس عورت کا نام تک نہیں سنا اور ہم دونوں کے ساتھ بہ یک وقت! میں تو سمجھتا ہوں کہ کوئی پگلی ہے یہ"

"بیس ہزار ڈالر نقد ہیں اس کے پاس۔ ٹھناٹھن"

"کہاں کی ہے؟"

"امریکن ہے"

"آ۔ہاں۔ تو اب آیا سمجھ میں۔ سارے سرمایہ دار امریکن خبطی ہوتے ہیں خصوصاً ان کی عورتیں"

جیف اٹھنے لگا۔ "اچھا بھئی۔ اب تو میں سمجھتا ہوں کہ اسے اکیلے پیٹر نگولاسکو سے ہی مقابلہ کرنا پڑے گا"

"نگولاسکو کھیل رہے ہیں اس کے ساتھ؟"

"ہاں۔ بتایا نہیں میں نے آپ کو؟ وہ تو آپ دونوں سے ہی کھیلنا چاہتی تھیں۔ لیکن چونکہ آپ ڈرتے ہیں......"

"ڈرتا ہوں؟ کیا کہا آپ نے؟ بورس **مالینکاف** ڈرتا ہے؟" اس کی لرزہ خیز گرج تھی

"میں اس بے وقوف عورت کو اکھاڑ کر پھینک دوں گا' مسمار کردوں گا بلکہ نیست و نابود کردوں گا۔ سمجھ کیا رکھا اس نے؟" کب ہونے والا ہے یہ.....یہ..... مضحکہ خیز مقابلہ؟"

محترمہ کا خیال ہے کہ جمعہ کی رات مناسب رہے گی کہ ہم سب کی اس جہاز پر آخری رات ہوگی اور صرف ایک بازی ہوگی"۔

بورس **مالینکاف** جیف نے کہا۔

"ایک بازی دس ہزار ڈالر کی؟"

"بالکل"

"لیکن اتنی بڑی رقم فی الحال میرے پاس نہیں ہے" وہ بولا۔

"یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ دراصل مس ومٹنی صرف عظیم اور مشہور بورس مالینکا سے شطرنج کھیلنے کا فخر حاصل کرنے کی غرض سے یہ میچ کھیل رہی ہیں۔ اگر آپ ہار گئے تو آپ اسے اپنی ایک تصویر خود دستخط کرکے دیں گے۔ اگر آپ جیت گئے تو آپ کو دس ہزار ڈالر نقد مل جائیں گے"

روپیہ کس کے پاس رکھا جائے گا؟" **مالینکاف** نے پوچھا۔ اس کے لہجے میں شک اور بے اعتباری کی جھلک تھی۔

"جہاز کے سر کے پاس"

"اچھی بات ہے۔ **مالینکاف** نے آخری فیصلہ کیا" جمعہ کی رات کو۔ مقابلہ ٹھیک دس بجے شروع ہوگا"۔

"شکریہ۔ مس ومٹنی خوش ہوجائیں گی یہ سن کر کہ آپ تیار ہوگئے ہیں" جیف نے کہا۔

اور دوسرے دن جیف نے دوسرے کھلاڑی نگولاسکو سے بھی اسی طرح بات چیت کرکے مقابلہ طے کرلیا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"میرے خدا میں تمہاری باتوں میں کیوں آگئی؟

"اس لئے کہ ہم دونوں ڈھیر سارا روپیہ بنانے والے ہیں"

"میں نہیں چاہتی ڈھیر سارا روپیہ" ٹریسی روپڑی" میں چاہتی ہوں کہ یہ جہاز ڈوب جائے۔ خدایا! کچھ ہوجائے بس۔ ہائے ہائے لعنت ہو اس گھڑی پر جب میری ملاقات تم سے ہوئی تھی اور......"

"ارے ٹریسی! ٹریسی! کیا بچوں کی سی حرکتیں کررہی ہو"۔ جیف نے اسے تسلی دی"۔ تم ذرا بھی نہ گھبراؤ سب ٹھیک ہوجائے گا"

"کیا خاک ٹھیک ہوجائے گا ایک نے کہا کہ وہ مجھے مسمار کردے گا' اور دوسرا میری دھجیاں اڑا دے گا اور......"

"ایسا کچھ نہیں ہوگا ٹریسی"

"اور جہاز پر موجود ہر آدمی یہ تماشہ دیکھ رہا ہوگا"

"بالکل یعنی یہی کچھ تو ہم چاہتے ہیں یہی تو ہمارا مقصد ہے۔ ہے نا؟ جیف مسکرا رہا تھا۔

PDFLIBRARY 03337412793

اور جیف نے جہاز کے "سر" سے مل کر سارے انتظامات طے کرلئے۔

اس شرط کا روپیہ اس کے سپرد کیا۔ بیس ہزار ڈالر کے سفری چیک اور اس سے کہا کہ وہ جمعہ کی شام کو شطرنج کی بساط بچھانے کے لئے دو میزیں لگاوے۔

اس مقابلے کی خبر پورے جہاز میں پھیل گئی اور لوگ جیف سے پوچھنے آنے لگے کہ واقعی یہ مقابلہ ہونے والا ہے"۔

"سو فی صد" جیف نے پوچھنے والوں کو یقین دلایا "حیرت انگیز۔ ناقابل یقین...... عجیب و غریب بے چاری مس وٹمنی! وہ سمجھتی ہے کہ وہ جیت جائے گی۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ اس پر رقم لگارہی ہے"

اور ایک مسافر نے پوچھا۔

"میں شرط بد سکتا ہوں؟ تھوڑی سی رقم سہی"

"بالکل۔ جتنا روپیہ چاہیں لگاسکتے ہیں۔ مس وٹمنی ایک کے مقابلے میں دس دیں گی۔ بڑی مالدار ہیں وہ بھئی"

پہلی شرط کا روپیہ قبول کرنے کے بعد جیسے بند کا دروازہ کھول دیا گیا۔ معلوم ایسا ہوتا تھا کہ جہاز پر ہر شخص حتی کہ انجن روم میں کام کرنے والے مزدور جہاز کے افسر تک اس مقابلے میں روپیہ لگانے کے لئے بے تاب ہو رہے تھے۔

پانچ ڈالر سے لے کر پانچ ہزار ڈالر تک کی بازی لگائی گئی تھیں اور ہر رقم بورس **ملینکاف** اور پیٹر نگولاسکو پر لگی تھی کیونکہ سب کو مس وٹمنی کی ہار اور ان دونوں کی جیت کا یقین تھا۔

جمعہ کی رات نو بجے تک جہاز کا کوننس روم فرسٹ کلاس کے اور سکنڈ اور تھرڈ کلاس کے ان مسافروں سے جو کسی طرح گھسا پیٹھ کر یہاں تک کہ آنے میں کامیاب ہوگئے تھے اور جہاز کہ ان افسروں اور عملے کے آدمیوں سے' جو ڈیوٹی پر نہ تھے' بھر چکا تھا۔

جیف اسٹون کی درخواست پر ٹورنامنٹ کے لئے دو کمرے تیار کئے گئے اور دونوں میں ایک ایک بازی لگائی گئی پردہ تان کر دونوں کمروں کو ایک دوسرے سے الگ کردیا گیا تھا۔

"تاکہ کھلاڑی یکسوئی سے کھیل سکیں اور ایک دوسرے کا دھیان نہ بانٹ سکیں" جیف نے سمجھاتے ہوئے کہا" اور ہم چاہتے ہیں کہ تماشائی جس کمرے میں چاہیں کھڑے رہیں اور ایک سے دوسرے کمرے میں آئیں جائیں نہیں"

مقابلہ شروع ہونے سے کچھ ہی دیر پہلے جیف نے ٹریسی کا تعارف دونوں عظیم استادوں سے کرایا۔ وہ سبز رنگ کے گاؤن میں جس کا ایک شانہ کھلا ہوا تھا قدیم یونان کی کسی دیوی کی طرح دلربا معلوم ہورہی تھی۔

پیئر نگولا سکو نے اسے کئی دفعہ سر سے پیر تک دیکھا۔ "آپ نے جتنے بھی عالمی ٹورنامنٹ کھیلیں ہیں ان تمام میں حریفوں کو مات ہی دی ہے؟" اس نے پوچھا۔

"جی ہاں" ٹریسی نے بے اعتنائی سے جواب دیا۔

نگولاسکو نے شانے اچکائے۔ "لیکن میں نے تو آپ کا نام کبھی نہیں سنا"

اور مالیسکاف کا رویہ بھی اس طرح مسکرانہ تھا۔

"تم امریکن لوگوں کے پاس بہت زیادہ روپیہ آگیا ہے۔ آخر سرمایہ دار ملک کے باشندے ہونا...... چنانچہ تم جانتے نہیں کہ اتنے بہت سے روپے کا کیا کریں" وہ بولا "بہرحال میں پیشگی ہی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میری جیت میرے خاندان کو بے حد خوش فکرو فردا سے آزاد کردے گی۔

ٹریسی کی آنکھیں نیلم کی طرح چمک رہیں تھیں۔ "مسٹر مالینکاف! یہ آپ دور کی لے رہے ہیں" وہ بولی "ابھی آپ کی جیت کہاں ہوئی ہے حضرت؟"

مالیسکاف کا قہقہہ کمرے میں گونج گیا۔ "محترمہ! میں نہیں جانتا کہ آپ کون ہیں لیکن آپ بخوبی جانتے ہیں کہ میں کون ہوں۔ میں عظیم بورس مالیسکاف ہوں"

گھڑی نے رات کے دس بجائے۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

جیف نے چکر لگا کر دیکھا کہ دونوں کمرے تماشائیوں سے کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے۔

"میرے خیال میں اب مقابلہ شروع کیا جائے" اس نے اعلان کیا۔ اور ٹریسی مالیسکاف کے مقابل بیٹھ گئی اور ایک سو ایک دفعہ حیرت سے سوچا کہ وہ اس مقابلے میں کیسے پھنس گئی!

"اس میں کوئی مشکل نہیں ہے" جیف نے اسے یقین دلایا تھا "مجھ پر بھروسہ رکھو" اور احمق کی طرح ٹریسی نے اس پر بھروسا کرلیا تھا۔ وہ بیک وقت دنیا کے دو زبردست شطرنج کے کھلاڑیوں سے بازی کھیل رہی تھی اور وہ شطرنج کھیلنا جانتی ہی نہ تھی سوائے ان باتوں کہ جو جیف صرف چار گھنٹوں میں اسے سکھا سکا تھا۔

اور اب وہ قیامت کی گھڑی آگئی تھی۔ ٹریسی کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔ مالیسکاف نے سینہ پھلا کر اور گردن اکڑا کر منتظر کھڑے ہوئے تماشائیوں کی طرف دیکھا' غرور اور یقین سے مسکرایا۔

"کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہو اور اصول کی بھی پابندی ہو" جیف نے مالینکاف سے کہا۔ اس لئے مناسب یہ ہوگا کہ آپ سفید مہروں سے کھیلیں کہ پہلی چال آپ کی ہو۔ اور.... مسٹر نگولاسکو کے مقابلے میں مس وھٹنی سفید مہروں سے کھیلیں گی اور وہاں پہلی چال یہ چلیں گی"۔

دونوں نامور استادوں نے یہ تجویز منظور کرلی۔

تماشائی سانس روکے کھڑے تھے۔ کمرے میں ایسی خاموشی طاری تھی کہ اگر سوئی بھی گرتی تو اس کا چھنا کا سنائی دیتا۔ ایسی مکمل ترین خاموشی میں نامور استاد مالینکاف نے پہلی چال سے مقابلہ کا آغاز کیا۔ اس نے فرزین کے پیادے کو دو گھر آگے بڑھادیا۔

چال چلنے کے بعد اس نے نظریں اٹھا کر ٹریسی کی طرف دیکھا۔ وہ ایک سکنڈ بساط کو دیکھتی رہی' سرہلایا اور اپنی چال چلے بغیر اٹھ کھڑی ہوئی۔

وہ دوسرے کمرے کی طرف چلی وہاں پہنچی جہاں نگولاسکو میز کے سامنے اس کا منتظر بیٹھا تھا۔ اس کمرے میں کم سے کم سو آدمی بھیڑ لگائے اور دم سادھے کھڑے تھے۔ ٹریسی

نگولاسکو کے سامنے بیٹھ گئی۔

"آ...ہا... میری ننھی کبوتری! بورس کو مات دے دی؟" نگولاسکو نے کہا اور اپنے بے ڈھنگے لطیفے پر آپ ہی قہقہہ لگایا۔

"دے دوں گی۔ دے دوں گی" ٹریسی نے بڑے اطمینان اور سکون سے کہا۔

اور اب ٹریسی نے پہلی چال چلی۔

اس نے سفید فرزین کے پیادے کو دو گھر آگے بڑھا دیا۔

نگولاسکو نے ٹریسی کی طرف دیکھا اور مسکرایا۔ اس نے ایک گھنٹے میں ایک پیغام بھیجنے کا انتظام کرلیا تھا لیکن وہ ایک گھنٹے سے پہلے ہی یہ بازی ختم کردے گا اس کا اسے یقین تھا اب اس کی چال تھی اس نے ہاتھ بڑھا کر سیاہ فرزین کے پیادے کو دو گھر آگے بڑھادیا۔ ٹریسی نے ایک منٹ تک نگولاسکو کی چال اور بساط دیکھی اور اٹھ کر پہلے کمرے کی طرف چلی گئی۔ پہلے کمرے میں بورس مالینکاف کے سامنے بیٹھ گئی اور اب یہاں اس نے اپنی چال چلی سیاہ فرزین کے پیادے کو دو گھر آگے بڑھا دیا۔ یہ چال چلنے کے بعد اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو پس منظر میں کھڑے ہوئے جیف نے ہولے سے گردن ہلا کر بالکل صحیح کا اشارہ کردیا۔ بعد میں مالینکاف نے بلا جھجک اپنا سفید فیل دو گھر آگے بڑھا دیا۔

پھر دو منٹ بعد نگولاسکو کی میز پر اس کے مقابلے میں ٹریسی نے وہی چال چل رہی تھی اس نے اپنا سفید فیل دو گھر آگے بڑھادیا...... نگولاسکو نے اپنا شاہ کی طرف اپنا پیادہ چلا۔ ٹریسی اٹھی اور اپنے پہلے کمرے میں چلی جہاں مالیسکاف منتظر بیٹھا تھا۔ یہاں ٹریسی نے وہی چال چلی تھی یعنی اس نے اپنا بادشاہ کی طرف والا پیادہ آگے بڑھایا۔

"اوہو..... تو یہ عورت بالکل ہی اناڑی نہیں ہے" مالینکاف نے حیرت سے سوچا..... دیکھیں۔ اب یہ کیا کرتی ہے"۔ اور وہ بایاں اسپ ڈھائی گھر چلا۔

ٹریسی نے اس کی چال دیکھی، اسے ذہن نشین کیا، سرہلایا اٹھی، دوسرے کمرے میں پہنچی اور وہاں نگولاسکو کے مقابلے میں مالیسکاف کی ہی چال چلی۔

دونوں مہا استادوں کی حیرت بڑھتی ہی جارہی تھی اور دونوں استادوں کو احساس ہو

تھا کہ ان کا مقابلہ کسی معمولی نہیں بلکہ بے حد ذہین حریف سے ہے۔ ان کی چال کتنی ہی..... ہوشیاری کی کیوں نہ ہوتی مس وٹسنی اس کے مقابلے میں بے حد کامیاب بلکہ لڑکھڑا دینے والی چال چل جاتی تھی۔

چونکہ وہ دونوں الگ کمروں میں تھے اور ایک دوسرے کو دیکھ نہ سکتے تھے اس لئے بورس مالیسکاف اور پیٹر نگولاسکو کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ تھی کہ دراصل وہ آپس میں ہی ایک دوسرے کے خلاف کھیل رہے تھے۔ ہر وہ چال جو مالیسکاف ٹریسی کے ساتھ چلتا تھا اس کی نقل وہ نگولاسکو کے سامنے کرتی تھی اور جب نگولاسکو اس کے مقابلے میں چال چلتا تھا تو وہی چال ٹریسی مالیسکاف کے سامنے چل جاتی تھی۔

کھیل جب آدھے تک پہنچا تو دونوں استاد کی خوش دلی رخصت ہوچکی تھی اور اب وہ اپنی عزت بچانے کے لئے سخت سنجیدگی سے جدوجہد کررہے تھے۔ عالمی شہرت کے دونوں استاد چال ..... سوچتے تو کمرے میں ادھر ادھر ٹہلتے اور سگریٹ پر سگریٹ پھونکے چلے جاتے"

تینوں کھلاڑیوں صرف ٹریسی پر سکون تھی۔ اس کی ہر چال پہلی چال سے زیادہ کامیاب اور حیرت میں ڈال دینے والی ہوتی۔ اسے روکنا دونوں استادوں کے بس میں نہ رہا تھا۔ اسے آڑ لگانے اور شہ دینے کی امید میں دونوں ہی استاد اپنے اہم مہرے قربان کرچکے تھے اس کے باوجود اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوئے تھے۔ ایک کا رخ گیا تو دوسرے کا وزیر گیا۔ دوسرے کا سپ گیا تو پہلے کا فیل قربان ہوا۔ لیکن ٹریسی کے بادشاہ پر نہ اس کمرے پر شہ پڑے اور نہ اس کمرے میں۔

مقابلہ شروع ہوئے چار گھنٹے ہوچکے تھے اور دونوں کمروں میں تماشائی بدستور جمے ہوئے تھے۔ ایک بھی اپنی جگہ سے نہ ہلا تھا۔

دونوں استاد بڑے بڑے کھلاڑیوں کے ساتھ سینکڑوں میچ کھیل چکے تھے۔ دونوں کے ہی دماغوں میں ہزاروں کامیاب چالوں کے نقشے تھے لیکن یہاں تو معاملہ ہی نرالہ تھا کہ ان کی ایک نہ چل رہی تھی اور پھر ایک عجیب و غریب مقابلہ تھا جو ان دو میں سے کسی ایک کی

PDF LIBRARY 0333-7412793

یا شاید دونوں ہی کی شہرت و ناموری کو گھن لگا دینے والا تھا۔ "سالی کتیا" **مالینکاف** دل میں بولا "نگولاسکو کی سکھائی پڑھائی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اسی کی سی چالیں چل رہی ہے۔

اور نگولاسکو نے سوچا "**مالینکاف** کی شاگرد ہے۔ مجھے زچ دینے کے لئے حرامی نے اسے خصوصیت سے تیار کیا ہے"۔

جتنی زیادہ سختی اور توجہ سے وہ ٹریسی کا مقابلہ کر رہے تھے اتنا ہی زیادہ شاید ان کا یہ احساس ہوتا جا رہا تھا کہ اسے مات دینا ممکن نہیں۔

یہ بات ظاہر ہوتی جا رہی تھی کہ میچ میں ہار جیت کا فیصلہ ہوئے بغیر ختم ہو جائے گا۔

"یعنی ڈرا"..... کھیل کا چھٹا گھنٹہ تھا۔ صبح کے چار بجے تھے۔

دونوں کھلاڑیوں کی بساط پر گنتی کے چند مہرے ہی باقی رہ گئے تھے۔ تین پیادے ایک رخ اور بادشاہ۔ کوئی بھی چال چلی جائے..... دونوں استادوں کو نظر آ گیا تھا کہ جیتنے کا کوئی امکان نہ تھا۔ دونوں ہی استاد سر کھجا رہے تھے۔

مالینکاف بہت دیر تک بساط پر نظریں جمائے رہا اور پھر ایک بے حد لمبا اور بے حد ٹھنڈا سانس لے کر گھٹے ہوئی آواز میں کہا۔ "میں ڈرا کی پیش کش کرتا ہوں"

اور کمرہ بھڑوں کے چھتے کی طرح **بھنبھنانے** لگا۔ اور اس **بھنبھناہٹ** میں ٹریسی نے کہا۔ "قبول کرتی ہوں"۔

اور تماشائی پاگل ہو گئے وہ تالیاں بجانے اور ناچنے لگے۔

ٹریسی اٹھی بھیڑ نے خود بخود راستہ چھوڑ دیا' وہ دوسرے کمرے میں پہنچی کہ کرسی میں بیٹھنے ہی والی تھی کہ نگولاسکو نے شکست خوردہ آواز میں کہا۔

"مجھے ڈرا قبول ہے"۔

اور دوسرے کمرے میں بھی لوگ پاگل ہو گئے۔ لوگوں کو اپنی آنکھوں پر سے اعتبار اٹھ گیا' انہیں یقین نہ آ رہا تھا کہ انہوں نے جو کچھ دیکھا وہ سچ تھا۔ ایک عورت نے جو خدا جانے کہاں سے نکل آئی تھی..... سمندر سے نکلی تھی آسمان سے ٹپکی تھی' ایک ہی وقت میں دنیا کے دو چوٹی کے کھلاڑیوں کو زچ کر دیا تھا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

جیف ٹریسی کے قریب آیا۔ "چلو بھئی" وہ مسکرایا "اس خوشی میں ڈرنک ہو جائے" اور وہ دونوں وہاں سے چلے گئے۔

اور دونوں استاد اپنے اپنے کمروں میں نڈھال بیٹھے بدستور بساط کی طرف دیکھے جا رہے تھے۔

"دراصل یہ شطرنج کمبخت چیز ہی منحوس ہے"۔

اوپری عرشے کے بار میں جیف اور ٹریسی اس میز پر بیٹھے ہوئے تھے جو صرف دو کے لئے تھی۔

"بھئی کمال کر دیا تم نے۔ بہت شاندار" جیف نے مسکرا کر کہا "مالیکاف کے چہرے کی طرف دیکھا تھا تم نے؟ میں تو ڈر رہا تھا اسے ہارٹ اٹیک ہو جائے گا"

"تم اس کے متعلق کہتے ہو اور مجھے یقین ہو چلا تھا کہ دل کا دورہ مجھ پر پڑ جائے گا" ٹریسی بولی۔ خیر۔ کتنے جیتے ہم۔

"تقریباً دو سو ہزار ڈالر جو کل ہم صبح سرے سے اس وقت لیں گے جب جہاز ساؤتھ ہیمپٹن کی گودی میں لنگر انداز ہو گا۔ میں ڈائننگ روم میں تمہیں ناشتے پر ملوں گا"

"ٹھیک ہے"۔

وہ رات اس کی زندگی میں سب سے زیادہ یادگار رات تھی۔ مالیکاف اور نگولاسکو کو اعتبار تھا کہ وہ اپنی شطرنج دانی پر۔ کس قدر تکبر تھا دونوں میں۔ جیف نے کہا تھا "مجھ پر بھروسا رکھو" اور ٹریسی نے اس پر بھروسا کیا تھا۔ جیف کے متعلق وہ کسی بھی بھرم میں مبتلا نہ تھی۔ ٹریسی نے اسے پہچان لیا تھا۔ یعنی وہ اس کا ہم عصر "چلتا پرزہ" تھا۔ وہ بے حد تیز سخت ذہین' بے انتہا چالاک اور حیرت انگیز حد تک ہوشیار تھا اور اس کا ساتھ برا یا مشکل نہ تھا۔ لیکن ٹریسی کو اس سے کوئی سنجیدہ قسم کی دلچسپی نہ تھی۔

جیف اپنے کیبن کی طرف جا رہا تھا کہ اس کی مڈبھیڑ جہاز کے ایک افسر سے ہوگئی۔

"مبارک ہو مسٹر اسٹون" اس نے کہا "اس میچ کی خبر وائرلیس کے ذریعہ ساحل پر پہنچ گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پریس والے ساؤتھ ہیمپٹن کی گودی پر آپ دونوں سے ملاقات کرنے کے لئے موجود ہوں گے۔ آپ مس ومٹنی کے مینیجر ہیں؟"

"ارے نہیں بھئی۔ ہم سفر ہیں۔ اور کیا" جیف نے فوراً جواب دیا۔

لیکن اس کا دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا۔ اگر وہ اور ٹریسی ساتھ رہے تو پھر شاید معاملہ گڑبڑ ہو جائے گا۔ شاید بلی تھیلے میں سے نکل آئے۔ راز فاش ہو جائے ہو سکتا ہے کہ پولیس تحقیقات بھی ہو۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کیا کہ اس سے پہلے کے کسی کے دماغ میں لیڑا رینگے، کسی کو ذرا سا بھی شک ہو وہ روپیہ اپنے قبضہ میں کرلے۔

چنانچہ اس نے ٹریسی کے نام ایک رقعہ لکھا۔

"روپیہ میں نے حاصل کرلیا ہے۔ تم سے کل شہر میں سوائے ہوٹل میں ناشتے پر جشن منانے مل رہا ہوں"

"جیف"

PDF LIBRARY 0333-7412793

اس نے لفافہ بند کر کے اور چپکا کر اسٹیوڈ کو دیا۔ "صبح سب سے پہلے یہ لفافہ مس ومٹنی کے ہاتھ میں دیجئے گا۔ اس نے کہا۔

اس طرف سے مطمئن ہو کر جیف نے پرسر کے دفتر کا رخ کیا۔

"تکلیف دہی کی معافی چاہتا ہوں" اس نے پرسر سے کہا "لیکن ہم چند گھنٹوں میں ہی گودی میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور مجھے احساس ہے کہ آپ سخت مصروف ہوں گے۔ چنانچہ آپ وہ شرط کی کل رقم مجھے اسی وقت دے دیں تو بڑی مہربانی ہوگی"۔

پرسر نے تجوری کھول کر دو لمبے چوڑے بوجھل لفافے نکالے۔

"اتنی بہت سی رقم لے کر گھومنا خطرے سے خالی نہیں" وہ بولا "آپ کہیں تو میں اس کل رقم کا چیک دے دوں؟"

"ارے آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں۔ نقد ٹھیک ہے"۔ اگر ہو سکے تو ایک مہربانی ضرور کر دیجئے"۔

"فرمائیے؟"

"جہاز کی گودی میں داخل ہونے سے پہلے ڈاک کشتی آتی ہے شاید جہاز کے استقبال کو" "جی ہاں۔ صبح چھ بجے اس کی آمد متوقع ہے"۔

"اگر آپ مجھے اس ڈاک میں ساحل تک پہنچانے کا انتظام کر دیں تو یہ آپ کا احسان ہوگا۔ دراصل مجھے صبح ہی پیرس کے لئے ہوائی جہاز پکڑنا ہے اس لئے ساحل پر جلد پہنچا چاہتا ہوں۔

میں انتظام کردوں گا کسٹم والوں سے بات چیت کر کے سب ٹھیک کرلوں گا۔

ٹھیک ہے چھ بج کر پندرہ منٹ پر جیف اسٹون نے وہ دونوں موٹے لفافے اپنے سوٹ کیس میں احتیاط سے رکھے اور اب سوٹ کیس سنبھالے جہاز سے لٹکتی ہوئی رسی کی سیڑھی کے ذریعے ڈاک کشتی میں اتر رہا تھا۔

کشتی میں اتر کر اس نے آخری اور رخصتی نگاہ زبردست جہاز پر ڈالی۔ مسافر اپنے اپنے بستروں میں خراٹے لے رہے تھے اس جہاز کی گودی میں پہنچنے سے بہت پہلے جیف

خشکی پر اتر چکا ہو گا۔

"بہت خوبصورت اور یادگار سفر رہا" جیف نے کشتی کے ایک ملاح سے کہا۔

"ہاں۔ بہت" ایک آواز نے اس کی تائید کی۔

جیف آواز کی طرف گھوم گیا۔ رسے کے ایک موٹے بنڈل پر ٹریسی بیٹھی ہوئی تھی۔ ہلکی ہلکی ہوا کے جھونکے اس کے بالوں کو اس کے خوبصورت چہرے پر اڑا رہے تھے۔

"ٹریسی! تم؟۔ تم یہاں کیا کر رہی ہوں؟"

"تم ہی بتاؤ جیف"

وہ ٹریسی کے چہرے کا تغیر دیکھ کر چونکا۔ "ایک منٹ۔ ایک منٹ۔ کہیں تم یہ تو نہیں نہیں سمجھ رہیں کہ میں روپے لے کر بھاگ رہا ہوں؟"

"ارے نہیں۔ میں ایسا کیوں سمجھنے لگی؟" اس کے لہجے میں غضب کی کاٹ تھی۔

ٹریسی! میں رقعہ رکھ آیا تھا تمہارے لئے۔ میں تم سے سوائے میں ملنے والا تھا اور ...."

"ہاں۔ ہاں۔ ضرور ملنے والے تھے" ٹریسی نے زہرخند کے ساتھ کہا" تم ہار ماننے والوں میں نہیں ہو۔ ہے نا؟"

جیف نے ٹریسی کے چہرے کے جذبات دیکھ کر سمجھ لیا کہ کچھ بھی کہنا فضول تھا۔

سوائے ہوٹل کے خوبصورت آرام دہ اور شاندار کمرے میں ٹریسی بیٹھی غور سے دیکھ رہی تھی۔ اور سامنے بیٹھا جیف روپے گن رہا تھا۔

"تمہارے حصے میں ایک سو اور ایک ہزار ڈالر آئے ہیں" جیف نے کہا۔

"شکریہ" ٹریسی کا لہجہ برف کی طرح سرد تھا۔

جیف نے کہا "ٹریسی! تم نے میرے متعلق غلط رائے قائم کرلی ہے۔ خدا کے لئے

PDF LIBRARY 0333-7412793

ٹریسی۔ تم مجھے اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع تو دو۔ آج رات کا کھانا کھاؤ گی میرے ساتھ؟

ٹریسی سوچ پر پڑ گئی۔ چند ثانیوں کے توقف کے بعد بولی۔ "اچھی بات ہے"۔

"شکریہ میں ٹھیک آٹھ بجے تمہیں لینے آجاؤں گا"

اور ٹھیک آٹھ بجے جیف اسٹون نے ہوٹل پہنچ کر ٹریسی کے متعلق پوچھا تو روم کلرک نے کہا۔

"مجھے افسوس ہے، سر لیکن مس وھٹنی آج سہ پہر کے وقت یہاں سے رخصت ہو گئیں۔ وہ اپنا کوئی پتہ نہیں چھوڑ گئیں۔

وہ ٹائپ شدہ نہیں بلکہ ہاتھ سے لکھا ہوا دعوت نامہ تھا جس سے.... ٹریسی نے بعد میں یہ نتیجہ اخذ کیا تھا.... اس کی زندگی بدل دی۔

جیف سے اپنے حصے کا روپے حاصل کرنے کے بعد ٹریسی سوائے ہوٹل چھوڑ کر اس نیم رہائشی ہوٹل میں چلی گئی جو ۴۷ پارک اسٹریٹ میں واقع تھا۔ کمرے کشادہ اور ہوادار تھے اور سروس اطمینان بخش تھی۔

یہ لندن میں اس کا دوسرا دن تھا جب بیرا اسے وہ دعوت نامہ دے گیا۔ دعوت نامہ ہاتھ سے لکھا ہوا تھا اور تحریر بہت صاف ستھری اور خوبصورت تھی۔

"ہمارے ایک مشترک دوست نے یہ مشورہ دیا ہے کہ ہم دونوں ایک دوسرے سے متعارف ہو جائیں تم دونوں کا بھلا ہو گا آپ آج سہ پہر چار بجے رز ہوٹل میں میرے ساتھ چائے پئیں، مجھے پہچاننے میں آپ کو کوئی دقت نہ ہو گی میں نے اپنے کوٹ میں سرخ گلاب لگا رکھا ہو گا۔"

"گنتھر ہرٹوگ"

ٹریسی نے پہلے کبھی یہ نام نہ سنا تھا۔ پہلے تو اس کا جی چاہا کہ اس رقعہ کو کوئی اہمیت نہ

دے۔ پھاڑ کر پھینک دے لیکن شوق تجسس اس پر غالب آگیا۔ چنانچہ ٹھیک چار بجکر پندرہ منٹ پر وہ رز کے شاندار ڈائننگ ہال میں قدم رکھ رہی تھی۔

اور ٹریسی نے اسے فوراً پہچان لیا۔ اس کی عمر ساٹھ کے لگ بھگ رہی ہوگی۔ ٹریسی نے پہلی ہی نظر میں بھانپ لیا کہ آدمی دلچسپی معلوم ہوتا تھا۔ ستا ہوا' لمبوترا چہرہ جس سے بلا کی ذہانت عیاں تھی۔ اس کی جلد کیل مہاسوں سے پاک' چکنی اور ایکدم صاف تھی۔ اس نے بے حد قیمتی کپڑے کا بے حد عمدہ سلا ہوا خاکستری رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا جس کے کوٹ کے لیپل میں سرخ گلاب اڑسا ہوا تھا۔

ٹریسی اس کی طرف بڑھی تو اس نے کھڑے ہو کر اس کا استقبال کیا۔ "میری دعوت قبول کرنے کا شکریہ"۔

اس نے ٹریسی کو قدیم طرز کے وضعدارانہ اخلاق سے بٹھایا تو ٹریسی کو اس کی یہ ادا بہت پسند آئی۔ وہ کسی دوسری دنیا کا آدمی معلوم ہوتا تھا۔ ٹریسی کی سمجھ میں نہ آرہا تھا آخر اسکو ٹریسی سے کیا کام پڑ گیا؟

"صرف تجسس مجھے یہاں لے آیا ہے" ٹریسی نے کہا "کہیں آپ نے کسی دوسری ٹریسی وھٹنی کے دھوکے میں مجھے تو نہیں بلالیا؟"

"میں نے کچھ سنا ہے اس کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ دنیا میں صرف ایک ہی ٹریسی وھٹنی ہے۔"

"اچھا!! یعنی کیا سنا ہے آپ نے؟"

"بہتر ہوگا ہم چائے اور ناشتہ پر باتیں کریں۔"

دونوں کھانے کے دوران باتیں کررہے تھے۔

"آپ نے اپنے رقعہ میں کسی مشترک دوست کا ذکر کیا ہے"

کانراڈ مارگن۔ وقتاً" فوقتاً" میں اس سے بھی بزنس کرلیتا ہوں" بڑا مداح ہے وہ آپ کا "شاید آپ اس کو جانتی ہوں۔"

"ٹریسی نے تنقیدی نظر سے اپنے میزبان کی طرف دیکھا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

وضع قطع اور رکھ رکھاؤ سے شرفا اور امراء کے طبقے سے معلوم ہوتا تھا اور دولت کی فروانی تو ہر چیز سے ظاہر تھی۔ "آخر اس کو مجھ سے کیا کام پڑ گیا!" ٹریسی نے کوئی دسویں دفعہ سوچا۔

ٹریسی نے فیصلہ کیا کہ وہ خود کچھ نہ پوچھے گی بلکہ گنتھر کو ہی موضوع چھیڑنے دے گی۔ لیکن کام کا موضوع چھڑا ہی نہیں۔ نہ تو پھر کانراڈ مارگن کا ذکر ہوا اور نہ ہی یہ پتہ چلا کہ اس ملاقات سے ٹریسی وھٹنی گنتھر ہرٹوگ کا ..... یعنی دونوں کا ہی .... کیا بھلا ہوگا جیسا کہ اس نے اپنے رقعہ میں لکھا تھا۔

یہ ملاقات ٹریسی کے لئے دلچسپ بھی تھی اور تعجب خیز بھی۔

گنتھر اسے اپنے متعلق بتا رہا تھا۔

"میں میونخ میں پیدا ہوا۔ میرے والد بینکر تھے" وہ خاصے دولتمند تھے۔ چنانچہ میرا خیال ہے کہ ان کی دولت اور لاڈ پیار نے مجھے بگاڑ دیا۔ انہیں خوبصورت پینٹنگز اور نوادرات کا شوق تھا اور میں اسی ماحول میں بڑا ہوا۔ میری والدہ یہودن تھیں جب ہٹلر برسر اقتدار آیا تو میرے والد نے میری والدہ کو چھوڑ دینے سے صاف انکار کردیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کا سب کچھ ضبط کر لیا گیا۔ وہ دونوں ہی بم باری میں مارے گئے۔ دوستوں نے مجھے چوری چھپے جرمنی سے نکال کر سوئزرلینڈ پہنچا دیا اور جب جنگ ختم ہو گئی تو میں نے واپس جرمنی نہ جانے کا فیصلہ کیا میں لندن آگیا اور یہاں میں نے قدیم چیزوں کی .... کیا کہتے ہیں انہیں؟ .... ہاں .... نوادرات کی ایک چھوٹی سی دکان کھول لی۔ ماؤنٹ اسٹریٹ میں ہے میری دکان۔ امید ہے کہ ایک دن آپ تشریف لائیں گی میری دکان میں"

"تو یہ بات تھی" ٹریسی دل میں بولی' کوئی الٹی سیدھی اور ہزاروں سال پرانی چیز یہ بیچنا چاہتا ہے۔

لیکن جلد ہی معلوم ہوگیا کہ ٹریسی کا یہ خیال غلط تھا۔

گنتھر ہرٹوگ نے بل چکاتے ہوئے کہا۔

"ہیمپ شائر میں میرا ایک چھوٹا سا گھر ہے۔ میں نے چند دوستوں کو ہفتے کی شام کو

انہیں مدعو کر رکھا ہے۔ اگر آپ بھی تشریف لے آئیں تو مجھے ازحد مسرت حاصل ہوگی۔" ٹریسی شش و پنج میں پڑ گئی۔ یہ شخص اس کے لئے بالکل اجنبی تھا اور وہ اب تک یہ نہ پائی تھی کہ یہ اس سے چاہتا کیا تھا۔ "خیر میرے لئے کیا فرق پڑ جائے گا؟" اس نے سوچا "اس میں' میرا کوئی نقصان تو ہے نہیں"

ہفتے کی شام بے حد مسحور کن ثابت ہوئی۔

گنتھر ہرٹوگ کا "چھوٹا سا گھر" سترھویں صدی کی شاندار حویلی ثابت ہوئی جو ہیمپ شائر کی دیہات کی خوبصورت فضا میں تیس ایکڑ میں پھیلے ہوئے مرغزار کے عین بیچ میں کھڑی ہوئی تھی۔

گنتھر رنڈوا تھا اور اس حویلی میں اکیلا رہتا تھا۔ یعنی سوائے نوکروں کے وہاں ا... کوئی نہ رہتا تھا اس کے ساتھ 'گھوڑوں کا ایک تھان تھا جس میں چھ عمدہ نسل کے گھوڑ... تھے اور ایک وسیع و عریض باڑا تھا جہاں مرغیوں اور سوروں کی نسل کی افزائش کی جا... تھی۔

اور گنتھر نے اسے خود لے جا کر وہ سارے دکھائے جہاں بہت سے ڈربے کبوترو... سے بھرے ہوئے تھے۔

"یہ میرا اصل مشغلہ ہیں" اس نے ٹریسی کو بتایا۔ لاجواب کبوتر تھے جو کہ مختلف قلموں اور رنگوں میں تھے لیکن سفید ایک بھی نہ تھا۔

"شہری کبوتر کبھی سفید نہ ہوگا" اس نے ٹریسی کو بتایا "کیونکہ سفید کے پر آسانی جھڑ جاتے ہیں اور پھر سفید کبوتر آسمان کے پس منظر میں صاف دکھائی دیتے ہیں۔ رنگین کبوتروں کو شہری بنایا جاتا ہے۔ یعنی انہیں گھر واپس آجانا سکھایا جاتا ہے اور ایسا کبوتر چالیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کرتا ہے۔"

ٹریسی مسحور کھڑی دیکھ رہی تھی جبکہ گنتھر کبوتروں کو وٹامن ملے خاص قسم کے دانے ڈال رہا تھا۔

"اعلیٰ قسم کے کبوتر ہیں یہ" گنتھر نے کہا "جانتی ہو کہ پانچ چھ سو میل دور سے بھی یہ کبوتر گھر پہنچ جائیں گے؟"

"حیرت انگیز" ٹریسی نے کہا۔ "اور مہمان اس سے زیادہ حیرت انگیز تھے"

ایک وزیر کابینہ تھے جو اپنی بیگم صاحبہ کے ساتھ تشریف لائے تھے' ایک ارل تھے' ایک جرنیل اور ان کی گرل فرینڈ تھی اور ایک مہارانی تھیں موروی کی..... یعنی مہارانی آف موروی۔ حد سے زیادہ پرکشش اور گھل مل جانے والی ہنس مکھ عورت۔

"یہ مہارانی دہارانی بکواس ہے بالکل۔ مجھے تو وی۔ جے کہا کرو صرف" اس نے کہا اس کی آواز بے حد شیریں تھی اور اس میں تصنع نام کو نہ تھا۔ اس نے زری کی سرخ ساڑی پہن رکھی تھی اور زیورات تو اتنے خوبصورت تھے کہ ٹریسی نے کیا شاید کسی نے بھی پہلے کبھی نہ دیکھے ہوں گے۔

"میں اپنے زیادہ تر گہنے باٹے والٹ میں رکھتی ہوں" وی جے نے کہا "آپ جانتے بہت چوریاں ہو رہی ہیں ان دنوں"

PDF LIBRARY 0333-7412793

اتوار کی سہ پہر کو.... جب ٹریسی لندن کے لئے روانہ ہونے والی تھی۔ گنتھر نے ٹریسی کو اپنے مطالعہ کے کمرے میں مدعو کیا۔ ٹریسی نے خوبصورت پیالوں میں چائے انڈیلتے ہوئے کہا۔

"اب تک یہ میری سمجھ میں نہیں آیا گنتھر کہ تم نے مجھے یہاں کیوں مدعو کیا۔ وجہ کچھ بھی رہی ہو میرا وقت بہرحال اچھا گزرا"۔

"خوشی ہوئی مجھے یہ سن کر ٹریسی" گنتھر نے کہا۔ پھر چند ثانیوں کے توقف کے بعد بولا' میں تمہارا مشاہدہ کررہا تھا۔ اب کیا کرنے کا ارادہ ہے تمہارا؟"

ٹریسی نے قدرے پس و پیش کے بعد جواب دیا۔ فی الحال تو کوئی فیصلہ نہیں کیا میں نے۔"

"میرے خیال میں ہم دونوں مل کر کام کرسکتے ہیں یعنی سودمند کام"

"یعنی تمہاری نوادرات کی دکان میں؟"

نہیں بھئی' تمہاری صلاحیتوں کو یوں ضائع کردینا ظلم ہوگا"

"میں سمجھی نہیں"

"ٹریسی کانراڈ مارگن کے بچھائے ہوئے جال میں سے جس طرح تم فرار ہوئی ہو' اس

کی تدبیروں کو جس طرح تم نے خود اسی پر الٹ دیا ہے۔ اس کی تفصیلات سے میں واقف ہوں۔ داد دینی پڑتی ہے تمہاری ذہانت کی"۔

"گنتھر! وہ سب راستے اب میرے لئے بے ضرورت و بے کشش ہیں۔"

"لیکن آگے کیا ہے تمہارے؟ تم نے کہا ہے کہ تم نے اپنے مستقبل کے بارے میں کچھ نہیں سوچا ہے اب تک۔ تمہارا جتنا بھی روپے ہے وہ ایک دن بہرحال ختم ہو جائے گا۔ میں اپنے کاروبار میں تمہیں شریک کرنا چاہتا ہوں۔ یعنی حصے داری' میری رسائی متمول اور بارسوخ حلقوں تک ہے میں چیریٹی اور شکار کی پارٹیوں میں مدعو کیا جاتا ہوں' میں بڑی بڑی محفلوں اور رقص و سرور کے پروگراموں میں شرکت کرتا ہوں" میں امرا کی نقل و حرکت سے واقف ہوں۔"

"لیکن ان باتوں سے میرا کیا واسطہ؟"

میں تمہیں اس سنہری حلقے میں متعارف کراسکتا ہوں اور سچ مچ کرا دوں گا ٹریسی۔ میں تمہیں بے حد قیمتی جواہرات اور پینٹنگز کے متعلق نہ صرف مکمل معلومات دے سکتا ہوں بلکہ انہیں آسانی سے حاصل کرنے کی ترکیب بھی بتا سکتا ہوں۔ میں ان چیزوں کو اپنے طور پر چپکے سے فروخت کرسکتا ہوں۔ تم ان لوگوں کو ذرا ہلکا کر کے ایک نیک کام کروگی جنہوں نے مظلوموں کا خون چوس چوس کر اپنے خزانے بھرے ہیں۔ اور جناب جو کچھ ملے گا اسے ہم دونوں آدھا آدھا بانٹ لیں۔ کہو' کیا کہتی ہو؟"

"میں کہتی ہوں..... نہیں"

چند ثانیوں تک وہ ٹریسی کی طرف دیکھتا رہا پھر بولا۔ "اگر تم نے کبھی اپنا ارادہ بدل لیا تو مجھے فون کروگی؟"

اسی شام ٹریسی واپس لندن واپس آگئی۔ راستے میں وہ گنتھر کی باتوں پر غور کررہی تھی۔ واقعی وہ سچ کہتا تھا کہ میرا روپیہ ایک روز ختم ہو جائے گا۔ مجھے واقعی مستقبل کے بارے میں سوچنا چاہئے۔

گنتھر نے اسے اپنی دیہات کی کوٹھی میں ہفتے کی اکثر شاموں کو مدعو کیا اور ٹریسی ہر

PDF LIBRARY 0333-7412793

دعوت سے نہ صرف محفوظ ہوئی بلکہ گنتھر کی صحبت سے بھی لطف اندوز ہوتی رہی۔

ایک اتوار کی شام کے کھانے پر پارلیمنٹ کے ایک ممبر نے ٹریسی کی طرف گھوم کر کہا۔ "میں کبھی کسی ٹیکسن سے نہیں ملا۔ کیسے ہوتے ہیں یہ ٹیکساز کے لوگ؟"

اور ٹریسی نے ٹیکساز کے گوالوں کی ایسی نقل اتاری کہ سب لوگ ہنستے ہنستے بے حال ہو گئے۔

بعد میں جب ٹریسی اور گنتھر اکیلے تھے تو گنتھر نے کہا۔ "ٹریسی بہت کامیاب نقل کر لیتی ہو تم۔ ایسی نقل کر کے تھوڑا سا روپیہ کمانے کے متعلق کیا کہتی ہو؟"

"میں کوئی اداکارہ نہیں ہوں گنتھر"

"تم میں خاکساری ضرورت سے کچھ زیادہ ہی ہے"

"اچھا؟"

"لندن میں جواہرات کی ایک مشہور فرم ہے۔ پارکر اینڈ پارکر"

"تو؟"

"بڑے حرامی لوگ ہیں یہ کہ گاہکوں کو لوٹ کر خوش ہوتے ہیں۔ تم نے جیسی نقل اتاری ہے۔ یعنی بے حد کامیاب اسے دیکھ کر ان حرامی لوگوں کو ان کی بے ایمانی کی سزا دینے کا ایک بے حد عمدہ خیال سوجھا ہے مجھے۔ ثواب کا کام ہے"

اور اس نے ثواب کمانے کی ترکیب بتائی۔

"نہیں" ٹریسی نے کہا۔ لیکن وہ جتنا زیادہ اس کے متعلق سوچ رہی تھی، جتنا زیادہ اس پر غور کر رہی تھی اتنی ہی زیادہ بے قرار ہوتی جا رہی تھی۔ لانگ آئی لینڈ میں پولیس کو، جہاز پر بورس مالیکاف اور پیٹر نگولاسکو اور پھر جیف اسٹون کو چکمہ دے کر جیسی سنسنی اور ایک طرح کی خوشی محسوس کی تھی وہ اپنی مثال آپ تھی۔ ایسی سنسنی جیسے مثال میں بیان نہیں کیا جا سکتا صرف محسوس کیا جا سکتا ہے۔ بے حد لذیذ سنسنی، جنسی لذت کی سی۔ ایسی جنسی لذت جو جسموں کے ملاپ سے حاصل ہوتی ہے۔

لیکن نہیں، وہ اب گزری ہوئی باتیں تھیں۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"نہیں گنتھر" اس نے جواب دیا۔

لیکن اس دفعہ اس کے لہجے میں یقین کی جھلک نسبتاً کم تھی۔

ماہ اکتوبر میں لندن کا موسم گرم و خوشگوار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ انگلستان اور سیاح بھی روشن سورج اور بے کہر کی فضاء سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور خوب چہل پہل رہتی ہے۔ دوپہر کے وقت ٹرافالگر اسکوئر میں ٹریفک کی قطار لگ جاتی ہے۔ تیس تیس منٹ تک ٹریفک جام ہو جاتا ہے۔

یہی حال تھا اور یہی گہما گہمی جب ایک دودھیا رنگ کی ڈائملر کار آکسفورڈ اسٹریٹ سے نکل کر نیو بونڈ اسٹریٹ میں داخل ہوئی اور بے پناہ ٹریفک میں سے راستہ بناتی اور تقریباً رینگتی ہوئی جواہرات کی ایک دکان کے سامنے رک گئی جس کا نام تھا "پارکر اینڈ پارکر"

ایک وردی پوش شوفر اپنی طرف کا دروازہ کھول کر گاڑی سے باہر آیا اور جلدی سے پچھلا دروازہ کھول کر مودب کھڑا ہو گیا۔

ایک نوجوان عورت جیسے پھدک کر کار سے باہر آ گئی۔ اس کے سر پر ٹوکرا ایسے سرخ بال تھے۔ اس نے سخت بھاری، ناخوشگوار حد تک، میک اپ کر رکھا تھا اور وہ جو لباس پہنے ہوئے تھی وہ موسم کی مناسبت سے سراسر غیر موزوں تھا۔ یعنی جالی دار سیاہ لباس اور اس پر کالا کوٹ۔

"کدھر کو ہے وہ دکان؟" عورت نے پوچھا۔ اس کی آواز بلند اور خرخراتی ہوئی سی تھی اور لہجہ سو فیصد میکسیکن تھا۔

شوفر نے دروازے کی طرف اشارہ کیا "وہ ہے مادام"

عورت نے شوفر کی پیٹھ پر ہاتھ مار کر کہا۔

"ٹھیک ہے دلدار تم یہیں رکو۔ مجھے زیادہ دیر نہ ہو گی۔"

"مادام! یہاں گاڑی کھڑی کرنا منع ہے۔ چنانچہ مجھے علاقے کا چکر لگاتے رہنا پڑے گا"

"جیسا کرنا ہو کرو پیارے" وہ بولی۔

"پیارے" شوفر نے دانت پیسے۔ یہی سزا تھی اس کی کہ وہ کمبخت کرائے کی گاڑی کا شوفر بن گیا تھا اچھی خاصی نوکری چھوڑ کر۔ اسے امریکنوں سے نفرت تھی۔ خصوصاً ٹیکسوں سے۔ وحشی تھے یہ لوگ ... لیکن دولت مند وحشی اور اگر کہیں اسے یہ پتہ چل جاتا کہ اس کی پسنجر نے ٹیکساز تو درکنار اس کا کوئی سرحدی گاؤں تک کبھی نہ دیکھا تھا تو مارے حیرت سے بت بن جاتا۔

ٹریسی نے "پارکر اینڈ پارکر" کی نمائشی کھڑکی کے شیشے میں اپنا عکس دیکھ کر اطمینان کر لیا کہ کہیں کوئی خامی نہ تھی۔ وہ مسکرا کر آگے بڑھی تو ایک ..... وردی پوش ملازم نے اس کے لئے دروازہ کھول دیا۔ "سلام مادام"

"سلام دلدار" گڑبڑائے ہوئے ملازم کو بت بنا چھوڑ کر وہ خوشبو کی لہر کی طرح دکان میں داخل ہو گئی اور اپنے پیچھے سینٹ کی خوشبو کا طوفان چھوڑ گئی۔

سیلز مین آرتھر شلٹون نے اس کا استقبال کیا۔ "فرمائیے مادام کیا خدمت کروں آپ کی؟"

"خدمت! خدمت تو پتہ نہیں کر سکتے ہو یا نہیں کر سکتے دلدار۔

تاہم موقع تو دیجئے" آرتھر شلٹون نے جیسے بچھ کر کہا۔

"بات یہ ہے دلدار کہ بڑے میاں پی جے نے کہا ہے کہ میں اپنے لئے اپنی سالگرہ کا تحفہ خرید لوں۔ تو میں یہاں آ گئی دلدار۔ بولو ہے کچھ؟"

"کوئی خاص الخاص چیز چاہئے مادام کو؟"

ارے واہ! تم۔ انگریز لوگ تو بڑے تیز ہوتے ہو۔ یہ تم لوگوں کے لئے ہی کہا گیا ہے شاید کہ عقلمند کو اشارہ کافی ہوتا ہے۔ ہے نا دلدار؟"

وہ بڑے زور سے ہنسی اور دھپ سے آرتھر کے شانے پر ہاتھ مارا۔

اس نے بے حس بنے رہنے کی کوشش کی اور کامیاب رہا۔

"زمرد کی کوئی چیز ہو گی دلدار؟ بڑے میاں پی جے کو زمرد پسند ہیں اور انہوں نے جب

بھی مجھے تحفہ دیا ہے زمرد ہی دیا ہے"۔

"اس طرف تشریف لائے مادام"

"آرتھر اسے شیشے کی اس الماری کے قریب لے آیا جس میں ایک نازک اور خوبصورت کشتی میں زمرد رکھے ہوئے تھے۔

سرخ بالوں والی نے کچھ ایسی نظروں سے آرتھر کو دیکھا کہ وہ خجل ہو گیا۔

"یہ زمرد ہیں؟" وہ حقارت سے بولی" ارے یہ تو بچے ہیں' دلدار بچے' ان کی ممیاں اور پاپا کہاں ہیں پیارے؟"

اور آرتھر نے رعب جماتے ہوئے کہا۔ "مادام ان بچوں کی قیمت تیس ہزار ڈالر تک ہے"

"تیس ہزار صرف؟ ارے دلدار اتنی رقم تو میں اپنی بال بنانے والی کو بخشش میں دیتی ہوں" وہ منہ پھاڑ کر زور سے ہنسی "اگر میں ان حقیر پتھروں میں سے ایک آدھ خرید کر گئی تو میرے پی جے کی سخت توہین ہو گی"

اور آرتھر نے "بڑے میاں پی جے" کو تصور میں دیکھا تو وہ یوں نظر آیا۔ بے حد موٹا' تھلتھلاتے جسم اور بڑی توند والا۔ اس رنگے ہوئے بالوں کی عورت کی طرح ہی نمائشی' بے ڈھنگا اور بیہودہ' دونوں کی جوڑی برابر کی ہے۔"

اور یہ دولت سالی ایسے ہی لوگوں کے پاس بہہ کر آتی ہے" ارتھر نے سوچا یہ تو یار خدا کی سخت ناانصافی ہے۔"

"تو مادام کو کتنی قیمت تک کا زمرد چاہئے؟" اس نے پوچھا۔

"میں کہتی ہوں دلدار ..... ہم۔ م۔ م۔ کیوں نہ کم سے کم شروع کریں یعنی' ایک سو ہزار سے؟"

آرتھر کا حلق خشک ہو گیا۔ اس عورت کے لئے ایک سو ہزار کی رقم کم سے کم تھی۔ وہ تھوک نگل کر بولا۔

"اس صورت میں بہتر یہ ہو گا کہ آپ ہمارے مینجنگ ڈائریکٹر سے بات کریں مادام۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

منیجنگ ڈائریکٹر گوریگوری ہسٹن کا حکم تھا کہ "بڑا مرغا" اس کے پاس بھیجا جائے چنانچہ بڑی قیمت کی خرید و فروخت اسی کے ذریعہ ہوتی۔

آرتھر نے کاؤنٹر کے نیچے لگا ہوا بٹن دبایا اور ایک سیکنڈ بھی نہ گزرنے پایا تھا کہ ایک زرد رو اور سرکنڈے کا دبلا پتلا آدمی عقبی کمرے میں سے نکل آیا۔ اس نے ایک نظر فوق البھڑک لباس پہنے ہوئی عورت کی طرف دیکھا اس کے سرخ بالوں کے ٹوکرے پر نگاہ ڈالی اور دل ہی دل میں دعا مانگنے لگا کہ جب تک یہ عورت یہاں موجود ہے خدا کرے کوئی دوسرا گاہک یہاں نہ آئے کہ عجیب گھناؤنی اور شرمناک قسم کی عورت تھی یہ۔

"خدا جانے اس کا شوہر اسے کیسے برداشت کرتا ہوگا!" اس نے پوچھا۔

آرتھر نے کہا: "مسٹر ہسٹن! آپ ہیں مسز.... از...."

وہ عورت کی طرف گھوم گیا۔

"ہینک پیارے، میری لو ہینک، بڑے میاں پی جے ہینک کی بیوی یقین ہے کہ تم سب نے پی جے ہینک کا نام ضرور سنا ہوگا"

بالکل سنا ہے، ہسٹن اپنے ہونٹوں پر مسکراہٹ کا سایہ لے آیا۔

"مسز ہینک زمرد خریدنا چاہتی ہیں مسٹر ہسٹن کم سے کم ایک سو ہزار ڈالر والے" اور یکبار پھر ہسٹن کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیلی جس نے اس کے چہرے کو روشن کردیا۔

"دیکھو نا دلدار آج میری سالگرہ ہے اور بڑے میاں پی جے چاہتے ہیں کہ اس موقع پر میں کوئی حد سے زیادہ خوبصورت چیز خرید کروں"

"اوہو، ہو۔ ہو۔ تو یہ بات ہے؟ سالگرہ مبارک ہو خاتون" ہسٹن نے ہاتھ ملا کر کہا۔

"تشریف لائیے۔ اس طرف"

"چلو ہٹو ..... بدمعاش کہیں کے ..... کیا ارادے ہی تمہارے؟" سرخ بالوں والی گھناؤنی بلا شرما کر ہنسی"

ہسٹن اور آرتھر نے کرب سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"یہ امریکن عورتیں بڑی بے حیا ہوتی ہیں" ہسٹن نے سوچا"

"آپ تشریف تو لائیں" ہسٹن نے دل پر جبر کر کے کہا۔

وہ سرخ بالوں والی کو ایک مقفل دروازے کے سامنے لے آیا، جیب سے کنجی نکال کر تالا کھولا اور وہ دونوں ایک چھوٹے لیکن بے حد روشن کمرے میں داخل ہوئے۔ ہسٹن نے گھوم کر دروازہ اندر سے مقفل کردیا۔

کمرے کے عین بیچ میں ایک شوکیس تھا جس میں چکا چوند پیدا کردینے اور آدمی کو دم بخود کردینے والے ہیرے، زمرد اور یاقوت ترتیب سے قطار اندر قطار رکھے اپنے رنگوں میں جگمگا رہے تھے۔

ہاں۔ یہ بات ہوئی نا۔ جیو۔ اگر میرا پی جے یہاں آجائے تو سچ مچ دیوانہ ہی ہو جائے، وہ تالی بجا کر بولی۔

"مادام کے ذوق کی کوئی چیز ہے ان میں؟" ہسٹن نے پوچھا۔

"دیکھتے ہیں پیارے" اور بڑھ کر شوکیس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

ہسٹن نے جیب میں سے دوسری چھوٹی کنجی نکالی، شوکیس کا تالا کھولا، زمردوں کی کشتی نکالی اور احتیاط سے میز پر رکھ دی۔ مخمل کی ڈبیہ میں دس زمرد تھے ہسٹن نے دیکھا کہ سرخ بالوں والی نے سب سے بڑا زمرد اٹھایا۔ یہ زمرد پلاٹینم کی بے حد نفیس و نازک پن میں جڑا ہوا تھا۔

"شاندار... واہ.... اس پر تو جیسے میرا ہی نام کندہ ہے"

"مادام کے اعلیٰ ذوق کی میں داد دیتا ہوں۔ کیا چیز پسند کی ہے آپ نے۔" "اس کا رنگ دیکھئے ہری ہری دوب کا سا دھانی رنگ، دس کیریٹ کا ہے اور بے نقص یعنی بے عیب ہے"

"زمرد کبھی بے نقص نہیں ہوتا دلدار"

لمحے بھر کے لئے ہسٹن حیرت میں رہا۔

"مادام نے صحیح کہا۔ میرا مطلب یہ تھا کہ...."

"اگر آپ کو یہ پسند نہ ہو تو ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ....."

"نہیں دلدار۔ میں یہی لوں گی" وہ بولی۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

یہ سودا تین سے بھی کم منٹ میں ہو گیا تھا۔

"بہت اچھا" ہسٹن نے کہا "ڈالر میں اس کی قیمت ایک سو ہزار ہوتی ہے۔ مادام قیمت کیسے ادا فرمائیں گی؟"

"اس کی تم فکر مت کرو..... کیا نام ہے تمہارا دلدار..... ہاں۔ ہسٹن۔ تو بات یہ ہے پیارے یہاں لندن کے ایک بینک میں میرا ڈالروں کا اکاؤنٹ ہے۔ میں اپنا چیک لکھ کر تمہیں دے دوں گی اور پھر بعد میں میرے بڑے میاں پی جے مجھے یہ رقم دے دیں گے"

"بہت اچھا۔ تو میں یہ زمرد ذرا صاف سوف کروا کے آپ کے ہوٹل پہنچوا دوں گا۔"

زمرد بالکل صاف اور چمکتا ہوا تھا چنانچہ اسے صاف کروانے کی ضرورت ہی نہ تھی لیکن جب تک اس عورت کا چک کیش نہ کروا لیا جاتا تب تک ہسٹن اس زمرد کو اپنے قبضے میں ہی رکھنا چاہتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ کئی ایک جوہری جعلسازوں سے دھوکا کھا چکے تھے اور ہسٹن ہمیشہ اس بات پر فخر کیا کرتا تھا کہ آج تک کوئی اسے ایک پونڈ کا بھی دھوکا نہیں دے سکا تھا۔

"تو محترمہ! کہاں بھجوا دوں یہ بے حد خوبصورت اور قیمتی پتھر؟"

ڈور شسٹر ہوٹل" اور ہسٹن نے ڈائری میں نوٹ کر لیا۔

اور سرخ بالوں والی نے چیک بک نکال کر ایک چک الگ کیا اور اسے لکھنے لگی۔

ہسٹن نے دیکھا کہ وہ برکلے بینک کا چک تھا۔

"چلو یہ اچھا ہوا" وہ دل میں بولا "میرا دوست اسی بینک میں ہے۔ وہ بینک کا اکاؤنٹ دیکھ کر بتا دے گا"

اس نے چک لے کر کہا: "کل میں خود آپ کی امانت آپ تک پہنچا دوں گا"

"بہت عمدہ۔ میرا پی جے بہت خوش ہو جائے گا" وہ مسکرائی۔

"بے شک۔ بے شک" ہسٹن نے کمر سے ذرا خم ہو کر کہا۔

وہ سرخ بالوں والی کو دروازے تک پہنچانے آیا۔ وہ الوداع کہہ کر رخصت ہوئی۔

ہسٹن دروازے پر سے لوٹ کر تیزی سے چلتا ہوا اپنے دفتر میں آیا فون اٹھا کر بینک کا

نمبر گھمایا اور اسی بینک میں کام کرتے ہوئے اپنے دوست سے باتیں کرنے لگا۔

"پیٹر! ایک کام پڑا ہے دوست تم سے۔ ایک چک دیا گیا ہے مجھے۔ ایک سو ہزار ڈالر کا ہے اور مسز میری لوبینک کے اکاؤنٹ کا ہے۔ تو وہاں اکاؤنٹ میں کچھ ہے یا بارہ ہاتھ کا بانس ہلتا ہے؟

"فون چالو رکھو۔ دیکھتا ہوں"

ہسٹن نے ریسیور کانوں سے لگا رکھا تھا۔ وہ دعا مانگ رہا تھا کہ چیک صحیح ہو کیونکہ پچھلے کئی دنوں سے کاروبار مندا تھا۔ دکان کے مالک پارکر برادران ہمیشہ شکایت کرتے رہتے تھے گویا کاروبار بند ہے تو اس میں قصور اس ہسٹن کا ہے پہلے کی سی آمدنی اب نہ رہی تھی کیونکہ "پارکر اینڈ پارکر کا ڈیپارٹمنٹ گہنے دھونے اور جواہرات تراشنے میں مشہور ہو چکا تھا لیکن چند دنوں کی مہلت کے بعد جو گہنے اور جواہرات گاہک کو دھو کر اور تراش کر واپس دیئے جاتے تھے جو اصل سے' جو دھونے کے لئے دیئے گئے تھے' کم درجے کے یعنی ہلکے ہوتے تھے۔ بے شک گاہکوں نے اس۔ بے ایمانی کی شکایتیں کی تھیں لیکن اب تک کچھ ثابت نہ ہو سکا تھا۔

پیٹر فون پر واپس آگیا۔

"سب ٹھیک ہے گریگوری" اس کھاتے میں چک میں بھری ہوئی رقم سے زیادہ ہی روپے جمع ہے"

ہسٹن نے خوشی اور اطمینان کی پھریری محسوس کی "شکریہ پیٹر"

دوسرے دن صبح چک کیش کروا لیا گیا اور زمرد ڈور چسٹر ہوٹل میں مسز پی جے بینک کے سپرد کر دیا گیا۔

اسی شام کو دکان بند ہونے سے کچھ ہی دیر پہلے' ہسٹن کی سیکریٹری نے آ کر اس سے کہا۔

کوئی مسز بینک آپ سے ملنا چاہتی ہیں مسز ہسٹن۔

"خدا سمجھے ان عورتوں سے اور خصوصاً ٹیکساس کی عورتوں سے" وہ دل میں بولا۔ "

PDF LIBRARY 0333-7412793

جانے پھر کیوں آگئی"

وہ اپنے ہونٹوں پر خوشامدانہ مسکراہٹ جما کر اس سرخ بالوں والی سے ملاقات کرنے چلا۔

"شام بخیر مسز ہینیک! اس وقت کیوں یاد فرمایا؟ خیریت تو ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے شوہر کو زمرد پسند نہیں آیا"

"تو پھر تمہاری سمجھ پر پتھر پڑے ہیں دلدار....."

"جی"

"ارے دلدار اتنا پسند آیا ہے وہ زمرد میرے پی جے کو کہ انہوں نے مجھے ایسا ہی دوسرا زمرد خریدنے کے لئے بھیجا ہے فوراً۔ وہ میرے لئے ان کے بندے بنوانا چاہتے ہیں۔ تو دلدار! اس کا جڑواں بھائی بھی دے دو مجھے اسی وقت۔

اور ہسٹن کے ماتھے پر تفکر کی سلوٹیں ابھر آئیں۔

مادام! جو زمرد آپ نے خریدا ہے وہ بے مثال چیز ہے۔ یکتا ہے۔ اس کے جیسا دوسرا ہے ہی نہیں۔ البتہ ایک دوسرے اسٹائل کا بے حد خوبصورت سیٹ ہے میرے پاس...."

"نہیں دلدار! مجھے دوسرے اسٹائل کا نہیں چاہئے بلکہ ویسا ہی چاہئے جیسا کہ میں نے خریدا ہے"

"مسز ہینیک' میں سچ ہی کیوں نہ کہہ دوں کہ اس طرح کے زمرد دنیا میں بہت کم ہیں۔

"ارے دلدار! اب ایسا بھی کیا۔ ایک تو بہرحال کہیں نہ کہیں ہوگا ہی۔ خدا نے ہر چیز کی جوڑی بنائی ہے۔ چنانچہ اس کی بھی ہوگی"

"یہ نہیں سمجھتا کہ میں....."

"اس زمرد کی کتنی قیمت ادا کی میں نے؟"

"ایک سو ہزار....."

"ایک سو ہزار نا؟" میرا پی جے ایسے ہی دوسرے زمرد کے لئے دو سو ہزار تک دینے کو تیار ہے"

PDF LIBRARY 0333-7412793

ہسٹن کا دماغ دیوانہ وار سوچ رہا تھا۔ اس پتھر جیسا دوسرا پتھر کہیں نہ کہیں ہوگا ضرور اور اگر یہ خبطی پی جے ہینیک دو سو ہزار ڈالر زائد دینے کو تیار ہے تو یہ تو پہاڑ کا سا منافع ہوا۔ خوب منافع۔

"کیوں نہ کچھ کروں اس سلسلے میں" وہ دل میں بولا کہ یہ زبردست منافع میری ہی جیب میں آجائے سیدھا؟"

چنانچہ وہ بولا' دیکھئے مسز ہینیک میں کوشش کرتا ہوں۔ دوسرے جوہریوں سے پوچھتا ہوں۔ اخبارات میں اشتہار دیئے دیتا ہوں۔ شاید کوئی نتیجہ برآمد ہو"

"سنیچر تک کی مہلت ہے تمہارے پاس دلدار' اور ایک راز کی بات بتاؤں تمہیں؟ میرا پی جے اس کے ساڑھے تین ہزار تک خوشی سے دیدیگا"۔

اور مسز ہینیک اپنا سیاہ کوٹ پھڑکاتی وہاں سے چلی گئی۔

گریگوری ہسٹن اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں کھلی تھیں لیکن وہ خواب کی دنیا میں تھا۔ قسمت نے اس کی راہ میں ایک خبطی کو لا ڈالا تھا۔ یہ شخص اپنی سرخ بالوں والی رنڈی پر اتنا فدا تھا کہ وہ ایک لاکھ قیمت کے زمرد کے تین لاکھ پچاس ہزار ڈالر دینے کو تیار تھا۔ یہ دو لاکھ پچاس ہزار کا وسیع منافع تھا۔ ہسٹن کے خیال میں اس لین دین کی اطلاع پار کر برادران کو دینے کی ضرورت نہ تھی۔ سیدھی سی بات تھی کہ دوسرے زمرد کی فروخت کی رقم، یعنی ایک لاکھ ڈالر درج رجسٹر کر کے بقیہ رقم اپنی جیب میں رکھ لی جائے۔ یعنی دو لاکھ پچاس ہزار... خدایا! اس رقم سے تو وہ اپنی زندگی بدل لے گا بلکہ پھر وہ کہتے نہیں کہ 'راوی بس چین ہی چین لکھ دے گا ہے۔

اب اسے صرف یہ کرنا تھا کہ ایسا ہی دوسرا زمرد تلاش کر لے جیسا کہ اس نے مسز پی جے ہینیک کے ہاتھ فروخت کیا تھا۔

لیکن خلاف توقع یہ کام مشکل ثابت ہوا۔ اس نے جتنے بھی جوہریوں کو فون کیا ان میں سے کسی کے پاس بھی ایسا یا اس سے ملتا جلتا زمرد نہ تھا جس کی اسے ضرورت تھی۔ اس نے اخبارات میں اشتہار دیا۔ اس نے ملک کے دوسرے درجن بھر زیورات کے دلالوں سے رابطہ قائم کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعد کے چند دنوں میں ہسٹن کے یہاں زمردوں کا سیلاب آگیا۔ سستے زمرد، گراں زمرد، اصلی زمرد، نقلی زمرد غرض جس کے پاس جیسا بھی جیسے زمرد تھے بس لئے چلا آرہا تھا۔ اس بھرمار سے ہسٹن بدحواس ہو گیا لیکن اسے وہ خاص الخاص چیز نہ ملی جس کی اسے تلاش تھی۔

جمعہ کے دن مسز ہینیک کا فون آیا۔

"کل میری سالگرہ ہے دلدار" اس نے یاد دلایا۔

"مجھے یاد ہے مادام۔ مجھے اگر چند دن کی مہلت اور مل جاتی..."

"خیر۔ یہ بات جانے دو دلدار۔ اگر کل صبح تک تم نے ایسے ہی دوسرے زمرد کا انتظام نہ کر دیا تو میں یہ زمرد لوٹا دوں گی جو میں نے تم سے خریدا ہے۔ میرے پی جے نے، خدا اسے عمر خضر عطا کرے، مجھ سے کہا ہے کہ اس کے عوض وہ مجھے ایک کافی بڑی جائیداد خرید دیں گے۔ جاگیر۔ پیارے... جاگیر"۔

اسے یوں معلوم ہوا کہ ہاتھ میں آئی ہوئی دولت نکلی جا رہی ہے۔

اس نے جلدی سے کہا۔ "یقین کیجئے مادام! جتنا میرے اختیار میں ہے اتنا تو میں کر ہی رہا ہوں۔ اور پھر اس نے گڑگڑا کر اضافہ کیا۔ "تھوڑا وقت اور دے دیجئے"۔

"میں کہاں سے لاؤں وقت؟" وہ بولی اور پھر دلدار یہ میرا نہیں پی جے کا معاملہ ہے اور میرا پی جے بڑا ضدی بالما ہے۔ وہ تو اس دوسرے زمرد کے لئے چار سو ہزار ڈالر بھی دے دیگا۔ اور فون بند کر دیا گیا۔

اور ہسٹن اپنی قسمت کو کوسنے لگا۔ آخر وہ ایسا زمرد کہاں سے لائے؟ وہ اپنی بری قسمت کا رونا رونے میں ایسا مشغول تھا کہ اس نے اپنے فون کی گھنٹی تک نہ سنی۔ وہ دوسری دفعہ بجی ہسٹن نے نہ سنا۔ البتہ تیسری دفعہ وہ خیالات سے چونکا اور رسیور اٹھا کر جھنجلا کر اور غصے میں تقریباً بھونک کر بولا۔

"کیا ہے؟"

"مسٹر ہسٹن! کوئی کونٹیا ماریسہ فون پر ہیں"

"تو؟ وہ سخت جھنجلایا ہوا تھا۔

"آپ نے زمرد کے متعلق جو اشتہار دیا ہے نا اخباروں میں؟ سو کونٹیا ماریسہ اسی سلسلہ میں آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں"

"لو پھر وہی" وہ دل میں بولا۔ "خیریات کراؤ؟"

PDF LIBRARY 0333-7412793

صبح سے اس وقت تک وہ اسی سلسلہ میں دس فون ریسیو کر چکا تھا۔

اور ہر فون تضیع اوقات تھا۔ "ہیلو!"

ایک بے حد باریک نسائی آواز نے جواب دیا۔ لب و لہجہ اطالوی تھا۔

"جناب میں نے اخبار میں آپ کا اشتہار دیکھا۔ معلوم ہوا کہ آپ کو ایک زمرد خریدنے سے دلچسپی ہے۔"

"جی ہاں۔ بشرطیکہ میرے معیار کے مطابق ہو"

"ایک زمرد ہے میرے پاس جو برسوں سے میرے خاندان میں نسل در نسل چلا آرہا ہے۔ بڑے افسوس کا مقام ہے۔ آپ سے کیا چھپانا۔ میری مالی حالت ان دنوں کچھ ایسی خستہ ہو رہی ہے کہ میں اسے فروخت کرنے پر مجبور ہو گئی ہوں"

"اس کا مجھے افسوس ہے کہ آپ کا زمرد؟"

"میرے پاس ہے دس کیریٹ کا.... دھانی.... کولمبین"

"کیا کہا آپ نے؟ پھر کہنا" اسکی آواز کانپ رہی تھی۔

دس کریٹ کا... ہری گھاس کے سے رنگ کا.... کولمبین"

ہو سکتا ہے کہ یہ زمرد میرے معیار کا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نہ ہو" ہسٹن نے بظاہر بے پروائی سے کہا حالانکہ اس کے دل میں زبردست ہلچل مچی ہوئی تھی "آپ ایسا کیوں نہیں کرتیں کہ مال لے کر یہاں آجائیں؟ میں ایک نظر دیکھ لوں اسے اس کے بعد بتا سکوں گا"

معافی چاہتی ہوں۔ سخت مصروف ہوں میں آج کل۔ بات یہ ہے کہ میں اپنے... شوہر کے لئے ایک پارٹی کا اہتمام کر رہی ہوں۔ چنانچہ شاید آئندہ ہفتے..."

"تو پھر میں ہی آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا؟" اس نے اپنی آواز کو پرسکون رکھنے کی کوشش کی "فرمائیں تو اسی وقت؟"

"بات یہ ہے کہ میں ذرا شاپنگ کرنے جانے کا ارادہ کر رہی ہوں اس وقت"

"۔۔۔پ کا قیام کہاں ہے کونیتا؟"

PDF LIBRARY 0333-7412793

"سیوائے ہوٹل کمرہ نمبر چھبیس"

"اچھی بات ہے۔ میں پندرہ منٹ میں.... بلکہ دس منٹ میں حاضر ہو جاتا ہوں"

گریگوری ہسٹن بے چین تھا تاہم سیوائے ہوٹل کے کوریڈور میں کمرہ نمبر چھبیس کی طرف بڑھتے ہوئے وہ دعا مانگ رہا تھا۔ "خدایا! زمرد ایسا ہی ہو۔ ہو بہو نہ سہی۔ اس سے ملتا جلتا ضرور ہو کہ بڈھے پی جے کو فوراً پسند آجائے"

اور اب وہ کونیتا کے کمرے کے سامنے کھڑا اپنے سانسوں پر اور خود اپنے آپ پر قابو حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس نے دروازے پر دستک دی۔ اور انتظار کرنے لگا۔

دروازہ کھلا اور ہسٹن کے سامنے ایک خوش وضع پچاس سالہ خاتون کھڑی تھی جس کی آنکھیں گھور کالی تھیں' چہرے پر ایک دو ہلکی ہلکی جھریاں تھیں اور سر کے کالے بالوں میں سفیدی کی جھلک تھی۔ یہ عورت رئیس خاندان کی معلوم ہوتی تھی۔

"سی سینور؟" کہئے جناب' اس کی آواز اور لہجہ اطالوی تھا۔

"جی۔ م۔ م۔ میں.... گریگوری ہسٹن ہوں۔ ا۔ ا۔ آپ نے فون کیا تھا مجھے اسکے دل میں ایسی ہلچل مچی ہوئی تھی کہ وہ ہکلا رہا تھا۔

"آ... سی۔ میں کونیتا ماریسہ ہوں۔ آئیے۔ اندر آئیے۔"

ہسٹن کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے اپنے دونوں گھٹنے دبا رکھے تھے کیونکہ وہ تھر تھرا رہے تھے۔

"کہاں ہے وہ زمرد؟" مارے ہیجان کے یہ الفاظ اس کی زبان تک آ ہی گئے تھے۔ لیکن اس نے اپنے آپ کو سنبھالا۔ وہ جانتا تھا کہ اسے بے قراری کا اظہار نہیں کرنا ہے۔ اپنی غرض ظاہر نہیں کرنی ہے۔ اگر زمرد کسی قابل ہوا تو اپنی بے پروائی ظاہر کر کے قیمت میں کمی کروا سکے گا۔ بہرحال وہ ایکسپرٹ تھا۔ ایک ماہر جوہری تھا۔ اور یہ کونیتا بہرحال جوہری نہ تھی چنانچہ جواہرات کے معاملے میں ظاہر ہے کہ اناڑی تھی۔

"تشریف رکھئے" کونیتا نے کہا۔ اور وہ بیٹھ گیا۔

"چائے لیں گے آپ؟ شاید کافی؟"

"جی کچھ نہیں شکریہ کونیتا"

ہسٹن کے معدے کی دیواریں تھرتھرا رہی تھیں۔ فوراً ہی مطلب کی بات کرنا دکھتا ہے؟" تو نہ ہوگی؟ لیکن اس کی بے قراری انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ اب وہ برداشت نہ کرسکتا

"وہ زمرد....."

کونیتا نے کہا' "ہاں ۔ زمرد۔ وہ مجھے میری دادی نے دیا تھا اور یہ میں اپنی بیٹی چاہتی تھی۔ اس کی پچیسویں سالگرہ پر لیکن میرے شوہر ملانو میں ایک نیا کاروبار کرنے جارہے ہیں اور میں .... اپنے شوہر کی مدد کرنے کی غرض سے "کونیتا مسکرائی اپنے کاروبار میں ترقی کریں۔ کہ میں اسے بیچنا چاہتی ہوں اور .... شاید کررہی ہوں۔ میری دادی کی یادگار اور میری بیٹی کا حق....

"ارے کونیتا .... سرسلامت تو پگڑیاں ہزار" آپ کے شوہر کا کاروبار چل نکلا ایک کیا ایسے ایسے سینکڑوں جواہرات خرید کر دیں گے۔ شوہر کے کام آنا بہرحال فرض ہے۔ ہاں تو۔ کہاں ہے وہ.... زمرد؟"

"یہ ہے" کونیتا نے کہا۔

کونیتا نے جیب میں سے روئی میں لپٹا ہوا قیمتی پتھر نکالا اور گریگوری ہسٹن ستارے جھولا جھولنے لگا۔

وہ ایک نہایت ہی عمدہ دس کیرٹ دھانی کولمبین زمرد کی طرف دیکھ رہا تھا تراش اور رنگ میں اس زمرد کا ساہی تھا جو اس نے مسز ہینک کے ہاتھ فروخت اس زمرد میں اس زمرد میں سرموفرق کرنا ممکن نہ تھا۔

"بلاشبہ یہ وہی زمرد نہیں ہے۔ ہو بھی نہیں سکتا" وہ دل میں بولا' لیکن باریک بین نظر ہی دونوں میں فرق کرسکتی ہے۔

اس نے اسے ہاتھ میں گھما پھرا کر دیکھا تو وہ تراشا ہوا رتن لو دینے لگا۔

"ہم۔ اچھا ہے۔" وہ بولا۔

"بے حد پسند ہے مجھے۔ جان سے زیادہ عزیز.... اسے اپنے سے الگ کرتے

"میں اپنے ایک دوست کے لئے اسے خرید رہا ہوں۔ کونیتا! میرے خیال میں وہ اس زمرد کے ساٹھ ہزار ڈالر دینے کو تیار ہو جائے گا"

کونیتا نے ایک ٹھنڈا سانس لیا۔

"اگر میں نے اسے ساٹھ ہزار میں بیچ دیا تو میری دادی قبر سے نکل کر اور بھوت بن کر مجھے عمر بھر پریشان کرتی رہیں گی"

ہسٹن نے اپنے ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ دل ہی دل میں حساب جوڑ رہا تھا۔ بے شک وہ زبردست ساٹھ ہزار سے زیادہ بھی دے سکتا تھا۔ چنانچہ وہ مسکرایا۔

"ایک بات کہہ دوں کونیتا۔ میرے خیال میں' میں اپنے دوست کو ایک سو ہزار تک راضی کرلوں گا۔ بہت بڑی رقم ہے یہ لیکن چونکہ وہ ایسا زمرد خریدنے کے لئے بہرحال بضد ہے اس لئے اتنی رقم دے دے گا"

یہ قیمت تو مناسب معلوم نہیں ہوتی ہے۔ اور۔ جیسا کہ میں نے بتایا میرے شوہر نیا کاروبار شروع کرنے جارہے ہیں۔ اور انہیں دو سو اور پچاس ہزار ڈالر کی ضرورت ہے اور یہ رقم میں اپنا یہ خاندانی زمرد فروخت کرکے حاصل کرنے کی متوقع ہوں"

ہسٹن نے نفی میں سرہلایا ڈگڈگی کی طرح۔ "میری عزیز کونیتا! دنیا میں ایک بھی زمرد ایسا نہیں ہے جس کی اتنی زیادہ قیمت ہو۔ یقین کیجئے ایک سو ہزار بھی اس کی قیمت کچھ زیادہ ہی ہے تاہم آپ کی ضرورت کے پیش نظر....؟"

"آپ کی مہربانی ہے یہ مسٹر ہسٹن" کونیتا نے جلدی سے کہا۔ لیکن اس صورت میں ابھی میرے شوہر کی کوئی مدد نہ ہوسکے گی۔ چنانچہ اس پتھر کو فروخت کرنا نا کرنا برابر ہی ہوگا" وہ اٹھ کھڑی ہوئی "ٹھیک ہے' میں اسے اپنی بیٹی کے لئے ہی محفوظ رکھوں گی" اس نے اپنا گورا گورا نازک ہاتھ۔ مصافحہ کے لئے بڑھا دیا۔ "آپ کو زحمت ہوئی جس کی معافی چاہتی ہوں اور مشکور ہوں کہ آپ یہاں آئے"

ہسٹن پر دہشت طاری ہوگئی۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"بیٹھئے .... کونیتا .... ذرا بیٹھ جائیے۔ امید ہے کہ ہم ایسا سودا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے کہ آپ کا بھی کام نہ رکے اور میرا بھی نقصان نہ ہو میں اپنے گاہک کو راضی کرلوں گا کہ وہ ایک سو اور پچاس ہزار ڈالر دے" .... نہیں دو سو پچاس ہزار ڈالر وہ بولی۔

"چلئے۔ دو سو ہزار سہی"

"آخری بات میں نہ کہہ دی ہے۔ دو سو اور پچاس ہزار سے ایک دھڑی کم نہیں"

کونیتا اب اڑ ہی گئی تھی چنانچہ ہسٹن نے ایک فیصلہ کرلیا۔ ایک سو پچاس ہزار ڈیڑھ لاکھ کا منافع بھی برا نہ تھا۔ اس کا مطلب تھا چھوٹی کوٹھی اور چھوٹی کشتی۔ بہرحال نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہی ہوتا ہے۔ اس طرح وہ پارکر برادران سے اس بدسلوکی کا بدلہ بھی نہ لے سکے گا جو وہ اس کے ساتھ کررہے تھے۔ کمبختوں نے کبھی اس کی محنت اور ایمانداری کی قدر ہی نہ کی تھی وہ ایک یا دو دن انتظار کرنے کے بعد اپنا نوٹس دے گا۔ آئندہ ہفتے وہ بہرحال کوتے دی آزور میں ہوگا۔

"اچھی بات ہے۔ آپ ہی کی بات رہی کونیتا" وہ بولا "میں آپ کو دکان کے اکاؤنٹ کا چک دے رہا ہوں۔"

ہسٹن نے چک لکھ کر کونیتا کردیا۔ وہ مسز بینیک سے چار سو ہزار کا چک لکھوائے گا۔ پیٹر یہ چیک "کیش" کرے گا اور وہ کونیتا کے چک کا پارکر برادران کے چک سے ... کرے گا اور زائد رقم جیب میں رکھ لے گا۔ وہ پیٹر کے ساتھ معاملہ طے کرلے گا ... سو اور پچاس ہزار ڈالر پارکر برادران کے ماہانہ گوشوارے میں درج نہ ہوں۔

"ایک سو پچاس ہزار ڈالر" وہ دل میں بولا۔

وہ خود ناچتا اور سیٹی بجاتا اپنی دکان میں داخل ہوا تو آرتھر نے کہا۔

"صاحب! ایک گاہک کو....."

ہسٹن نے ہاتھ ہلا کر اسے خاموش کردیا۔ ایسے ویسے گاہکوں کے لئے اس کے پاس وقت نہ تھا۔ اب اسے کبھی گاہکوں سے مغزماری نہ کرنی پڑے گی۔ جہنم میں جائیں

اور اس کے گاہک۔ اب وہ لوگوں کی نہیں بلکہ لوگ اس کی خدمت کریں گے۔

ہسٹن ناچتے قدموں سے اپنے دفتر میں پہنچا' دروازہ بند کیا' زمرد جیب سے نکال کر اپنے سامنے میز پر رکھا اور ایک نمبر ڈائل کیا۔

دوسرے سرے پر سے آپریٹر نے جواب دیا۔ ڈارچسٹر ہوٹل"

"مجھے مسز بینیک سے بات کرنی ہے"۔ وہ بولا۔

"براہ کرم لائن چالو رکھئے" آپریٹر نے کہا۔

ایک منٹ بعد آپریٹر لائن پر واپس آگئی۔

"مجھے افسوس ہے جناب کہ مسز بینیک ہوٹل چھوڑ چکی ہیں۔"

"یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ انہوں نے تو .... وہ سناٹے میں آگیا "کیا وہ کوئی پتہ چھوڑ گئی ہیں؟"

"وہ اپنا کوئی پتہ نہیں چھوڑ کر گئیں۔"

اور سلسلہ منقطع ہوگیا۔

ہسٹن نے اپنے پیٹ میں ناقابل برداشت اینٹھن محسوس کی۔ وہ وحشت زدہ سا بیٹھ رہا۔ اسے مسز بینیک سے ہر طور رابطہ قائم کرنا تھا۔ اسے مطلع کرنا تھا کہ وہ زمرد حاصل کرنے میں آخرکار کامیاب ہوگیا ہے لیکن فی الحال تو اسے کونیتا ماریسہ سے دو سو پچاس ہزار کا وہ چک واپس لینا ہے جو وہ اسے ابھی ابھی دے کر آیا تھا۔

اس نے جلدی جلدی سیوائے ہوٹل کا نمبر ڈائل کیا اور کمرہ نمبر ۲۶ میں مقیم کونیتا ماریسہ سے بات کرنے کی درخواست کی۔

"مجھے افسوس ہے جناب' کونیتا ماریسہ ہمارے ہوٹل سے رخصت ہوچکی ہیں" آپریٹر نے خبر سنائی۔

ہسٹن نے ریسیور واپس رکھ کر پھر اٹھایا۔

وہ بینک کا نمبر ڈائل کررہا تھا تو اس کی انگلی بری طرح سے کانپ رہی تھی۔

"ہیلو.... ہیڈ بک کیپر کو لائن دیجئے فوراً۔ میں ایک چیک کی ادائیگی رکوانا چاہتا ہوں۔"

PDF LIBRARY 0333-7412793

لیکن یہاں بھی دیر ہو چکی تھی۔ دو سو اور پچاس ہزار کا چیک ابھی ابھی بھنوایا جا چکا تھا۔ ہمش پر اب ایک زبردست انکشاف ہوا۔

اس نے ایک زمرد ایک سو پچاس ہزار یعنی ایک لاکھ پچاس ہزار ڈالر میں فروخت کیا تھا۔ اور پھر وہی زمرد اس نے دو سو پچاس ہزار یعنی ڈھائی لاکھ ڈالر میں خرید لیا تھا۔

چنانچہ ثابت ہوا کہ وہ جغادری چغد تھا۔

بزرگوں نے سچ ہی کہا ہے کہ لالچ بری بلا ہے" اس کے دل نے اسے یاد دلایا۔

"چپ بیٹھ" اس نے اپنے دل کو ڈانٹ دیا۔

اس وقت تو اسے یہ فکر تھی کہ وہ پارکر اور ان کو کیا جواب دے گا۔

ٹریسی کے لئے یہ نئی زندگی کی ابتداء تھی۔

اس نے ایک پرانا لیکن شاندار، خوبصورت مکان خرید لیا۔ روشن اور خوشگوار فضا تھی اس گھر کی۔ اس کا اپنا ایک پائیں باغ تھا۔ اس کے پچھواڑے بھی باغیچہ تھا جہاں خوبصورت موسمی پھول کھلے ہوئے تھے۔ گنتھر نے اس مکان کو سجانے اور آراستہ کرنے میں ٹریسی کی مدد کی اور جب وہ دونوں اسے سجا سنوار چکے تو یہ مکان لندن کے قابل دید مقامات میں سے ایک بن چکا تھا۔

گنتھر نے ٹریسی کو اعلیٰ سوسائٹی میں ایک "جوان بیوہ" کے طور پر متعارف کرایا جس کے مرحوم شوہر نے درآمد برآمد کے کاروبار میں بے انتہا دولت کمائی تھی۔ اور ٹریسی نے "حلقوں" میں فوری کامیابی حاصل کرلی۔ وہ خوبصورت تھی، جوان تھی اور سب سے بڑی بات یہ کہ ذہین تھی۔ وہ ہر جگہ بلائی جانے لگی۔ ہر دعوت میں مدعو کی جانے لگی۔ پارٹیوں اور مجلسوں میں شرکت کرنے سے اسے فرصت نہ ملتی تھی۔

تھوڑے تھوڑے وقفے سے وہ فرانس، سوئیزر لینڈ، بیلجیم اور اٹلی کا چکر لگا آتی اور ان سفروں کی مسافت میں وہ اور گنتھر منافع ہی حاصل کرتے۔

ٹریسی نے گنتھر کی سرپرستی میں دو کتابوں کا غور مطالعہ کیا۔ ان میں سے ایک تھی۔ "المانخ دی گوتھا" اور دوسری تھی "پیریج اینڈ بیرونا میج"۔ یہ دونوں مستند کتابیں تھیں جن

PDF LIBRARY 0333-7412793

میں برطانیہ اور یورپ کے دیگر ملکوں' شاہی خاندانوں' رئیسوں' نوابوں' جاگیرداروں اور امراء وغیرہ کے خاندانوں کی تاریخ' ان کے القاب' ان کی شہرت اور دولت وغیرہ کی تفصیلات درج تھیں۔

اور ٹریسی صحیح معنوں میں گرگٹ بن گئی۔ رنگ بدلنے' روپ بدلنے' زبان بدلنے اور بھیس بدلنے میں وہ اپنا ثانی نہ رکھتی تھی۔ وہ اپنے چھ سات پاسپورٹ بنوا چکی تھی جو ہر وقت اس کے پاس رہتے تھے۔ چنانچہ مختلف مقامات میں اس کی مختلف ہستی تھی۔

وہ برطانوی ڈچیز یعنی ڈیوک کی بیوہ تھی۔ وہ فرانسیسی ایرلائنس کی اسٹیورڈش یعنی منتظمہ تھی۔ اور کسی ملک میں وہ جنوبی امریکہ کی امیروارثہ تھی۔

ایک ہی برس میں وہ اپنی ضرورت سے کئی گنا زیادہ دولت سمیٹ چکی تھی۔ اس نے ایک فنڈ جاری کیا جس میں سے وہ ان اداروں کو' جو سزا کاٹ کر قید میں سے آئی ہوئی عورتوں کی مدد کرتے تھے' بڑی بڑی رقمیں "ایک خیر خواہ" کے نام سے بھیج دیتی تھی۔ اور اس نے اپنے وفادار خادم آٹو شامد کے نام بھی اچھی خاصی رقم بطور پنشن جاری کرنے کا انتظام کردیا۔

اور اب اس نے یہ "دھندا" ترک کرکے شریفانہ زندگی بسر کرنے کا خیال بھی چھوڑدیا تھا۔ اپنے آپ کو بے حد ہوشیار سمجھتے ہوئے امیرلوگوں کو اور دوسروں کو دھوکا دینے والے دھوکے بازوں کو الو بنا کر اور دھوکا دے کر ان کی دولت سمیٹ لینے میں اب اسے ایک خاص لطف آتا تھا۔ خطرات سے کھیلنا اب اس کی عادت بن چکی تھی۔ اس کے بغیر اسے چین نہ آتا تھا۔ اس میں جو سنسنی تھی' ایک طرح کا جو دھڑکا تھا' پکڑے جانے کا جو خدشہ تھا' فرار ہونے میں جو چیلنج تھا...... یہ سب باتیں اس کے لئے اب ایک نشہ بن چکی تھیں۔ وہ ایسا نشہ تھا یہ کہ وہ ہر دم نئے اور بڑے خطرے کے لئے نہ صرف تیار بلکہ اس کی طلب و تلاش میں بھی رہتی تھی۔

ایک خوبی یا خصوصیت اس کی ایسی تھی جس کی وجہ سے اس کا ضمیر خاموش تھا۔ اس کے خیال میں بلکہ اسے یقین تھا کہ یہ اس کی نیکی تھی۔ یہ اس کا عقیدہ تھا کہ وہ جو کچھ

PDFLIBRARY0333-7412793

کررہی تھی اور بڑا نیک کام تھا۔ یعنی یہ کہ اب تک اس نے کسی بے گناہ کو' کسی بے قصور کو اور کسی بے چارے کو نہ ستایا تھا۔ جو لوگ اس کے فریب اور ٹھگی کا ہدف بنے تھے وہ یا تو سخت لالچی تھے یا بدکردار تھے یا دونوں ہی تھے۔

"میں نے ان لوگوں کے ساتھ جو کچھ کیا ہے اس کی وجہ سے ان میں سے کوئی ایک بھی خودکشی نہ کرے گا۔" ٹریسی نے اپنے آپ کو یقین دلایا "کیونکہ یہ سب کے سب بگلا بھگت قسم کے بدمعاش اور اول درجے کے ڈھیٹ تھے۔"

اخبارات میں ان حیرت انگیز چوریوں' نقب زنی' ڈاکہ زنی' دھوکے بازی وغیرہ کی خبریں جلی حروف میں چھپنے لگیں جو یورپ کے طول و عرض میں آئے دن ہورہی تھیں اور پولیس اب تک چکر میں پڑی ہوئی تھی۔ ٹریسی چونکہ مختلف بھیس میں یہ کام کرتی تھی۔ اس لئے پولیس اس نتیجے پر پہنچی تھی بلکہ اسے یقین ہوگیا تھا کہ بدمعاش عورتوں کا ایک گروہ ہے جو نقب زنی' فریب کاری اور لوٹ مار کا یہ دلیرانہ کام کرتا ہے۔ "گینگ ہے۔ پورا گینگ" پولیس افسروں نے فکر مندی سے سر ہلا کر کہا۔ اور تب انٹرپول نے اس معاملے میں دلچسپی لینی شروع کی۔

مین ہیٹن میں انٹرنیشنل انشورنس پروٹیکسن ایسوسی ایشن کے ہیڈکوارٹر میں جے۔ جے رینالڈ نے دانیال کوپر کو بلا بھیجا۔

"ایک زبردست مسئلہ آپڑا ہے" رینالڈ نے کہا "ہمارے موکلوں میں سے اکثر لوٹے گئے ہیں اور انھیں لوٹنے والی عورتوں کی ٹولی ہے۔ اور یہ لوٹنے جانے والے ہماری جان کو آگئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ اس ٹولی کو ہر حال میں پکڑلیا جائے۔ انٹرپول ہماری مدد کرنے کے لئے رضامند ہوگئی ہے۔ یہ کام تمہارا ہے' چنانچہ تمہارے سپرد کیا گیا ہے ڈان۔ کل صبح تم پیرس کے لئے روانہ ہوجاؤ گے"

ماؤنٹ اسٹریٹ کے اسکاٹ ہوٹل میں ٹریسی، گنتھر کے ساتھ رات کا کھانا کھا رہی تھی۔

"ٹریسی! میکسملین پایرپورٹ کا نام سنا ہے؟"

ٹریسی کو یہ نام کان آشنا معلوم ہوا۔ وہ سوچنے لگی کہاں سنا تھا اس نے یہ نام؟ اور اسے یاد آگیا۔ جہاز کوئن الزبیتھ دوم کے عرشے پر جیف اسٹون نے اس سے کہا تھا:

"ہم دونوں ایک ہی مقصد کی خاطر جہاز پر سفر کر رہے ہیں۔ ہے نا..... یعنی "میکسملین پایرپورٹ" اور پھر اس نے میکسملین پایرپورٹ کے متعلق اسے بتایا تھا۔

"آں۔ ہاں۔ بے انتہا دولتمند آدمی ہے۔ ہے نا؟" ٹریسی نے جواب دیا۔

"صرف یہی نہیں بلکہ وہ سخت پتھردل آدمی ہے بلکہ اس کے سینے میں دل جیسی کوئی چیز ہے ہی نہیں۔ کمپنیاں خرید کر ان کی لنگوٹی تک اتار لینے میں ماہر ہے وہ۔"

"مجھے اور بتائیں اس کے بارے میں" ٹریسی بولی

"اس کی تیسری بیوی نے حال ہی میں اس سے طلاق حاصل کی ہے اور اب بڑے میاں لنڈورے ہیں۔ بالکل اکیلے۔ تن و تنہا"..... اور ٹریسی نے پوچھا "تو؟"

"تو میرے خیال میں اگر تم اس سے راہ و رسم پیدا کرلو تو سود مند ثابت ہوگا۔ وہ لندن سے استنبول جانے والی اورینٹ ایکسپریس ٹرین میں جمعہ کے دن سفر کر رہا ہے۔ اس کا ٹکٹ بک ہے۔"

ٹریسی مسکرائی۔ "آج تک میں نے اورینٹ ایکسپریس میں سفر نہیں کیا۔ میرے خیال میں پرلطف رہے گا یہ سفر۔"

گنتھر بھی جواب میں مسکرایا اور بولا "روس کے شہر لینن گراڈ میں میں ایک عجائب گھر ہے "ہرمسی ٹیج میوزیم۔" اس میوزیم میں اندر جتنے ہیروں کا ذخیرہ رکھا ہوا ہے۔ یہ تاریخی ہیرے "فابریج کے انڈے" کہلاتے ہیں۔ اس میوزیم کے باہر دنیا میں اگر کسی اور کے پاس یہ انڈے ہیں تو وہ ہمارا میکسملین پایرپورٹ ہے۔ عجائب گھر کے منتظمین نے جو اس کی قیمت کا اندازہ لگایا ہے وہ بیس ملین ڈالر ہے۔

"یہ بقول تمہارے یہ انڈے یا تو روس کے میوزیم میں ہیں یا پھر پایرپورٹ کے پاس ہیں تو پھر اس صورت میں اگر میں یہ انڈے تمہارے لئے لے بھی آؤں تو تم ان کو کس طرح مارکیٹ میں فروخت کروگے؟"

"نہیں بھئی وہ مارکیٹ میں کسی طرح بیچ سکتا ہوں لیکن۔" گنتھر مسکرایا۔

"لیکن بھئی ایسے شوقین لوگ بھی تو ہیں دنیا میں جو انفرادی طور پر ایسی چیزیں جمع کرتے ہیں۔ تم انڈے لے آؤ اور ان کے لئے گھوسلا میں تلاش کرلوں گا۔"

"دیکھو۔ جو کچھ کرسکتی ہوں کروں گی"

"یہ میکسملین پایرپورٹ ٹیڑھی کھیر ہے چنانچہ اس کے نزدیک پہنچنا، اسکا قرب حاصل کرنا آسان نہیں ہے۔" ..... "تو پھر؟" ٹریسی نے پوچھا

"جمعہ کے دن اسی ٹرین سے، یعنی اورینٹ ایکسپریس سے دو اور کبوتر سفر کر رہے ہیں یہ دونوں فلمی میلے میں شرکت کرنے وینس جا رہے ہیں۔

اور میرے خیال میں دونوں ہی توڑے جانے کے لئے پک چکے ہیں۔ سلوانیہ لوڈی کا نام سنا ہے تم نے؟"

"وہ اطالوی فلم ایکٹرس نا؟ بھلا اس کا نام کس نے نہ سنا ہوگا؟"

"اس نے البرتو فونتانی سے شادی کرلی ہے۔ جانتی ہونا اس البرتو فونتانی کو؟ وہی جو واہیات رزمیہ فلمیں بناتا ہے۔ یہ فونتانی ایک اور بات کے لئے بھی مشہور ہے وہ اپنی فلموں کے لئے سستے ایکٹروں اور ڈائریکٹروں سے کانٹریکٹ کرتا ہے اور منافع میں سے انھیں بڑی بڑی رقمیں دینے کا وعدہ تو کرتا ہے لیکن آخر میں سارا منافع اپنی ہی جیب میں رکھ لیتا ہے اور اس طرح وہ اپنی بیوی کو بے حد قیمتی زیورات خرید کر دیتا ہے۔ وہ اپنی بیوی سے جتنی زیادہ بے وفائی کرتا ہے اتنے ہی زیادہ زیورات اسے دیتا ہے۔ چنانچہ اب تک سلوانیہ کو وہ اتنے بہت سے زیورات دے چکا ہے کہ اگر یہ ایکٹریس چاہے تو زیورات کی اچھی خاصی دکان کھول سکتی ہے۔ چنانچہ مجھے یقین ہے کہ ان لوگوں کی وجہ سے تمہارا سفر دلچسپ رہے گا۔"

"بے حد دلچسپ" ٹریسی نے اس سے اتفاق کیا۔

اورینٹ ایکسپریس لندن کے وکٹوریہ اسٹیشن سے ہر جمعہ کی صبح گیارہ بج کر چوالیس منٹ پر روانہ ہوتی تھی۔ یہ لندن سے استنبول کی براہ راست ٹرین تھی۔

ٹرین کی روانگی سے تیس منٹ پہلے پلیٹ فارم پر ایک ملازم نے' جس نے سن عیسوی انیس سو بیس کے فیشن کی سنہری فیتوں والی وردی پہن رکھی تھی' ٹریسی کے دو سوٹ کیس اور ایک چینٹی کیس اس کے اس کیبن میں رکھ دیا جو مایوس کن حد تک چھوٹا تھا۔ اس میں صرف ایک سیٹ تھی جس پر انگورہ کے پھولدار سمندری قالین کا غلاف چڑھا ہوا تھا۔ اوپری برتھ پر بھی ایسا ہی قالین بچھا ہوا تھا' اس برتھ پر چڑھنے کی سیڑھی بھی اسی پھولدار قالین سے ڈھکی ہوئی تھی اور فرش پر بھی یہی سبز قالین بچھا ہوا تھا۔ ٹریسی کو تو ایسا معلوم ہوا جیسے وہ چاکلیٹ کے بکس میں بیٹھی ہوئی ہو یہ احساس بیک وقت خوشگوار بھی تھا اور ہیجان انگیز بھی۔

"میکسمیلن پائرپورٹ" اس نے دل میں یہ نام دہرایا۔

جیف اسٹیون اس شخص کو لوٹنے میں ناکام رہا تھا اور اب وہ اس میدان میں کامیاب ہو کر جیف سے بازی لے جائے گی۔ جیف سے بازی لے جانے کا خیال بے حد۔ خوشگوار تھا چنانچہ وہ آپ ہی آپ مسکرانے لگی۔

اس نے اس تنگ جگہ میں اپنا سامان کھولا اور وہ کپڑے نکال کر کھونٹی سے ٹانگ دیئے جس کی اسے ضرورت ہوگی۔ وہ ریل کے سفر پر ہوائی جہاز کے سفر کو ترجیح دیتی تھی لیکن اس ریل کا سفر بے حد دلچسپ ثابت ہونے والا تھا۔

ٹھیک وقت پر اورینٹ ایکسپریس روانہ ہوئی۔

دوپہر کو ایک بجکر پندرہ منٹ پر ایکسپریس.... چالکسون کی بندرگاہ پر پہنچ چکی تھی یہاں مسافروں کو اس ریل سے اتر کر اس دخانی کشتی میں سوار ہونا تھا جو انہیں دوبارہ کے دوسرے کنارے پر' یعنی بولون پہنچادے گی۔ وہاں دوسری اورینٹ ایکسپریس تیار کھڑی

ہوگی اور یہ مسافر اس دوسری ایکسپریس میں سوار ہو جائیں گے جو انہیں لے کر جنوب کی طرف روانہ ہو جائے گی۔

ٹریسی نے ریل کے ایک وردی پوش ملازم کے پاس جاکر پوچھا۔ "سنا ہے کہ میکسمیلن پائرپورٹ اسی ریل پر ہی ہمارے ساتھ سفر کر رہے ہیں۔ آپ ان کی طرف اشارہ کر کے بتائیں گے کہ وہ ہے پائرپورٹ؟ بڑی آرزو ہے انہیں دیکھنے کی۔"

ملازم نے نفی میں سر ہلایا۔

"کاش کہ ہمیں' مسٹر پائرپورٹ کی نشان دہی کر سکتا" وہ بولا" "بے شک انہوں نے اپنے لئے کیبن بک کروایا تھا اور اس کا کرایہ بھی ادا کر دیا لیکن تشریف نہیں لائے۔ بڑے ہی لاابالی قسم کے آدمی ہیں۔"

چنانچہ یہ شکار تو گیا۔ اب سلوانیہ لوڈی اور تیسرے درجہ کی رزمیہ فلمیں بنانے والا اس کا شوہر ہی باقی رہ گیا تھا۔

"چلو۔ انہی پر ہاتھ صاف کرتے ہیں" ٹریسی نے اپنے آپ سے کہا۔

PDFLIBRARY 0333-7412793

بولون میں مسافروں کو تیار کھڑی ہوئی براعظمی اورینٹل ایکسپریس تک پہنچا دیا گیا دوسری ریل گاڑی میں بھی ٹریسی کا کیبن بدقسمتی سے بالکل ایسا ہی تھا جیسا کہ پہلی ریل گاڑی میں اسے دیا گیا تھا اور پھر اس طرف کی ریل کی پٹریاں بھی ناہموار تھیں چنانچہ اس طرف کا سفر بے آرام ثابت ہوا۔

وہ دن بھر اپنے کیبن میں بند عمل کا نقشہ بناتی رہی اور شام کے آٹھ بجے اس نے کپڑے بدلنے شروع کئے۔

اورینٹ ایکسپریس کے ضوابط میں شام کے لباس کی فرمائش کی گئی تھی چنانچہ ٹریسی نے اسی لحاظ سے کپڑے پہنے۔ کیبن سے باہر نکلنے سے پہلے وہ آئینے کے سامنے دیر تک کھڑی اپنے آپ کو دیکھتی رہی۔ اس کی نیلی نیلی آنکھوں میں فرشتوں تک کو دھوکا دے جانے والی معصومیت تھی اور اس کے چہرے پر غضب کا بھولا پن تھا اور بشرے سے دل لبھانے والی پاکیزگی عیاں تھی۔ اس نے اپنے کیبن سے باہر قدم رکھا ہی تھا کہ اس کا ہینڈ بیگ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر فرش پر گرا۔ وہ اسے اٹھانے کے لئے جھکی اور اس عمل کے دوران اس نے کیبن کے باہر ہی سے تالوں کا جائزہ لیا۔

دو تالے تھے۔ ایک پال تالا اور دوسرا یونیورسل تالا۔

"یہ کچھ مشکل نہیں ہے" وہ دل میں بولی۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

اور اب وہ اپنا ہینڈ بیگ جھلاتی کھانے کے کمروں والے ڈبے کی طرف جا رہی تھی۔

اس گاڑی میں تین کھانے کے ڈبے یا کمرے تھے سیٹیں نرم گدوں کی تھیں جن پر بلوش چڑھا ہوا تھا' دیواروں پر لکڑی کی باریک تہہ تھی اور دیواروں میں دیوار گیریاں لگی ہوئی تھیں جن پر سبز کاغذی شیڈ لگے ہوئے تھے اور بجلی کے بلبوں کی روشنی ان شیڈوں میں سے چھن چھن کر آ رہی تھی جو نہ صرف نظر کو ٹھنڈا رکھتی تھی بلکہ عجب رومانی فضا بھی پیدا کر رہی تھی۔

ٹریسی پہلے ڈائننگ روم میں داخل ہوئی اور اس نے اس سرے سے اس سرے تک نظر دوڑائی۔ کئی میزیں خالی پڑی ہوئی تھیں کچھ دیر رک کر وہ کھانے کے دوسرے کمرے میں پہنچی اور چاروں طرف نظریں دوڑا کر دیکھا۔

یہاں نسبتاً زیادہ لوگ تھے تاہم چند میزیں خالی تھیں۔

"شام بخیر مادام" اس کمرے کے منتظم نے کہا "آپ اکیلی کھانا کھائیں گی؟"

"جی نہیں۔ شکریہ۔ ایک دوست آ رہے ہیں۔"

وہ تیسرے کمرے میں پہنچی اور یہاں ایک میز بھی خالی نہ تھی۔

یہاں کے منتظم نے ٹریسی کو دروازے پر ہی روک لیا۔

"معاف کرنا مادام یہاں آپ کو انتظار کرنا پڑے گا۔ تمام میزیں بھری ہوئی ہیں۔ البتہ دوسرے کھانے کے کمروں میں میزیں خالی ہیں۔"

ٹریسی نے چاروں طرف نظریں دوڑائیں اور انتہائی سرے پر کی میز پر اسے وہ نظر آ گئے جن کی اسے تلاش تھی۔

"اس کی فکر آپ نہ کریں" ٹریسی نے کہا "میں دوستوں کے ساتھ ہوں۔"

اور وہ اس انتہائی سرے والی میز کے قریب پہنچی۔

"تکلیف دہی کی معافی چاہتی ہوں" ٹریسی نے معذرت خواہ لہجے میں کہا "لیکن تمام میزیں پر ہوئی ہیں۔ اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو میں آپ کی میز پر' آپ کے ساتھ بیٹھ جاؤں؟"

مرد فوراً اٹھ کھڑا ہوا' پسندیدہ نظروں سے ٹریسی کو دیکھا اور بشاشت سے کہا۔

"مجھے البرتو فونتانی کہتے ہیں۔ اور یہ میری بیوی ہیں' سلوانیہ لوڈی"

"میں ٹریسی ہوں" ٹرین کے اس سفر میں وہ اپنے اصلی نام سے سفر کر رہی تھی۔

"آہا۔ آپ امریکن ہیں! میں بہت اچھی انگریزی بول لیتا ہوں"

البرتو فونتانی پست قد' موٹا اور گنجا تھا۔ ؟؟لوانیہ لوڈی نے اس سے شادی کیوں کی تھی؟

پچھلے بارہ برسوں سے' یعنی جب سے یہ دونوں رشتہ ازدواج میں بندھے تھے پورے روم میں یہ سوال بحث کا دلچسپ موضوع بنا ہوا تھا۔

اس کے مقابلے میں سلوانیہ لوڈی دم بخود کردینے والے کلاسک حسن کی مالک تھی۔ بدن کے خطوط ایسے دل آویز تھے کہ زاہد اپنا زہد ترک کردیں اور پھر وہ ایسی حیرت انگیز اور خداداد قابلیت کی مالک تھی کہ فلموں میں اس کی مانگ سب سے زیادہ تھی۔ وہ ایکٹنگ میں کئی انعامات اور ایک سب سے بڑا انعام' یعنی آسکر بھی حاصل کرچکی تھی۔

وہ بہت قیمتی گاؤن پہنے تھی اور جو زیورات وہ پہنے ہوئے تھی ان کی قیمت دس لاکھ سے کسی طرح کم نہ تھی۔

ٹریسی کے کانوں میں گنتھر کی آواز گونجنے لگی۔

"وہ اپنی بیوی سے جتنی بے وفائی کرتا ہے اتنے ہی زیادہ زیورات اسے دیتا ہے۔ چنانچہ اب تک وہ سلوانیہ کو اتنے بہت سے زیورات دے چکا ہے کہ اگر یہ ایکٹریس چاہے تو زیورات کی اچھی خاصی دکان کھول سکتی ہے۔"

اورینٹ ایکسپریس سے یہ آپ کا پہلا سفر ہے؟" ٹریسی بیٹھ گئی تو فونتانی نے گفتگو کا آغاز کیا۔

"جی ہاں۔ بالکل پہلا تجربہ ہے" وہ بولی۔

"بے حد رومینٹک اور دل ربائی ٹرین ہے جس سے بہت سی روایتیں وابستہ ہیں"

فونتانی کی آنکھیں نم تھیں "بہت سے دلچسپ انسانوں نے جنم لیا ہے اس ٹرین پر"

"واقعی"

"مشہور فوجی افسر بیل زہاروف پرانے اورینٹ ایکسپریس میں ہی سفر کرتا تھا اور ہمیشہ ساتویں کمپارٹمنٹ میں ہی بیٹھتا تھا۔ ایک دن اس نے فلک شگاف چیخیں سنیں اور ساتھ ہی کوئی اس کے کمپارٹمنٹ کا دروازہ دیوانہ وار کوٹنے لگا۔ اس نے دروازہ کھولا تو ایک خوبصورت ہسپانوی رئیس زادی اس کی باہوں میں آپڑی۔ اس کا شوہر اسے قتل کرنے کی کوشش کررہا تھا۔ اس کی شادی اس کے والدین نے طے کی تھی اور انہی کی مرضی سے ہوئی تھی۔ اور اب بچاری لڑکی کو پتہ چلا تھا کہ اس کا شوہر پاگل تھا۔ زوہاروف نے پاگل شوہر کو وہاں سے بھگا دیا' اس کو دلاسہ دیا اور یوں وہ رومان شروع ہوا جو پورے چالیس برس تک چلتا رہا۔"

"کس قدر دلچسپ" ٹریسی کی آنکھیں شوق سے پھیل گئیں۔

"اس کے بعد ہر سال وہ دونوں اورینٹ ایکسپریس پر ملتے زہاروف کمپارٹمنٹ نمبر سات میں ہوتا اور وہ کمپارٹمنٹ نمبر آٹھ میں۔ جب اس کا دیوانہ شوہر مرگیا تو زہاروف اور اس نے شادی کرلی"

"بے حد رومینٹک کہانی سنائی ہے آپ نے مسٹر فونتانی دلچسپ اور اثر انگیز" سلوانیہ لوڈی پتھر کی طرح خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"آپ" فونتانی نے اصرار کیا "کھانا کھائیے نا"

کھانے کے دوران وہ برابر باتیں کرتا رہا۔

"آپ ایکٹریس ہیں شاید؟" اس نے پوچھا۔

ٹریسی ہنسی "نہیں میں صرف سیاح ہوں۔

فونتانی نے پرشوق نظروں سے ٹریسی کی طرف دیکھا۔

"آپ اس قدر خوبصورت ہیں کہ ایکٹریس بن سکتی ہیں"

"یہ بتا چکی ہیں کہ یہ ایکٹریس نہیں ہیں" سلوانیہ نے خفگی سے کہا۔

فونتانی نے اپنی بیوی کی طرف دھیان دیئے بغیر کہا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"میں فلمیں بناتا ہوں۔ ان کا نام تو سنا ہو گا آپ نے۔ شاید دیکھی بھی ہوں"

"میں زیادہ فلمیں نہیں دیکھتی" ٹریسی نے معذرت خواہ لہجے میں کہا۔

اور تب ٹریسی نے میز کے نیچے اپنی ٹانگ پر فونتانی کی موٹی ٹانگ کا دباؤ محسوس کیا۔

"کبھی روم گئیں ہیں آپ؟" فونتانی نے پوچھا۔

اس کی ٹانگ ٹریسی کی ٹانگ پر اوپر سے نیچے اور پھر نیچے سے اوپر جنبش کر رہی تھی۔ موٹی تھلتھلاتی اور لجلجی سی۔

"سچ تو یہ ہے کہ میں وینس کے بعد روم آنے کے متعلق ہی سوچ رہی ہوں"

"واہ.... بہت اچھا رہے گا.... پھر ہم سب ساتھ بیٹھ کر ڈنر کھائیں گے۔

"بے حد خوبصورت بنگلہ ہے ہمارا۔ دس ایکڑ کے طویل و عرض میں......!"

اور "دس ایکڑ" کا احاطہ کرنے کے لئے اس نے اپنے ہاتھ کو ادھر ادھر ہلایا تو وا شورے کے پیالے سے ٹکرا گیا اور شوربے سے لبالب بھرا ہوا پیالہ اس کی بیوی کی گو میں اوندھ گیا۔ ٹریسی یقین سے کہہ نہ سکی کہ ایسا فونتانی نے قصداً کیا تھا یہ ایک حادثہ تھا۔

سلوانیہ لوڈی گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنے لباس پر سرعت سے پھیلتے ہوئے گھناؤنے دھبے کو دیکھنے لگی۔

"سی ان ماسکالزوے" وہ چلائی تانئے لی تو پوتانے لوتا توڈای"

اور پیر پٹختی کھانے کے کمرے سے باہر چلی گئی۔ ہر نظر اس کا تعاقب کر رہی تھی۔

"چہ۔ہا۔ آ۔ برا ہوا" ٹریسی بولی "بہت خوبصورت لباس تھا" اس کا بس چلتا تو وہ اس کی اس بدذوق حرکت کے لئے اس شخص کے ایک پتھر رسید کر دیتی۔ سلوانیہ نے اس مردا کے پاس سے جتنے بھی زیورات لئے ہیں وہ ان کی بجا طور پر حقدار ہے بلکہ اس سے بڑ زیادہ کی ٹریسی نے سوچا۔

فونتانی نے ایک لمبا سانس لے کر کہا، فونتانی اسے دوسرا، اس سے بھی اچھا لباس خر دے گا۔ میری بیوی کی اس بدتمیزی کا کوئی خیال نہ کرو دراصل وہ فونتانی پر شک کرتی ہے حسد کرتی ہے، بدگمانی کرتی ہے۔

"اور مجھے یقین ہے کہ یہ شک اور حسد اور بدگمانی بے وجہ نہ ہوگی" ٹریسی نے طنز کے نشتر پر اپنی مسکراہٹ کا خول چڑھا دیا۔

"سچ کہتی ہو۔ وجہ ہے اس کی، عورتیں فونتانی پر مرتی ہیں۔"

اور ٹریسی اس بڑبولے کی خودستائی پر بمشکل اپنی ہنسی روک سکی۔

"آپ ہیں بھی تو ایسے گلفام" ٹریسی کی سنجیدگی حیرت انگیز تھی۔

پستہ قد پروڈیوسر نے ہاتھ بڑھا کر ٹریسی کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"فونتانی تمہیں پسند کرتا ہے" وہ بولا "بہت زیادہ پسند آگئی ہو تم، کیا کرتی ہو تم؟"

"نوکری۔ سیکریٹری ہوں معمولی سی۔ اس سفر کے لئے خرچ میں سے کچھ روپیہ بچا لیا تھا۔ امید ہے کہ یورپ میں کوئی اچھی سی ملازمت مل جائے گی۔"

فونتانی کی ابھری ہوئی آنکھیں ٹریسی کے خوبصورت جسم پر گھوم گئیں۔

تمہیں کوئی مشکل نہ ہوگی یہ فونتانی کا وعدہ ہے۔ فونتانی ان لوگوں پر مہربان رہتا ہے جو اس کا خیال کرتے ہیں۔"

فونتانی نے آواز دبا کر کہا "تو آج رات کو ہم اس مسئلے پر بات کرتے ہیں۔ تمہارے کیبن میں کیوں؟"

"یہ تو بڑی پریشانی کی بات ہوگی"

"وہ کیوں؟"

"آپ اتنی مشہور ہستی ہیں آپ اس ریل کا ہر مسافر شاید آپ کو پہنچانتا ہے اور اگر لوگوں نے آپ کو میرے کیبن میں آتے دیکھ لیا تو.... تو آپ جانئے.... لوگوں کو تو ہر بات کا افسانہ بنا دینے کی عادت ہوتی ہے۔ خصوصاً آپ جیسی مشہور ہستی کے متعلق تو.... البتہ اگر آپ کا کیبن قریب ہو تو.... کون سے نمبر میں ہیں آپ؟"

"ستر" اس نے پرامید نظروں سے ٹریسی کی طرف دیکھا۔

ٹریسی نے ایک ٹھنڈا سانس لیا "میں تو دوسرے ڈبے میں ہوں" وہ اداسی سے بولی" کیوں نہ ہم وینس میں ملیں۔"

PDF LIBRARY 0333-7412793

وہ کھل اٹھا۔ "میری بیوی ...... وہ اپنے کمرے سے باہر نکلتی ہی نہیں۔ دراصل اپنے چہرے پر دھوپ کو برداشت نہیں کرسکتی۔ رنگت جھلس جاتی ہے اس سے کبھی زیا گئی ہو؟"

"نہیں۔"

"ہم دونوں ... صرف تم اور میں ...... ناسیلو جائیں گے۔ خوبصورت سا چھوٹا سا ہے۔ جہاں ایک خوبصورت سا چھوٹا سے ریسٹوران ہے' وہ چھوٹا سا ہوٹل بھی ہے"

مینڈک کی سی ابھری ہوئی آنکھوں میں ہولناک چمک آگئی۔ تنہائی ملتی ہے وہاں ٹر کچھ سمجھ کر لجائی اور مسکرائی۔

بہت مزا آئے گا۔" وہ بولی اور شرما کر نظریں جھکالیں۔

ابھی تم نے مزا دیکھا کہاں ہے۔"

اور فونتانی نے معنی خیز انداز سے اس کا ہاتھ دبایا۔

آدھے گھنٹے بعد ٹریسی اپنے کمرے میں تھی۔

سیاہ رات کو چیرتی ہوئی اوریئنٹ ایکسپریس آگے دندناتی جارہی تھی اور اسکے ما طرف سے بے فکر اور بے پروا چین سے بے خبر نیند سو رہے تھے۔

صبح کے ساڑھے تین بجے ٹریسی اپنے کمپارٹمنٹ میں سے چپکے سے باہر آئی نمٹانے کے لئے اس نے بے حد مناسب اور نازک وقت کا انتخاب کیا تھا۔

پاجامے اور چغے میں ملبوس اور ہاتھ میں اسفنج کا بیگ لٹکائے ٹریسی کوریڈور پڑی۔ وہ چوکنی تھی' اس کی ہر حس بیدار تھی اور وہی مانوس اور لذت انگیز سنسنی نبضیں تیز کررہی تھی۔

ریل کی کیبنوں میں ٹائلیٹ نہ تھے البتہ ہر ڈبے کے انتہائی سرے پر بنے ہو اگر کوریڈور میں کسی سے اسکی مڈبھیڑ ہوگئی' گاڑی کے کسی بھی ملازم نے اس سے فوراً کہہ دے گی کہ وہ عورتوں کے ٹائیلٹ میں جارہی ہے۔

لیکن کوریڈور میں سناٹا تھا۔ ٹریسی کی مڈبھیڑ کسی سے نہ ہوئی۔ کنڈیکٹر اور پور

رات کے چند گھنٹوں سے فائدہ اٹھا کر تھوڑی سی نیند چرانے میں مصروف تھے۔

ٹریسی کیبن نمبر ستر تک بغیر کسی حادثے کے پہنچ گئی اس نے دروازے کا لٹو پکڑ کر آہستہ سے گھمایا۔ کچھ نہ ہوا۔ دروازہ مقفل تھا۔ ٹریسی نے اسفنج کا بیگ کھول کر دھات کی کوئی چیز اور ایک بوتل نکالی جس کے سرے پر انجکشن کی سوئی لگی ہوئی تھی۔

ٹریسی خاموشی اور سکون سے اپنے کام میں لگ گئی۔

دس منٹ بعد وہ اس کیبن میں تھی اور اس کے آدھے گھنٹے بعد وہ گہری نیند سو رہی تھی اور اسکے ہونٹوں پر کامیابی کی مسکراہٹ تھی۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

صبح کے سات بجے تھے۔ اورینٹ ایکسپریس کو ملان پہنچنے میں صرف دو گھنٹے باقی تھے کہ ناگہاں متواتر فلک شگاف چیخوں نے اب تک سوئے ہوئے مسافروں کی نیند توڑ دی۔ یہ چیخیں کیبن نمبر ستر میں سے آ رہی تھیں۔ ڈبے کا ہر مسافر گھبرا گیا۔

کیبنوں کے دروازے پٹاپٹ کھل گئے اور متجسس مسافروں کی گردنیں یہ معلوم کرنے کے لئے باہر نکل آئیں کہ کیا ہوا تھا۔

ایک کنڈیکٹر انتہائی سرے پر سے بھاگتا ہوا آیا اور کیبن نمبر ستر میں داخل ہو گیا۔ سلوانیہ لوڈی پر جیسے ہسٹریا کا دورہ پڑ گیا تھا۔ وہ چلائی۔

"میرے سارے زیورات غائب ہیں۔ یہ لعنتی ریل گاڑی چوروں سے بھری ہوئی ہے۔"

"مادام! ذرا سکون کیجئے" کنڈیکٹر نے کہا "میرا مطلب ہے .... صبر سے کام لیجئے۔ آپ جانئے دوسرے مسافر....."

"سکون کروں! صبر کروں!" سلوانیہ کی آواز بلندی کی انتہا کو چھو گئی "تم مجھے صبر کر کو کہتے ہو .... بیوقوف .... کوئی میرے دس لاکھ سے زیادہ کے قیمتی زیورات چرا لے گیا او تم کہتے ہو صبر کروں"

"میں پوچھتا ہوں کیسے ہوا یہ؟" البرتو فونتانی نے جواب طلب کیا "دروازہ مقفل تھا او فونتانی کی نیند بڑی ہوشیار ہے کہ ذرا سی آہٹ سے اس کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ اگر کو

ہمارے کیبن میں گھسا ہوتا تو فوراً میری آنکھ کھل جاتی۔"

کنڈیکٹر نے ایک ٹھنڈا سانس لیا۔ وہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ یہ کیسے ہوا۔ کیونکہ پہلے بھی ایسا ہو چکا تھا۔ رات کے کسی حصے میں کوئی کوریڈور میں چلتا ہوا کیبن کے دروازے تک پہنچا تھا۔ اور اس نے تالے کی کنجی والے سوراخ میں انجکشن کی سوئی داخل کر کے اور بوتل دبا کر اس میں کا ایتھر کیبن میں چھڑک دیا تھا۔ ایک ماہر اور پیشہ ور آدمی کے لئے کیبن کے کواڑوں کے تالے کھولنا بچوں کا کھیل تھا گویا' چور نے کیبن میں داخل ہو کر دروازہ بند کر دیا ہوگا اور جو چیز وہ چاہتا ہوگا جبکہ اس کا شکار بدستور بے خبر پڑا ہوا ہوگا۔

لیکن اس چوری میں ایک خاص بات تھی جو پچھلی تمام چوریوں سے مختلف تھی۔ پچھلی وارداتوں میں چوری ہو جانے کا انکشاف ریل گاڑی کے منزل تک پہنچنے سے پہلے نہ ہوا تھا۔ چنانچہ چوروں کو چوری کے مال سمیت ریل سے اترنے اور فرار ہونے کا وقت مل گیا تھا۔

لیکن یہاں صورت حال مختلف تھی۔ جب سے چوری ہوئی تھی تب سے اب تک کوئی بھی ریل گاڑی سے اترا نہ تھا۔ جس کا مطلب تھا۔ چوری کا مال' یعنی زیورات اسی ریل گاڑی میں کسی کے پاس اور کہیں تھے۔

"آپ اطمینان رکھیں" کنڈیکٹر نے فونتانی جوڑے سے بڑے وثوق سے کہا "آپ کے زیورات آپ کو مل جائیں گے۔ چور اسی گاڑی میں ہے۔"

اور وہ ملان کی پولیس کو فون کرنے کے لئے کیبن سے نکل کے بھاگا۔

جب گاڑی ملان کے پلیٹ فارم پر پہنچی تو وہاں پولیس کے بیس وردی پوش آدمی سادہ لباس میں ملبوس سراغرساں قطار بنائے کھڑے تھے۔ انہیں تاکیدی حکم ملا ہوا تھا کہ وہ کسی بھی مسافر کو اور کوئی بھی سامان کو اس ریل گاڑی سے اترنے نہ دیں۔

انسپکٹر لوچی کو فوراً فونتانی کے کمپارٹمنٹ میں پہنچا دیا گیا۔

اس عرصہ میں سلوانیہ کا ہسٹریا کچھ بڑھ ہی گیا تھا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"میرے سارے زیور ایک ایک چیز' اس زیور بکس میں تھی" وہ پوری قوت سے چلائی' اور ایک چیز کا بھی بیمہ نہ تھا۔

اور سلوانیہ لوڈی کی بڑی بڑی خوبصورت آنکھیں' جو سیکڑوں عاشق مزاج بوڑھے اور کنوارے جوان فلم بینوں کے دل میں ہلچل مچا دیتی تھیں' پرنم ہو گئیں اور ان کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر خود انسپکٹر لوجی ایسا بیتاب ہوا کہ اگر اسوقت دیو مالا کا کوئی خونخوار اژدہا بھی اس کے سامنے آجاتا تو وہ اس حسینہ کی خاطر اسکے مقابلے میں ڈٹ جاتا۔

وہ کمپارٹمنٹ کے دروازے کے پاس پہنچا اور جھک کر اس نے اپنی ناک کنجی کے سوراخ سے اڑا دی۔

ایتھر کی ہلکی ہلکی بو جواب بھی اس سوراخ میں پھنسی ہوئی تھی۔

ڈاکہ ڈالا گیا تھا یہاں اور وہ اس بے درد ڈاکو کو گرفتار کرنے کا عزم صمیم کر چکا تھا جس نے اس حسینہ کا دل دکھایا تھا۔

"آپ ذرا بھی فکر نہ کریں" اس نے کہا "اس ریل گاڑی سے زیورات پار کرنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ یقین کیجئے ہم چور کو پکڑ لیں گے اور پھر وہ آپ کو واپس مل جائیں گے۔"

انسپکٹر لوجی نے اتنے یقین سے یہ بات کہی تھی۔ تو اسکی ایک وجہ تھی ریل گاڑی کا پوری طرح سے گویا محاصرہ کر لیا گیا تھا اور ایک چڑیا بھی اس میں سے اڑ کر باہر نہ جا سکتی تھی پھر چور کس شمار و قطار میں تھا۔

سادہ لباس میں ملبوث سراغرساں اس گاڑی کے مسافروں کو ایک ایک کر کے اسٹیشن کے اس ویٹنگ روم میں لے گئے جو خاص اس کام کے لئے کھول دیا گیا تھا۔ وہاں کے مسافروں کی "جسمانی تلاشی" لی گئی۔ زیادہ تر مسافر ممتاز و مشہور تھے چنانچہ وہ اس ذلت پر سخت خفا ہوئے۔

"مجھے افسوس ہے اور میں معافی چاہتا ہوں" انسپکٹر لوجی نے ہر مسافر کو سمجھانے کی کوشش کی۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"لیکن آپ ہماری مجبوری سمجھ سکتے ہیں۔ دس لاکھ کے زیور کی چوری کوئی ایسا ویسا معاملہ نہیں ہے بلکہ بے حد سنگین معاملہ ہے۔"

اور جس مسافر کو بھی گاڑی سے اتار کر ویٹنگ روم میں لے جایا جاتا اس کے کیبن کی اور اس کی ایک ایک چیز کی تلاشی دوسرے سراغ رساں لے ڈالتے اور جب وہ مسافر اپنی تلاشی کروا کر واپس آتا تو اس کا سارا سامان تتر بتر ہوتا۔

ٹریسی کے کیبن کے دروازے پر بھی دستک دے کر ایک سراغ رساں اندر آگیا۔

"معاف کیجئے میڈم لیکن چوری ہوئی ہے اس ٹرین پر چنانچہ تلاشی وغیرہ لی جا رہی ہے' آپ براہ کرم میرے ساتھ تشریف لائیے...."

"چوری اور اس ٹرین میں!" ٹریسی کی آواز میں حیرت تھی اور بے یقینی بھی۔

ٹریسی اپنے کمپارٹمنٹ سے باہر نکلی ہی تھی کہ دو دوسرے سراغ رساں اندر داخل ہو گئے انہوں نے اس کے سارے سوٹ کیس اتار کر فرش پر رکھے' انہیں کھولا اور ان میں کی چیزیں نکال نکال کر تلاشی لینے لگے۔

پورے چار گھنٹوں کی تلاشی اور تگ و دو کے بعد پولیس اور سراغرساں جو کچھ برآمد کر سکے وہ تھے.... چرس کے چند پیکٹ' پانچ اونس کوکین' ایک چاقو اور ایک بغیر لائسنس' کا پستول۔

چوری شدہ زیورات کا کوئی سراغ نہ ملا۔

حیرت زدہ انسپکٹر لوجی کو کسی طرح یقین نہ آ رہا تھا۔ "یہ کیسے ہو سکتا ہے؟" اس نے اپنے ماتحت لفٹنٹ سے پوچھا "تم نے پوری گاڑی چیک کر لی؟"

"چپہ چپہ انسپکٹر' ... ایک ایک انچ' ایک ایک کونا کھدرا .... ہم نے انجن میں دیکھا' ڈائننگ کاروں میں دیکھا' بار کی تلاشی لی' ٹائیلٹ کی ٹنکیوں تک کو کھنگال ڈالا ایک ایک کمپارٹمنٹ کو تہہ و بالا کر دیا۔ ہم نے مسافروں کی اور گاڑی کے عملے کے ہر آدمی کی تلاشی لی' میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ چوری کا مال اس گاڑی میں تو نہیں ہے۔ میرے خیال میں خاتون کو وہم ہو گیا ہے"

لیکن لوجی یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ اس سلسلہ میں وہ ڈائننگ کار کے ویٹروں سے تصدیق کرچکا تھا۔ تمام ویٹروں نے قسمیہ کہا تھا کہ اس شام سلوانیہ لوڈی چکاچوند پیدا کردینے والے زیوروں سے لدی رات کے کھانے پر بیٹھی تھی۔

اورینٹ ایکسپریس کا ایک نمائندہ خاص ہوائی جہاز سے ملان پہنچا۔

"اس ٹرین کو آپ زیادہ دیر تک نہیں روک سکتے ویسے ہی وہ لیٹ ہو چکی ہے" وہ بولا۔

انسپکٹر لوجی شکست کھا چکا تھا۔ اس ریل کو روکے رکھنے کا اس کے پاس اب کوئی جواز نہ تھا۔ اب وہ کچھ نہ کرسکتا تھا۔ صرف ایک بات اسے قرین قیاس معلوم ہو رہی تھی۔ یعنی یہ کہ رات میں کسی وقت چور نے کسی طرح زیورات کھڑکی میں سے باہر پھینک دیئے تھے اور پہلے سے ہی باہر کھڑا ہوا اس کا ساتھی انہیں سمیٹ کر غائب ہو گیا تھا۔

لیکن کیا حقیقت میں ایسا ہوا تھا؟ اس کے لئے اول تو وقت کا تعین ہی ناممکن تھا۔ چور کو ظاہر ہے کہ پیشگی معلوم نہ ہوسکتا تھا کہ کوریڈور میں یہاں سے وہاں تک کب کوئی نہ ہوگا' یعنی راستہ کب صاف ہوگا' کنڈیکٹر یا مسافر کب باہر نہ ہوگا یا کسی ضرورت سے باہر نہ آئے گا اور ریل کب اس ویران منزل سے گزرے گی جہاں سے اس کے ساتھی کو پہلے سے ہی منتظر کھڑے ہونا تھا۔

یہ ایک زبردست معمہ تھا جسے حل کرنا انسپکٹر لوجی کے بس کا روگ نہ تھا۔

"ٹرین کو جانے دیا جائے" اس نے حکم دیا۔

اورینٹ ایکسپریس وینس پہنچ کر سانتاوسیا کے اسٹیشن پر رکی تو پہلے اترنے والے مسافروں میں ٹریسی بھی تھی۔

اپنا سامان اٹھوا کر وہ سیدھی ہوائی اڈے پر پہنچی اور دوسرے ہی ہوائی جہاز سے وہ لندن کی طرف پرواز کر رہی تھی۔

سلوانیہ لودی کے زیورات اس کے پاس ہی تھے۔

"گنتھر خوش ہو جائے گا" اس نے دل ہی دل میں سوچا۔

PDFLIBRARY 03337412793

انٹرپول یعنی انٹرنیشنل کریمنل پولیس آرگنائزیشن کا ہیڈ کوارٹر اس سات منزلہ عمارت میں واقع ہے جو پیرس سے سات میل کے فاصلے پر پہاڑیوں میں سربلند کئے کھڑی ہے۔ اس کے چاروں طرف باڑ اور سفید پتھروں کی چار دیواری ہے۔ سڑک کی طرف کھلتے ہوئے پھاٹک میں چوبیس گھنٹوں کے لئے تالا پڑا رہتا ہے اور خفیہ ٹیلی ویژن سرکٹ سے جائزہ لینے کے بعد ہی ملاقاتیوں کو اندر آنے دیا جاتا ہے۔ عمارت کے اندر اور ہر منزل میں زینے کے سرے یا ماتھے پر سفید آہنی دروازے ہیں جو رات کے وقت مقفل کردیئے جاتے ہیں۔ ہر دروازے پر الگ الگ اطلاعی گھنٹیاں لگی ہوئی ہیں اور ٹیلی ویژن کی سرکٹ بھی۔ یہ حفاظتی تدبیر اور سارا حیرت انگیز انتظام اس لئے کیا گیا تھا کہ اس عمارت میں دنیا کی سب سے زیادہ اہم وہ دستاویزیں رکھی ہوئی تھیں جو بڑی دیدہ ریزی سے نہ صرف تیار کی گئی تھیں بلکہ مقفل ترین اور مکمل تھیں۔ دنیا کے پندرہ لاکھ مشہور اور خطرناک مجرموں کی فائلیں یہاں تیار اور محفوظ تھیں جو اٹھتر (۷۸) ملکوں کے ایک سو چھبیس پرلیس اداروں کو انٹرپول مجرموں کے سلسلے میں ضروری معلومات بہم پہنچاتا تھا اور چوروں' دہشت گردوں' سفید ٹھگوں' جعلسازوں' ڈاکوؤں' منشیات کے اسمگلروں اور خونیوں وغیرہ سے

نبٹنے اور انہیں پکڑنے میں دنیا کے ہر ملک کی پولیس کی مدد کرتا تھا۔ انٹرپول ایک عالمی ادارہ تھا۔ پیرس کے ہیڈ کوارٹر کو سابق سراغ رساں اور عالمی جاسوس چلا رہے تھے۔ یعنی وہ سراغ رساں اور جاسوس جو سرکاری عہدوں سے سبکدوش ہو چکے تھے۔

ماہ مئی کی ایک صبح کا ذکر ہے کہ **انسپکٹر** آندرے ترگینان کے دفتر میں ایک کانفرنس کی کارروائی جاری تھی آندرے ترگینان ہیڈ کوارٹر کا انچارج تھا اس کی عمر پینتالیس سال کی تھی اور وہ خاصا قبول صورت تھا۔ بشرے سے ذہانت عیاں تھی اور اس کی شخصیت سے رعب و وقار ٹپکتا تھا۔

اس وقت اس کے ساتھ انگلستان، بیلجیم، فرانس اور اٹلی کے سراغ رساں بیٹھے ہوئے تھے۔

"صاحبو! **انسپکٹر** آندرے نے کہا" آپ حضرات کے ممالک سے مجھے نہایت ہی تاکیدی درخواستیں موصول ہوئی ہیں کہ میں ان حیرت انگیز جرائم کے متعلق معلومات فراہم کروں جو ان دنوں پورے یورپ میں ہو رہے ہیں۔ نصف درجن کے قریب ممالک میں چوری، نقب زنی اور دھوکے بازی کی جو انوکھی وارداتیں ہوئی ہیں ان میں چند باتیں ایک جیسی ہیں۔ جن لوگوں کو لوٹا گیا ہے وہ مشہور تو ہیں لیکن بدنام بھی ہیں۔ یعنی بدنام، عیاش، خود غرض، دولت مند۔ دوم یہ کہ ان وارداتوں میں نہ کوئی قتل ہوا اور نہ کوئی تشدد۔ اور سوم یہ کہ مرتکب ہمیشہ عورت رہی ہے۔ ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ہمارا مقابلہ عورتوں کی ایک انٹرنیشنل ٹولی سے ہے جو لوگ لوٹے گئے ہیں ان کے اور عینی شاہدوں کے بیان کے سہارے ہم نے ان عورتوں کی شناختی تصویریں بنوائی ہیں۔ جیسا کہ آپ خود دیکھ لیں گے کہ تصویر کی ہر [illegible] سے الگ ہے۔ یعنی ان میں کوئی مشابہت نہیں۔ چند سرخ بالوں والی ہیں اور چند [illegible] بالوں والی اور پھر رپورٹ کے مطابق ان کی قومیت بھی مختلف ہے۔ یہ انگلستانی، ہسپانوی، اطالوی ہیں۔

"ہم نہیں جانتے کہ اس ٹولی کا سرغنہ کون ہے اور یہ کہ ان کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ یہ عورتیں کوئی سراغ نہیں چھوڑتیں اور یوں غائب ہو جاتی ہیں جیسی دھواں ہوں۔ جلد یا بدیر ہم ان میں سے کسی ایک کو پکڑ لیں گے اور جب ایک پکڑی جائے گی تو پھر دوسری عورتوں کا پتہ لگانا مشکل نہ ہوگا۔ تب تک، صاحبو، ہم بالکل اندھیرے میں ہیں تب تک آپ میں سے کوئی بے حد اہم بنیادی معلومات حاصل نہ کرلائے۔"

دانیال کوپر کا ہوائی جہاز پیرس میں اترا تو چارلس دی گال ایئرپورٹ پر **انسپکٹر** آندرے کے نائب نے اس کا استقبال کیا اور اسے ہوٹل میں پہنچا دیا۔

"کل آپ کی ملاقات **انسپکٹر** آندرے ترگینان سے طے کر دی گئی ہے۔" آندرے کے نائب نے دانیال کوپر سے کہا "سو آٹھ بجے میں آپ کو لینے آجاؤں گا۔"

دانیال کوپر کا یورپ کے سفر کا کوئی ارادہ نہ تھا چنانچہ جلد از جلد اپنا کام، جو اس کے سپرد کیا گیا تھا، نبٹا کر گھر لوٹ جانا چاہتا تھا۔ وہ پیرس کی عیاشانہ زندگی سے واقف تھا اور اس سے کوئی واسطہ رکھنا نہ چاہتا تھا۔

وہ اپنے کمرے میں آیا اور آتے ہی سیدھا غسل خانے کا رخ کیا۔ اس نے نل کھول دیا اور سامان کھولنے کے لئے بیڈ روم میں واپس آیا۔

سوٹ کیس کے پیندے کے قریب ایک چھوٹا سا بکس تھا اس نے بکس اٹھا کر اپنے ہاتھوں میں لیا اور عجیب نظروں سے اسے گھورنے لگا اور کوپر کو ایسا لگا کہ یہ چھوٹا سا مقفل بکس جیسے خود اپنی زندگی سے دھڑک رہا تھا وہ اسے غسل خانے میں لے آیا اور اسے ٹب پر رکھ دیا اب اس نے ایک بے حد نازک اور چھوٹی سے کنجی نکال کر اس بکس کو کھولا اور اندر رکھے ہوئے اخبار کے تراشوں پر جن کا کاغذ قدامت کی وجہ سے پیلا پڑ گیا تھا، حروف جیسے اس کی طرف منہ کر کے چیخ اٹھے:

"خون کے مقدمے میں لڑکے کی شہادت۔

"فریڈ زمر کے مقدمے میں آج بارہ برس کا لڑکا دانیال کوپر گواہ کے طور پر پیش ہوا اور اس نے اپنا بیان دیا۔ فریڈ زمر پر دانیال کوپر کی والدہ کی عزت لوٹنے اور پھر اس کا خون کرنے کا الزام ہے۔ لڑکے کے بیان کے مطابق جب وہ اسکول سے واپس تو اس نے اپنے پڑوسی زمر کو کوپر کے گھر سے اس حالت میں نکلتے دیکھا کہ اس کا چہرہ اور ہاتھ خون میں لتھ

PDFLIBRARY0333-7412793

بتھ تھے۔ لڑکا دانیال کوپر جب گھر میں داخل ہوا تو اس نے اپنی ماں کی لاش کو باتھ ٹب میں پڑے پایا۔ چاقو کے مسلسل وار کر کے اس کا خون کر دیا گیا تھا۔ زمر اس بات کا اقرار تو کرتا ہے کہ مسز کوپر سے اس کی ناجائز تعلقات تھے۔ البتہ وہ اس کے قاتل ہونے سے انکار کرتا ہے۔

مرحومہ کے لڑکے دانیال کوپر کو اس کی خالہ کی پرورش میں دے دیا گیا ہے۔"

دانیال کوپر نے کانپتے ہاتھوں سے یہ تراشا واپس بکس میں رکھ کہ بکس بند کر دیا۔ اور اسے مقفل بھی کر دیا۔

اور پھر اس نے وحشت زدہ ہو کر چاروں طرف دیکھا۔ اس کے بشرے سے دیوانگی سی عیاں تھی۔ غسل خانے کی دیواروں پر اور چھت پر خون کے سے چھینٹے ہی چھینٹے نظر آ رہے تھے۔ وہ اپنی ماں کی برہنہ لاش کو ٹب کے خون سے سرخ پانی میں تیرتے دیکھ رہا تھا۔ اس کا سر چکرانے لگا اور اس نے نل کے سنک کنارے دونوں ہاتھوں سے پکڑ لئے۔ اس کے سینے میں طوفان اٹھاتی ہوئی چیخیں دبی دبی کراہوں میں تبدیل ہو گئیں۔

اور وہ دیوانہ وار کپڑے اتار کر خون کی طرح گندے پانی کے ٹب میں کود پڑا۔

"مسٹر کوپر میں ایک بات بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں" انسپکٹر آندرے نے کہا "اور وہ یہ کہ یہاں آپ کی پوزیشن عجیب و غریب بلکہ انوکھی ہے۔ آپ کسی بھی پولیس فورس کے رکن نہیں ہیں چنانچہ یہاں آپ کی موجودگی قطعی غیر سرکاری ہے۔ البتہ کئی ممالک کے پولیس کے محکموں نے آپ کا نام پیش کیا ہی اور ہم سے کہا ہے کہ ہم آپ سے تعاون کریں۔

دانیال کوپر نے کوئی جواب نہ دیا۔

"ہمیں بتایا ہے کہ آپ عالمی بیمہ کمپنیوں کی جماعت ..... یعنی انٹرنیشنل پروڈ یکٹیو ایسوسی ایشن ..... کی طرف سے ان معاملات میں تفتیش کر رہے ہیں۔"

"ہمارے اکثر موکلوں کو لوٹا گیا ہے اور کہتے ہیں کہ لوٹنے والے نے کہیں کوئی سراغ نہیں چھوڑا۔

انسپکٹر آندرے نے ایک ٹھنڈا سانس لیا۔

"ہاں مسٹر کوپر۔ یہ سچ ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اس دفعہ ہمارا واسطہ بے حد ہوشیار عورتوں کی ایک ٹولی سے پڑا ہے۔ لیکن اس کے آگے ......"

PDF LIBRARY 0333-7412793

"آپ کو کچھ معلوم نہیں ہے؟" آپ کے مخبروں' نے کوئی سراغ کوئی خبر نہیں دی؟"

نہ مجھے کچھ معلوم ہے اور نہ کسی مخبر نے کوئی سراغ دیا۔

اور یہ بات آپ کو عجیب معلوم نہیں ہوئی؟"

"میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا مسٹر کوپر"

کوپر نے اپنے لہجے سے بے چینی اور خود یقینی کا اظہار بہرحال نہ ہونے دیا۔

"جب پوری ٹولی کام کر رہی ہو تو اس ٹولی میں ایک آدھ آدمی ایسا بھی ہوتا ہے جو اپنی زبان بند نہیں رکھ سکتا' جو ضرورت سے زیادہ بک بک کرتا ہے' ضرورت سے زیادہ پیتا ہے اور ضرورت سے زیادہ خرچ کرتا ہے۔ لوگوں کے گردہ کے لئے خصوصاً بڑے گردہ کے لئے' راز کو راز رکھنا ممکن ہی نہیں۔ اب اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس ٹولی کی فائلیں مجھے دیں گے ذرا؟"

اور انسپکٹر آندرے کا جی چاہا کہ صاف لفظوں میں انکار کردے۔

اس کے نزدیک دانیال کوپر بے حد گھناؤنا اور بدہیست انسان تھا۔ ایسا کہ ایسا دوسری آدمی دنیا میں کہیں نہ ہوگا اور پھر بڑی بات یہ کہ سالا خود اعتماد بھی بے حد تھا۔ انسپکٹر آندرے کا بس چلتا تو وہ اس گھناؤنے آدمی کو اسی وقت اٹھا کر باہر پھینک دیتا۔ لیکن مجبوری تھی۔ انسپکٹر کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اس کا ساتھ پوری طرح سے دے۔ چنانچہ انسپکٹر آندرے نے سخت بے دلی سے کہا۔ آپ کے لئے میں ان کی کاپیاں بنوا دوں گا"

اور اس نے اسی وقت انٹرکوم کے ذریعہ فائیلوں کی کاپیاں تیار کرنے کا حکم دیا۔

"ایک بے حد دلچسپ رپورٹ ابھی ابھی موصول ہوئی ہے" انسپکٹر آندرے نے گفتگو جاری رکھنے کی غرض سے کہا "اورینٹ ایکسپریس سے بے حد قیمتی زیورات چرائے گئے اور......"

"میں اخبار میں پڑھ چکا ہوں اس کے متعلق۔ چور نے اطالوی پولیس کو بے وقوف بنا دیا"

PDF LIBRARY 0333-7412793

"کوئی نہیں سمجھ سکا کہ یہ چوری کیسے کی گئی"

"یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے۔" دانیال کوپر نے بے رخی سے جواب دیا "بے حد آسان سی بات ہے۔ سیدھی سادی منطق سے مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔"

انسپکٹر آندرے نے حیرت سے کوپر کی طرف دیکھا۔

"عجیب سور قسم کا آدمی ہے یہ۔ اس نے سوچا پھر بولا "اس معاملے میں منطق کوئی مدد نہیں کرتی۔ اس ٹرین کے چپے چپے کی تلاشی لی گئی اور ٹرین کے عملے کے آدمیوں' مسافروں اور کل سامان کی مکمل تلاشی لی گئی۔

"یہ صحیح نہیں ہے" دانیال کوپر نے کہا۔

"یہ شخص تو پاگل ہے" انسپکٹر نے فیصلہ کیا اور پھر پوچھا "کیا صحیح نہیں ہے؟"

"کل سامان کی تلاشی نہیں لی گئی"

"لیکن میں جو کہہ رہا ہوں کہ ایک ایک چیز کی تلاشی لی گئی ہے" انسپکٹر آندرے نے کہا "پولیس رپورٹ میں دیکھ چکا ہوں"

"وہ عورت جس کے زیورات چرائے گئے۔ سلوانیہ لوڈی۔ کیا اس کا سامان بھی پولیس نے چیک کیا تھا؟

"صرف اس کا زیور بکس کھول کر دیکھا تھا۔"

"اور دوسرا سامان؟"

"اسے چیک کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ کیونکہ چوری تو اس کے زیورات کی ہوئی تھی۔"

"بے شک۔ لیکن منطقی طور پر اسی کے سامان میں...... یعنی اس کے سوٹ کیسوں میں سے کسی ایک سوٹ کیس کی تہہ میں ہی چوری کا مال چھپایا گیا ہوگا۔ بلکہ چھپایا جانا چاہیے تھا۔"

انسپکٹر بت بنا ہوا تھا۔

چور کے پاس شاید ایسا ہی دوسرا سوٹ کیس تیار ہوگا۔ "جب وینس اسٹیشن کے پلیٹ

فارم پر تمام سامان رکھا جاچکا تو چور کو صرف یہ کرنا تھا کہ وہ اپنا سوٹ کیس رکھ کر سلوانیہ کا سوٹ کیس اٹھالے۔ یعنی ادل بدل کرکے غائب ہوجائے" دانیال کوپر اٹھ کھڑا ہوا "اگر رپورٹس تیار ہوگئی ہوں تو عنایت کیجئے کہ میں چلتا ہوں"

دانیال کوپر کے رخصت ہونے کے ٹھیک تیس منٹ بعد انسپکٹر آندرے فون پر وینس میں البرتو فونتانی سے بات کر رہا تھا۔ جناب! انسپکٹر نے کہا "بے وقت فون کرکے میں نے آپ کی جو تکلف دی ہے اس کی معافی چاہتا ہوں۔ لیکن میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ جب آپ وینس پہنچے ہیں تو آپ کی بیوی کے سامان کے ساتھ کچھ گڑبڑ تو نہیں ہوگئی؟"

"جی ہاں ہوئی۔ گدھے پورٹر نے میری بیوی کے سوٹ کیس کسی اور کے سوٹ کیسوں کے ساتھ گڈمڈ کردیئے۔ ہوٹ پہنچ کر میری بیوی نے جب سوٹ کیس کھولا تو اس میں کچھ نہ تھا۔ سوائے پرانے رسالوں کے' میں نے اس کی رپورٹ اور شکایت ایکسپریس کے دفتر میں درج کروادی ہے پھر فونتانی نے پر امید ہوکر پوچھا "تو کیا میری بیوی کا سوٹ کیس مل گیا؟"

نہیں جناب! مجھے افسوس ہے"

فون کرچکنے کے بعد انسپکٹر آندرے اپنی کرسی میں بیٹھا سر ہلاتا رہا اور بار بار اپنے آپ ہی آپ کہہ رہا تھا:

"یہ دانیال کوپر..... انسان ہی یا شیطان؟..... شیطان ہی ہوسکتا ہے۔"

ایٹن اسکوائر میں ٹریسی کا گھر جنت تھا۔ وہ لندن کے سب سے زیادہ خوبصورت علاقے میں واقع تھا۔

ٹریسی پرانی سڑکوں پر گھومتی اور الزبتھ اسٹریٹ کی دکانوں سے ضرورت کی چیزیں خریدتی' سبزی' ترکاریاں اور دوائیں۔ اس کا اٹھنا بیٹھنا اب امراء میں تھا۔ وہ بے حد دولت مند ڈیوکوں اور بوڑھے "نوابوں" سے ملتی بڑی بڑی دعوتوں میں شریک ہوتی اور اسے شادی کے بے شمار پیغامات مل رہے تھے۔ وہ جوان تھی' خوبصورت تھی' دولت مند تھی اور سب سے بڑی بات یہ کہ بے حد معصوم اور پاکیزہ نظر آتی تھی۔

"ہر ایک سمجھتا ہے کہ تم نہ صرف آسان بلکہ مکمل ترین ہدف ہو" گنتھر ہنسا۔ امراء میں داخلے اور بڑے لوگوں سے ملاقاتوں کا انتظام اسی شخص نے کیا تھا۔ ٹریسی! تم نے اپنا ایک مقام بنا لیا ہے۔ سوسائٹی میں تم پوری طرح سے جم گئی ہو۔ اب فکر کی کوئی بات نہیں۔ ہر وہ چیز تمہارے پاس ہے جس کی آرزو کوئی بھی اس دنیا میں کرسکتا ہے۔"

اور یہ غلط نہ تھا۔ پورے یورپ کی سیف ڈپوزٹوں میں اس کا روپیہ رکھا ہوا تھا' لندن

PDF LIBRARY 0333-7412793

میں ایک گھر تھا' ہر وہ چیز جس کی اسے ضرورت تھی۔ ہر وہ چیز جو وہ چاہتی تھی۔ البتہ کوئی
ایسا ساتھ نہ تھا جو ان چیزوں میں اس کا برابر کا شریک ہوتا۔ بس یہی ایک کمی تھی۔ یعنی
کوئی جیون ساتھی نہ تھا۔

ٹریسی نے اپنی اس زندگی کے متعلق سوچا جو تقریباً اس کی ہو چکی تھی۔ یعنی وہ زندگی جو
ایک شوہر اور بچے کے ساتھ گزرتی۔ اب کیا دوبارہ یہ ممکن ہو سکے گا؟" وہ کبھی کسی مرد
کے سامنے یہ ظاہر نہ کر سکے گی کہ وہ حقیقت میں کون تھی اور نہ ہی وہ اپنے ماضی پر پردہ
ڈال کر جھوٹ کی زندگی بسر کر سکتی تھی۔ اس نے اتنے بہت سے کردار ادا کئے تھے کہ اب
وہ خود بھول چکی تھی کہ دراصل وہ کون تھی لیکن یہ وہ یقینی طور پر جانتی تھی کہ اب کبھی وہ
ایسی زندگی میں واپس نہ جا سکے گی جیسی کہ وہ اس دور سے پہلے گزار چکی تھی۔

"ٹھیک ہی بھئی۔" ٹریسی نے سوچا "دنیا میں بہت سے لوگ تنہا زندگی گزارتے ہیں۔
گنتھر سچ کہتا ہے۔ میرے پاس سب کچھ ہے۔

دوسرے دن شام کو وہ پارٹی دے رہی تھی۔

اس کی وینس سے واپسی کے بعد یہ پہلی پارٹی تھی۔

"کب سے انتظار تھا مجھے اس پارٹی کا" گنتھر نے اس سے کہا تھا "ٹریسی! تمہاری
پارٹیاں لندن میں سب سے زیادہ لاجواب ہوتی ہیں۔ کون کون آرہا ہے؟

"ہر کوئی ٹریسی نے اسے مطلع کیا۔

اور "ہر کوئی" میں ایک ایسا زائد مہمان تھا جسے ٹریسی نے مدعو نہ کیا تھا۔ اور نہ ہی
جس کی اسے توقع تھی۔

ٹریسی نے ایک خوبصورت او جوان وارثہ بیرونس ہاورتھ کو مدعو کیا تھا۔ اسے آتے دیکھ
کر ٹریسی اس کے استقبال کو لپکی لیکن قریب پہنچتے ہی اس کے پیر زمین پر گڑ گئے۔

بیرونس کے ساتھ جو آدمی آیا تھا وہ کوئی اور نہیں جیف اسٹون تھا۔

ٹریسی ڈارلنگ! میں سمجھتی ہوں کہ تم ان کو نہیں جانتیں۔ یہ ہیں مسٹر اسٹون جیف
اور! یہ ہیں مسز ٹریسی وٹسنی' ہماری میزبان"

ٹریسی مسکرائی۔ اس کی یہ مسکراہٹ مردہ سی تھی۔

"کیسے ہیں آپ مسٹر اسٹون؟"

جیف نے ٹریسی سے مصافحہ کیا اور اس کا ہاتھ ضرورت سے زیادہ دیر تک پکڑے
رکھا۔

"مسز ٹریسی وٹسنی؟" وہ بولا "بے شک میں آپ کے شوہر کا دوست تھا۔ ہندوستان
میں ہم دونوں ساتھ تھے"

"کیسا عجیب اتفاق۔ ہے نا؟" بیرونس نے خوش ہو کر کہا۔

"لیکن انہوں نے کبھی آپ کا ذکر نہیں کیا" ٹریسی نے سرد مہری سے کہا۔

"واقعی؟ تعجب ہے۔ بے حد دلچسپ آدمی تھے وہ' آپ کے شوہر۔
بہرحال آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی "اس کی آواز اس کی مسکراہٹ گویا ٹریسی کو
چیلنج دے رہی تھی" اب ہم ملتے ہی رہا کریں گے" وہ بولا
اور وہ بیرونس کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھ گیا۔

دوسرے دن صبح ہیروڈ اسٹور کی لفٹ میں ٹریسی کی مڈبھیڑ جیف سے ہو گئی۔

اسٹور میں خریداروں کی بھیڑ تھی ٹریسی دوسری منزل پر سے لفٹ میں سے باہر آئی اور
لفٹ میں سے باہر نکل کر وہ جیف کی طرف گھوم گئی اور صاف اور بلند آواز میں اس سے
کہا۔

"ارے ہاں۔ وہ بدچلنی کے الزام میں جو تم ماخوذ کئے گئے تھے تو اس سے بری کیسے
ہوئے؟

لفٹ کا دروازہ بند ہو گیا اور جیف نے اپنے آپ کو ان لوگوں کے درمیان کھڑے پایا
جو نفرت' حقارت' غصے اور شک سے اسے گھور رہے تھے۔

اس رات ٹریسی اپنے بستر میں لیٹی جیف کے مطابق سوچ رہی تھی اور ہنس رہی تھی۔
دلفریب آدمی تھا۔ بڑا بدمعاش تھا لیکن پیارا تھا۔ من موہن قسم کا۔ ٹریسی سوچنے لگی
کہ بیرونس ہاورتھ سے اس کے تعلقات کس قسم کے تھے۔ اور وہ جانتی تھی کہ اس کے

PDF LIBRARY 0333-7412793

تعلقات بیرونس سے کیسے تھے۔

میں اور حیف ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں" وہ دل میں بولی۔

وہ یقینی طور سے جانتی تھی کہ وہ اور حیف کبھی سکون سے نہ رہ سکیں گے اور نہ ہی اپنا گھر بسا سکیں گے کیونکہ جو زندگی وہ گزار رہے تھے اس میں سنسنی تھی' نشہ تھا ہیجان تھا اور سب سے بڑی بات یہ کہ زبردست کمائی تھی اس میں۔

حیف کو ذہن سے جھٹک کر وہ اس کام کے متعلق سوچنے لگی جو اسے اب کرنا تھا۔ یہ کام فرانس کے جنوب میں ہونا تھا اور اس دفعہ خطرہ اور مقابلہ سخت تھا کیونکہ گنتھر نے اسے بتایا تھا کہ پولیس عورتوں کی ایک ٹولی کی تلاش میں تھی۔ اور پھر اپنے ہونٹوں پر تبسم لئے وہ نیند کی وادیوں میں کھو گئی۔

پیرس میں' اپنے ہوٹل کے کمرے میں دانیال کوپر بیٹھا وہ رپورٹ دیکھ رہا تھا جو انسپکٹر آندرے تریگنان نے اسے دی تھی۔

اس وقت صبح کے چار بجے تھے اور دانیال کوپر پچھلے کئی گھنٹوں سے رپورٹ میں درج چوری اور ڈاکہ زنی کے خیالی واقعات کے عجیب و غریب منصوبے پر غور کر رہا تھا اور ان کا تحلیل کر رہا تھا۔ ان میں چند وارداتوں سے تو کوپر واقف تھا لیکن بقیہ اس کے لئے نئی تھیں۔ جیسا کہ انسپکٹر آندرے نے کہا تھا کہ جن لوگوں کو لوٹا گیا تھا۔ "بگلا بھگت" تھے۔ بے حد دولت مند' بظاہر شریف' بہ باطن بدمعاش' غریبوں کا خون چوسنے والے۔

چنانچہ ظاہر ہوا کہ اس ٹولی کی ہر عورت اپنے آپ کو رابن ہوڈ سمجھتی ہے" کوپر نے سوچا۔

وہ رپورٹ تقریب قریب دیکھ چکا تھا۔ اب صرف تین رپورٹیں باقی رہ گئی تھیں۔

میں سب سے اوپر والی رپورٹ پر "برسیل" لکھا ہوا تھا۔ کوپر نے اس کا پتا کھولا' رپورٹ پر سرسری نظر ڈالی بیلجئن کے دلال مسٹر وان روسن کی دیواری تجوری میں سے بیس لاکھ کی قیمت کے زیورات سے چرائے گئے تھے۔ اور یہ دلال وان روسن نے ا!

PDF LIBRARY 0333-7412793

رہن سے کسی قسم کا زبردست مالی گھٹالا کیا تھا۔

یہ دلال خاندان چھٹیاں منانے کہیں گیا ہوا تھا اور مکان خالی پڑا ہوا تھا۔ اور .....

یکایک کوپر کی نگاہ اس صفحہ کی ایک خاص تفصیل پر پڑی جس نے اس کے دل کی دھڑکنیں تیز کر دیں۔

اس نے پہلی ہی نظر سے رپورٹ کو دوبارہ پڑھنا شروع کیا۔ چور نے خطرے کی گھنٹی کو کسی ترکیب سے بیکار کر دیا تھا۔ اور جب پولیس وہاں پہنچی تو ایک عورت نے دروازہ کھولا جس نے شب خوابی کا بے حد باریک لباس پہن رکھا تھا' جس کے بال ٹوپی سے ڈھکے ہوئے تھے اور جس نے اپنے چہرے پر کولڈ کریم پوت رکھی تھی۔ اس نے اپنے آپ کو وان روسن کی مہمان بتایا۔ پولیس نے اس کی اس بات کو' بلکہ ہر بات کو سچ تسلیم کر لیا اور جب تک وہ مکان مالک سے اس کی تصدیق کرتے' وہ عورت اور زیورات غائب ہو چکے تھے۔

کوپر نے رپورٹ رکھ دی ہے چوری بالکل ویسی ہی تھی جیسی کہ ٹریسی دھٹسنی نے لوئس...... بالی کے گھر پر کی تھی۔

"منطق۔ منطق۔ منطق" اس نے سرہلایا۔

انسپکٹر آندرے کی قوت برداشت جواب دینے لگی تھی۔

"یہ تو میں نہیں کہتا کہ آپ کا خیال احمقانہ ہے لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ بالکل غلط ہے۔ یہ سارے کام' یہ سارے جرائم ایک عورت کے ہو ہی نہیں سکتے اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ نہیں ہیں۔"

"یہ معلوم کرنے کا ایک طریقہ ہے" دانیال کوپر نے کہا۔

"کیسے؟"

"اس قسم میں جتنی چوریاں فٹ بیٹھتی ہیں ان میں کی چند آخری چوریوں' ڈاکوں' اور دھوکے بازیوں کے ٹھیک ٹھیک محل وقوع اور صحیح تاریخوں کی کمپیوٹر رپورٹ مجھے چاہئے۔"

"یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے لیکن....؟"

"دوم۔ مجھے ان تمام امریکن سیاہ عورتوں کی آمدورفت کی مکمل رپورٹ چاہئے جو اس دن، جس دن ارتکاب جرم ہوا، ان شہروں میں مقیم تھیں۔ یہ ممکن ہے کہ وہ چور عورت جعلی پاسپورٹ استعمال کرتی ہوگی کبھی کبھی. لیکن اس کے بھی امکانات ہیں کہ وہ اپنی اصل شناخت سے بھی کام کرتی ہوگی، اکثر و بیشتر"

انسپکٹر آندرے سوچ میں پڑ گیا۔

"میں آپ کے طریقہ کار اور منطق کو سمجھنے لگا ہوں، جناب"

"اس گھناؤنے شخص کی خود اعتمادی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے" وہ دل میں بولا "خدایا! اس مردود کا خیال ایک دم غلط ہو، اسے ناکامی ہو۔"

لیکن اس نے دانیال کوپر کے سامنے کمر سے ذرا خم ہو کر کہا۔

"اچھی بات ہے۔ میں چکر چلا دیتا ہوں۔"

اس سلسلے کی پہلی چوری اسٹاک ہوم میں ہوئی تھی۔

سویڈن کی انٹرپول ..... شاخ نے اس ہفتے میں اسٹاک ہوم میں مقیم امریکی سیاحوں کی فہرست تیار کر کے روانہ کردی۔ عورتوں کے ناموں کی یہ فہرست کمپیوٹر میں داخل کردی گئی دوسرا شہر، جہاں ایسی ہی واردات ہوئی تھی، ملان تھا وہاں مقیم امریکی سیاح عورتوں کی فہرست اسٹاک ہوم کی موجود عورتوں کی فہرست سے ملائی گئی۔ دونوں فہرستوں میں پچپن ۵۵ عورتوں کے نام ایسے تھے جو مشترکہ تھے۔ یعنی وہ پچپن عورتیں چوری والے دن ان شہروں میں مقیم تھیں۔ اب تیسری چوری جو آئرلینڈ میں ہوئی تھی اس کی تاریخ میں وہاں موجود امریکن سیاح عورتوں کی فہرست چیک کی گئی۔ پچپن ناموں میں سے ۸ نام ایسے مل گئے جو آئرلینڈ والی فہرست میں شامل تھے۔

سرفہرست جو نام تھا وہ تھا۔ ٹریسی وھٹسنی۔

آخر کار ٹھوس بنیاد مل گئی تھی کام کرنے کے لئے چنانچہ انٹرپول کی مشینری حرکت میں آگئی۔ انٹرپول سے سبھی ممبران ملک کو ٹریسی وھٹسنی کے متعلق آگاہ کردیا گیا۔ اب وہ جس ملک میں بھی جائے گی، وہاں ایئرپورٹ پر اترتے ہی اس پر نگاہ رکھی جائے گی دانیال کوپر کی

PDFLIBRARY 0333-7412793

اطلاع پر ٹریسی کی تصاویر لوسیانہ کے بندی خانے سے حاصل کر کے سب کو "ٹیلی نوٹو" کے ذریعہ بھیج دی گئی۔

کوپر نے اپنی کمپنی کے ہیڈ کوارٹر فون کر کے ان کو ہدایت کی کہ وہ لوگ ٹریسی ڈھٹسنی کے متعلق جو معلومات ملے آگے بھیج دیں۔ جب وہ بندی خانے میں بند ہوئی تھی اور جب رہا ہوئی تھی۔ دونوں بار اس کی تصویر اور اس پر مضامین اخبارات میں چھپے تھے۔ اس کی رہائی کے وقت ٹی وی پر اس کو دکھایا گیا تھا اور اس پروگرام کے وڈیو ٹیپ بھی کوپر نے طلب کروائے۔

دانیال کوپر کو پہلے ٹریسی وھٹسنی سے سرسری سی دلچسپی تھی لیکن اب وہ اس لئے "اہم" بلکہ "مرکز عمل" بن گئی تھی۔ اس نے ٹریسی کے فوٹو اپنے پیرس کے ہوٹل کے، جس میں وہ مقیم تھا، چھوٹے سے کمرے کی دیواروں پر "ٹیپ" سے چپکا دیئے۔ اور اس کے متعلق اخباروں کی ساری رپورٹیں پڑھ لیں۔ وہ ایک وڈیو کیسٹ پلیئر کرائے کا لے آیا اور اس کی سزا کے بعد کی اور اس کے رہا ہونے کی ٹیلی ویژن خبروں کی کیسٹ بار بار لگائی اور ہر بار یہ تصویریں اس نے زیادہ سے زیادہ غور سے دیکھیں۔

وہ اپنے ہوٹل کے اندھیرے کمرے میں مسلسل کئی گھنٹوں تک .یسماٹریسی کی یسٹ فلم دیکھتا رہا اور اس کا "یونہی" شک۔ ٹھوس یقین میں تبدیل ہوگیا۔

"تو آپ ہی اکیلی چور عورتوں کی ٹولی ہیں مس وھٹسنی" اس نے اونچی آواز میں اسکرین پر ہنستی ہوئی ٹریسی سے کہا۔

اور اس نے ایک بار پھر ٹیپ پلٹ کر دوبارہ دیکھنا شروع کردیا۔

ہر سال ماہ جون کے پہلے سنیچر کو کونٹ دی ماتگنی ایک زبردست "بال رقص" کا اہتمام کرتے تھے یہ "خیراتی رقص" ہوتا تھا جس کی کل آمدنی پیرس میں واقع بچوں کے اسپتال کو دے دی جاتی تھی۔ اس کا ٹکٹ بھی بڑا بھاری ہوتا تھا۔ یعنی ایک ہزار ڈالر فی کس اور "سماج کے بڑے بڑے ستون" اس رقص میں شریک ہونے کے لئے دنیا کے ہر گوشے سے بذریعہ ہوائی جہاز پرواز کرکے آتے تھے۔

کیپ دی اینٹ' میں واقع کونٹ کی حویلی کا شمار فرانس کی قابل دید حویلیوں میں ہوتا تھا۔ ہموار میدان اور مہارت سے لگائے ہوئے باغات بے حد خوبصورت تھے اور عمارت پندرھویں صدی کی تھی۔ بڑا ہال روم اور چھوٹا ہال روم فوق البھڑک لباسوں میں ملبوس مہمانوں اور صاف ستھری وردیوں میں ملبوس ملازموں سے بھرا ہوا تھا اور یہ ملازم جاموں کی طرح مسلسل گردش میں تھے۔ شامپین سے لبریز جام مہمانوں کی خدمت میں پیش کر رہے تھے۔ کھانے کی بڑی بڑی میزیں لگادی گئی تھیں جن پر چاندی کے جگمگاتے ہوئے برتن..... یعنی پیالے' قابیں' طشتریاں اور چمچے وغیرہ سجا دیئے گئے تھے۔

سفید لباس میں ملبوس ٹریسی' جو حور سے زیادہ خوبصورت معلوم ہوتی تھی اور جس نے بالوں میں ہیرے کی پن لگا رکھی تھی' میزبان کونٹ دی ماتگنی کے ساتھ رقص کر رہی تھی۔

کونٹ کی عمر پینسٹھ سے تجاوز کر چکی تھی اور وہ ناٹے قد کا دبلا پتلا اور نفیس سا آدمی تھا اور رنڈوا تھا۔

"بچوں کے اسپتال کی امداد کے نام سے جو دعوت رقص یہ کونٹ دیتا ہے نا وہ ایک ڈھونگ ہے" گنتھر ہرٹوگ نے ٹریسی سے کہا تھا "آمدنی کا صرف دس فیصد روپیہ اسپتال کو جاتا ہے اور نوے فیصد کونٹ کی جیب میں"

"بہت عمدہ رقص کرتی ہیں ڈچس" کونٹ نے کہا۔

ٹریسی مسکرائی اور بولی "وہ تو اس لئے کہ میرا ہم رقص بہت اچھا رقص کر رہا ہے"

"یہ کیسے ہوا ڈچس کہ آپ کی اور میری ملاقات پہلے نہ ہوئی؟"

"میں جنوبی امریکہ میں رہتی تھی" ٹریسی نے جواب دیا "توبہ توبہ اس سے تو بہتر یہ کہ

PDF LIBRARY 0333-7412793

آدمی جنگل میں رہ لے"

"وہاں کیوں؟"

"برازیل میں میرے شوہر کی چند دکانیں ہیں"

"او ہو! اور آپ کے شوہر۔ نہیں ہیں آج شام؟"

"نہیں۔ بدقسمتی سے انہیں کاروبار کے سلسلے میں برازیل میں ہی رہنا پڑا ہے۔"

"بدقسمتی ان کی اور خوش قسمتی میری" اور بڈھے کونٹ کے بازو کا حلقہ ٹریسی کی کمر کے گرد ذرا تنگ ہوگیا "ڈچس! میں اس مبارک گھڑی کا بے قراری سے انتظار کر رہا ہوں جب ہم دونوں بہت گہرے دوست بن جائیں گے۔"

"میں بھی اس گھڑی کی منتظر ہوں"

اور رقص کرتے کرتے کونٹ کے شانوں پر سے ٹریسی نے دیکھا تو یکایک اس کی نظر جیف اسٹون پر پڑی وہ کالے بالوں والی گداز بدن والی حسینہ کے ساتھ رقص کر رہا تھا اور وہ جیف سے یوں لپٹی ہوئی تھی جیسے اس پر کسی اور کا حق نہیں اور یہ کہ وہ پورے کا پورا اس کا' صرف اس کا ہے۔"

عین اسی وقت جیف نے بھی ٹریسی کی طرف دیکھا اور معنی خیزی سے مسکرایا۔

"سالا حرامی۔ مسکرا رہا ہے" ٹریسی نے سوچا۔

پچھلے دو ہفتوں میں ٹریسی نے دو چوریوں کا بے حد کامیاب پلان بنایا تھا۔ پہلے مکان میں اس نے نقب لگائی اور تجوری کھولی۔ اور اس نے دیکھا کہ اس کی ساری محنت بے کار ہی گئی کیونکہ تجوری خالی تھی۔

جیف اس سے پہلے ہی وہاں پہنچ کر ہاتھ صاف کر گیا تھا۔

دوسرے موقع پر ٹریسی صحن طے کرکے مکان کی طرف بڑھ رہی تھی کہ یکایک اس نے کار اسٹارٹ ہوتے جانے کی آواز سنی اور دوسرے ہی لمحہ ایک کالے رنگ کی کار "زن" سے اس کے قریب سے نکلی چلی گئی اور ٹریسی نے دیکھا کہ یہ کار جیف ڈرائیو کر رہا تھا۔ دوسری دفعہ بھی وہ بازی لے گیا تھا۔ یہ شخص ٹریسی کو اشتعال دلا رہا تھا۔ "اور اب یہ حرامی

یہاں، اس گھر میں آمرا ہے جس میں میں ڈاکہ ڈالنا نہیں چاہتی ہوں" ٹریسی نے سوچا۔

جیف اور اس کے کالے بالوں والی ہم رقص ناچتے ہوئے قریب آگئے اور جیف نے مسکرا کر کہا۔ "شام بخیر کونٹ"

"او۔ ہو۔ جیفری؟ شام بخیر" کونٹ نے مسکرا کر جواب دیا۔ سچ مچ بہت خوشی ہوئی مجھے کہ آپ آگئے"

"ایسی شاندار پارٹی میں کیسے چوک سکتا تھا کونٹ۔ اور پھر جیف نے اس گداز بدن والی عورت کی طرف آنکھوں سے اشارہ کیا جو اس کی بانہوں میں سے چھلکی پڑ رہی تھی۔ یہ ہیں مس والیس۔ اور آپ ہیں کونٹ دی ماٹگنی"

"بہت خوب" اور پھر کونٹ نے ٹریسی کی طرف اشارہ کیا یہ ہیں ڈچس دی لاروسہ"

"دی لاروسہ ..... ایں! ..... دی لاروسہ" جیف کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔

موسیقی تھم گئی۔ کونٹ نے معذرت کرتے ہوئی ٹریسی سے کہا۔ "ڈچس۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو اب مجھے میزبانی کے چند فرائض انجام دینے ہیں" اس نے ٹریسی کا ہاتھ دبایا "یہ نہ بھولنا کہ آپ کو میری میز پر بیٹھنا ہے"

کونٹ کے چلے جانے کے بعد جیف نے اپنی ساتھی سے کہا۔

"حورمن! تم نے اپنے بیگ میں اسپرین رکھ لی ہے۔ ہے نا؟ زحمت تو ہوگی لیکن ایک گولی لادو مجھے سر میں سخت درد ہے۔"

"آ کیسے۔ یہ سر میں درد ہوگیا؟" جیف کی ساتھی نے ایک دم سے پریشان ہو کر کہا "میں ابھی آئی اسپرین کی گولی لے کر"

ٹریسی اسے جاتے دیکھتی رہی اور جیف نے اس سے پوچھا۔ ہاں تو ڈچس! کیسا چل رہا ہے آپ کا کاروبار؟"

"اس سے تمہیں کیا واسطہ؟"

"واسطہ ہے بھئی۔ بلکہ مجھے تو اتنی فکر ہے تمہاری کہ میں ایک بے حد اہم اور عمدہ

PDF LIBRARY 0333-7412793

مشورہ دینا چاہتا ہوں تمہیں ..... اس حویلی کو لوٹنے کی کوشش نہ کرنا"

"کیوں؟ یہ نیک کام تم کرنا چاہتے ہو؟"

جواب میں وہ ٹریسی کا ہاتھ پکڑ کر اسے اس جگہ لے آیا جہاں مہمان نہ تھے۔ البتہ ایک شخص اندھا دھند پیانو بجا رہا تھا۔

پیانو کی آواز میں صرف ٹریسی ہی جیف کی آواز سن سکتی تھی۔

"سچ تو یہ ہے کہ بقول تمہارے یہ نیک کام کرنے کا میرا ہی ارادہ تھا لیکن یہ بے حد خطرناک ہے" جیف کا لہجہ سخت سنجیدہ تھا "یہ کوشش مت کرنا"

"کیوں؟"

"اول تو اس لئے کہ تم یہاں سے زندہ نہ جاسکو گی۔ رات کے وقت ایک خونخوار کتا چھوڑ دیا جاتا ہے۔"

ٹریسی بڑے غور سے اس کی باتیں سننے لگی۔ بلاشبہ جیف کونٹ کی حویلی میں لوٹ چلانے کا ارادہ کر رہا تھا۔

"ہر کھڑکی اور ہر دروازے میں بجلی کے تار لگے ہوئے ہیں۔ ساری کی ساری خطرے کی گھنٹیاں براہ راست پولیس اسٹیشن سے جڑی ہوئی ہیں۔ اور یہ فرض محال اگر تم حویلی میں گھسنے میں کامیاب بھی ہوگئیں پھر پوری عمارت نظر نہ آنے والے بجلی کے سرخ کرنوں سے معمور ہے۔ اور یہ کرنٹ ایک دوسرے کو قطع کرتے ہوئے گزرتے ہیں۔"

"یہ سب میں جانتی ہوں"

"تو پھر یہ بھی جان لو کہ جب تم ان نظر نہ آنے والے کرنٹ میں قدم رکھو گی تو الارم نہیں بجیں گے۔ بلکہ اس وقت بجیں گے جب تم ان کی زد سے باہر ہو گی یعنی ان نظر نہ آنے والی برقی شعاعوں میں قدم رکھتے وقت نہیں بلکہ ان میں سے قدم باہر نکالتے وقت الارم بجنے لگتے ہیں۔ چنانچہ بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے اگر یہ ان برقی شعاعوں کی روبند کر دی جائے"

یہ ٹریسی نہ جانتی تھی۔ لیکن اسے کیسے معلوم ہوا؟

"یہ سب باتیں تم مجھ سے کیوں کر رہے ہو؟" ٹریسی نے پوچھا۔

وہ مسکرایا اور ٹریسی نے دل ہی دل میں اعتراف کیا کہ وہ پہلے کبھی ایسا "دل لوٹ لینے والا" معلوم نہ ہوا تھا۔

"ڈچس! سچ مچ میں نہیں چاہتا کہ تم پکڑی جاؤ۔" بلکہ میں چاہتا ہوں کہ تم میرے قریب ہی رہو....."

"شکریہ"

"جانتی ہو ٹریسی کہ ہم دونوں بہت اچھے دوست بن سکتے ہیں۔"

"تمہارا یہ خیال غلط ہے" ٹریسی نے کہا اور دیکھا کہ جیف کی ساتھی تیز تیز قدم اٹھاتی ان کی طرف آ رہی تھی"۔ لو۔ تمہاری اچھی دوست آ رہی ہے۔ اچھا بھئی۔ مزے کرو۔"

اور ٹریسی نے جاتے جاتے جیف کی ساتھی کو کہتے سنا۔

"یہ لو۔ میں شامپین بھی لے آئی ہوں کہ تم گولی اس سے نگل سکو۔ چہ۔ ہا۔ یہ سر کا درد کہاں سے آ گیا بے وقت؟"

ڈنر کے بعد کونٹ مانگنی ٹریسی کی طرف گھوم گیا "ڈچس!" آپ نے کہا تھا کہ آپ میری چند پینٹنگز دیکھنا چاہتی ہیں۔ تو کیا آپ وہ اس وقت دیکھنا پسند فرمائیں گی؟

"ضرور۔ ضرور" ٹریسی نے کہا۔

کونٹ کی حویلی کی پکچر گیلری کیا تھی اس کا ذاتی عجائب گھر تھا جو مشہور ترین قدیم و جدید مصوروں کے شاہکاروں سے پُر تھا۔ لمبا کمرہ مسحور کن رنگوں اور ..... لافانی مصوروں کی لافانی اصلی تصویروں سے جیسے دہک رہا تھا اور ان شاہکاروں کی قیمت کا اندازہ لگانا ناممکن تھا۔ بس یوں سمجھئے کہ بیش بہا خزانہ تھا۔

"میرے خدا! کیا قیامت کا ذخیرہ ہے۔" وہ بولی "یقین ہے کہ آپ نے اس کی حفاظت کا سخت انتظام کیا ہوگا"

کونٹ فخر اور یقین سے مسکرایا۔

"تین موقعوں پر چوروں نے میرے خزانے چرانے کی کوشش کی۔ ایک چور کا حلقوم

PDF LIBRARY 0333-7412793

میری کتے نے ادھیڑ کر اسے جہنم واصل کر دیا۔ دوسرے کے ہاتھ کاٹ دیئے گئے اور تیسرا عمر قید کی سزا بھگت رہا ہے۔ ڈچس! مائی ڈیئر! یقین کرو کہ میری یہ حویلی ناقابل تسخیر قلعہ ہے۔"

"ہائے۔ اب مجھے اطمینان ہوا ورنہ بڑی فکر لگ گئی تھی مجھے تو"

باہر یکایک تیز روشنی کا جھماکا ہوا۔

"اے لو۔ آتش بازی شروع ہو گئی ہے" کونٹ بولا "آؤ چلیں۔ مجھے یقین ہے ڈچس آپ محفوظ ہوں گی اس سے"

اس نے ٹریسی کا نرم و نازک ہاتھ اپنے سوکھے مارے ہاتھ میں لے لیا اور اسے آہستہ آہستہ ہلاتا ہوا پکچر گیلری سے باہر لے آیا۔

آتش بازی کا تماشہ ایک گھنٹے تک ہوتا رہا اور سارے ہی مہمان اور میزبان بھی اس طرف متوجہ رہے اور اس موقع سے فائدہ اٹھا کر ٹریسی نے موقع محل کا تمہیدی معائنہ کر لیا۔

معلوم ہوا کہ جیف نے جو کچھ کہا تھا وہ صحیح تھا۔ یہاں کامیاب نقب کے امکانات نہ ہونے کے برابر تھے۔ بلکہ سراسر ناممکن تھے۔ لیکن یہ چیلنج تھا جو ٹریسی کے لئے ناقابل برداشت تھا۔ اس کی مشکل پسند طبیعت یہاں کے جان لیوا خطرات سے کھیلنے کے لئے اسے ابھار رہی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ پہلی منزل کی کونٹ کی خواب گاہ میں بیس لاکھ ڈالر کے جواہرات تھے اور نصف درجن کے قریب شاہکار تصویریں تھیں۔

"حویلی خزانہ گھر ہے۔" گنتھر ہرٹوگ نے اس سے کہا تھا "اور اس کی حفاظت کا انتظام بھی ایسا ہی ہے جیسے کہ کسی سرکاری خزانے کا کیا جاتا ہے۔ چنانچہ جب تک تم احمق پروف اور خطرات پروف۔ تدبیر نہ سوچ لو تب تک کوئی عملی قدم نہ اٹھانا۔"

"تدبیر تو میں نے سوچ لی ہے" ٹریسی نے آتش بازی کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے سوچا۔

"اب یہ احمق پروف اور خطرات پروف ہے یا نہیں یہ مجھے کل معلوم ہو جائے گا۔"

دوسری رات اندھیری' بادلوں بھری اور بے حد سرد تھی۔ اور حویلی کی دیواریں اندھیری اور سرد رات میں کچھ زیادہ ہی خوفناک اور دہشتناک معلوم ہو رہی تھیں۔ ... نے کالی پوشاک' کالے دستانے اور ربڑ کے کالے جوتے پہن رکھے تھے اور شانے ... چرمی بیگ لٹکا رکھا تھا۔

اس نے حویلی کی کالی' بلند اور خوفناک دیواروں کی طرف دیکھا تو غیر ارادی ... اسے لوسیانہ کے بندی خانے کی دیواریں یاد آگئیں۔ وہ بے اختیار کانپ گئی چاروں ... پتھر کی فصیل تھی جس نے پوری جائیداد کو اپنی آغوش میں لے کر محفوظ کر دیا تھا ... کرائے کی وین کو سنگین فصیل کے متوازی ڈرائیو کرتی ہوئی حویلی کے عقب ... آئی تھی۔ دیوار کے دوسری طرف سے غرانے کی آواز آرہی تھی جو بلند ہوتے ... بھونکنے میں تبدیل ہو گئی تھی اور یہ آواز ایسی خوفناک تھی کہ بدن کے رونگٹے ... ہوجاتے تھے اور ساتھ ہی حویلی کے احاطے میں کتے نے ایک زبردست چھلانگ لگا ... اور حملہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ اور ٹریسی نے اس دوربین میں کتے کے ... قدوقامت اور خونی دانتوں کی تصویر دیکھ کر سرہلایا۔ اور پھر اس نے' ٹریسی نے' ... بیٹھے ہوئے کسی آدمی سے آہستہ سے کہا۔

"ہاں۔ اب"

اور وین کا دروازہ کھول کر ادھیڑ عمر کا ایک دبلا پتلا آدمی باہر آگیا۔ اس نے ... لباس پہن رکھا تھا اور اس کی پشت پر ایک تھیلا بندھا ہوا تھا وہ وہ شخص اپنی گود میں ... اور دوربین لئے ہوئے تھا۔ یہ کتیا تھی۔ حویلی کا کتا موسم میں آیا ہوا تھا۔ چنانچہ ... اس کا بھونکنا خوفناک غراہٹ میں اور غراہٹ کتیا کو بلانے والی "ٹوں۔ ٹوں" اور "اوں" میں تبدیل ہو گئی

کتیا کو اٹھا کر وین کی چھت پر پہنچانے میں ٹریسی نے اس آدمی کا ہاتھ بٹایا۔ ... چھت حویلی کی دیوار جتنی ہی' اونچی تھی' تقریباً۔

اور ان دونوں نے مل کر کتیا کو اس طرح اچھال دیا کہ وہ دیوار کے دوسری ...

PDF LIBRARY 0333-7412793

حویلی کے صحن میں دھپ سے جاگری۔

فوراً ہی کتا اور کتیا ایک دوسرے کی طرف زور سے ایک دفعہ بھونکے' پھر "سوں سوں سونگھنے کی آواز سنائی دی' ایک ہلکی سی کوں۔ کوں" اور پھر کتوں کے بھاگنے کی آواز آئی۔ اور اس کے بعد خاموشی چھا گئی۔

ٹریسی اپنے حلیف کی طرف گھوم گئی۔ "آؤ..... چلیں"

اس آدمی نے سرہلایا۔ اس کا نام ژاں لوئی تھا۔ وہ ایک چور تھا جس کی زندگی کا زیادہ تر حصہ جیل میں گزرا تھا۔ وہ ہوشیار نہ تھا لیکن تالے کھولنے اور الارم بند کرنے میں اپنا ثانی نہ رکھتا تھا۔ اور اس کام کے لئے بے حد مناسب آدمی تھا۔

وہ دونوں وین کی چھت پر تھے' گاڑی انہوں نے دیوار سے لگا کر کھڑی کی تھی' قدم بڑھا کر دیوار کی چوٹی پر پہنچ گئے۔ ٹریسی نے رسیوں کی سیڑھی کھولی اور دیوار کی چوٹی سے دوسری طرف لٹکا دی۔ اور وہ دونوں دوسری طرف گھاس کے قطعہ پر اتر گئے۔

حویلی گزشتہ شام سے بالکل ہی مختلف معلوم ہوتی تھی۔ کل شام اس جگہ روشنیوں کا طوفان اور مہمانوں کا سیلاب آیا ہوا تھا۔ لیکن اس وقت ہر طرف اندھیرا' خاموشی اور ویرانی تھی۔

ژاں لوئی ٹریسی کے پیچھے چل رہا تھا۔ وہ بار بار گردن گھما کر عقب میں خوفزدہ نظر ڈال لیتا تھا۔ کہ خونی کتا کہیں آتو نہیں رہا۔

عمارت صدیوں پرانی عشق پیچاں کی بیلوں سے ڈھنکی ہوئی تھی جو دیواروں سے لپٹ کر چھت تک چلی گئی تھیں۔ گزشتہ شام ہی ٹریسی نے ان بیلوں کی مضبوطی سرسری طور سے آزمائی تھی۔ اب وہ ایک بیل سے لٹک گئی اور بیل نے اس کا پورا بوجھ سہار لیا وہ بیل پکڑ کر اوپر چڑھنے لگی۔ وہ بار بار نیچے اور ادھر ادھر دیکھ لیتی تھی۔ کتے کا کہیں پتہ نہ تھا۔

"خدا کرے کہ کتے اور کتیا کے پیار کا سلسلہ طویل ہوجائے" اس نے دل ہی دل میں دعا مانگی۔

چھت پر پہنچ کر اس نے لوئی کو اشارہ کیا اور جب تک وہ بھی چھت پر نہ پہنچ گیا وہیں کھڑی رہی ٹریسی نے پنسل ٹارچ جلائی اور اس کی بے حد پتلی، سوئی جتنی، روشنی میں دیکھا کہ چھت میں شیشے کا روشن دان تھا جو نیچے سے مقفل تھا۔

ٹریسی نے لوئی کی طرف دیکھ کر سر ہلایا۔ موخرالذکر نے اپنی پیٹھ کے تھیلے سے شیشہ کاٹنے کا اوزار برآمد کیا اور اکڑوں بیٹھ کر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ ایک منٹ سے بھی کم وقت میں وہ شیشہ کاٹ کر الگ کر چکا تھا۔

اب ٹریسی نے اندر دیکھا تو پتہ چلا کہ الارم کے تاروں کا پورا جالا تنا ہوا تھا تاروں کے اس جالے نے ان کا راستہ روک رکھا تھا۔

"اس کا کر سکتے ہو کچھ، لوئی؟" اس نے سرگوشی میں پوچھا۔

"یہ کچھ مشکل نہیں ہے" وہ بولا۔

اور اس نے اپنے تھیلے میں سے ایک فٹ لمبا تار نکال لیا جس کے دونوں سروں پر ایک ایک مگرمچھ کلمپ لگا ہوا تھا۔

اس نے آہستہ آہستہ چل کر الارم تاروں کا ابتدائی سر تلاش کر لیا، ا... کر الارم کے اختتامی سرے پر کلپ لگا دیا۔ ایک بار پھر اس نے پیٹھ کے تھیلے میں سے کر چھوٹا سا ٹکڑا نکالا اور بڑی احتیاط سے تار کاٹ دیا۔

ٹریسی تنے ہوئے اعصاب کے ساتھ الارم کے بج اٹھنے کی منتظر تھی مگر ایسی نہ ہوئی۔

لوئی اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔ "کہو کیسا رہا" وہ بولا

روشن دان میں سے نیچے اترنے کے لئے انہوں نے رسیوں کی دو سیڑھیاں استعمال کی۔ ابتدا اطمینان بخش ہوئی تھی اور وہ بغیر کسی حادثے کے اٹاری میں پہنچ گئے لیکن آگے جو کچھ تھا اس کا خیال کرتے ہی ٹریسی کا دل بری طرح سے دھڑکنے لگا۔ سرخ شیشوں والی دو عینکیں نکالیں اور ایک عینک لوئی کو دیتے ہوئے کہا۔

"لو لگا لو اسے۔"

اس چوری کا پلان بناتے وقت وہ خونی کتے کو ہٹانے کی تدبیر سوچ چکی تھی لیکن الارم کی سرخ غیبی شعاعوں کے مسئلے کا حل تلاش کرنا خاصا مشکل معاملہ ثابت ہوا تھا۔ جیف نے غلط نہ کہا تھا۔ پوری عمارت میں نظر نہ آنے والی شعاعوں کا جال بچھا ہوا تھا۔

اب اس نے کوشش کر کے اپنے دماغ پر سے خوف و تفکرات جھٹک دیئے کہ دھیان پہلے، صرف ایک مسئلے پر مرکوز کر سکے۔

جب آدمی برقی شعاعوں میں آجاتا ہے تو غیبی شعاعوں والا الارم اپنی "حس" کے ذریعے جسم کے درجہ حرارت کو محسوس کر کے بیدا ہو جاتا ہے۔

اس میں کل ایسی لگائی گئی ہے کہ چور کے تجوری کھولنے سے پہلے ہی گھنٹیاں بج اٹھتی ہیں اور ان گھنٹیوں کا کنکشن قریبی پولیس اسٹیشن سے ہوتا ہے اور پولیس کے آنے سے پہلے چور کو کچھ کرنے کا وقت ہی نہیں ملتا۔

"اور یہی اس الجھیڑے کی کمزوری ہے" ٹریسی نے فیصلہ کیا چنانچہ اب اسے کوئی ایسی تدبیر لگانی تھی جو الارم کو تجوری کے کھل جانے کے بعد خاموش رکھے اور اپنا پلان بنانے میں وہ تقریباً ساری رات اس کے بارے میں سوچتی رہی اور آخر کار صبح چھ بجے اس کا حل مل گیا تھا۔

اور اب اس نے سرخ شیشوں والی خاص عینک لگائی تو فوراً ہی پورا کمرہ بھیانک سرخ نظر آنے لگا۔ اٹاری کے دروازے کے سامنے ہی ٹریسی کو ایک سرخ شعاع دکھائی دی جو سرخ شیشوں کی عینک کے بغیر نظر نہ آتی تھی۔ "اس شعاع کے نیچے سے رینگ کر نکل جاؤ۔" ٹریسی نے لوئی سے کہا "لیکن بے حد احتیاط اور ہوشیاری سے سمجھ گئے؟"

وہ دونوں سرخ شعاع کے نیچے سے رینگ کر دوسری طرف پہنچ گئے اور اب وہ ایک اندھیری ڈیوڑھی میں تھے جو کونٹ دی ماٹگنی کی خواب گاہ تک جاتی تھی۔ ٹریسی ٹارچ جلا کر آگے چلی اور اس نے سرخ عینک میں سے دوسری شعاع دیکھی جو خواب گاہ کے دروازے کے سامنے تھی اور بہت نیچے تھی۔ اس کے نیچے سے بچ کر نکلنا ممکن نہ تھا۔ چنانچہ وہ فوراً جھکنے کے بعد اس پر پھلانگ گئی۔ لوئی نے اس کی تقلید کی۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

ٹریسی نے دیوار پر وہ روشنی گھمائی"

مصوروں کے شاہکار یکے بعد دیگرے روشنی میں آتے چلے گئے۔

ٹریسی نے دیوار پر سے سب سے قیمتی تصویر اتار کر فرش پر رکھ دی' اس کی پشت پر لگا ہوا پٹا الگ کیا۔ تصویر بڑی احتیاط سے فریم میں سے نکالی اور لپیٹ کر اس بیگ میں رکھ لی جو اس کے شانوں سے لٹک رہا تھا۔

اور اب صرف تجوری تک پہنچ کر اسے کھولنا اور مال نکالنا باقی رہ گیا تھا جو کمرے کے انتہائی سرے پر پردے پڑے ہوئے محرابی طاق میں تھی۔

ٹریسی نے پردہ ہٹایا اس محراب میں فرش سے چھت تک چار سرخ غیبی شعاعیں ایک دوسرے کو قطع کرتی ہوئی گزر رہی تھیں۔ ان میں سے کم سے کم ایک شعاع کو توڑے بغیر تجوری تک پہنچانا ممکن نہ تھا۔

"تمہیں بالکل ایسا ہی کرنا ہے جیسا میں کہوں" ٹریسی نے کہا۔

لوئی نے سر ہلایا۔ وہ دو قدم پیچھے ہٹ کر لوئی کے عین عقب میں جا کھڑی ہوئی اس نے اپنے بازو لوئی کی کمر میں ڈال دیئے اور اس کی کمر مضبوطی سے گرفت میں لے لی۔

"ہاں اب میرے ساتھ ساتھ قدم اٹھاؤ۔ پہلے دایاں پاؤں۔"

اور ان دونوں نے شعاعوں کی طرف پہلا قدم بڑھایا اور پھر دوسرا اور وہ شعاعوں کے مرکز میں' جہاں وہ متصل ہو رہی تھیں پہنچ گئے اور ٹریسی نے قدم روک لئے۔

"اچھا اب غور سے سنو لوئی۔ وہ بولی "اب تم سیدھے تجوری تک چلے جاؤ" "لیکن شعاعیں؟"

"فکر مت کرو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا"

اور ساتھ ہی اس نے دل میں کہا۔ "خدا کرے کہ یہ سب ٹھیک ہو جائے"

اور قدرے ہچکچاہٹ کے بعد لوئی قدم بڑھا کر سرخ شعاعوں کے باہر نکل گیا۔ طرف خاموشی طاری تھی۔ لوئی نے گردن گھما کر بڑی بڑی خوفزدہ آنکھوں سے ٹریسی طرف دیکھا۔

ان غبی شعاعوں کا الارم ایسا تھا کہ اس کی شعاعوں میں اگر کوئی آتا تو الارم بیدار ہوجاتا مگر بجتا جب' جب اس کی شعاعوں کی زد میں سے آدمی باہر نکلتا چونکہ ٹریسی اب بھی ان کی زد میں کھڑی رہی تھی اور صرف ژاں لوئی باہر گیا تھا لہٰذا الارم نہ بجا کیونکہ وہ اب بھی ٹریسی کے جسم کو اپنی زد میں محسوس کر رہا تھا۔

ژاں لوئی لپک کر تجوری کے قریب پہنچ گیا۔

ٹریسی بت کی طرح بے حرکت کھڑی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ اس کے جنبش کرتے ہی الارم بج اٹھیں گے۔

ٹریسی کنکھیوں سے دیکھ سکتی تھی کہ لوئی نے اپنے پیٹھ کے تھیلے میں سے چند اوزار نکالے اور تجوری کے ڈائل پر جھک کر کچھ کرنے لگا اور وقت جیسے تھم گیا۔

لوئی جیسے سخت سست بن گیا تھا۔ بے حد کاہلی سے کام کر رہا تھا کہ کسی طرح انجام تک پہنچتا ہی نظر نہ آتا تھا۔

ٹریسی کے دائیں پیر کی پنڈلی درد کرنے لگی اور پھر یہ درد ٹیسوں میں تبدیل ہو گیا۔ ٹریسی نے اپنے دانت بھینچ لئے۔ انگلی تک ہلانا خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔

"اب کتنی دیر" اس نے پوچھا..... "دس منٹ" لوئی بولا

لیکن ٹریسی کو تو ایسا معلوم ہوا جیسے وہ صدیوں سے وہاں کھڑی ہوئی ہے۔

اس کے دائیں پیر کے پٹھے اینٹھنے لگے تھے۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ وہ برداشت نہ کرسکے گی اور تکلیف سے چیخ اٹھے گی۔ وہ شعاعوں کے بیچ میں جیسے منجمد ہو گئی تھی شعاعوں نے اسے جیسے ٹانک دیا تھا۔

"کھل گیا" میرے خدا! "سب لے آؤں؟" لوئی نے پوچھا۔

"کاغذات نہیں۔ صرف جواہرات اور جتنی بھی نقدی اس میں ہے سب تمہاری ہے"

چند لمحوں بعد ہی وہ ٹریسی کی طرف واپس آ رہا تھا۔

"باپ رے!" وہ بولا "لیکن ان شعاعوں کو توڑے بغیر ہم یہاں سے نکلیں گے کیسے؟

PDF LIBRARY 0333-7412793

"ہم نہیں نکلیں گے" ٹریسی نے کہا۔ لوئی اس کی صورت تکنے لگا۔

"تم میرے آگے کھڑے ہو جاؤ" وہ بولی۔

سہا ہوا لوئی لرزتا ہوا قدم بڑھا کر شعاعوں میں آگیا۔ کچھ نہ ہوا۔

"اچھا..... اب ہم بہت آہستہ آہستہ' الٹے قدموں' کمرے سے باہر نکلیں گے۔"

"اور پھر؟" سرخ شیشوں کے پیچھے لوئی کی آنکھیں خوفناک حد تک پھیل گئیں تھیں۔

"اور پھر' میرے دوست' ہم بھاگ پڑیں گے"

وہ دونوں ایک ایک انچ کر کے قدم بہ قدم' الٹے پیروں' شعاعوں کے درمیان سے پردے کی طرف ہٹنے لگے جہاں سے شعاعوں کا یہ سلسلہ شروع ہوتا تھا۔

وہ وہاں پہنچ گئے ٹریسی نے گہرا سانس لیا۔

"اچھا۔" ٹریسی بولی "جب میں کہوں ..... ہاں اب .... تو ہم فوراً اسی راستے واپس جائیں گے جس راستے سے آئے ہیں۔"

لوئی نے تھوک نگل کر اپنا خشک حلق تر کیا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹریسی محسوس کر رہی تھی کہ لوئی کا دبلا پتلا جسم کانپ رہا تھا۔

"ہاں۔ اب" ٹریسی نے کہا۔ اور یکایک وہ گھوم کر دروازے کی طرف بھاگی۔ ژاں لوئی اس کے پیچھے تھا اور انہوں نے شعاعوں سے باہر قدم رکھا ہی تھا کہ سارے الارم ایک ساتھ بجنے لگے۔ آواز کانوں کے پردے پھاڑ دینے والی اور دہشتناک تھی۔

ٹریسی اٹاری میں پہنچی اور وہاں لٹکتی ہوئی رسی کی سیڑھی حیرت انگیزی سے چڑھ گئی۔ ژاں لوئی اس کے پیچھے ہی تھا۔ اب وہ دونوں چھت پر اندھا دھند بھاگ رہے تھے وہ چھت کے کنارے پر پہنچی اور عشق پیچاں کی بیل پکڑ کر نیچے اترے اور دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر بھاگے دیوار کے اس حصے کی طرف جہاں دوسری سیڑھی لٹک رہی تھی۔

چند سیکنڈ بعد ہی وہ دیوار کی چوٹی پر سے وین کی چھت پر چھلانگ لگا چکے تھے۔ اور اس کے ایک ہی لمحے بعد ٹریسی ڈرائیور کی سیٹ پر اور ژاں لوئی اس کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور جب وین بازو کی سڑک پر بھاگ رہی تھی تو ٹریسی نے دیکھا کہ درختوں کے ایک جھنڈ

PDF LIBRARY 0333-7412793

میں کالے رنگ کی ایک سیڈان کار کھڑی ہوئی تھی۔ لمحے بھر کے لئے وین کی ہیڈ لائٹس نے کار کے اندرون کو روشن کردیا۔ اسٹیرنگ وھیل کے پیچھے جیف اسٹون بیٹھا ہوا تھا۔ اور اس کے پہلو میں ایک جگاڈری ڈوبرمین کتا زبان لٹائے بیٹھا ہوا تھا۔

ٹریسی نے ایک قہقہہ لگایا اور جیف کی طرف ایک بوسہ اچھال دیا۔ وین آگے بڑھ گئی۔ دور سے پولیس کی کاروں کے سائرنوں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ اور یہ آواز تیزی سے حویلی کی طرف بڑھ رہی تھی۔

فرانس کے جنوبی مغربی کنارے میں واقع "بیارز" کا اب وہ حسن نہ رہا تھا جو اس صدی کی ابتداء میں تھا۔ ایک زمانے کا مشہور ترین کاسینو بند پڑا تھا کیونکہ اس کی حالت سخت مرمت طلب تھی۔

اس کے باوجود موسم میں، یعنی جولائی سے سینچر تک، یورپ کے امراء اور خطاب یافتہ مشہور لوگ جوا کھیلنے اور اپنی پرانی یادوں اور چمکیلی دھوپ سے لطف اندوز ہونے یہاں آجاتے تھے۔ جن لوگوں کی اپنی ذاتی کوٹھیاں نہ تھیں وہ پر تکلف "ہوٹل دو یالیاس" میں قیام کرتے تھے۔ یہ ہوٹل، بحرہ اٹلانٹک کے ساحل پر اور ایک بلند پہاڑی اس پر قائم تھا اور یہ مقام دنیا کے حسین ترین قدرتی مقامات میں سے ایک تھا۔ ایک طرف روشنی کا مینار تھا جو چٹانوں کے درمیان قبل از تاریخ کے کسی زبردست عفریت کی طرح سربلند کئے کھڑا تھا اور ایک طرف اس سرے تک جاتا ہوا تختوں کا پل بلکہ یوں کہہ لیں پگڈنڈی تھی۔

ماہ اگست کی ایک سہ پہر، شام میں تبدیل ہورہی تھی جب فرانسیسی پرونس مارگریٹ دی شتالی ہوٹل دی پالیاس کے پیش کمرے کی لمبائی اپنی مستانہ چال سے قطع کرتی ہوئی کاؤنٹر کی طرف بڑھ رہی تھی بیرونس مارگریٹ، خوبصورت اور خوش وضع عورت تھی جس

PDF LIBRARY 0333-7412793

کے سر پر ٹوکرا بھر سنہرے ریشمی بالوں کا گھونسلا اور اس نے سبز و سفید پھنسا ہوا لباس پہن رکھا تھا جسکی وجہ سے اسکے خوبصورت جسم کے دل آویز خطوط اور تمام نشیب و فرازیوں نمایاں ہوگئے تھے کہ عورتیں رشک و حسد سے اور مرد بھوکی نگاہوں سے اور رال ٹپکا کر بار بار اور گھوم گھوم کر اس کی طرف دیکھ رہے تھے وہ کاؤنٹر پر پہنچی اور اپنے کمرے کی چابی لے کر لفٹ کی طرف چل دی۔

جیسے ہی ٹریسی لفٹ کی طرف بڑھی کہ شوکیس کے سامنے کھڑا ہوا ایک معمر آدمی یکایک پلٹا اور ٹریسی سے یوں ٹکرایا کہ اس کے ہاتھ سے ہینڈ بیگ چھوٹ کر فرش پر گرا۔

"اوہ خدا!" بے استری کے کپڑے پہنے ہوئے اس شخص نے کہا، معافی چاہتا ہوں۔ مادام، اس نے جھک کر ہینڈ بیگ اٹھا کر ٹریسی کو دیا۔

بیرونس مارگریٹ دی شتالی کے بھیس میں ٹریسی نے سر کی ہلکی سی جنبش سے اس کی معذرت قبول کر لی اور پھر وہ آگے بڑھ گئی۔

خدمت گار اسے لفٹ میں لے آیا اور اسے تیسری منزل تک پہنچا دیا۔ ٹریسی نے سوٹ نمبر تین سو بارہ کا انتخاب کیا تھا۔ جس کی کھڑکی میں سے شہر اور سمندر کا پورا منظر دیکھا جاسکتا تھا۔ ٹریسی ہر کھڑکی میں سے سمندر کی موجوں کو چٹانوں سے، جو سطح سمندر سے ابھری ہوئی تھیں، ٹکراتے اور ٹوٹتے بکھرتے اور پھر کف در دہن ہو کر لوٹتے دیکھ سکتی تھی۔

ٹریسی نے دروازہ بند کر کے سر پر سے، تنگ بیٹھی ہوئی، سنہری بالوں کی وگ اتار لی اور ہاتھوں سے ماتھے اور سر کی مالش کرنے لگی۔ بیرونس کا بہروپ اس کے کامیاب ترین اور بہترین بہروپوں میں سے ایک تھا۔ اس کتاب سے جس میں سینکڑوں خطابات درج تھے اس نے اپنے لئے یہ خطاب منتخب کیا تھا۔ دو درجن ملکوں کی معزز خواتین، ڈچز، شہزادیوں اور بیرونس کے نام اور خاندانی حالات اس میں درج تھے اور یہ کتاب ٹریسی کے لئے بے حد ضروری اور اہم تھی۔ اس میں ان عورتوں کے والدین کے نام، ان کے خاندان کی تاریخ، شجرے، ان کی حویلیوں کی تفصیلات اور ان کے پتے وغیرہ درج تھے اور ساری چیزیں ٹریسی

کے لئے بے حد کار آمد تھیں۔ چنانچہ کسی مشہور خاندان کا انتخاب کر کے اس کی دور کی رشتے دار بن جانا بے حد آسان تھا کیونکہ لوگ خطاب اور دولت سے فوراً مرعوب ہو جاتے ہیں۔

ٹریسی نے اس اجنبی کے متعلق سوچا جو نیچے اس سے پیش کمرے میں ٹکرا گیا تھا۔ وہ آپ ہی مسکرا رہی تھیں "لو بھئی شروعات ہو گئی" وہ دل میں بولی"

اسی شام آٹھ بجے برونس مارگریٹ دی شتانی ہوٹل کے بار میں بیٹھی ہوئی تھی کہ وہی شخص جو سہ پہر اس سے پیش کمرے میں ٹکرا گیا تھا' اس کے سامنے آکھڑا ہوا اور بولا مخل ہونے کی معافی چاہتا ہوں۔ لیکن جو کچھ ہوا اس کا واقعی مجھے افسوس ہے میری گستاخی تھی وہ یعنی آپ سے یوں ٹکرا جانا۔

ٹریسی اس کی طرف دیکھ کر دلربائی سے مسکرائی۔

کوئی بات نہیں۔ آپ نے قصداً تو ایسا نہیں کیا"

"بہت بہت شکریہ' بہت نرم دل ہیں آپ" لیکن مجھے احساس جرم ہے۔ اگر آپ میری طرف سے ایک آدھ جام پی لیں تو میرا یہ احساس معدوم ہو جائے گا۔"

"جیسی آپ کی خوشی" وہ بولی اور وہ سامنے بیٹھ گیا۔

"اجازت ہو تو اپنا تعارف کراوں۔ ناچیز کو پروفیسر ایڈولف زدکمان کہتے ہیں۔"

"مارگریٹ دی شتانی ہوں میں مسرت ہوئی آپ سے مل کر"

"زدکمان نے اشارے سے ویٹر کو بلایا۔

"کیا لیں گی آپ؟" زدکمان نے پوچھا۔

"شامپین۔ لیکن شاید....."

اس نے اپنا ایک ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش کر دیا۔

"آپ فکر نہ کریں' اتنا مقدور رکھتا ہوں بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اب میں دنیا کی کسی بھی چیز کی مقدور رکھنے کی حد تک بہت جلد پہنچنے والا ہوں بلکہ پہنچ گیا ہوں"

"واقعی؟" ٹریسی نے اس کی طرف ہلکی سی مسکراہٹ پھینک دی۔ "چنانچہ میں مبارکباد

PDF LIBRARY 0333-7412793

پیش کرتی ہوں۔

"شکریہ" زدکمان نے شراب کا آرڈر دیا اور پھر ٹریسی کی طرف گھوم گیا "بڑا ہی غیر معمولی واقعہ ہوا ہے میرے ساتھ۔ یہ بات مجھے کسی اجنبی' عورت ہو یا مرد' نہ کہنی چاہئے لیکن میں اس قدر خوش ہوں کہ خاموش رہنے سے میرے پیٹ میں درد ہونے لگ جائے گا۔" وہ ٹریسی کی طرف جھک گیا اور آواز دبا کر بولا۔ سچ یہ ہے محترمہ کہ میں ایک معمولی اور ایسے واقعات اور تفصیلات اور دستاویزیں وغیرہ تلاش کر رہا تھا جو اس موضوع کو میرے طالب علموں کے لئے دلچسپ بنا دے۔ مقامی عجائب گھر میں رکھے ہوئے پرانے تاریخی کاغذات میں دیکھ رہا تھا کہ میرے ہاتھ ایک دستاویز آگئی جو پتہ نہیں کس طرح دوسرے کاغذات میں گڈمڈ ہو گئی تھی۔ اس دستاویز میں اس مہم کی تفصیلات تھیں جو شاہ فلپ نے ۱۵۸۸ء میں خفیہ طور سے روانہ کی تھی۔ ان میں سے ایک جہاز خیال کیا جاتا ہے کہ بحری طوفان میں غرق ہو گیا اور اس کا کوئی سراغ نہ ملا۔ اس جہاز پر سونے کی سلاخیں لدی ہوئی تھیں۔

ٹریسی نے سوچ بھری نظروں سے پروفیسر کی طرف دیکھا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ غرق ہو گیا؟" وہ بولی۔

"بالکل' لیکن اس سند کی رو سے اس جہاز کے کپتان اور عملے نے جہاز کو ایک ویران کھاڑی میں قصداً غرق کر دیا۔ پلان ان کا یہ تھا کہ بعد میں وہ واپس آئیں گے اور یہ خزانہ حاصل کر لیں گے۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ لوگ واپس آتے بحری قزاقوں نے ان کے جہاز پر حملہ کر کے سب کو قتل کر دیا۔ یہ سند تلف ہونے سے بچ گئی کیونکہ قزاقوں کے جہاز کا ایک ملاح لکھنا پڑھنا جانتا تھا۔ قزاق جانتے نہ تھے کہ یہ سند کس قدر اہم اور قیمتی تھی"۔ پروفیسر کی آواز جوش مسرت سے لرز رہی تھی "اب....." اس نے آواز سرگوشی کی حد تک دبا کر چاروں طرف دیکھا کہ کوئی سن تو نہیں رہا۔ "یہ سند میرے پاس ہے اور اس میں خزانہ حاصل کرنے کی ترکیب بھی تفصیل سے درج ہے۔"

"بڑے خوش نصیب ہیں آپ پروفیسر صاحب' کیا زبردست چیز دریافت کی ہے آپ

نے" ٹریسی کا لہجہ تعریفی تھا۔

"آج کل ان سلاخوں کی قیمت شاید پندرہ ملین ڈالر ہو گی" پروفیسر زوکمان نے کہا "بس اسے کھاڑی میں سے نکالنے کی دیر ہے۔"

"تو کون سی چیز مانع ہے؟"

زوکمان نے شانے اچکائے اور کہا "روپیہ۔ خزانے کو کھاڑی کی تہہ سے نکالنے کے لئے مجھے ایک جہاز کی ضرورت ہے جسے میں ضروری سامان سے لیس کر سکوں"۔

"اور کتنا روپیہ خرچ ہو گا اس پر؟"

"ایک سو ہزار ڈالر۔ ایک بات کا اعتراف کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں۔"

ٹریسی نے اس کی طرف دیکھا "کس بات کا؟"

"ایک زبردست حماقت سرزد ہو گئی مجھ سے اپنی عمر بھر کی جمع کی ہوئی پونجی یعنی بیس ہزار ڈالر..... لے کر بیارز آ گیا کہ کاسینو میں جوا کھیلوں گا۔ امید تھی کہ میں اتنی رقم ضرور جیت لوں گا کہ ....." اس کی آواز ڈوب گئی۔

"لیکن آپ ہار گئے" پروفیسر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ٹریسی نے دیکھا کہ اس کی عینک کے موٹے شیشوں کے پیچھے اس کی آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے۔

وہ خاموشی سے شمپئین کی چسکیاں لیتے رہے۔

"اپنی داستان سنا کر میں نے آپ کو بور کیا۔ معافی چاہتا ہوں" زوکمان نے کہا، آپ کے جیسی خوبصورت خاتون کی سمع خراشی مجھے نہ کرنی چاہئے تھی۔"

"لیکن آپ کی کہانی تو مجھے بے حد دلچسپ معلوم ہوئی ہے" وہ بولی "آپ کو یقین ہے کہ وہ سونا اب تک وہیں ہے؟"

"اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ جہاز کی بحرائی کے احکامات کے اصل کاغذات اور کپتان کا بنایا ہوا نقشہ میرے پاس ہے اور میں وہ جگہ جانتا ہوں جہاں خزانہ ہے۔"

ٹریسی اپنے بشرے پر غور حوص کے آثار لئے پروفیسر کو دیکھ رہی تھی۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"آپ نے کسی کو پارٹنر بنا لینے کے متعلق سوچا ہے؟"

"نہیں تو۔ یہ کام تو میں اکیلا ہی کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اب جبکہ میں کچھ گزار چکا ہوں' س کی آواز ایک بار گلوگیر ہو کر ڈوب گئی۔

"پروفیسر زوکمان! فرض کیجئے کہ میں آپ کو ایک سو ہزار ڈالر دینے کے لئے تیار ہو باؤں تو؟"

زوکمان نے نفی میں سر ہلایا۔ "نہیں۔ نہیں۔ میں آپ کو ایسا کرنے ہی نہ دوں گا"

کیوں؟" کیوں؟"

"ہو سکتا ہے کہ آپ کی یہ رقم ڈوب جائے۔"

"لیکن اگر آپ کو یقین ہے کہ خزانہ وہیں ہے تو .....؟"

"اس کا مجھے سو فیصد یقین ہے۔ لیکن بیرونس' سینکڑوں اتفاقات ہو سکتے ہیں جو ہمیں کامیاب نہ ہونے دیں۔ خزانہ بے شک وہیں ہے لیکن اس بات کی تو کوئی ضمانت ہو ہی نہیں سکتی کہ ہم اسے حاصل کر ہی لیں گے۔"

"پروفیسر اس زندگی میں بہت کم باتوں کی ضمانتیں ہو سکتی ہیں آپ کا مسئلہ امید افزاء ہے۔ اگر میں آپ کی مدد کر کے یہ مسئلہ حل کر دوں تو ہو سکتا ہے یہ بات ہم دونوں کے لئے منافع بخش ثابت ہو۔ اور رقم ڈوب بھی گئی تو کوئی فکر کی بات نہیں ... اتنا نقصان تو میں بآسانی برداشت کر سکتی ہوں!

اور پھر چند منٹوں تک وہ شک اور یقین کے درمیان جھولتا رہا اور خاموش بیٹھا رہا۔

آخر کار بولا۔ "بیرونس آپ نصف نصف کی شریک ہوں گی۔

"وہ مسکرائی" "مجھے منظور ہے" ..... تو کام کب تک شروع ہو گا؟"

"فوراً۔" پروفیسر کے رگ و ریشے میں برقی لہریں دوڑ گئیں۔ ایک ایسی کشتی میری نظر میں پہلے سے ہی ہے جس میں استعمال کر سکتا ہوں۔ چار ملاح بھی ہیں البتہ ہمیں جو کچھ ملے گا اس میں سے تھوڑا ان چاروں کو بھی دینا پڑے گا۔ آپ کب تک روپے کا انتظام کریں گی؟"

"روپے کا انتظام میں پانچ دنوں میں ضرور کردوں گی"

"بہت عمدہ" زوکمان نے تقریباً اچھل کر کہا "چنانچہ اس طرح مجھے بھی تمام تیاریاں مکمل کر لینے کا وقت بھی مل جائے گا۔ یہ ملاقات ہم دونوں کے لئے بے حد مبارک ثابت ہوئی ہے۔" اور اس نے اپنا جام اٹھالیا۔ "تمہاری مہم کے نام"

"یہ مہم اتنی ہی منافع بخش ثابت ہو جتنی کہ میں نے توقع کی ہے" وہ بولی۔

دونوں نے گلاس ٹکرائے۔ عین اسی وقت ٹریسی کی نگاہیں سامنے کی طرف اٹھ گئیں اور اس کا خون منجمد ہو گیا۔ انتہائی سرے پر ایک گوشے کی میز پر جیف اسٹیون بیٹھا ہوا تھا اور وہ اپنے ہونٹوں پر مسکراہٹ لئے ٹریسی کو ہی دیکھ رہا تھا۔ اس کے ساتھ ایک قبول صورت اور جوان عورت تھی۔ جو زیورات سے لدی ہوئی تھی۔

جیف نے ہولے سے سر ہلا کر اسے سلام کیا۔ جواب میں ٹریسی مسکرائی اور اسے وہ رات یاد آگئی جب ٹریسی نے اس آخری دفعہ کونٹ مانگنی کے باہر کار میں اس بے مصرف کتے کے ساتھ احمقوں کی طرح بیٹھے دیکھا تھا۔

وہاں تو میری جیت ہوئی تھی" ٹریسی نے خوشی سے سوچا۔

"اچھا تو اب میں اجازت چاہوں گا" "زرکمان کہہ رہا تھا" بہت کام کرنے ہیں مجھے' آپ سے رابطہ قائم رکھوں گا۔"

ٹریسی نے نزاکت اور وقار سے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ زوکمان اس کا ہاتھ چوم کر رخصت ہوا۔"

"میں نے دیکھا کہ تمہارا دوست تمہیں چھوڑ کر چلا گیا۔ سخت بدذوق اور ٹھنڈا آدمی معلوم ہوتا ہے کیونکہ ان سنہرے بالوں میں تو تم سچ مچ غضب ڈھا رہی ہو۔"

ٹریسی نے نظریں اٹھا کر دیکھا۔ جیف اس کی میز کے قریب کھڑا ہوا تھا۔ وہ اجازت لئے بغیر اس کرسی میں بیٹھ گیا جو ابھی چند منٹوں پہلے پروفیسر زوکمان خالی کر گیا تھا۔

"شاباش" جیف نے کہا "وہ کونٹ دی مانگنی والا کارنامہ تم نے بے حد ہوشیاری اور

PDF LIBRARY 03337412793

صفائی سے انجام دیا۔"

"تم جیسے ماہر اور زبردست استاد کی تعریف میرے لئے قابل فخر تمغہ ہے جیف"

جیف یہ الفاظ سن کر مسکرا اٹھا لیکن فوراً ہی بولا۔

"ٹریسی! تمہاری وجہ سے میرا زبردست مالی نقصان ہو رہا ہے۔"

"تم عادی ہو جاؤ گے اس کے"

جیف اپنے سامنے رکھے ہوئے گلاس سے کھیلنے لگا۔

"ٹریسی! پروفیسر زوکمان کیا چاہتا ہے تم سے؟"

"اچھا تو تم جانتے ہو اسے؟"

"یونہی سمجھ لو"

"وہ..... آہم..... ار.... میرے ساتھ ایک آدھ جام پینا چاہتے تھے۔

"اور اپنے اس غرق شدہ خزانے کے متعلق بتانا چاہتے تھے؟"

"تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا؟"

کہیں تم اس کے جال میں پھنس تو نہیں گئیں؟"

"مطلب؟"

"الو بنانے کا دنیا میں یہ قدیم ترین طریقہ ہے ٹریسی"

"یہاں ایسا معاملہ نہیں ہے"

"تمہارا مطلب ہے تم نے اس کی باتوں کا یقین کر لیا ہے؟"

ٹریسی نے سختی سے کہا۔

"اتفاقاً پروفیسر کے ہاتھ ٹھوس ثبوت اور اہم اندرونی معلومات آگئی ہیں۔"

جیف نے حیرت اور بے چینی سے سر ہلایا۔ "ٹریسی! ٹریسی! تم سمجھتی کیوں نہیں؟ وہ تمہیں جھاڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔"

"کہنا کیا چاہتے ہو؟"

"اس ڈوبے ہوئے خزانے کو نکالنے کا کتنا خرچ اس نے تم سے طلب کیا ہے؟"

"اس سے تمہیں کیا؟" وہ بولی "روپیہ میرا ہے اور یہ معاملہ بھی میرا ذاتی ہے۔

جیف نے شانے اچکائے۔

"ٹھیک ہے لیکن پھر نہ کہنا کہ جیف نے تمہیں خبردار نہ کیا تھا"

"اب ظاہر ہے کہ اس زبردست خزانے سے تمہیں تو کوئی دلچسپی ہو نہیں سکتی۔ [illegible] نا"؟

اور جیف نے سخت مایوسی سے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے۔ "سمجھ میں نہیں آتا تم ہمیشہ مجھ پر شک کیوں کرتی ہو؟"

"سیدھی سی بات ہے۔ مجھے تم پر اعتبار نہیں۔ ہاں' تمہارے ساتھ وہ عورت کون تھی؟"

اس نے پوچھنے کو تو پوچھ لیا لیکن پھر اس کا جی چاہا کہ وہ اپنا سوال واپس لے لے۔

"سوزانے؟ دوست ہے میری"

"چنانچہ ظاہر ہے کہ بے پناہ دولت کی مالک ہوگی"

جیف بے دلی سے مسکرایا۔ "سچ تو یہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ تھوڑا بہت روپیہ اسکے پاس۔ اگر تم کل دوپہر کا کھانا ہمارے ساتھ کھانا پسند کرو تو ساحل پر کھڑی ہوئی اس دو سو پچاس فٹ لمبی خوبصورت کشتی میں ...."

"شکریہ' لیکن میں تمہارے خوبصورت اور شاندار لنچ اور تنہائی میں مخل ہونے کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتی۔ ہاں۔ تو تم کیا بیچ رہے ہو اس کے ہاتھ؟ دوائے دردِ دل؟"

"یہ سخت نجی معاملہ ہے" وہ بولا۔

"یقیناً ہوگا" ٹریسی نے کہا خفگی سے حالانکہ وہ اس کا اظہار کرنا نہ چاہتی تھی۔ لیکن [illegible] خود بخود کرخت اور تلخ ہوگیا۔

ٹریسی نے گلاس ہونٹوں سے لگایا اور اس کے کنارے پر سے جیف کو دیکھنے لگی۔

حقیقت میں وہ برداشت نہ کئے جانے کی حد تک مردانہ حسن کا مالک تھا۔ یوسف [illegible] نہ سہی گلفام ضرور تھا۔ چہرے کی نقوش سخت دل آویز۔ بے حد متناسب' آنکھیں شفاف

PDF LIBRARY 0333-7412793

بازی جھیل کے رنگ کی' پلکیں لمبی اور دل سانپ کا' بے حد ہوشیار' عیار اور ذہین پھوار۔

"تم نے کبھی کوئی حلال بزنس کرنے کے متعلق نہیں سوچا" ٹریسی نے پوچھا۔ سچ مچ تم بڑے کامیاب رہو گے اس میدان میں"

جیف کے بشرے سے ظاہر ہوا کہ حقیقت میں اس کے دل کو دھکا لگا ہے۔

"کیا؟ اور یہ سب کچھ ترک کردوں؟ تمہارا دماغ تو ٹھکانے ہے ٹریسی؟ یا مذاق کر رہے ہو؟"

"تم شروع سے ہی .... یہ .... کیا کہتے ہیں .... دھوکے باز رہے ہو؟"

"دھوکے باز؟ ارے میں فنکار ہوں بھئی"

"چودہ برس کی عمر میں' میں گھر سے بھاگ گیا اور ایک سرکس میں ملازم ہوگیا۔"

"چودہ برس کی عمر میں؟"

آج پہلی دفعہ ٹریسی کو پتہ چلا کہ اس قبول صورت اور سوفطائی نوجوان کو بنانے میں کون سی چیز محرک بنی تھی۔

"بہرحال میرے لئے یہ اچھی ثابت ہوئی کہ اسی سے میں نے جدوجہد کرنا سیکھا۔"

خیر چھوڑو ان باتوں کو.... مجھے یہ بتاؤ کہ ابھی رہو گی یہاں"

"ہاں" ٹریسی بولی.... "تو پھر چلو کل میں تمہیں کچھ تفریح کرا دوں"

اور دوسرے روز دونوں نے سارا دن سیر و تفریح میں گزار دیا۔

اور شام کو جب ٹریسی جیف کے ساتھ اپنے ہوٹل پہنچی تو برآمدے میں ہی انہوں نے ایک دوسرے کو شب بخیر کہا۔

بہت پر لطف گزری آج کی شام' اس نے جیف سے کہا اور یہ اس نے غلط نہ کہا تھا۔

"ٹریسی! تم واقعی زوکمان کی اس غرق شدہ [illegible] نے کی اسکیم میں شریک ہو رہی ہو؟"

"بے شک۔"

وہ دیر تک خاموشی سے ٹریسی کی صورت تکتا رہا پھر بولا۔ "تم اب بھی یہی سمجھتی ہو کہ میں خود وہ سونا حاصل کرنا چاہتا ہوں؟"

ٹریسی نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں۔

"نہیں چاہتے؟"

دفعتاً جیف کا چہرہ متغیر ہوگیا۔ "میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔" وہ کرخت آواز میں بولا۔ اور وہ پلٹ کر چل دیا۔ ٹریسی اسے ہوٹل سے باہر جاتے دیکھتی رہی۔

ہوٹل کے دربان نے اسے سلام کر کے کہا۔

"آپ کے لئے ایک پیغام ہے بیرونس"

اور یہ پیغام پروفیسر زوکرمان کا تھا۔

روکرمان ایک زبردست مشکل میں پھنس گیا تھا۔

وہ ارمانڈ گرینجر کے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا اور جو کچھ ہو رہا تھا اس سے وہ ایسا خوفزدہ ہو گیا کہ بچے کی طرح اس نے اپنی پتلون گیلی کر دی۔

گرینجر ایک غیر قانونی جوئے خانے' یعنی کاسینو کا مالک تھا۔ یہ کاسینو وہ ایک بے حد خوبصورت بنگلے میں چلاتا تھا جو شہر کے نواح میں تھا۔ **میونسپلٹی** کا کاسینو بند ہو جائے یا کھلے رہنے سے گرینجر کے لئے کوئی فرق نہ پڑتا تھا کیونکہ اس کا کاسینو ہمیشہ بے حد امیر گاہکوں سے بھرا رہتا تھا۔ ان جوئے خانوں میں' جن کی نگرانی حکومت کرتی تھی' مقرر کردہ رقم سے زیادہ رقم داؤں پر نہ لگائی جا سکتی تھی۔ اس کے برخلاف گرینجر کے خانگی کاسینو میں ایسی کوئی پابندی نہ تھی اور کھیلنے والا جتنی چاہے اتنی رقم' بڑی سے بڑی رقم داؤ پر لگا سکتا تھا۔ چنانچہ یہاں امیر ترین لوگ جن کے پاس اتنا بہت سا روپیہ تھا کہ وہ جانتے نہ تھے کہ کہاں اسے خرچ کریں' جوا کھیلنے آتے تھے۔ چنانچہ گرینجر کے گاہکوں میں عرب شہزادے، انگریز روساؤ' مشرقی ممالک کے بڑے بڑے تاجر اور افریقی علاقوں کے سردار وغیرہ تھے۔ کھیل کے دوران نیم برہنہ خوبصورت عورتیں کشتیوں میں **شامپین** اور وہسکی کے لبریز گلاس لئے تتلیوں کی طرح کمرے میں ادھر سے ادھر گھومتی اور پیاسوں کو شراب پلاتی

رہتی تھیں۔ یہ شراب بلاقیمت پیش کی جاتی تھی۔ گرینجر نے اپنے ذاتی تجربے سے بہت پہلے یہ راز معلوم کر لیا تھا دوسرے طبقوں سے زیادہ امرا کا طبقہ مفت کی چیز زیادہ پسند کرتا ہے اور گرینجر اتنا زیادہ کما لیتا تھا کہ وہ مفت کی شراب اپنے گاہکوں کو پلا سکتا تھا اور پھر خوبصورت ساقیا اس شراب کو دو آتشہ بنا دیتی تھیں۔

معاشرے کے سفید ٹھگوں' چھپے ہوئے گنہگاروں اور پولیس سے گرینجر کے مراسم اتنے زور دار تھے کہ وہ بے دھڑک اپنا جوا خانہ چلاتا تھا۔ وہ ٹکٹ بیچنے والے فٹ پاتھئے سے ترقی کر کے منشیات کی غیر قانونی تجارت کے بادشاہ کے مقام تک پہنچا تھا اور آج وہ بیارز میں ایک جاگیر کا مالک تھا۔ جن لوگوں نے اس کی مخالفت کی تھی' اس کی راہ میں روڑے اٹکائے تھے اور اس کی دشمنی مول لی تھی انہیں پتہ چل ہی گیا تھا کہ چھوٹے قد کے آدمی کس قدر خطرناک ہوتے ہیں لیکن یہ پتہ انہیں اس وقت چلا تھا جب وقت گزر چکا تھا اور وہ جان یا مال سے ہاتھ دھو چکے تھے۔

اور اس وقت یہی گرینجر ولف زوکرمان کو اپنے سامنے بٹھا کر اس سے بالکل اسی طرح جرح کر رہا تھا جس طرح ریمانڈ پر لئے ہوئے مجرم سے پولیس کے آدمی کرتے ہیں۔

"مجھے بتاؤ اس برونس کے متعلق جس کے سامنے تم نے ڈوبے ہوئے خزانے کا دانہ ڈالا ہے" گرینجر نے کہا۔

گرینجر نے غصے سے بھرے ہوئے لہجے اور بھنچی ہوئی آواز سے زوکرمان نے سمجھ لیا کہ مسئلہ گڑبڑ ہے اور یہ کہ اس سے کہیں سخت غلطی ہو گئی ہے۔ زوکرمان نے تھوک نگل کر اپنا حلق تر کیا اور پھر ہونٹوں پر زبان پھیرنے کے بعد بولا۔

"وہ.... وہ.... بیوہ ہے اور اس کا شوہر بے پناہ دولت اس کے نام چھوڑ گیا ہے اور اس نے ایک سو ہزار ڈالر دینے کو کہا ہے خود اپنی ہی آواز سن کر اس کی ڈھارس بندھی اور اس کی خود اعتمادی عود کر آئی چنانچہ اس نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا" ایک دفعہ ہم یہ روپیہ اس سے حاصل کر لیں اس کے بعد ہم اس سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا وہ جہاز' جو خزانہ نکالنے جا رہا تھا راستے میں ہی ڈوب گیا یا حادثے کا شکار ہو گیا اور یہ کہ ہمیں

PDF LIBRARY 0333-7412793

مزید پچاس ہزار کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد مزید ایک سو ہزار کا مطالبہ اور پھر۔۔۔ جیسا کہ ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے۔"

گرینجر کے بشرے سے سخت غصے اور حقارت کے آثار ظاہر ہوئے تو زوکمان نے اپنی بات ادھوری چھوڑ کر پوچھا۔ "ب۔ ب۔ بات کیا ہے سردار؟"

"بات یہ ہے" گرینجر نے فولاد کی سی کرخت آواز میں کہا "میرے ایک آدمی کا پولیس سے فون آیا ہے ابھی ابھی۔ اس نے تمہاری اس بیرونس کے لئے جعلی پاسپورٹ بنایا ہے۔ اس کا نام ٹریسی وھٹنی ہے اور وہ امریکی ہے"

زوماکران کا حلق ایک دم سے خشک ہو گیا۔ چند ثانیوں کے توقف کے بعد بولا۔

"لیکن سردار! اسے سچ مچ اس روایتی خزانے سے دلچسپی ہے۔"

"بالے! کونو! جعل ساز ہے وہ اور تم نے جعل ساز سے جعل سازی کرنے کی کوشش کی ہے۔

"ت۔ ت۔ تو پھر اس نے ہاں کیوں کہی؟ کیوں اس نے میری پیش کش میرے منہ پر نہ کھینچ ماری؟ وہ ہاں کرنے کے بجائے انکار بھی تو کر سکتی تھی"۔

ارمانڈ گرینجر کی آواز ریت کی طرح خشک اور کرکری تھی۔ "یہ تو میں نہیں جانتا پروفیسر البتہ معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ اور جب معلوم کر لوں گا تو یہ محترمہ کھاڑی کی گہرائیوں میں ہوں گی اور کسی کو پتہ بھی نہ چلے گا وہ کون تھی اور کہاں گئی۔ ارمانڈ گرینجر کو کوئی بھی بے وقوف نہیں بنا سکتا۔ اچھا اب یہ فون اٹھاؤ اور اپنی اس بیرونس سے کہو کہ آدمی رات تمہارے ایک دوست نے لگانے کا وعدہ کیا ہے اور یہ کہ میں اس سے ملنے آ رہا ہوں۔ اتنا سا کام تم کر سکو گے ٹھیک سے؟

زرکمان نے خوش ہو کر کہا۔ "ہاں۔ ہاں۔ تم فکر نہ کرو چیف"

اور گرینجر نے خوفناک آواز میں کہا "فکر تو ہے پروفیسر' تمہاری فکر ہے مجھے۔"

ارمانڈ گرینجر کو معمے پسند نہ تھے۔ غرق شدہ خزانے والا کھیل صدیوں سے کھیلا جا رہا تھا لیکن شکار سادہ لوح آدمیوں کو ہی بنایا جاتا تھا۔ کوئی بھی جعلی ساز اس دھوکے میں آ ہی نہ سکتا تھا۔ چنانچہ یہی وہ معمہ تھا جس نے گرینجر کو چکرا دیا تھا اور بہرحال یہ معمہ حل کرنے کا ارادہ کر چکا تھا اور جب یہ معمہ حل ہو جائے گا تو اس عورت کو بیرونو ویسنتے کے سپرد کر دیا جائے گا۔ اپنے شکار کو ٹھکانے لگانے سے پہلے ویسنتے اس سے خوب کھیلتا تھا جس طرح بلی چوہیا سے کھیلتی ہے۔

گرینجر کی کار ہوٹل دی پالیا کے سامنے رکی تو وہ باہر آیا' وقار سے چلتا ہوا پیش کمرے میں پہنچا اور سفید ڈاڑھی والے باسک جولے برگارس کی طرف بڑھا جو چودہ برس کی عمر سے اسی ہوٹل میں کام کرتا تھا۔

"بیرونس شنتلی کے سوٹ کا نمبر کیا ہے؟"

ہوٹل کا یہ سخت قانون تھا کہ ہوٹل کے کارکن مہمانوں کے کمروں کے نمبر کسی کو نہ بتاتے تھے لیکن ارمانڈ گرینجر پر کوئی قانون عائد نہ ہوتا تھا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"سوٹ تین سو بارہ موسیو گرینجر' اور روم نمبر تین سو گیارہ"

آگے بڑھتا ہوا گرینجر ٹھٹھک گیا۔ "کیا؟"

"سوٹ کے علاوہ اس کا ایک کمرہ بھی ہے جو ان کے سوٹ سے ملحق ہے۔"

"اچھا؟ کون رہتا ہے اس کمرے میں؟"

"کوئی نہیں"

"کوئی نہیں؟" یقین ہے تمہیں۔

"جی ہاں' بیرونس ہر دم اسے مقفل رکھتی ہیں۔ ملازماؤں کو بھی صفائی کے لئے اس میں جانے کی اجازت نہیں۔"

گرینجر کے بشرے سے الجھن کے آثار ہویدا ہوئے۔

"دوسری کنجی تو ہوگی تمہارے پاس؟" اس نے پوچھا۔"

"ہاں ۔ ہے" اور ملازم نے بلا جھجک میز کے خانے میں سے دوسری کنجی نکال کر گرینجر کو دے دی۔ اور پھر..... اس شخص' ارمانڈ گرینجر کو لفٹ کی طرف جاتے دیکھتا رہا۔ ایسے آدمی سے بحث کرنا یا اس کے سامنے حیلے حوالے کرنا خطرناک ہوتا ہے۔

جب گرینجر بیرونس کے سوٹ کے سامنے پہنچا تو دیکھا کہ اس کا دروازہ کھلا تھا۔ چنانچہ وہ بلا جھجک اندر داخل ہو گیا۔

نشست کا کمرہ خالی تھا۔ "ہیلو۔ کوئی ہے؟"

دوسرے کمرے میں سے نسائی آواز نے جواب دیا۔

"میں یہاں ہوں۔ نہا رہی ہوں۔ ایک منٹ میں آتی ہوں تب تک آپ ڈرنک بنائیں اپنے لئے۔"

گرینجر سوٹ میں ٹہلنے لگا۔ وہ اس کمرے اور اس کی ایک ایک چیز سے مانوس تھا کیونکہ وہ برسوں سے اپنے دوستوں کے قیام کا انتظام اسی ہوٹل میں کرتا آیا تھا۔ وہ خواب گاہ میں پہنچا۔ بے حد قیمتی زیورات بے پروائی سے بستر پر ڈال دیئے گئے تھے۔

"ایک منٹ میں آتی ہوں" غسل خانے میں سے آواز آئی۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"کوئی جلدی نہیں ہے بیرونس" وہ بولا اور اس نے سخت غصے سے سوچا "میری جان! تم جو بھی کھیل کھیل رہی ہو نا وہ بازی تمہارے پر ہی الٹ جانے والی ہے۔"

وہ اس دروازے کے سامنے پہنچا جو ملحقہ کمرے میں کھلتا تھا۔ دروازہ مقفل تھا۔ گرینجر نے وہ کنجی جو اس نے باسک ملازم جولے سے حاصل کی تھی اور جس سے ہر قفل کھل جاتا تھا کہ وہ "پاس کی" یا "ماسٹر کی" تھی' نکالی اور یہ دروازہ بھی کھول لیا۔ کمرے میں مدت سے خالی' پڑے ہوئے اور ناصاف رکھے ہوئے کمرے کی بو تھی۔ تو ملازم نے سچ ہی کہا تھا کہ اس کمرے میں کوئی نہ رہتا تھا۔ تو پھر اس عورت نے یہ کمرہ لیا کیوں؟ کیا ضرورت.....؟

گرینجر کی نظروں نے ایک غیر معمولی بات دیکھی اور ٹھٹھک گیا۔ کمرے کی حالت سے بالکل ہی الگ تھی۔ یہ بات دیوار میں لگے ہوئے ایک ساکٹ سے جڑا ہوا بجلی کا ایک موٹا تار کمرے کی لمبائی عبور کر کے ایک الماری میں داخل ہو گیا تھا۔ الماری کا کواڑ اتنا سا ہی کھلا تھا جتنا کہ بجلی کا تار موٹا تھا۔ مطلب اس کواڑ کو اتنا کھلا رکھا گیا تھا۔

حیرت اور تجسس سے بے قرار ہو کر گرینجر الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے آہستہ سے الماری کا کواڑ کھولا۔ الماری میں اس سرے سے اس سرے تک ایک تار بندھا ہوا تھا اور اس تار پر لگائی ہوئی چٹ پٹیوں میں دبے سو سو ڈالر کے نوٹ ایک قطار میں لٹکے خشک ہو رہے تھے۔ قریب ہی ٹائپ رائٹر کے اسٹینڈ پر کپڑے سے ڈھکی کوئی چیز رکھی ہوئی تھی۔ گرینجر نے کپڑا اٹھا لیا۔ یہ نوٹیں چھاپنے کی مشین تھی جس کے منہ میں سو ڈالر کا ایک گیلا نوٹ پھنسا ہوا تھا۔

چھاپے کی مشین کے قریب ہی کاغذوں کے انبار رکھے تھے اور یہ کاغذ امریکن کرنسی نوٹوں کے سائز کے تھے۔ ان کے قریب ہی کاغذ کاٹنے کی چھری رکھی ہوئی تھی۔ کئی ایک ایک سو ہزار کی نوٹیں' جو صحیح کٹی نہ تھیں' فرش پر بکھری پڑی تھیں۔

گرینجر کے پیچھے سے ایک بے حد غضیلی آواز نے پوچھا۔

"یہاں کیا کر رہے ہو تم؟" گرینجر ایک دم سے گھوم گیا۔

پانی ٹپکتے بال لئے اور اپنے بدن پر تولیہ لپیٹے ٹریسی واشنگ کمرے میں آگئی تھی۔ اور ارمانڈ گرینجر نے بے حد نرمی سے کہا۔

"جعلی! تو تم جعلی روپیہ ہمیں دینے والی تھیں"۔

اور گرینجر ٹریسی کے چہرے پر آئے تغیرات دیکھ رہا تھا۔

پہلے انکار کردینے کا ارادہ' پھر غصہ اور پھر سرکشانہ ڈھیٹ پن' ہاں ٹھیک ہے' ٹریسی نے کہا' لیکن اس سے کوئی فرق نہ پڑ جاتا کیونکہ کوئی بھی نقل اور اصل میں فرق نہیں کرسکتا۔

"بدمعاش" گرینجر نے دل میں کہا "اس سالی کو ختم کردینے میں سچ مچ بڑا مزا آئے گا۔

"یہ روپے سونے کی طرح کھرے ہیں۔"

"واقعی؟" گرینجر کی آواز میں حقارت تھی۔ اس نے تار پر سے ایک گیلا نوٹ گھسیٹ کر اسے غور سے دیکھا۔ پہلے اس کا ایک پہلو پھر دوسرا پہلو اور پھر زیادہ غور سے باریک بینی سے اور اسے تسلیم کرنا پڑا کہ نوٹ اصلی ہی معلوم ہوتے تھے۔

یہ ٹھپے کس نے کاٹے؟ گرینجر نے پوچھا۔

"اس سے تمہیں کیا لینا دینا؟ سنو' جمعہ تک میں ایک سو ہزار ڈالر تیار کرلوں گی۔"

گرینجر حیرت سے اس کی صورت تکنے لگا اور تب اسے یاد آیا کہ وہ کیا سوچ رہی تھی۔

گرینجر نے ایک قہقہہ لگایا۔

"میرے خدا! تم تو حقیقت میں بے وقوف ہو" وہ بولا۔

"کیا مطلب؟"

وہ۔ خزانہ وزانہ کچھ نہیں ہے۔

ٹریسی ایک دم سے پریشان ہو گئی۔ "کیا مطلب ہے تمہارا کہ خزانہ نہیں ہے؟ خود پروفیسر زوکرمان نے مجھ سے کہا ہے کہ......"

"اور تم نے یقین کرلیا؟ بڑے شرم کی بات ہے بیرونس" گرینجر نے ایک بار پھر اس نوٹ کی طرف دیکھا جو اس کے ہاتھ میں تھا۔ یہ میں لئے جاتا ہوں۔"

"جتنے جی چاہے لے جاؤ۔ صرف کاغذ ہی تو ہیں"

اور گرینجر نے مٹھی بھر گیلے نوٹ اتار لئے۔

"یہ تم نے کیسے یقین کرلیا کہ کوئی ملازمہ اتفاق سے ادھر نہ چلی آئے گی؟" اس نے پوچھا۔

"یہاں سے دور رکھنے کے لئے میں انہیں بہت زیادہ دیتی دلاتی رہتی ہوں اسکے علاوہ جب میں باہر جاتی ہوں تو الماری مقفل کردیتی ہوں۔ ساری کنجیاں اپنے پاس ہی رکھتی ہوں جنکی "ماسٹر کی" بھی نہیں ہے۔" ٹریسی نے اسکو بتایا۔

"بے حد ہوشیار' بے حد نڈر' اور بے حد ٹھنڈی" گرینجر نے دل میں کہا "لیکن اس کی یہ خصوصیات اسے زندہ نہ رکھ سکیں گی۔ اس عورت کو بہرحال مرنا ہے۔"

"ہوٹل میں ہی رہنا" گرینجر نے تحکمانہ لہجے میں کہا "میں اپنے ایک دوست سے تمہیں ملانا چاہتا ہوں۔"

ارمانڈ گرینجر اس عورت کو فوراً ہی برونو ویسنتے کے سپرد کردینا چاہتا تھا لیکن کسی اندرونی تحریک نے ایسا کرنے سے باز رکھا۔

اس نے ایک بار پھر مٹھی میں دبے نوٹوں میں سے ایک نوٹ اٹھا کر اس کا معائنہ کیا۔

بہت سے جعلی نوٹ اس نے چلائے تھے' بہت سے جعلی نوٹ اسکے ہاتھوں میں آئے تھے۔ لیکن ان میں سے ایک نوٹ بھی اس نوٹ کی طرح بے حد مکمل اور بے حد عمدہ نہ تھا۔ جس نے بھی اس کے ٹھپے بنائے تھے وہ سچ مچ بہت بڑا اور آپ اپنی مثال قسم کا فنکار تھا۔ کاغذ بے حد اصلی تھا اور لکیریں صاف اور کھری تھیں اور گیلا ہونے کے باوجود رنگ پکے اور نمایاں اور اصل کے مطابق تھے اور بنجامن فرینکلن کی تصویر میں بھی کوئی خامی نہ تھی۔

اس سالی کتیا نے غلط نہ کہا تھا بے شک اصل اور نقل میں تمیز کرنا ناممکن تھا اور پھر وہ سوچنے لگا کہ کیا اسے اصل کی کرنسی کے طور پر چلانا ممکن تھا؟ ایسا کیا جاسکتا تھا؟ خیال للچانے والا تھا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

چنانچہ اس نے برونو دیسنتے کو فی الحال ایک طرف رکھ دینے کا فیصلہ کیا۔

دوسرے دن صبح سویرے ارمانڈ گرینجر نے زوکمان کو بلا بھیجا اور ٹریسی کا چھاپا ہوا ایک سو ڈالر کا نوٹ اسے دیتے ہوئے کہا۔

بینک میں جاؤ اور اس نوٹ کو تڑا کر اس کے فرانک لے آؤ۔

اچھا سردار۔

اور گرینجر اسے دفتر سے باہر جاتے دیکھتا رہا۔ یہ زوکمان کی حماقت کی سزا تھی۔ اگر وہ پکڑ گیا تو کبھی نہ بتائے گا کہ اسے یہ جعلی نوٹ کس نے دیا تھا۔ ہاں اگر وہ زندہ رہنا چاہتا ہے تو زبان بند رکھے گا۔ لیکن اگر وہ یہ نوٹ بینک میں چلانے میں کامیاب ہو گیا تو.... تو پھر میں دیکھوں گا' گرینجر نے سوچا۔

پندرہ منٹ بعد زوکمان واپس آیا اس نے ایک سو ڈالر کے برابر فرانسیسی فرانک گرینجر کے سامنے گن دیئے۔

کوئی اور خدمت سردار؟ اس نے پوچھا۔

گرینجر آنکھیں پھاڑے فرانکوں کے انبار کو دیکھ رہا تھا۔

تبادلے میں کوئی مشکل تو پیش نہیں آئی؟ اس نے پوچھا۔

نہیں تو۔ کیوں؟

اچھا اب تم واپس اسی بینک میں جاؤ گرینجر نے کہا' اور وہاں جا کر یوں کہو۔

ایڈولف زوکمان بینک میں داخل ہو کر سیدھا اس میز کی طرف چلا جس کے پیچھے منیجر بیٹھا تھا اس دفعہ زوکمان جانتا تھا کہ وہ ایک زبردست خطرہ مول لے رہا تھا لیکن گرینجر کے غصے سے بچنے کے لئے وہ بڑے سے بڑے خطرے میں پھنسنے کو تیار تھا۔

فرمایئے' منیجر نے پوچھا۔

بات یہ ہے کہ' زوکمان نے اپنی گھبراہٹ چھپانے کی کوشش کی' گزشتہ ہفتے ان امریکیوں سے' جن سے بار میں میری ملاقات ہو گئی تھی' میں تاش کا وہ کھیل کھیلا جسے پوکر کہتے ہیں۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

وہ خاموش ہو گیا تو بینک کے منیجر نے سب کچھ سمجھ کر سر ہلایا اور کہا' تم سارا روپیہ ہار گئے اور اب شاید قرض لینا چاہتے ہو۔

نہیں زوکمان نے کہا' بلکہ میں جیتا۔

تو پھر۔

بات یہ ہے کہ.... وہ لوگ مجھے کچھ ویسے ہی معلوم ہوئے....

ویسے ہی' یعنی؟

بے ایمان سے۔

اور زوکمان نے .... ایک سو ڈالر کے دو نوٹ جیب میں سے نکال کر منیجر کو دکھائے انہوں نے مجھے یہ نوٹ دیئے۔ اب۔ اب میں نہیں جانتا یہ اصل ہیں یا ..... جعلی۔

منیجر نے آگے کی طرف جھک کر نوٹ اپنے اسپنج کے نرم اور موٹے ہاتھوں میں لئے تو زوکمان نے دم سادھ لیا اس نے غور سے اور ماہرانہ نظر سے نوٹوں کا معائنہ کیا۔ پہلے ایک طرف اور پھر دوسری طرف۔ اور پھر انہیں روشنی کے رخ کر کے دیکھا۔ پھر وہ زوکمان کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔ بڑے خوش قسمت ہیں آپ موسیو' وہ بولا یہ نوٹ کھرے ہیں' اور زوکمان نے اطمینان کا لمبا سانس لیا۔ خدا کا شکر ہے' وہ بولا اب سب ٹھیک ہو جائے گا۔

کوئی مشکل نہیں' زوکمان نے کہا' یہ نوٹ کھرے ہیں سردار۔

گرینجر حیرت اور بے یقینی سے بت بنا بیٹھا تھا۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کسی طرح کہ زوکمان نے جو کچھ کہا ہے وہ سچ ہے۔ البتہ اس کا دماغ اپنا ایک کام کر رہا تھا۔ وہ ایک تدبیر گڑھ رہا تھا بلکہ نصف کے قریب گڑھ چکا تھا۔

اچھا' گرینجر نے آخرکار زوکمان سے کہا' اب تم بیرونس کے پاس جاؤ' اور اسے بلا لاؤ۔

جہازی میز کے دوسری طرف گرینجر کے سامنے اور اس کے دفتر میں ٹریسی اطمینان سے بیٹھی ہوئی تھی۔

تو اب ہم دونوں ساجھی ہیں' گرینجر نے کہا۔

ٹریسی اٹھ کھڑی ہوئی' مجھے کسی ساجھی دار کی ضرورت نہیں۔

بیٹھ جاؤ۔

ٹریسی نے گرینجر کی آنکھوں میں دیکھا تو سہم کر فرمانبرداری سے بیٹھ گئی۔

ایک بات سمجھ لو' گرینجر نے کہا' بیارز میرا شہر ہے اپنے ان نوٹوں میں سے تم نے یہاں ایک بھی چلانے کی کوشش کی تو فوری طور پر گرفتار کر لی جاؤ گی کہ تمہارے فرشتے تک سمجھ نہ پائیں گے کہ یہ کیا ہوگیا۔ اور محترمہ! ہمارے یہاں کی جیلوں میں خوبصورت عورتوں کے ساتھ برے واقعات ہو جاتے ہیں۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہاں میرے بغیر تم قدم تک نہیں اٹھا سکتیں۔

ٹریسی نے گھور کر اسے دیکھا۔ تو میں تم سے گویا حفاظت کا سودا کر رہی ہوں۔

یہ تم نے غلط کہا' تم اپنی زندگی کا سودا کر رہی ہو۔

اور ٹریسی نے سمجھ لیا کہ یہ گرینجر غلط نہ کہہ رہا تھا۔

اچھا۔ اب یہ بتاؤ کہ تم نے وہ چھاپنے کی مشین کہاں سے حاصل کی؟

ٹریسی خاموش رہی۔ وہ شش و پنج میں پڑ گئی تھی اور گرینجر اسکی اس کیفیت سے محظوظ ہو رہا تھا اور پھر اس نے دیکھا کہ ٹریسی ہتھیار ڈال رہی تھی۔

اور ٹریسی نے کہا۔

سوئزرلینڈ میں بسے ہوئے ایک امریکن سے خریدی تھی۔ امریکی ٹکسال میں وہ بطور سکہ زن کے پچیس برس تک ملازمت کر چکا تھا جب وہ ریٹائر ہوا تو اس کو پنشن دینے میں کوئی چیز اڑے آئی چنانچہ اسے پنشن کبھی نہ ملی۔ اسے بڑا غصہ آیا سرکار نے اسے دھوکا دیا چنانچہ اس نے حساب برابر کر دینے کا فیصلہ کیا اور اس نے سو ڈالر چھاپنے کی چند پلیٹیں' جو حکومت کے خیال میں ضائع کر دی گئی تھیں' اسمگل کر لیں اور اپنے تعلقات کی بنا پر وہ خاص کاغذ بھی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا جس پر ٹریژری ڈیپارٹمنٹ نوٹیں چھاپتا ہے۔

تو اب آئی بات سمجھ میں' گرینجر نے سوچا' تو اسی لئے یہ نوٹ بالکل اصلی لگتے ہیں'

PDF LIBRARY 0333-7412793

گرینجر کا اشتیاق ایک دم سے بڑھ گیا۔

"یہ مشین ایک دن میں کتنے نوٹ چھاپ لیتی ہے؟" اس نے پوچھا۔

ایک گھنٹے میں ایک نوٹ' کاغذ کے دونوں جانب پر.....

مگر گرینجر نے اس کی بات کاٹ دی' اس سے بڑی مشین نہیں ہے؟

ہاں ہے۔ اس شخص کے پاس ہے وہ مشین ہر آٹھ گھنٹوں میں پچاس نوٹ چھاپتی ہے۔ یعنی ایک دن میں پانچ ہزار ڈالر..... لیکن وہ اس مشین کے پانچ لاکھ ڈالر مانگ رہا ہے۔

میرے پاس ہیں' کتنے عرصے میں تم وہ مشین حاصل کر سکتی ہو؟ یعنی جلد از جلد۔

میرے خیال میں..... میں نہیں سمجھتی کہ.....

گرینجر نے فون اٹھا کر ماؤتھ پیس میں کہا۔

ٹونی! دیکھو' مجھے پانچ لاکھ ڈالر کی قیمت کے فرانسیسی فرانک چاہئیں اسی وقت تجوری میں سے نکال لو جتنے بھی ہوں اور جتنے کم ہوں اتنے بینک سے لے آؤ اور میرے دفتر میں دے جاؤ۔ مجھے' سمجھ گئے؟

ٹریسی سخت اعصابی ہیجان میں مبتلا ہو کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ میں جا رہی ہوں اور.....

تم کہیں نہیں جا رہیں۔

میرا جانا ضروری ہے دراصل.....

بیٹھ جاؤ اور خاموش رہو۔ میں سوچ رہا ہوں۔

اس کے چند شریک کار تھے جنہیں اس معاملہ میں لڑھکایا جا سکتا تھا۔

لیکن جس چیز سے وہ بے خبر ہوں گے اس سے ظاہر ہے کہ انہیں نقصان نہ پہنچے گا۔

گرینجر نے فیصلہ کیا کہ وہ بڑی مشین خود گرینجر خرید لے گا اور اس نوٹ چھاپ کر بینک کا وہ قرض چکا دے گا جو اس نے کاسینو کے نام پر لیا ہے۔ اسکے بعد وہ برونو دینتے سے کہہ دے گا کہ اس عورت سے نپٹ لے۔

سالی پارٹنر نہیں چاہتی۔ ایں؟

تو خود مجھے کہاں پسند ہے ساتھی داری' گرینجر نے دل میں کہا۔

دو گھنٹے بعد ایک بڑے تھیلے میں پانچ لاکھ کی رقم آ گئی۔

گرینجر نے ٹریسی سے کہا' دیکھو! اب تم ہوٹل پالیاس میں نہ رہو گی۔ پہاڑی پر میرا ایک ذاتی مکان ہے جہاں کسی قسم کی کوئی گڑبڑ نہیں۔ میرا مطلب ہے وہاں تنہائی میسر ہے۔ بے حد پرائیویٹ' معاملہ ختم ہونے تک وہیں قیام کرو گی۔

ٹریسی خاموش رہی۔ گرینجر نے فون اس کی طرف ڈھکیل دیا۔ آہستہ سے۔

اچھا تو اب سوئزرلینڈ میں مقیم اپنے دوست کو فون کرو اور کہو اس سے کہ تم وہ بڑی مشین خرید رہی ہو۔

اس کا فون نمبر میرے پاس یہاں نہیں ہے۔ ہوٹل میں ہے' میں اسے وہیں سے فون کردوں گی۔ تم اپنے گھر کا پورا پتہ دے دو مجھے۔ میں اس سے کہہ دوں گی کہ وہ مشین بذریعہ جہاز وہیں....

نہیں' گرینجر نے کرخت آواز میں کہا' میں دھندلا سا سراغ بھی چھوڑنا نہیں چاہتا۔ میں مشین سیدھی ایئرپورٹ پر سے اٹھوا لوں گا۔ بہرحال اس معاملے کے متعلق ہم رات کے کھانے پر بات چیت کریں گے۔ تو میں شام آٹھ بجے ملتا ہوں تم سے' گرینجر نے آنکھوں سے روپوں کی تھیلی کی طرف اشارہ کیا۔

اس کا خیال رکھنا... میں نہیں چاہتا کہ میرے روپے کے ساتھ ... یا خود تمہارے ساتھ کوئی حادثہ ہو جائے' کوئی حادثہ نہ ہوگا۔ ٹریسی نے اسے یقین دلایا۔

وہ مسکرایا۔ جانتا ہوں' پروفیسر زوکرمان تمہیں ہوٹل تک پہنچا آئیں گے۔

اور چند ثانیوں بعد ہی ٹریسی اور زوکرمان کار میں بیٹھے ہوٹل کی طرف جا رہے تھے دونوں خاموش تھے روپے کا تھیلا ان کے درمیان رکھا ہوا تھا اور وہ دونوں اپنے اپنے خیالات میں الجھے ہوئے تھے۔

زوکرمان جانتا تھا کہ معاملہ کیا تھا اور کیا ہو رہا تھا البتہ یہ احساس اسے ضرور تھا کہ جو کچھ ہو رہا تھا اس کے حق میں اچھا ہو رہا تھا۔ یہ عورت کنجی تھی۔ گرینجر نے اس عورت پر

PDFLIBRARY 0333-7412793

ے کا حکم دیا تھا اور زوکرمان اس پر کڑی نظر رکھنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔

ادھر گرینجر بے حد خوش تھا۔ اب تک اس بڑی مشین کا سودا ہو چکا ہوگا۔ ٹریسی نے کہ یہ مشین ایک دن میں پانچ ہزار ڈالر چھاپ سکتی ہے لیکن گرینجر کا ارادہ کچھ اور ہی اس کا ارادہ چھاپے کی مشین پورے چوبیس گھنٹے چلانے کا تھا۔ اس صورت میں وہ دن میں پندرہ ہزار ڈالر نکالے گی اور ہفتے میں ایک لاکھ سے زیادہ اور ہر دس ہفتے میں یعنی دس لاکھ ڈالر۔ اور یہ تو جناب ابتداء ہی ہوگی۔

ٹھیک آٹھ بجے گرینجر کی خوبصورت لموسن کار ہوٹل دی پالیاس کے سامنے آ کر رکی دروازہ کھول کر گرینجر باہر آیا وہ پیش کمرے میں آیا تو دیکھ کر اطمینان سے سر ہلایا کہ دروازے کے قریب ہی بیٹھا وفادار کتے کی طرح دروازے پر نظر رکھے ہوئے تھا۔

گرینجر سیدھا کاؤنٹر پر پہنچا۔

بیرونس دی شستانی سے کہو کہ میں آ گیا ہوں۔ ان سے کہو کہ یہاں لابی میں تشریف لائیں۔

لیکن' موسیو گرینجر' بیرونس تو چلی گیں یہاں سے"۔ جولے نے اسے بتایا۔

غلطی ہو رہی ہے تم سے۔ اطلاع دو انہیں"

خود ہی میں نے انہیں رخصت کیا ہے۔"

لیکن" گرینجر دل میں بولا پھر پوچھا۔" کب؟

ہوٹل واپس آنے کے تھوڑی دیر بعد ہی انہوں نے مجھ سے کمرے میں بل لے لیا کہ وہ نقد میں بل چکا دیں گی۔"

گرینجر کا دماغ مشین کی طرح چل رہا تھا۔

"

ہاں"

اس نے بل فرانسیسی فرانک میں ادا کیا؟"

ہاں۔ موسیو۔ بالکل صحیح خیال ہے آپ کا۔"

گرینجر نے تقریباً گھبرا کر پوچھا۔ "وہ اپنے کمرے میں سے کچھ لے گئیں؟ سامان اور
بکس وغیرہ۔"

"نہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ بعد میں اپنا لگیج منگوالیں گی"

تو وہ اس کا' گرینجر کا روپیہ لے کر سوئزر لینڈ کے لئے روانہ ہو گئی شاید کہ اس
مشین کا سودا خود اپنے حساب سے اور اپنے طور پر کرے۔ "مجھے لے چلو اس کمرے میں"
گرینجر نے گبھرائے لہجے میں کہا۔

اور جب گرینجر زدکمان کے' جو اسی طرح مستعد بیٹھا ہوا تھا' قریب سے گزرا تو وہ
پیس کر اس نے کہا۔ "اب کیا بیٹھے ہو احمقوں کی طرح تمہاری وہ نانی تو بھاگ بھی گئی۔"

اور زدکمان نے حیرت سے اور سچ مچ احمقوں کی طرح اس کی طرف دیکھا۔ اور بولا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے؟"

"وہ یہاں سے نہیں گئی۔ میں پیشاب کرنے تک یہاں سے نہیں اٹھا۔ وہ نیچے
کمرے میں آئی ہی نہیں۔ اسی کی نگرانی کرنے تو میں یہاں بیٹھا ہوا ہوں۔"

اسی کی نگرانی کرنے"! گرینجر نے اس کی بھونڈی سی نقل کی۔ لیکن تم نے ایک
یا سفید بالوں والی بڑھیا باہر جاتی ہوئی ایک ملازمہ کی طرف دھیان دیا؟ نظر رکھی اس پر؟
زدکمان الو کی طرح آنکھیں جھپکنے لگا۔ "ان عورتوں پر میں کیوں نظر رکھتا؟" اس
حیرت سے پوچھا۔

"گدھے کی دم ہو تم۔ واپس جاؤ کاسینو میں" گرینجر نے کڑک کر کہا "تم سے میں
میں نپٹ لوں گا۔"

ٹریسی کا سوٹ بالکل ایسا ہی تھا جیسا کہ گرینجر نے اسے آخری بار دیکھا تھا۔ بظاہر
کی کسی چیز میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ملحقہ کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔ گرینجر اس کمرے
داخل ہو کر الماری کی طرف لپکا اور ایک جھٹکے کے ساتھ اس کے کواڑ چوپٹ کھول دیے
چھاپنے کی مشین وہیں رکھی ہوئی تھی۔

"خدا کا شکر ہے" گرینجر مسکرا کر دل میں بولا۔ معلوم ہوتا ہے وہ وحشنی عورت

عجلت اور گھبراہٹ میں بھاگی تھی کہ مشین اپنے ساتھ نہ لے جا سکی تھی۔ اور یہ اس کی
غلطی تھی۔

"اور اس سے صرف یہی ایک غلطی سرزد نہیں ہوئی۔" گرینجر نے اپنے آپ سے
کہا۔ وہ گرینجر کو الو بنا کر اس سے پانچ لاکھ ڈالر لے گئی تھی اور اب وہ اس سے انتقام لے
گا۔ وہ اسے تلاش کرنے میں پولیس کی مدد حاصل کرے گا اور حرمزدای کو جیل بھجوا دے گا
جہاں اس کے' گرینجر کے آدمی اس کے پاس جائیں گے اور اپنے طریقوں سے اس کی زبان
کھلوائیں گے اور معلوم کرلیں گے کہ نقش ساز کون ہے۔ اس کے بعد جیل کا دروازہ ہمیشہ
ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے گا اور کسی کو پتہ بھی نہ چلے گا کہ وحشنی عورت کون تھی اور
کہاں گئی۔

ارمانڈ گرینجر نے پولیس ہیڈ کوارٹر کا فون نمبر ڈائل کیا اور انسپکٹر ڈامونت سے بات
کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

پندرہ منٹ بعد انسپکٹر آگیا۔ اس کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا جو حبشی معلوم
ہوتا تھا۔ اور ایسا بدہیبت اور بدصورت انسان گرینجر نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ اس کا ماتھا
ایسا تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی پھٹ کر کھوپڑی سے الگ ہو جائے گا اور اس کی بھوری
آنکھیں موٹے موٹے شیشوں کے پیچھے تقریباً چھپی ہوئی تھیں' ایسی تھیں جیسے کسی دیوانے
کی ہوں اور نظر ایسی تھی جیسے روح کی گہرائیوں میں اتر رہی ہو۔!

"یہ موسیو دانیال کوپر ہیں" انسپکٹر ڈامونت نے اس گھناؤنے شخص کا تعارف
کرایا' "مسٹر کوپر کو بھی اس عورت سے دلچسپی ہے جس کے متعلق تم نے مجھے فون کیا تھا۔

اور اب کوپر بولا "آپ نے انسپکٹر ڈامونت سے کہا تھا کہ یہ عورت جعلی کرنسی
بناتی ہے"

"ڈانسمنٹ وہ سوئزر لینڈ کے لئے روانہ ہو چکی ہے۔ آپ اسے سرحد پر ہی گرفتار
کرسکتے ہیں۔ وہ تمام ثبوت میرے پاس موجود ہیں جن کی آپ کو ضرورت ہوگی"

اور وہ انسپکٹر ڈامونت اور دانیال کوپر کو الماری کے سامنے لے گیا جس میں وہ

PDF LIBRARY 0333-7412793

مشین رکھی ہوئی تھی۔

"یہ ہے وہ پریس جس پر اس نے نوٹ چھاپے ہیں" گرینجر نے کہا۔

دانیال کوپر نے آگے بڑھ کر مشین کا معائنہ کیا۔

"اس پریس پر اس نے روپے چھاپے ہیں؟" اس نے پوچھا۔

"ہاں۔ یہی تو میں نے کہا ہے آپ سے" گرینجر نے بگڑ کر کہا اور پھر جیب سے ایک کرنسی نوٹ نکال کر بولا "یہ ایک سوڈالر کا جعلی نوٹ ہے جو اس نے مجھے دیا تھا۔"

کوپر نوٹ لے کر کھڑکی کے قریب پہنچا اور اسے روشنی میں چند ثانیوں تک دیکھتا رہا۔

"لیکن یہ تو جعلی نہیں ہے۔ کھرا نوٹ ہے" وہ بولا۔

یہ کھرا نہیں ہے بلکہ ہوبہو کھرا نظر آتا ہے۔ اور سبب اس کا یہ ہے کہ اس نے وہی پلیٹیں استعمال کی ہیں جو اس نقش گیر نے بنائی ہیں جو کبھی فلاڈلفیا کی سرکاری ٹکسال میں کام کرتا تھا۔ اور یہ نوٹ اس نے اسی مشین پر چھاپے ہیں"۔

اور کوپر نے بڑی بدتمیزی سے کہا۔ "چغد ہیں آپ یہ ایک عام سی مشین ہے، معمولی پرنٹنگ پریس۔ اور اس پر صرف لیٹرہیڈ چھاپے جاسکتے ہیں"

"لیٹرہیڈ؟" کمرہ گول گول گھومنے لگا تھا۔

"آپ نے سچ مچ ایسی کہانی پر یقین کرلیا جو عام اور معمولی کاغذ کو سوڈالر کی سچی کرنسی میں تبدیل کردیتی ہے؟"

"میں سچ کہتا ہوں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ...."

گرینجر ایک دم سے خاموش ہوگیا۔ کیا دیکھا تھا اس نے؟ چند سوڈالر کے نوٹ، جنہیں سکھانے کے لئے تار سے لٹکایا گیا اور ایک کاغذ کاٹنے والا چھرا یعنی پیپر کٹر اور کورے کاغذ۔

اس زبردست دھوکے کی عظمت اب اس پر ظاہر ہونے لگی۔ کوئی جعلی نوٹ نہ تھے' اسے چھاپنے کی کوئی مشین نہ تھی اور سوئزرلینڈ میں کوئی نقش گر نہ تھا' ٹریسی اس غرق شدہ خزانے کی لالچ میں آئی ہی نہ تھی۔ اس کہانی کو سچ یقین کرکے وہ اس جال میں پھنسی ہی نہ

تھی۔ اس کتیا نے خود گرینجر کی چال کو ہی اسے پھنسانے کی غرض سے بطور چارہ استعمال کیا تھا یعنی آپ اپنے دام میں صیاد آگیا تھا۔ اگر اسکے الو بننے کی بات باہر آگئی تو۔

دو آدمی کھڑے اسے دیکھ رہے تھے۔

"کس قسم کا کوئی دعویٰ کرنا چاہتے ہو تم اس پر ارمانڈ؟ کوئی فرد جرم عائد کرنا چاہتے ہو؟"

انسپکٹر نے پوچھا۔

کیسے عائد کرسکتا ہے وہ؟ کیا کہے گا وہ کہ اسے الو بنایا گیا؟ اس نے جعلی نوٹ بنانے کے کاروبار میں روپیہ لگایا اور اس کی ساجھی دار یہ روپیہ لے کر بھاگ گئی؟ اور پھر اسکے ساتھی کیا کہیں گے جب انہیں معلوم ہوگا کہ اس نے ان کے روپے میں سے پانچ لاکھ چرا کر اس عورت کو دے دیئے؟

گرینجر کے دل میں فوری اور شدید خوف اتر آیا۔

"نہیں.... میں کوئی فرد جرم عائد کرنا نہیں چاہتا" اس نے خوف سے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔

"افریقہ" گرینجر نے سوچا "میں افریقہ چلا جاؤں گا۔ وہاں وہ مجھے کبھی نہ پاسکیں گے"۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

اور کوپر سوچ رہا تھا۔ "آئندہ۔ آئندہ میں اسے ضرور پکڑلوں گا"

یہ ٹریسی ہی تھی جس نے گنتھر ہرٹوک کو مجور کا میں ملنے کا مشورہ دیا تھا۔ ٹریسی کو یہ جزیرہ بے حد پسند تھا۔ بلکہ وہ فدا تھی اس پر۔ دنیا کی خوبصورت اور دلکش ترین جگہ تھی یہ جزیرہ مجور کا "اس کے علاوہ" ٹریسی نے گنتھر سے کہا تھا "یہ جزیرہ بحری قزاقوں کی پناہ گاہ رہا ہے چنانچہ ہم یوں محسوس کریں گے جیسے اپنے وطن اور گھر میں ہوں۔

"لیکن بہتر یہ ہوگا کہ ہم دونوں ساتھ نہ دیکھیں جائیں" گنتھر نے کہا۔

"اس کا انتظام میں کرلوں گی۔ اور اس کی ابتداء اس فون سے ہوئی جو گنتھر نے لندن سے کیا تھا۔

"ایک بے حد غیر معمولی کام ہے تمہارے لئے ٹریسی۔ سچ مچ ایک چیلنج ہے تمہارے لئے"۔ دوسرے دن پہلے ہی ہوائی جہاز میں ٹریسی مجور کا راجدھانی پالما کی طرف پرواز کررہی تھی۔ چونکہ انٹرپول کی طرف سے "سرخ فیتہ" جاری کیا جاچکا تھا اس لئے پیارز سے اس کی روانگی اور مجور کا میں اس کی آمد کی اطلاع مقامی افسران بالا کو دی جاچکی تھی چنانچہ جونہی ٹریسی سون ویدا ہوٹل کے "رائل سوٹ" میں مقیم ہوئی تو ایک نگران ٹیم چوبیس گھنٹے اس کی نقل و حرکت کی نگرانی کے لئے ہوٹل کے اندر اور باہر مقرر ہوچکی

PDF LIBRARY 0333-7412793

تھی۔ پالما کے پولیس کمانڈنٹ ارنسٹو مارزا نے انٹرپول کے انسپکٹر آندرے ترگینان سے رابطہ قائم کرکے بات کی۔ "مجھے یقین ہے" ترگینان نے کہا "کہ ٹولی وغیرہ کچھ نہیں ہے بلکہ صرف ایک عورت ہر جگہ کام کررہی ہے۔ ٹریسی وھٹنی"۔

"اور یقین کیجئے جناب اس کی جسارت اسے بھاری پڑجائے گی"۔ ارنسٹو مارزا نے کہا "اگر اس نے مجور میں کوئی جرم کیا تو اسے پتہ چل جائے گا کہ قانون کے ہاتھ حقیقت میں بہت لمبے ہیں"۔

انسپکٹر ترگینان نے کہا "موسیو ایک بات ہے اور وہ یہ ہے جو میں بتانا چاہتا ہوں"۔

"سی؟"

"ایک امریکن آپ سے ملاقات کرنے آئیں گے......"

"سی؟"

"ان کا نام ہے دانیال کوپر"

ٹریسی کی نگرانی اور تعاقب کرتے ہوئے جاسوس کو یقین ہوتا جارہا تھا کہ اس عورت کو تاریخی اور خوبصورت مقامات دیکھنے سے ہی دلچسپی ہے اور بس۔ اور وہ پورے جزیرے پر اس کے پیچھے لگے رہے۔ سان فرانسکو کے غار' خوبصورت قصر بالویر' ایلاتاس کا رنگین محل۔ اس نے پالما میں سورا گلنی دیکھی اور پلازادی رین میں کھانا کھایا۔ غرض وہ جہاں جہاں گئی انٹرپول کے جاسوس اس کے پیچھے لگے رہے۔ اور وہ جہاں جہاں گئی جب جب اکیلی ہی گئی۔

ٹریسی نے فارمیستور اور والداموسا اور لاگرانجا کی بھی چھوٹی چھوٹی ٹوبیس کیس اور موتیوں کی فیکٹری کی بھی سیر کی۔

"ناؤ" جاسوسوں نے ارنسٹو مارزا کو رپورٹ دی "یہ عورت تو یہاں صرف سیرو تفریح کے لئے آئی ہے کمانڈنٹ"۔

کمانڈنٹ کی سیکریٹری دفتر میں آئی۔ "کیا ہے؟ کمانڈنٹ مارزا نے پوچھا۔

"ایک امریکن صاحب آئے ہیں' سینو دانیال کوپر۔ ملنا چاہتے ہیں آپ سے"

مارزا کے کئی ایک دوست امریکن تھے۔ اسے امریکی لوگ پسند تھے اور اس کا خیال تھا کہ انسپکٹر تریگنان نے جو کچھ کہا تھا اس کے باوجود اس امریکن دانیال کوپر کو پسند کرے گا مگر اس کا یہ خیال غلط ثابت ہوا۔

"تم سب گدھے ہو۔ اول درجے کے گدھے" دانیال کوپر نے کہا "وہ یہاں پر تفریح کی غرض سے نہیں آئی بلکہ کچھ کرنے آئی ہے"

کمانڈنٹ بڑی مشکل سے اپنا غصہ روک سکا سینور! خود آپ نے کہا ہے کہ مس وحشتنی کے ہدف ہمیشہ زور دار ہوتے ہیں اور یہ کہ ناممکن کام کرنے میں اسے مزا آتا ہے۔ سینور کوپر! میں نے بڑی احتیاط سے سب کچھ چیک کرلیا ہے۔ یہاں کوئی چیز ایسی ہی نہیں کہ مس وحشتنی کی ذہانت کو چیلنج کرسکے۔

"یہاں وہ کسی سے ملی ہے...... بات کی ہے کسی سے؟"

"سالے کا لہجہ تو دیکھو۔ جیسے اپنے باپ سے بات کر رہا ہے مردود" کمانڈنٹ مارزا اندر ہی اندر پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔

"نہیں۔ کسی سے نہیں" اس نے جواب دیا۔

"تو پھر وہ ملے گی کسی سے' بات کرے گی' دانیال کوپر نے سپاٹ آواز میں کہا۔

"اب پتہ چلا" کمانڈنٹ مارزا نے اپنے آپ سے کہا "کہ بدصورت امریکن کا مطلب ہے" مجور کا میں دو سو غار ایسے تھے جن سے لوگ واقف تھے لیکن سب سے دلچسپ غار وہ ہیں جو "کواڑدیل دارش" یعنی "اژدہے کے غار کہلاتے ہیں۔ یہ غار پالما سے ایک گھنٹے کی مسافت پر اور پور توکرستو کے قریب واقع ہیں۔ یہ قدیم غار زمین میں گہرائی تک چلے گئے ہیں۔ زبردست محرابی غار ہیں یہ جن کی چھتوں سے وہ سفید سفید قلمیں لٹکی ہیں جو تہ نشین مادے سے اور پانی کے رسنے سے بن گئی ہیں۔ ان قدیم غاروں میں مقبرے کی سی خاموشی طاری ہے اور اس خاموشی میں زیر زمین بہتے ہوئے چشموں کی آواز

اور پر اسرار سنسناہٹ کی طرح سنائی دیتی ہے اور یہ پانی کے غاروں کی مناسبت سے کہیں دودھیا نظر آتا ہے' کہیں سبز اور کہیں جامنی۔ یہ غار اس دنیا کے نہیں بلکہ جیسے پریوں کے دیس کے فن تعمیر کا اعلیٰ ترین نمونہ ہیں بھول بھلیاں کا لامتناہی سلسلہ جن کی دیواروں میں تھوڑے تھوڑے فاصلے سے مشعلیں لگا کر روشن کردی گئی ہیں۔ اور ان مشعلوں کی تاریخ اور لرزاں روشنی۔ ماحول کو اور بھی پر اسرار بنادیتی ہے۔

ان غاروں میں کسی کو بھی گائڈ کے بغیر جانے کی اجازت نہیں۔ لیکن صبح جب یہ غار پبلک کے لئے کھولے جاتے ہیں تو اس وقت سے لے کر ان کے بند کئے جانے تک سیاحوں سے بھرے رہتے ہیں۔

ٹریسی ان غاروں کو دیکھنے کے لئے سنیچر کا دن پسند کیا کہ اسی دن ان غاروں میں سب سے زیادہ بھیڑ ہوتی ہے اور ملک ملک کے سیاحوں کا سیلاب سا بہتا ہے ان میں۔

ٹریسی نے چھوٹے کاؤنٹر سے داخلے کا ٹکٹ خریدا اور بھیڑ میں غائب ہوگئی۔ دانیال کوپر اور کمانڈنٹ کے دو اور آدمی اس کے پیچھے لگے ہوئے تھے گائڈ سیاحوں کو غار کے سنگین فرش پر لئے جارہا تھا۔ یہ راستہ تنگ تھا اور چھت سے لٹکی ہوئی قلموں سے ٹپکتے ہوئے پانی نے اسے پھسلواں بنادیا تھا چنانچہ گائڈ بار بار سیاحوں سے سنبھل کر قدم اٹھانے کو کہہ رہا تھا۔

دائیں بائیں پہلو میں چھوٹے چھوٹے غار یا "قبے" تھے چنانچہ اکثر سیاح چلتے چلتے ان غاروں میں گھڑی بھر کے لئے داخل ہوجاتے اور وہاں بت بنے کھڑے ان شکلوں کو دیکھتے رہتے جو رستے ہوئے نمک اور کیلشیم نے بنائی تھیں۔ جناتی پرندوں' عجیب و غریب جانوروں اور تناور درختوں کی شکلیں' تنگ راستے کے دائیں بائیں مشعلیں بے شک جل رہی تھیں لیکن راستے میں جگہ جگہ جہاں روشنی نہ پہنچتی تھی' اندھیرے کے بڑے بڑے پیوند تھے" اسی قسم کے ایک اندھیرے پیوند میں پہنچ کر ٹریسی غائب ہوگئی۔ دانیال کوپر اس کی طرف لپکا لیکن وہ کہیں دکھائی نہ دی۔ لوگوں کی آتی جاتی ہوئی بھیڑ نے دانیال کوپر کے لئے ٹریسی کا کھوج لگانا ناممکن بنادیا تھا یہ معلوم کرنے کا اس کے پاس کوئی ذریعہ نہ تھا کہ ٹریسی اس کے

PDF LIBRARY 0333-7412793

آگے تھی یا اس کے پیچھے تھی۔

"یہیں وہ کچھ کرنے والی ہے" دانیال کوپر نے اپنے آپ سے کہا" لیکن کیسے؟ کہاں؟ کیا؟"......

کھو میں غاروں کے سب سے نچلے طبقے میں اور بڑے تالاب کے سامنے رومی تھیٹر تھا۔ یہاں پتھر کے بنچ زینوں کی شکل میں اوپر تک بنائے گئے تھے۔ جو تماشائیوں کے بیٹھنے کے لئے تھے یہاں ہر گھنٹے میں تماشا ہوتا تھا اور سیاح اندھیرے میں آکران بنچوں پر بیٹھ جاتے اور تماشہ شروع ہونے کا انتظار کرتے تھے۔

ٹریسی بنچیں شمار کرتی ہوئی اوپر چڑھتی ہوئی بیسویں بنچ تک پہنچ گئی اور پھر اس کے متوازی چل کر بیسویں نشست تک پہنچ کر اس پر بیٹھ گئی۔

اکیسویں نشست پر بیٹھا ہوا آدمی اس کی طرف گھوم گیا۔

"کوئی مشکل؟" اس نے پوچھا۔

"کوئی نہیں گنتھر" ٹریسی نے جواب دیا اور آگے کی طرف جھک کر اس کا گال چوم لیا۔ گنتھر نے کچھ کہا اور ٹھیک سے سننے کے لئے ٹریسی کو اس کی طرف جھکنا پڑا کیونکہ کھوہ تماشائیوں کی آوازوں سے بھنبھنا رہا تھا۔

بہتر یہی ہوگا کہ ہم ساتھ ساتھ نہ دیکھے جائیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ تمہارا تعاقب کیا جا رہا ہو"

ٹریسی نے آدمیوں سے بھرے ہوئے وسیع و عریض اندھیرے غار میں نظریں دوڑائیں۔

"یہاں تو ہم محفوظ ہیں" ٹریسی نے تجسس سے اس کی طرف دیکھا "بہت اہم معاملہ ہوگا"۔

"ہاں... بے حد" گنتھر ٹریسی کے اور بھی قریب جھک گیا "ایک بے حد دولت مند گاہک ایک پینٹنگ حاصل کرنے کے لئے سخت بے قرار ہے۔ گویا کی پینٹنگ جس کا عنوان ہے "پروتو" جو بھی اس کے لئے یہ پینٹنگ لے آئے گا وہ پانچ لاکھ ڈالر نقد دے گا یہ رقم

PDF LIBRARY 0333-7412793

میرے کمیشن کے علاوہ ہے...... ٹریسی سوچ میں پڑ گئی۔

دوسرے بھی اسے اڑا لانے کی کوشش کر رہے ہیں؟" اس نے پوچھا۔

"سچ پوچھو تو...... ہاں"

"اس صورت میں......"

"میرے خیال میں کامیابی کے امکانات محدود ہیں"

"پینٹنگ ہے کہاں؟"

"میڈرڈ میں"

"میڈرڈ؟"

"ہاں۔ میڈرڈ کے پرادو میوزیم میں"

"پرادو"!

اور اس نام کے ساتھ ٹریسی کے دماغ میں جو لفظ روشن ہو گیا وہ تھا۔ "ناممکن"۔

گنتھر بہت آگے کی طرف جھکا ہوا تھا' اس کے بہت قریب آ گیا تھا اور اس کے کان سے تقریباً منہ لگائے بول رہا تھا اور ان کے دائیں بائیں اوپر نیچے کی بنچوں پر بیٹھے ہوئے تماشائی آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ ان کی طرف کوئی دھیان نہ دے رہا تھا۔ غار تماشائیوں سے بھرتا جا رہا تھا۔

"اس کام کے لئے بے انتہائی ہوشیاری اور خوش تدبیری کی ضرورت ہے اور اسی لئے میں نے تمہارا انتخاب کیا ہے تم ہی یہ کام کر سکتی ہو"

"ذرہ نوازی کا شکریہ" وہ بولی۔

گنتھر اندھیرے میں مسکرایا۔

"تو کتنے کہے تھے تم نے؟ پانچ لاکھ ڈالر؟" ٹریسی نے پوچھا۔

"نقد نقد" گنتھر بولا۔

ٹریسی ایک بار پھر سوچ میں پڑ گئی

"صاف ستھرا' دودھ میں دھلا ہوا روپیہ۔ ٹیکس فری۔ کوئی لفڑا نہیں"۔

ٹریسی خاموش رہی۔

"سوچ لو۔ کام بے شک خطرناک ہے لیکن تمہیں تو خطرات سے کھیلنا پسند ہے"

"شو" شروع ہوا اور غار میں ایکدم سے خاموشی چھاگئی۔

نظر نہ آنے والے بلب آہستہ آہستہ روشن ہونے لگے اور موسیقی کی لہروں سے غار جیسے ڈولنے لگا۔ اسٹیج کا مرکز ایک بڑا تالاب تھا جو بیٹھے ہوئے تماشائیوں کے عین سامنے تھا اور اب ایک چٹان کے پیچھے سے ایک بجرا نکل کر تالاب کے پر سکون پانی پر تیرتا ہوا سامنے آیا۔ پوشیدہ سرچ لائٹ سے نکلتی ہوئی روشنی کی موٹی لکیراس بجرے کے ساتھ ساتھ حرکت کررہی تھی۔ اس پر کوئی موسیقار بیٹھا آرگن بجا رہا تھایکایک رنگین روشنیوں نے غار کے اندھیرے میں قوس و قزاح کے رنگ بھر دیئے۔ اور ان روشنیوں میں کشتی آہستہ آہستہ تالاب کا چکر لگا کراسی چٹان کے پیچھے چلی گئی اور آرگن کی آواز مدھم ہوتے ہوتے ڈوب گئی۔

"واہ! مسحور کن! غیر ارضی! ملکوتی!" گنتھر نے کہا "کم سے کم یہ تماشہ دیکھنے کے لئے آدمی کو ایک دفعہ تو ضرور یہاں آنا چاہیے۔"

سفر تو مجھے بے حد پسند ہیں اور سیاحت پر تو میں جان دیتی ہوں" ٹریسی نے کہا "جانتے ہو گنتھر سب سے زیادہ خواہش کون سا شہر دیکھنے کی ہے؟" "میڈرڈ"

غار کے باہر آنے کے راستے پر بلکہ دہانے پر کھڑا ہوا دانیال کوپر ٹریسی کو غار سے باہر آتے دیکھ رہا تھا۔

وہ اکیلی تھی۔ اس کے ساتھ کوئی نہ تھا۔

میڈرڈ کے پلازا دی لا للتاد میں واقع زر ہوٹل ہسپانیہ کا سب سے شاندار اور بہترین ہوٹل سمجھا جاتا تھا۔ اور پچھلی ایک صدی سے ملک ملک کے امراء وزرا اور بادشاہ یہاں قیام کرنے آتے تھے۔ یورپ کے مختلف ممالک کے صدر' خود مختار حکمران اور لکھ پتی لوگ اس ہوٹل کی خواب گاہوں میں راتیں گزار چکے تھے۔ ٹریسی نے اس ہوٹل کی اتنی بہت سی تعریف سنی تھی اور اس سے ایسی توقعات وابستہ کر رکھی تھیں وہاں پہنچ کر اسے سخت مایوسی ہوئی۔ ہوٹل ایسا نہ تھا جیسی کہ اس نے اس کی تعریف سنی تھی۔ اس کی تعریف میں لوگوں نے مبالغے سے کام لیا تھا۔ پیش کمرہ مایوس کن حد تک بے رنگ اور غیر دلچسپ تھا۔

اسسٹنٹ منیجر ٹریسی کو کمروں کی اس جوڑ تک...... یعنی اپنی سوٹ تک پہنچانے آیا جو ٹریسی نے اپنے لئے پسند کیا تھا۔ اس کا نمبر ۲۱۱۔ ۲۱۲ تھا اور یہ سوٹ ہوٹل کے جنوبی بازو میں "کالے فلپ پنجم" پر واقع تھا۔

"امید ہے کہ یہ سوٹ پسند آئے گا آپ کو مس وھٹنی"۔

ٹریسی کمرے کی وسعت عبور کر کے کھڑکی کے سامنے کھڑی ہوئی۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

کھڑکی کے عین نیچے اور سڑک کی دوسری طرف پرادو میوزیم کی عمارت تھی۔

"ٹھیک ہے شکریہ" وہ بولی۔

ٹریسی نے رات کا کھانا اپنے ہی کمرے میں منگوا لیا۔ اس نے ہلکا پھلکا کھانا منگوایا تھا اس کے باوجود اس نے کم کھایا اور جلد ہی سونے کی تیاری کرلی۔

جب وہ بستر میں لیٹی تو اس نے سوچا کہ اس بستر میں سونے کی کوشش کرنا شکنجے میں سونے کے برابر ہے آدھی رات کے وقت کمرے میں نگرانی کرتے ہوئے سراغ رساں کی ڈیوٹی ختم ہوئی تو اس کی جگہ لینے دوسرا سراغ رساں آگیا۔

"وہ اپنے کمرے سے باہر نہیں آئی" پہلے سراغ رساں نے دوسرے کو مطلع کیا "میرا خیال ہے کہ وہ سوگئی ہے۔

میڈرڈ میں پولیس ہیڈ کوارٹر کی زبردست عمارت پورتادی سول کے علاقے میں واقع تھی۔ یہ سرخ اینٹوں کی عمارت تھی جس کی چھت پر گھنٹہ گھر بھی تھا۔ جو اس کا گویا طرہ امتیاز تھا۔ اس کے صدر دروازے پر ہسپانیہ کا سرخ و زرد جھنڈا لہرا رہا تھا اور دروازے پر ہردم پولیس کا ایک آدمی رہتا تھا جو یونیفارم میں ملبوس ہونے کے علاوہ ایک مشین گن' ایک سیاہ ڈنڈے ایک دستی پستول اور ایک جوڑی ہتھکڑیوں سے لیس رہتا تھا۔ یہ وہی ہیڈ کوارٹر تھا جہاں انٹرپول سے رابطہ قائم ہوتا تھا۔

گزشتہ کل ہی یہاں کے پولیس کمانڈنٹ سانتیاگو رومیرو کو ایک تار ملا تھا جس کے ذریعے اسے ٹریسی کے میڈرڈ کی طرف روانہ ہونے کے اطلاع دی گئی تھی۔ کمانڈنٹ نے تار کی آخری سطر دو تین دفعہ پڑھی' اور پھر پیرس میں واقع انٹرپول ہیڈ کوارٹر میں انسپکٹر آندرے ترگینان کو فون کیا۔

"آپ کا پیغام میں سمجھ نہیں سکا" رومیرو نے کہا "آپ نے مجھ سے کہا ہے کہ میں اور میرا ڈیپارٹمنٹ ایک امریکن کی پوری طرح سے مدد کرے جو پولیس کا آدمی تک نہیں ہے؟ کیوں مدد کی جائے اس کی؟"

"کمانڈنٹ! مسٹر کوپر کو آپ بے حد کار آمد پائیں گے"

"میں نہیں سمجھا"

"میرا مطلب ہے بے حد کام کے آدمی ہیں وہ"۔

میری سمجھ میں اب بھی نہیں آیا"

"مسٹر کوپر ٹریسی وٹسنی کو پوری طرح سمجھتے ہیں"

"اس میں سمجھنے جیسا ہے ہی کیا؟" کمانڈنٹ نے کہا "وہ گناہ گار ہے۔ شاید ہوشیار اور چالاک ہے لیکن ہسپانیہ کے قید خانے ہوشیار اور چالاک مجرموں سے بھرے پڑے ہیں اور اب تو یہ مس وٹسنی ہمارے جال میں سے نکل نہ سکے گی"

"جانتا ہوں۔ تاہم آپ مسٹر کوپر سے مشورہ لیں گے۔

کمانڈنٹ نے خفگی سے کہا: اگر آپ کہتے ہیں کہ یہ مسٹر کوپر کام کے آدمی ہیں۔

تو......مجھے کوئی اعتراض نہیں"

کمانڈنٹ رومیرو کو بھی' آندرے ترگینان کی طرح' امریکن پسند نہ تھے۔ اس کے نزدیک یہ لوگ بڑے بولے' اوکھے' بے ضرورت اور مغرور ہوتے تھے۔

"لیکن سارے ہی امریکن ایسے نہیں ہوتے" اس نے سوچا "یہ کوپر شاید ان سب سے مختلف ہو۔ میں شاید اسے پسند کرنے لگوں گا"۔

لیکن دانیال کوپر پر نظر پڑتے ہی رومیرو کو اس سے نفرت ہوگئی۔

"یہ عورت یورپ کی پولیس کو تگنی کا ناچ نچا چکی ہے۔ دانیال کوپر نے کہا"۔ اچھے اچھوں کی آنکھوں کی میں دھول جھونک چکی ہے اور شاید آپ کی آنکھوں میں بھی جھونک دے گی۔

کمانڈنٹ رومیرو نے کھولتے ہوئے غصے پر قابو پانے کے لئے کرسی میں پہلو بدلا:

"سینور! کسی کو ہمیں یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے آج صبح میڈم وٹسنی باراہاس کے ائیرپورٹ پر اتری ہیں اور ٹھیک اسی وقت سے اس کی نگرانی کی جاری ہے۔ یقین کیجئے کہ اگر راستے میں' سڑک پر گلی میں کسی راہ گیر کی جیب سے کوئی سوئی گر گئی اور آپ کی مس وٹسنی نے وہ سوئی اٹھائی تو وہ محترمہ فوراً سلاخوں کے پیچھے

PDFLIBRARY 0333-7412793

پہنچادی جائیں گی۔ مس وھٹنی کا پالا ہسپانوی پولیس سے نہیں پڑا اب تک"

"وہ سڑک پر سے سوئی اٹھانے یہاں نہیں آئی"

"تو پھر آپ کے خیال میں کیوں آئی ہیں؟"

"یہ تو میں یقین سے نہیں کہہ سکتا۔ البتہ اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں کہ وہ کوئی لمبا ہاتھ مارنے والی ہے"۔

کمانڈنٹ رومیرو نے مسکرا کر کہا۔

"اور یہ ہمارے لئے اچھا ہی ہے۔ ہم اس کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھیں گے"۔

پلنگ سخت واہیات اور بے آرام تھا۔ چنانچہ اذیت ناک نیند کے بعد وہ صبح بیدار ہوئی تو بوجھل پن کا احساس جوں کا توں قائم تھا۔ اس نے ہلکے ناشتے اور گرم کالی کافی کا آرڈر دیا اور اس کھڑکی میں جا کھڑی ہوئی جو ہراڈو کی طرف کھلتی تھی۔

سرخ اینٹوں اور پتھروں سے بنا ہوا ایک مضبوط اور مرعوب کن قلعہ تھا جس کے چاروں طرف تناور درخت اور ہری ہری گھاس تھی۔ سامنے کے رخ پر وہ منقش ستون تھے اور دونوں طرف دو دو زینے صدر دروازے تک جاتے تھے سڑک کی سطح پر برابر دو بغلی دروازے تھے اسکول کے بچے اور بارہ تیرہ ملک کے سیاح میوزیم کے سامنے قطار لگائے صبر و سکون سے میوزیم کے کھلنے کے منتظر کھڑے تھے۔ ٹھیک دس بجے سامنے کے دونوں پھاٹک محافظوں نے کھول دیئے اور سیاح گھومنے والے مرکزی دروازے اور دونوں بغلی دروازوں سے میوزیم میں داخل ہونے لگے۔

ٹیلیفون کی گھنٹی یوں بجی کہ ٹریسی اچھل پڑی۔ گنتھر کے علاوہ اور کوئی نہ جانتا تھا کہ وہ میڈرڈ میں تھی۔ اس نے ریسیور اٹھایا۔

"ہیلو؟"

"صبح بخیر میڈم" آواز جانی پہچانی تھی "میں میڈرڈ کے چیمبر آف کامرس کی طرف سے بول رہا ہوں۔ مجھے تاکیدی ہدایات کی گئی ہے کہ آپ کا ہر طرح سے خیال رکھوں اور ہمارے شہر میں آپ کو کوئی تکلیف نہ ہونے دوں"

"جیف! تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں میڈرڈ میں ہوں؟" ٹریسی نے اس کی آواز پہچان لی۔

"میڈم! چیمبر آف کامرس سب کچھ جانتا ہے۔ تو آپ پہلی دفعہ یہاں آئیں ہیں؟"

"ہاں؟"

بہت خوب! تو پھر آپ کو یہاں کے چند قابل دید مقامات کی سیر کرا سکتا ہوں"۔

اور پھر جیف نے اپنی اصل آواز میں پوچھا "ٹریسی! کتنے عرصے تک تمہارا قیام رہے گا یہاں؟"

ٹانگ اڑا والا سوال تھا جو بظاہر ہے کہ ایک خاص مقصد کے تحت پوچھا گیا تھا۔

"یقین سے نہیں کہہ سکتی" اس نے معصومیت سے جواب دیا۔

"پھر بھی؟"

"بھئی اتنے دن تو یہاں قیام رہے گا ہی جتنے دنوں میں تھوڑی سی شاپنگ کر سکوں اور قابل دید مقامات بھی دیکھ لوں۔ لیکن جیف! تم یہاں میڈرڈ میں کیا کر رہے ہو؟"

"جو تم کر رہی ہو"

"یعنی؟"

"شاپنگ اور قابل دید مقامات کی سیر"

ٹریسی اتفاقات پر یقین نہ رکھتی تھی۔ یہ اتفاق نہ تھا کہ جیف بھی انہی دنوں میڈرڈ آگیا تھا۔ چنانچہ وہ بھی اسی موضوع سے یہاں آیا تھا جس مقصد سے وہ خود آئی تھی۔ یعنی تصویر چرانے۔

رات کو کسی کے ساتھ ڈنر کا پروگرام تو نہیں ہے؟" جیف نے پوچھا۔

"نہیں"

"تو پھر میں جوکی ریسٹوران میں ریزرویشن کروائے لیتا ہوں"

جیف کے متعلق وہ کسی خوش فہمی میں مبتلا نہ تھی جب وہ لفٹ میں سے نکل کر بیٹھک کمرے میں آئی اور جیف کو اس کے انتظار میں وہاں کھڑا دیکھا تو اسے بے حد خوشی حاصل

PDF LIBRARY 0333-7412793

ہوئی جس کی کوئی اصل وجہ اس کی سمجھ نہ آئی۔

جیف نے لیک کراس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور کہا "بڑی دل ربا نظر آ رہی ہو آج تو"

بیش کمرے کے ایک کونے کی گول میز پر اپنے سامنے شراب کا گلاس رکھ کر بیٹھا ہوا دانیال کوپر ٹریسی کو جیف سے ملاقات کرتے دیکھ رہا تھا اور اس نے اپنے آپ میں عظیم الشان قوت کا سیلاب محسوس کیا۔ دانیال کوپر جانتا تھا کہ یہاں کی کوئی پولیس اتنی ہوشیار نہیں ہے کہ ٹریسی کو پکڑ سکے۔ "لیکن میں اتنا ہوشیار ہوں۔ وہ دل میں بولا "ٹریسی وٹمنی! میں تمہیں پکڑ لوں گا کہ ہم دونوں کے لئے یہ مقدر ہو چکا ہے"۔

دانیال کوپر کے لئے ٹریسی اب تک "فرض منصبی" سے زیادہ بن چکی تھی۔ وہ اس کے اعصاب پر سوار ہو چکی تھی۔ وہ اس کا فوٹو اور اس کے متعلق کاغذات کی پوری فائل ہر دم اپنے پاس رکھتا تھا۔ جہاں جاتا یہ دونوں چیزیں اپنے ساتھ لے جاتا۔ اور ہر رات سونے سے پہلے وہ بڑے پیار سے ان دونوں چیزوں کو دیکھتا رہتا۔

وہ بیارز دیر سے پہنچا چنانچہ ٹریسی کو پکڑ نہ سکا۔ مجور کا میں وہ اسے چکما دے گئی لیکن انٹر پول نے اس کا ایکبار پھر اس کا سراغ لگا لیا تھا اور دانیال کوپر تہیہ کر چکا تھا کہ اس دفعہ وہ اس عورت کو نہ چھوڑے گا۔

اور اسی رات اس نے ٹریسی کو ہی خواب میں دیکھا اور اس طرح کہ ایک بہت بڑے پنجرے میں ٹریسی بند ہے اور وہ مادر زاد برہنہ ہے اور رو رہی ہے اور کوپر کے سامنے ہاتھ جوڑ رہی ہے کہ وہ اسے چھوڑ دے۔

"میں تمہیں چاہتا ہوں دانیال کوپر نے کہا"۔ لیکن میں تمہیں کبھی آزاد نہ کروں گا"۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

جو کی چھوٹا سا نفیس اور خوبصورت ہوٹل تھا۔ یہاں کا کھانا بہت عمدہ ہوتا ہے"۔

یف نے ٹریسی کو یقین دلایا۔

اس وقت وہ زیادہ ہی خوبصورت لگ رہا تھا۔ ٹریسی نے سوچا۔ جیف میں کوئی اندرونی نرمیت تھی جو ٹریسی سے میل کھاتی تھی۔ جو اس کے لئے باعث کشش تھی۔ اور وہ جانتی تھی کہ ایسا کیوں تھا۔ وہ ایک دوسرے کے حریف تھے اور ایک خاص میدان میں اپنی ذہانت، ہوشیاری اور چالاکی سے ایک دوسرے کو شکست دینے کی کوشش کر رہے تھے۔ یہ جنگ جتنی زیادہ عجیب تھی اتنی ہی زیادہ دلچسپ بھی تھی۔

"لیکن فتح میری ہوگی" ٹریسی نے سوچا" اس سے پہلے کے جیف اسے چرائے میں کسی نہ کسی طرح وہ پینٹنگ حاصل کرلوں گی"

"ایک بے حد عجیب افواہ گشت کر رہی ہے" جیف نے کہا۔

وہ پوری طرح سے جیف کی طرف متوجہ ہو گئی۔ "کیسی افواہ؟"

"دانیال کوپر کا نام سنا ہے؟"

"نہیں تو یہ کون ہے؟"

"بیمہ کمپنی کا سراغ رساں ہے۔ بلا کا ذہین اور ہوشیار"

"تو؟"

"تم ذرا ہوشیار رہنا۔ بے حد خطرناک آدمی ہے وہ میں نہیں چاہتا کہ تمہیں کچھ ہوجائے"۔

"فکر مت کرو"

"لیکن مجھے تمہاری فکر ہے ٹریسی"

وہ ہنسی۔ "میری فکر؟ کیوں؟"

اس نے ٹریسی کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ "تم بے حد اسپیشل قسم کی عورت ہو...... خاص الخاص جان من! جب تم قریب رہتی ہو تو زندگی بے حد حسین، بے حد دلچسپ بن جاتی ہے"۔

"کس قدر معصومیت" ٹریسی نے سوچا "اگر میں اس سے واقف نہ ہوتی تو اس کی بات کا یقین کرلیتی اور خوشی سے جھوم اٹھتی' اور بولتی اچھا بھئی اب کھانے کا آرڈر دو۔ مارے بھوک کے میرا برا حال ہے"۔

اس کے بعد کے دنوں میں جیف اور ٹریسی میڈرڈ کی سیر کرتے رہے۔ وہ کبھی اکیلے نہیں رہے۔ کمانڈنٹ رومیرو کے دو آدمی ہردم اور ہر جگہ ان کے پیچھے لگے رہے اور ان کے ساتھ وہ امریکن بھی تھا۔ کوپر کو نگرانی رکھنے والوں کے ساتھ رہنے کی اجازت محض اس لئے ملی تھی کہ وہ اس شخص کو اپنے سے دور رکھنا چاہتا کیوں کہ اس کی موجودگی اتنی چین کردینے والی تھی جتنی کے بالوں میں رینگتی ہوئی جوں کی ہوتی ہے۔ یہ امریکن پاگل تھا جسے یقین تھا کہ یہ وحشتی عورت پولیس کی عین ناک سے کوئی زبردست خزانہ لے جانے والی ہے"۔ حیرت انگیز اور مضحکہ خیز" رومیرو نے سرہلا کر دل میں کہا۔

اور وہ جس طرف بھی جاتے جہاں بھی جاتے دانیال کوپر اور دوسرا سراغ رساں ان کے پیچھے ہی ہوتے اور ان سے زیادہ دور نہ ہوتے اور دور ہی سے ان کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھتا ہوا دانیال کوپر اس ناٹک میں جیف اسٹیون کی موجودگی سے الجھن میں تھا۔

سوچنے کے باوجود اس کی سمجھ میں نہ آرہا تھا کہ اس ناٹک میں' جو کھیلا جانے والا تھا' وہ شخص کون سا اور کیا کردار ادا کررہا تھا؟ کون تھا یہ آدمی؟ ٹریسی کا دوسرا شکار؟" یا پھر وہ دونوں مل کر کچھ کرنے جارہے تھے؟۔

اس کے متعلق اس نے کمانڈنٹ رومیرو سے بات کی۔ "جیف اسٹیون کے متعلق کچھ ریکارڈ یا اطلاعات آپ کے پاس؟" دانیال کوپر نے پوچھا۔

"ہاں" رومیرو نے جواب دیا "اس کا کوئی مجرمانہ ریکارڈ نہیں ہے"

"لیکن یہاں وہ کس حیثیت سے آیا ہے؟"

"سیاح کی حیثیت سے ہی اس کا نام رجسٹر میں درج ہے"

لیکن کوپر کی چھٹی حس اسے کچھ اور ہی بتارہی تھی۔ لیکن اسے جیف اسٹیون سے الجھنا نہ تھا۔ چاہے وہ سیاح ہو یا کچھ اور۔

"ٹریسی" اس نے سوچا "میں تو تمہیں حاصل کرنا چاہتا ہوں"

اس رات وہ ہوٹل میں واپس آئے تو جیف ٹریسی کو اسکے کمرے کے دروازے تک لے گیا۔

"کیوں نہ اندر آکر تمہارے ساتھ رات کا جام پی لیا جائے" جیف نے کہا۔

ٹریسی کا جی چاہا ہاں کہہ دے۔ لیکن پھر اس کے گال پر ایک ہلکا سا بوسہ ثبت کرنے کے بعد کہا۔ "جیف ڈیئر! مجھے اپنی بہن سمجھو۔

"دوست کے ساتھ رات بسر کرنے کے متعلق تمہارا نظریہ کیا ہے؟"

لیکن ٹریسی نے دروازہ بند کردیا۔

چند منٹوں بعد جیف نے اپنے کمرے سے فون کیا۔

"ٹریسی! کل میرے ساتھ ساگو ویا چلوگی؟ کل کا دن ہم وہیں گزاریں گے"۔

"ساگو ویا؟"

"میڈرڈ سے باہر کار میں چند گھنٹوں کی مسافت پر واقع ہے۔ قدیم اور خوبصورت شہر ہے۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"خیال برا نہیں" ٹریسی نے کہا "شام بہت اچھی رہی۔ شکریہ۔ شب بخیر جیف"

اور اسکی نیند اڑ گئی۔ اس کا دماغ مختلف خیالات کا آماجگاہ بنا ہوا تھا اس لمحے ٹریسی ایسی باتیں سوچ رہی تھی جنہیں سوچنے کا اسے کوئی حق نہ تھا۔ عرصہ ہوچکا تھا۔ بلکہ یہ صدیاں ہی بیت گئی تھیں جب وہ کسی مرد سے جذباتی طور سے وابستہ رہی تھی۔ ایک مدت سے اس نے کسی مرد سے کوئی جذباتی تعلق یا دل کا رشتہ قائم نہ کیا تھا۔ چارلس نے اس کے دل میں گہرا زخم ڈال دیا تھا۔ اور وہ دوسرا زخم کھانے کے لئے تیار نہ تھی۔ جیف اسٹیون بے حد دلچسپ آدمی ساتھی تھا لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ اسے کبھی اس سے 'ایک ساتھی سے' آگے بڑھنے نہ دے گی۔ اس کی محبت میں گرفتار ہوجانا بے حد آسان تھا مگر یہ حماقت تھی۔ کیا ہوسکتا تھا اس محبت کا نتیجہ؟ شاید حماقت' تباہی۔ اور مزے' اس رات ٹریسی کو بڑی مشکل سے نیند آئی۔

ساکوویا کا سفر کامیاب اور دلچسپ رہا۔

جیف بہت اچھا گائڈ ثابت ہوا۔ تاریخ آثار قدیمہ اور فن تعمیر کے متعلق اس کی معلومات حیرت انگیز تھیں۔ ٹریسی کا دل بے اختیار اس کی طرف کھنچ جاتا تھا اور وہ ہر دفعہ اپنے آپ کو یاد دلاتی کہ یہ شخص ایک چور تھا۔

ایسا دلچسپ وقت ٹریسی کا پہلے کبھی نہ گزرا تھا۔

دو ہسپانوی سراغرسانوں میں سے ایک کا نام جو زپریا تھا۔ اس نے دانت پیس کر دانیال کوپر سے کہا۔

یہ لوگ اور تو کچھ نہیں البتہ ہمارا وقت ضرور چرا رہے ہیں۔ بھئی صاف بات ہے کہ یہ دونوں عاشق و معشوق ہیں۔ بس۔ آپ کو یقین ہے کہ یہ عورت کچھ کرنے والی ہے؟"

"سوفیصد" کوپر نے غرا کر کہا۔

اپنے ردعمل پر خود وہ بھی حیران تھا۔ خود اس کی سمجھ میں نہ آرہا تھا کہ ایسا کیوں تھا۔ فی الحال اس کی زندگی کا ایک یہی مقصد تھا۔ صرف ایک خواہش تھی اس کی۔ وہ ٹریسی کو پکڑ

PDF LIBRARY 0333-7412793

کر اسے سزا دینا چاہتا تھا جس کی وہ مستحق تھی۔ وہ صرف ایک مجرمہ تھی۔ صرف ایک مجرم۔ اس کے باوجود بھی ٹریسی کا ساتھی اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ ڈال دیتا تو کوپر کے دل میں شدید غم و غصہ موجزن ہو جاتا اور یہی حالت تھی جو اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

ٹریسی اور جیف ساگوویا سے میڈرڈ واپس آ گئے تو جیف نے کہا۔

"اگر تم تھکن سے سچ مچ چور چور نہ ہو چکی ہو تو میں ایک جگہ جانتا ہوں جہاں ڈنر بہت اچھا ملتا ہے"۔

"چلو" وہ تیار ہو گئی۔ ٹریسی چاہتی تھی کہ یہ دن ختم نہ ہو۔

"آج کا دن میرا ہے"۔ اس نے سوچا "آج میں دوسری تمام عورتوں کی طرح بن جاؤں گی"۔

اس شام دونوں نے ہسپانوی ناچ دیکھا جو واقعی لاجواب تھا۔

گانے والوں گٹار بجانے والوں اور ناچنے والوں کا ایک گروپ ایک ساتھ گاتا بجاتا اور ناچتا اور پھر الگ الگ ایک مرد ایک عورت کا جوڑا بے حد بے باک اور عریاں جسمانی حرکتوں سے ایک دوسرے سے محبت کرنے کا دکھاوا کرتے۔ حالانکہ کہ ان کے جسم ایک دوسرے کو چھوتے تک نہیں تھے۔ لیکن تاثر یہ پیدا ہوتا تھا جیسے دنیا و مافیہا سے بے خبر چاہنے والے ایک دوسرے سے زبردست محبت کر رہے ہیں۔ اور دیکھنے والوں پر ایسا سماں چھا جاتا کہ وہ خود بے باک اور بد حواس ہو جاتے۔

ٹریسی کی حالت عجیب ہو گئی۔ اس کے ہونٹ کپکپانے لگے اور اس کا دل بری طرح دھڑکنے لگا۔

ناچ ختم ہونے کے بعد ہوٹل واپس لوٹتے ہوئے۔ ان لوگوں میں کسی طرح کی کوئی بھی بات نہ ہوئی۔

ٹریسی اپنے ہوٹل میں اپنے کمرے کے دروازے پر پہنچ کر جیف کی طرف گھوم گئی۔

"جیف! بہت شاندار شام....."

اور اس سے پہلے کہ وہ کچھ آگے کہتی جیف کے ہونٹ اس کے ہونٹوں پر تھے ٹریسی

PDF LIBRARY 0333-7412793

کے ہاتھ جیسے اپنے آپ اٹھ کر جیف کی گردن میں حائل ہو گئے اور وہ اس سے لپٹ گئی۔ سینے سے لے کر نیچے تک اس کا جسم جیف کے جسم سے چپک گیا۔

"ٹریسی......؟"

اور جب لفظ اس کے لبوں تک آیا تھا وہ تھا "ہاں" لیکن جو الفاظ اس نے کہے تھے انہیں کہنے کے لئے اسے اپنی قوت ارادی کے آخری سانس تک بروئے کار لے آنا پڑا۔

"بے انتہا تھک گئی ہوں۔ فوراً ہی سو جانا چاہتی ہوں"۔

"اوہ!"

"کل بھی میرا خیال ہے کہ میں اپنے کمرے میں ہی رہوں گی۔ اور آرام کروں گی۔

خیال برا نہیں۔ میں بھی شاید ایسا ہی کروں گا" جیف نے کہا۔ اس کی آواز ذرا بھی نہ کانپ رہی تھی۔ لیکن دونوں ہی جانتے تھے کہ وہ سچ نہیں کہہ رہے تھے۔

دوسرے دن صبح دس بجے ٹریسی پرادو میوزیم کے دروازے کے باہر سیاحوں کی قطار میں کھڑی ہوئی تھی۔ دروازے کھلے تو ایک محافظ چکر دروازے پر آکھڑا ہوا۔ اس کی ڈیوٹی یہ تھی کہ دروازے کو گھمائے اور ایک وقت میں ایک ہی آدمی کو اندر داخل ہونے دے۔

ٹریسی نے ٹکٹ خریدا اور بھیڑ کے ساتھ بہنے لگی۔ دانیال کوپر اور سراغ رساں پریرا اس کے پیچھے ہی تھے۔ کوپر اپنے دل میں جوش جسم میں سنسنی پیدا کر رہا تھا۔ اسے یقین تھا کہ ٹریسی یہاں ایک سیاح کی طرح نہیں آئی ہے بلکہ اس کا ارادہ کچھ اور ہی ہے۔ بہرحال اس کا ارادہ کچھ بھی ہو وہ اس سلسلے میں پہلا قدم اٹھا رہی ہے۔ اور یہ بلاشبہ پہلا قدم ہی ہے۔ یعنی میوزیم کی ملاقات۔

ٹریسی ایک دوسرے اور دوسرے سے تیسرے کمرے میں گھومتی رہی یہ گیلریاں روبین، ٹٹیاں، تنتورتیوس، بوشیس اور ال گریسو جیسے مشہور عالم مصوروں کی پینٹنگز سے بھری ہوئی تھیں۔ گویا کی پینٹنگز نچلی منزل کی گیلری میں تھیں اور وہاں صرف گویا کی مصوری کے شاہکار تھے۔ یہ مخصوص گیلری تھی۔

ٹریسی نے دیکھا کہ ہر کمرے کے دروازے پر وردی پوش محافظ متعین تھا اور اس کی

کہنی کے قریب ہی الارم کا سرخ بٹن لگا ہوا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ الارم کے بجتے ہی میوزیم میں آنے اور باہر جانے کے سارے دروازے اور راستے بند کردئے جائیں گے اور پھر فرار ہونے کا کوئی امکان باقی نہیں رہے گا۔

وہ موزس کمرے کے بیچ میں فرش پر نظریں گاڑے بیٹھی تھی حالانکہ کمرے کی دیواروں پر اٹھارویں صدی کے فلیمش مصوروں کے شاہکار آویزاں تھے۔

اس نے دیکھا کہ دروازے کے دونوں پہلوؤں پر دو سوراخ تھے۔ ٹریسی نے سمجھ لیا کہ انہی کے ذریعے ہر رات اس کمرے میں غیبی سرخ شعاعیں چھوڑی جاتی ہیں۔ دوسرے عجائب گھروں میں، جن کی ملاقات ٹریسی سے ہوئی تھی، محافظ اور سنتری اونگھتے اور جمائیاں لیتے رہتے تھے اور سیاحوں کی طرف ان کا کوئی دھیان نہ ہوتا تھا لیکن یہاں کے محافظ اسقدر اور چوکنے تھے اور ان کی آنکھیں بے چینی سے حلقوں میں گردش کر رہتی تھیں۔

بارہ تیرہ کمروں میں مصور لوگوں نے ٹیکیں اور کینوس لگا لئے تھے اور اب وہ مشہور مصوروں کی تصویروں کی نقل اتار رہے تھے۔ اس میوزیم میں اس کی اجازت تھی لیکن ٹریسی نے دیکھا کہ ان کی نقل کرنے والوں پر محافظ کڑی نظر رکھے ہوئے تھے۔

اوپر کی منزل کے تمام کمروں کا چکر لگا چکی تو اب ٹریسی وہ زینہ اتر رہی تھی جو نچلی منزل کو جاتا تھا اور جہاں صرف فراسیکودی گویا کی پینٹنگز رکھی گئی تھیں۔

سراغرساں پرایرا نے دانیال کوپر سے کہا۔ یہ تو کچھ بھی نہیں کرہی سوائے دیکھنے اور گھومنے کے۔ وہ......"

"تمہارا خیال غلط ہے" دانیال کوپر نے کہا۔

ٹریسی نے محسوس کیا کہ گویا کی نمائش کا حفاظتی انتظام دوسری گیلریوں کے مقابلے میں سخت تھا اور سنتریوں اور محافظوں کی تعداد بھی یہاں زیادہ تھی اور ایسا ہونا بھی ضروری تھا کیونکہ یہاں گویا کی تمام لافانی تصویریں رکھی ہوئی تھیں۔ جو مشہور، بے حد خوبصورت، بے حد حیرت انگیز اور انتہائی قیمتی

ٹریسی ایک ایک کینوس کے سامنے چند منٹ رکتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی یہاں تک

PDF LIBRARY 0333-7412793

کہ وہ مطلوبہ تصویر کے سامنے پہنچ گئی اور رک گئی اور اسے دیکھنے لگی اور اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تصویر یوں تھی کہ پس منظر میں، خوبصورت لباسوں میں ملبوس تیرہ مرد اور عورتیں پتھر کی ایک دیوار کے سامنے کھڑے ہوئے تھے اور پس منظر میں، چمکیلا گھاٹ، اس میں ماہی گیروں کی کشتیاں اور دور پر روشنی کا مینار نظر آرہا تھا۔ تصویر کے نچلے حصے میں اور بائیں طرف کونے میں گویا کے دستخط تھے۔ اور یہی وہ تصویر تھی جو ٹریسی کو حاصل کرنی تھی۔

"پانچ لاکھ ڈالر اس نے جھوم کر سوچا پھر ٹریسی نے چاروں طرف نظریں دوڑائیں۔ اندر داخل ہونے کے دروازے پر ایک محافظ کھڑا ہوا تھا۔ اس کے عقب میں ایک لمبی غلام گردش تھی جہاں دوسرے محافظ تھے۔

ٹریسی بہت دیر تک وہیں کھڑی اس تصویر "پرتو" کو دیکھتی رہی۔ وہ آگے بڑھنے لگی تو سیاحوں کا ایک گروہ زینے پر سے اتر رہا تھا۔ اس گروہ کے عین بیچ میں جیف اسٹون تھا۔ اس سے پہلے کے جیف اسٹیون کی نظر اس پر پڑتی ٹریسی نے منہ دوسری طرف پھیر لیا اور تیز تیز قدم اٹھاتی پہلو کے دروازے سے باہر نکل گئی۔

"جناب اسٹیون صاحب! یہ تو تمہارے اور میرے درمیان دوڑ لگی ہے جیسے۔ اور جیت میری ہوگی۔ سمجھے جناب" وہ دل میں بولی۔

"وہ پرادو سے ایک پینٹنگ چرانے کے فراق میں ہے" کوپر نے اعلان کیا۔ کمانڈنٹ رومیرو اس کی طرف آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے لگا۔ "کاکا جون پرادو سے کوئی بھی پینٹنگ نہیں چرا سکتا" وہ بولا۔

کوپر نے ضدی بچے کی طرح کہا "پوری صبح اس نے وہیں گزار دی ہے"۔

"پرادو میں آج تک کوئی چوری نہیں ہوئی اور نہ آئندہ کبھی ہوگی اور آپ جانتے ہیں کیوں؟" اس لئے کہ یہ ناممکن ہے"۔

"وہ عام طریقے سے اپنا کام نہ کرے گی۔ کوئی خلاف توقع ترکیب استعمال کرے گی ایسی ترکیب جو کسی کے خواب و خیال میں بھی نہ ہوگی۔ سراسر غیر معمولی اور انوکھی۔ آپ میوزیم کے دونوں اور روشن دانوں وغیرہ پر گیس روک لگوا دیجئے مبادا اندر گیس چھوڑی جائے غشی طاری کرنے والی۔ اگر ڈیوٹی پر محافظ یا سنتری چائے یا کافی پیتے ہیں تو پتہ کیجئے کہ یہ کہاں سے آتی ہیں۔ اور یہ اطمینان کرلیجئے کہ اس میں خواب آور دوا تو نہیں ہے۔ پینے کا پانی چیک کیجئے......"

یہ انتہا تھی۔ برداشت کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ پچھلے ایک ہفتے سے رومیرو اس بد صورت اور بد تمیز امریکن کو برداشت کر رہا تھا۔ اس نے اپنے آدمیوں کو ٹریسی کے پیچھے لگا کر وقت اور روپیہ ضائع کیا تھا اور اب یہ الو کا پٹھا اسے یہ بتا رہا تھا کہ اسے اپنا پولیس اسٹیشن کس طرح چلانا چاہیے۔ حد ہوگئی۔ کمانڈنٹ رومیرو میں اب برداشت کی تاب نہ تھی۔ اس لئے اس نے کہا "میں سمجھتا ہوں بلکہ مجھے یقین ہے کہ یہ عورت یہاں سیر و تفریح کو آئی ہے۔ میں اپنے سراغ رسانوں اور نگہبانوں کو واپس بلا رہا ہوں"۔

کوپر سناٹے میں آگیا اور اس نے کہا۔ "نہیں آپ ایسا نہیں کریں گے۔ ٹریسی یقیناً......"

کمانڈنٹ رومیرو سینہ تان کر کھڑا ہوگیا۔ "میں کیا کروں گا اور کیا نہ کروں گا یہ میں آپ سے نہیں پوچھ رہا سینور چنانچہ آپ اپنے مشورے اپنے پاس رکھئے۔ اب اگر آپ کو مزید کچھ کہنا ہو تو......میں بے حد مصروف آدمی ہوں"

کوپر شکست خوردہ اور مایوس سا کھڑا ہو کر بولا۔ "تو اس صورت میں تنہا مجھے ہی یہ کام جاری رکھنا پڑے گا"۔

"یعنی پرادو میوزیم کو اس خطرناک عورت سے محفوظ رکھنا؟" کمانڈنٹ رومیرو...... مسکرایا "مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے بھلا۔ بلکہ میری اجازت ہے سینور کوپر کم سے کم اب میں رات کو سکون سے سو تو سکوں گا"۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"میرے خیال میں کامیابی کے امکانات محدود ہیں۔" گنسمر نے کہا تھا اور "اس کام کے لئے بے انتہا ہوشیاری اور خوش تدبیری کی ضرورت ہے۔"

"یہ اس صدی کا سب سے بڑا غلط اندازہ ہے" ٹریسی نے سوچا۔ وہ کھڑکی میں سے پرادو کی روشندانی چھت کی طرف دیکھ رہی تھی اور میوزیم کے متعلق جتنی کچھ معلومات اس نے ذہن نشین کی تھی ان پر غور کررہی تھی۔ میوزیم صبح دس بجے سے شام چھ بجے تک کھلا رہتا تھا اور اس عرصے میں الارم بند رہتے تھے البتہ دروازوں پر اور ہر کمرے میں محافظ متعین کردیئے جاتے تھے۔

"اگر آدمی دیوار پر سے تصویر اتار لینے میں کامیاب ہو بھی جائے" ٹریسی نے سوچا "تب بھی اسے باہر نکال لے جانے کی کوئی صورت نہیں" کیونکہ سیاحوں کے تھیلے اور پیکٹ دروازے پر دیکھے جاتے تھے۔

اس نے پرادو کی چھت کا بغور معائنہ کیا اور رات کے وقت تاخت کرنے کے مسئلے پر غور کرنے لگی۔ اس میں کئی خطرات تھے۔ پہلا تو یہ تھا کہ وہ اپنے آپ کو چھپا نہ سکے گی۔ ٹریسی نے دیکھا کہ رات کو اسپورٹ لائٹس روشن کردی جاتی تھیں اور چھت میلوں دور سے صاف دکھائی دیتی تھی۔ چنانچہ چھت پر چیونٹی بھی چلتی تو نظر آجاتی۔ اور بہ فرض محال اگر آدمی نظروں سے بچتا بچاتا عمارت میں داخل بھی ہو جائے تو وہاں پھر غیبی سرخ شاعین تھیں اندر اور رات کے پہریدار تھے۔ اس لئے پرادو بظاہر ناقابل تسخیر تھا۔

"جیف کا کیا ارادہ تھا؟ ٹریسی کو یقین تھا کہ وہ گویا کی پینٹنگ چرانے کی کوشش کرے گا۔

"اس سور کے چھوٹے سے پیارے دماغ میں کیا کھچڑی پک رہی ہے یہ معلوم کرنے کے لئے میں اپنا سب کچھ دے سکتی ہوں۔ اس نے سوچا۔

ایک بات کا تو ٹریسی بہرحال تہیہ کرچکی تھی وہ کسی صورت جیف کو اپنے پر سبقت نہ لے جانے دے گی۔ وہ ایک نہ ایک تدبیر سوچ لے گی۔

دوسرے دن وہ ایک بار پھر پرادو میں تھی۔

کوئی چیز تبدیل نہ ہوئی تھی۔ سوائے سیاحوں کی صورتوں کے ٹریسی ہی احتیاط برت رہی تھی کہ جیف نظر آئے تو وہ اس کی نظر بچا کر وہاں سے نکل جائے۔ لیکن جیف کہیں دکھائی نہ دیا۔ اور ٹریسی نے سوچا "اس نے طے کرلیا ہے کہ وہ تصویر کس طرح چرائے گا سالا حرامی۔ وہ مجھے مکا اس لئے مار رہا تھا کہ میرا دھیان بٹا رہے۔ میں اس کی طرف متوجہ رہوں اور اس سے پہلے تصویر اڑا نہ لے جاؤں"

ٹریسی کے دل میں غصے کا لاوا ابلنے لگا لیکن اس نے فوراً دبا دیا وہ ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچنا چاہتی تھی۔

وہ ایک بار پھر گویا کی "پروتو" کے سامنے کھڑی تھی اور اس کی نظریں آس پاس کی دوسری تصویروں' چوکنے محافظوں' سامنے بیٹھ کر شاہکاروں کی نقل کرتے ہوئے نوآموز مصوروں اور سیاحوں کے بہتے ہوئے سیلاب کا جائزہ لینے لگیں۔ اور ایک دم سے اس کے دل کی دھڑکنیں تیز ہوگئیں۔

تصویر چرانے کی کامیاب ترین تدبیر اسے سوجھ گئی تھی۔

گران ویا میں پبلک ٹیلیفون بوتھ میں سے ٹریسی ایک فون کرنے لگی۔ عین سامنے کے کافی ہاؤس کے دروازے پر کھڑا ہوا دانیال کوپر اسے فون کرتے دیکھ رہا تھا اور اگر اس وقت اسے کوئی یہ بتاتا کہ وہ کس کو فون کررہی تھی تو دانیال کوپر اس کو اپنی سال بھر کی تنخواہ نذر کردیتا۔ اس کا تو اسے یقین تھا کہ وہ سمندر پار فون کررہی تھی۔ اور "کلیکٹ" فون کررہی تھی تاکہ اس کا کوئی ریکارڈ نہ رہے۔ اس نے دیکھا اور خصوصیت سے نوٹ کیا کہ ٹریسی نے لیموائی سبز لباس پہن رکھا تھا۔ یعنی آج سے پہلے اس نے ٹریسی کو اس رنگ کے لباس میں نہیں دیکھا تھا اور اس کی ٹانگیں برہنہ تھیں۔

"تاکہ لوگ انہیں دیکھیں" دانیال کوپر نے دانت پیس کر کہا "اپنی خوبصورت ٹانگوں

PDF LIBRARY 0333-7412793

کی نمائش کر رہی ہے سالی رنڈی"

مارے غصے کہ اس کا خون سنسنانے لگا۔

ٹیلیفون بوتھ میں ٹریسی اپنی بات ختم کر رہی تھی۔

"اس طرف سے اطمینان کرلینا کہ وہ ازحد پھرتیلا ہو۔ اس کے پاس صرف دو منٹ...... تقریباً دو منٹ کا وقت ہو گا۔ ہر بات کا انحصار رفتار پر ہے۔ پھرتی اور تیزی۔ سمجھ گئے؟"

دو دن بعد صبح نو بجے ٹریسی ریتارو کے باغ میں، جو میڈرڈ کے مرکز میں سے گزرتا ہوا ایک بے حد خوبصورت پارک میں پہنچتا تھا، ایک بنچ پر بیٹھی کبوتروں کو دانا کھلا رہی تھی۔ خوبصورت تالاب، سایہ دار درخت، پھولوں کے تختوں اور بچوں کے تماشوں کے لئے بنائے گئے اسٹیچوؤں کی وجہ سے ریتارو میڈرڈ والوں کے لئے مقناطیسی کشش رکھتا تھا۔

پورتا پارک کی روش پر ٹہلتا ہوا باغ کی طرف آرہا تھا۔ یہ سفید بالوں والا ایک معمر شخص تھا۔ جس کی کوب نکلی ہوئی تھی۔ جب وہ بنچ کے قریب پہنچا تو ٹھہر گیا اور پھر ٹریسی سے اجازت لئے بغیر اس کے قریب بیٹھ گیا۔ ٹریسی نے کاغذ کی تھیلی کا منہ کھولا اور اس میں سے دانے نکال نکال کر کبوتروں کو ڈالنے لگی۔

"بیونوس وائس سینو پورتا" سفید بالوں والے کبڑے نے کہا۔

"بیونوس وائس۔ کوئی مشکل؟" ٹریسی نے پوچھا۔

"کوئی نہیں۔ آپ مجھے وقت اور تاریخ بتا دیجئے"۔

"وہ تو ابھی میں خود بھی نہیں جانتی"۔ ٹریسی نے جواب دیا "بہرحال بہت جلد بتادوں

ا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

پورتیا مسکرایا تو اس کا پوپلا منہ بٹوے کے منہ کی طرح کھل گیا۔

"پولیس کی ایسی کی تیسی ہو جائی گی۔ پاگل ہو جائے گی سالی" وہ بولا"۔ آج تک کسی نے ایسا کام نہیں کیا۔

"اسی لئے تو یہ ترکیب کامیاب ہونے والی ہے" ٹریسی نے کہا "اچھی بات تو تم میرے پیغام کا انتظار کرو"۔

وہ دانوں کی آخری مٹھی کبوتروں کو ڈال کر اٹھ کھڑی ہوئی اور کسی طرف بھی توجہ ہوئے بغیر چل دی۔ اس کا لباس اس کے گھٹنوں پر اس انداز سے ہل رہا تھا کہ دیکھنے والے دل تھام لیتے تھے۔

ٹریسی جب پورتیا کے ساتھ پارک میں بیٹھی ہوئی تھی تو اس وقت دانیال کوپر اس کے کمرے کی تلاشی لے رہا تھا۔ اس نے پیش کمرے میں سے ٹریسی کو جب ہوٹل سے نکل کر پارک کی طرف جاتے دیکھا۔ ٹریسی نے روم سروس کو کسی چیز کا آرڈر نہ دیا تھا۔ چنانچہ کوپر نے سمجھ لیا کہ وہ کہیں ناشتہ کرنے والی تھی۔ وہ تیس منٹ تک صبر و سکون تک بیٹھا رہا۔ کمرے میں داخل ہونا آسان کام نہ تھا۔ ملازموں کی نظریں بچا کر اور قفل کھول کر اندر داخل ہو جانا تھا۔ اور یہی اس نے کیا۔ وہ جانتا تھا کہ اسے کس چیز کی تلاش تھی خوابگاہ کو آخر کے لئے اٹھا رکھا۔ اس نے اس کے وارڈ روب میں دیکھا۔ اس کا ایک ایک لباس دیکھ ڈالا۔ پھر اس کی سنگھار میز دیکھی۔ ایک کے بعد ایک درازیں کھول کر دیکھیں۔ ان میں زیر جامیں' انڈر ویئر اور بریزر بھرے ہوئے تھے۔ اس نے ایک ریشمی انڈر ویئر اٹھا کر اپنے گال پر رگڑا اور اس میں سے ٹریسی کے گلابی اور نرم جسم کا تصور کر کے جھوم گیا۔ اس نے جلدی سے انڈر ویئر رکھ دیا اور دوسری درازیں دیکھ ڈالیں۔ کسی میں کوئی پینٹنگ نہ تھی۔

کوپر غسل خانے میں پہنچا۔ ٹب میں پانی کے قطرے تھے۔ وہ نہائی تھی اس میں۔ اور کوپر نے تصور میں دیکھا کہ وہ ٹب میں برہنہ نیم دراز تھی اور وہ' کوپر اس کی چھاتیاں سہلا رہا تھا۔ اور وہ خود بھی اس کے ساتھ اس کے اوپر ٹب میں تھا۔

اور چند منٹ بعد ہی اتنی خاموشی ہو گئی اور چپکے سے جتنی خاموشی اور چپکے وہ یہاں آیا تھا' دانیال کوپر ہوٹل سے نکل کر قریبی گرجا گھر کی طرف اعتراف گناہ کرنے کے لئے جا رہا تھا۔

دوسرے دن صبح ٹریسی وھٹنی رز ہوٹل سے باہر آئی تو دانیال کوپر نے اس کا تعاقب شروع کیا۔ ان دونوں میں ایک گہرا تعلق پیدا ہو گیا تھا جو اب سے پہلے نہ تھا۔ دانیال کوپر اس کے بدن کی خوشبو سے واقف تھا' وہ اسے ٹب میں دیکھ چکا تھا اس کے گرم اور جوان جسم کو پانی میں جنسی جذبے سے تڑپتے دیکھ چکا تھا۔ وہ پوری اس کی تھی۔ بلا شرکت غیر اس کی تھی وہ اس کو تباہ کر دے۔ فنا کر دے۔

دانیال کوپر اس کے پیچھے لگا رہا۔ وہ دکانوں کے شوکیسوں میں رکھی ہوئی چیزوں کو کوپر خود ٹریسی کو دیکھتا رہا اس ڈیپارٹمنٹ اسٹور میں گئی تو کوپر وہاں بھی پہنچا البتہ اپنے آپ کو ٹریسی کی نگاہوں سے اوجھل رکھا اس نے دیکھا کہ وہ چند ثانیوں تک کلرک سے کچھ اور باتیں کرتی رہی اور پھر لپک کر "لیڈیز روم" میں گھس گئی۔

اور دانیال دروازے پر کھڑا اندر ہی اندر پیچ و تاب کھاتا رہا کہ یہی ایک جگہ ایسی تھی جہاں وہ اس کے پیچھے نہ جا سکتا تھا۔ اگر دانیال کوپر اس کمرے میں جا سکتا تو وہ دیکھتا کہ ٹریسی ایک بہت موٹی اور ادھیڑ عمر کی عورت سے مصروف گفتگو تھی۔

"مانانا!" ٹریسی نے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اور اپنے ہونٹوں پر لپ اسٹک لگاتے ہوئے اس عورت سے کہا۔ "کل صبح.... گیارہ بجے"

عورت نے نفی میں سر ہلایا۔ "نہیں سینوریتا۔ یہ بات اسے پسند نہ آئے گی۔ کل لکربرگ کا شہزادہ دوستانہ دورے پر آ رہا ہے اور اخباروں میں جو خبر چھپی ہے اس کے مطابق شہزادے کو پرادو میوزیم کی سیر بھی کرائی جائے گی۔ چنانچہ کل میوزیم میں محافظوں اور پولیس کی تعداد میں بھی اضافہ کر دیا جائے گا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"جتنے زیادہ محافظ اور جتنی زیادہ پولیس ہو اتنا ہی ہمارے لئے اچھا ہوگا۔"

"یعنی۔۔۔ میری۔۔۔"

"کل ملتے ہے" ٹریسی نے اس کی بات کاٹ دی۔

ٹریسی باہر چلی گئی تو موٹی عورت بند دروازے کی طرف دیکھ کر بڑبڑائی۔

شاہی سوار ٹھیک گیارہ بجے پرادو میوزیم میں آنے والی تھی چنانچہ باہر سڑک کے دونوں کناروں پر موٹے موٹے رسے باندھ دیئے گئے تھے کہ لوگ آگے گھس نہ آئیں۔ شہزادے اور صدر کی ملاقات خلاف توقع طویل ہوگئی چنانچہ شاہی قافلہ دوپہر سے پہلے میوزیم نہ پہنچ سکا پہلے تو پولیس سائرنوں کی آواز سنائی دی اور پھر پولیس کی موٹر سائیکلیں آئیں ان کے پیچھے سیاہ' چمکدار لیموس کاریں پرادو کی عمارت کی سیڑھیوں کے عین قریب آکر ٹھہر گئیں۔

صدر دروازے پر میوزیم کا ڈائرکٹر پچن مشاڈا شہزادے کے استقبال کے لئے صبح گیارہ بجے سے کھڑا ہوا تھا اور لمحہ بہ لمحہ اس کی گھبراہٹ بڑھتی جا رہی تھی۔

مشاڈا نے صبح سویرے ہی میوزیم کا چکر لگا کر اپنا اطمینان کرلیا تھا کہ سب ٹھیک ٹھاک ہے مزید احتیاط برتتے ہوئے اس نے سنتریوں اور محافظوں کو اور بھی زیادہ چوکنے اور ہوشیار رہنے کی ہدایت کردی تھی۔ ڈائریکٹر مشاڈا کو جو اپنے میوزیم پر فخر تھا اور وہ شہزادے کو بے حد متاثر کرنا چاہتا تھا۔

بڑے آدمیوں سے تعلقات پیدا کرنے میں فائدہ ہی ہے" مشاڈا نے سوچا "ہو سکتا

PDF LIBRARY 0333-7412793

ہے کہ آج شام صدر کے محل میں شہزادے کے ساتھ کھانے میں مجھے بھی مدعو کیا جائے"۔

کرپچن مشاڈا کو افسوس اور بے چینی اس بات کی تھی کہ سیاحوں کی یلغار کو روکنے کا کوئی راستہ نہ تھا لیکن شہزادے کے باڈی گارڈ اور میوزیم کے محافظ اس بات کا خیال رکھیں گے کہ شہزادے کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ شہزادے کے استقبال کے لئے ہر چیز کی پوری طرح سے تیاری تھی۔

شہزادے اور اس کے ساتھیوں نے اپنا دورہ اوپر کی منزل سے شروع کیا اور ڈائر مشاڈا ان لوگوں کو اپنی راہبری میں اور باڈی گارڈوں اور محافظوں کے ساتھ ان کمروں میں لے گیا جن میں ہسپانیہ کے پندرہویں صدی کے مصوروں کے بنائی ہوئی تصویریں آ ہوئیں تھیں۔

شاہی سواری اوپر کے کمروں کا دورہ کر چکی تو کرپچن مشاڈا نے بڑے فخر سے کہا "اب حضور نیچے تشریف لے چلیں جہاں صرف گویا کے بنائے ہوئے شاہکاروں کی نمائش کی گئی ہے۔ میوزیم کا یہ پورا حصہ صرف گویا کے لئے مخصوص ہے"۔

ٹریسی کی صبح سخت ہیجانی گزری تھی یہاں تک کہ اس کے اعصاب ناقابل برداشت تک تن گئے تھے۔

جب شہزادے کی سواری مقررہ وقت پر، یعنی گیارہ بجے نہ آئی تو ٹریسی بدحواس ہو گئی۔ اس نے سارے انتظامات کر لئے تھے اور آخری سیکنڈ تک اس کا شیڈول بنا لیا تھا لیکن اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اسے شہزادے کی موجودگی کی ضرورت تھی کہ اس کے بغیر کام ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

وہ سیاحوں کی ٹولیوں کے ساتھ ایک سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے کمرے میں بھٹک رہی تھی۔ "وہ الو کا پٹھا شہزادہ اب نہ آئے گا۔ ان بڑے لوگوں کا کچھ ٹھیک نہیں ہے"۔ ٹریسی نے سوچا چنانچہ اپنا کام آج نہ ہوگا"۔ اور عین اسی وقت اس نے پو سائرن کی آواز سنی جو قریب آ رہی تھی۔

"ہت تیری کی" ٹریسی کا دل دھڑکن بھول گیا۔

دانیال کوپر ایک دوسرے کمرے میں ایک بہتر مقام پر کھڑا ٹریسی کی نقل و حرکت پر نظر رکھے ہوئے تھا۔ اور اس نے بھی سائرنوں کی قریب آتی ہوئی آواز سنی۔ اس کا دماغ اس سے کہہ رہا تھا کہ میوزیم سے تصویر چرانا کسی کے لئے بھی ممکن نہیں لیکن اس کی چھٹی حس اسے بتا رہی تھی کہ ٹریسی تصویر چرانے کی کوشش ضرور کرے گی۔

اور دانیال کوپر کو اپنی چھٹی حس کی صداقت پر اعتبار تھا وہ آگے بڑھ کر ٹریسی کے اور بھی قریب آگیا لیکن اپنے آپ کو بھیڑ میں پوری طرح سے چھپا کر دراصل وہ لمحہ بھر کے لئے بھی ٹریسی کو نظریں نہیں ہٹانا چاہتا تھا۔

جس کمرے میں گویا کی بنائی ہوئی تصویر "پرتو" دوسری تصویروں کے ساتھ لگی ہوئی تھی اس کے ملحقہ کمرے میں ٹریسی کھڑی ہوئی تھی۔ کھلے ہوئے دروازے میں سے وہ کیڑے پوریتا کو صاف دیکھ سکتی تھی جو ایک ٹیکن پر رکھے ہوئے کینوس کے سامنے بیٹھا گویا کی تصویر "لباس پہنی ہوئی ماجا" کی نقل بنا رہا تھا۔ یہ تصویر پرتو کے قریب ہی ٹنگی ہوئی تھی۔ تین فٹ کے فاصلے پر ایک مستند سنتری کھڑا ہوا تھا۔

جس کمرے میں ٹریسی تھی اس کمرے میں ایک موٹی مصورہ...... یعنی عورت پینٹر ٹیکن کے سامنے کھڑی گویا کی بنائی ہوئی تصویر "بورڈ لکس گوالین" کی نقل بنا رہی تھی اور گویا کے اصل رنگ اپنے کینوس پر اتار لینے میں ہی تندہی سے مصروف تھی۔

جاپانی سیاحوں کا ایک گروہ پرندوں کی طرح شور مچاتا بھرا مار کر کمرے میں داخل ہوا۔

"ہاں۔ اب" ٹریسی نے دل میں کہا۔ "یہی وہ موقع تھا جس کی ٹریسی منتظر تھی۔ اور اس کا دل یوں زور زور سے دھڑکنے لگا اسے خوف ہوا کہ کہیں سنتری سن نہ لے۔

جاپانی ٹولے سے بچنے اور انہیں راستہ دینے کی غرض سے ٹریسی ایکدم سے پیچھے ہٹی اس عورت کی طرف جو "بورڈ لکس کی گوالن" کی نقل بنا رہی تھی۔ ایک جاپانی مرد ٹریسی کے بہت قریب سے گزرا تو وہ پیچھے کی طرف یوں گری جیسے اس جاپانی کا دھکا لگا ہو اسے۔ عورت پینٹر سے ٹکرا گئی۔ ٹکرا کیا گئی باقاعدہ اس پر گری عورت پینٹر اپنا توازن قائم نہ

PDF LIBRARY 0333-7412793

رکھ سکی اور ٹیکن، کینوس، برش اور رنگوں سمیت فرش پر لڑھک گئی۔

"اوہ... معاف کیجئے محترمہ۔ مجھے سخت افسوس ہے" ٹریسی نے ایک دم گھبرا کر اور خجل ہو کر کہا "لائیے میں اٹھا دوں آپ کی چیزیں"۔

ٹریسی گھبرا کر مصور کی مدد کو لپکی تو اس کے سینڈل کے تلے کھلے ہوئے رنگوں میں لت پت ہو گئے اور وہ کمرے میں صاف اور چمکتے ہوئے فرش پر اپنے سینڈل تلووں سے چھپے بناتی چلی گئی۔

دانیال کوپر جس نے یہ سب کچھ دیکھا تھا' ایک لمحے کی بھی تاخیر کئے بغیر لپک کر قریب آگیا۔ اس کی ساری حسیں دفعتاً بیدار ہو گئی تھیں کیونکہ اسے یقین تھا کہ یہ کوئی اتفاق یا حادثہ نہ تھا بلکہ ٹریسی جو کرنا چاہتی تھی اس سلسلے میں اس کا یہ پہلا قدم تھا۔

سنتری پریشان ہو کر اس کی طرف دوڑ پڑا۔

"کیوں پاسا؟ کیو پاسا؟ وہ چلا رہا تھا۔

اس حادثے نے سیاحوں کو اس کی طرف متوجہ کر دیا تھا اور وہ مصور عورت جو گری تھی اب تک فرش پر پڑی ہوئی تھی اس کے اطراف' جمع ہو گئے تھے اور افراتفری میں رنگوں کی ٹیوبیں اپنے پیروں تلے دبا رہے تھے اور ٹیوبیں ان کے پیروں تلے پچک پچک کر مختلف رنگوں کے رنگ اگلتی رہیں اور فرش کو گندہ کر رہی تھیں۔

بڑی افراتفری مچ گئی تھی اور کمرہ بری طرح سے گندہ ہو گیا تھا اور معزز مہمان' یعنی شہزادہ کوئی دم میں تشریف لانے والے تھے۔

اور ٹریسی نے اندر ہی اندر جھوم کر دیکھا کہ دوسرے کمرے میں کھڑا ہوا سنتری اس کمرے میں مدد کے لئے دوڑا ہوا آیا۔

اور اب دوسرے کمرے میں سینز پورتیا گویا کی "پرونو" کے ساتھ اکیلا تھا۔ ٹریسی اس گڑ بڑ کے بیچ میں پھنسی ہوئی تھی۔ دونوں سنتری سیاحوں کو پیچھے دھکیلنے اور فرش پر بہتے ہوئے رنگوں سے دور رکھنے کی ناکام کوشش کر رہے تھے۔

"ڈائریکٹر کو بلاؤ فوراً" دوسرے کمرے سے بھاگ کر آئے ہوئے سنتری ساتھیوں نے

PDF LIBRARY 0333-7412793

کہا "این سو جائید!"

دوسرا سنتری زینے کی طرف بھاگا۔

"کیوبر! ساکی کیا گڑ بڑ ہو گئی" وہ بڑبڑا رہا تھا۔

دو منٹ بعد کرچن مشاڈا حادثے کے مقام پر پہنچ چکا تھا۔ اس نے بڑی عجلت میں صورت حال کا جائزہ لیا اور بے حد بدحواس بلکہ خوف زدہ ہو کر چیخا "بھئی.... صفائی کرنے والی عورت کو لے کر آؤ فوراً اور ہاں۔ کوچی جھاڑو اور برتن اور پوتڑے اور ٹرپنٹائن۔ پرونتو"

اور اس کا ماتحت اس کے حکم کی تعمیل کرنے بھاگا۔

مشاڈا سارا جیو کی طرف گھوم گیا اور ڈانٹ کر بولا:۔

"تمہیں یہاں آنے کو کس نے کہا تھا۔ فوراً واپس جاؤ اپنی جگہ پر"

"ج۔ج۔ جی جناب"۔

اور ٹریسی سنتری سارجیو کو بھیڑ میں سے راستہ بنا کر دوسرے کمرے کی طرف جاتے دیکھتی رہی جہاں کبڑا سینز پورتیا بڑے انہماک سے اپنے کام میں مصروف تھا۔

کوپر نے ایک لمحے کے لئے بھی ٹریسی سے نظریں نہ ہٹائی تھیں۔ وہ اس کے دوسرا قدم اٹھانے کا منتظر تھا۔ لیکن ٹریسی نے کوئی حرکت نہ کی.... کوئی ایسی حرکت نہ کی جس کا کوپر کو انتظار تھا۔ وہ کسی پینٹنگ کے قریب نہ گئی اور نہ ہی کسی شخص سے جو اس کا ہم رفیق جرم ہوتا بات کی۔

اس نے صرف یہ کیا کہ ٹیکن سے ٹکرا کر اسے اور ساتھ ہی رنگوں کو فرش پر گرا دیا۔ یہ کوئی ایسی اہم بات نہ تھی تاہم کوپر کو یقین تھا کہ یہ اتفاق یا حادثہ نہ تھا بلکہ یہ سب کچھ ٹریسی نے ایک خاص مقصد کے تحت اور قصداً کیا تھا۔ لیکن کیا مقصد تھا؟ کوپر کی چھٹی حس اسے بتا رہی تھی کہ جو کام وہ کرنا چاہتی تھی وہ کام کیا جا چکا تھا۔

کوپر نے چاروں طرف نگاہیں دوڑائیں ایک تصویر بھی غائب نہ تھی۔

کوپر بھاگ کر ملحقہ کمرے میں پہنچا۔ وہاں کوئی نہ تھا سوائے ایک سنتری اور ایک

کبڑے مصور کے جو ٹیکن پر رکھے ہوئے کینوس کے سامنے بیٹھا دنیا و مافیہا سے بے خبر...... "لباس پہنی ہوئی ماجا" کی نقل اتار رہا تھا۔ ہر تصویر اپنی جگہ پر موجود تھی"۔ لیکن کچھ ہوگیا تھا۔ ضرور ہوگیا تھا" کوپر...... سوچا اور اس کا مقصد سو فیصد یقین تھا۔ کہیں کچھ ہوگیا تھا۔

اور وہ بھاگ کر پریشان حال ڈائرکٹر مشاڈا کے پاس پہنچا جس سے وہ پہلے مل چکا تھا۔

"چند در چند وجوہات کی بنا پر" کوپر نے بغیر کسی تمہید کے براہ راست کہا" میں یقین سے کہتا ہوں کہ پچھلے چند منٹوں میں ایک پینٹنگ یہاں سے چرائی گئی ہے"۔

کرچن مشاڈا نے وحشیانہ آنکھوں والے امریکن کی طرف دیکھا اور بولا "یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟ اگر ایسا ہوتا تو سنتریوں نے الارم بجادیئے ہوتے"۔

"میں سمجھتا ہوں کہ کسی نہ کسی طرح ایک اصلی پینٹنگ اتار کر اس کی جگہ نقلی پینٹنگ لگادی گئی ہے"۔

کرچن مشاڈا دل پر صبر کر کے مسکرایا۔ "معاف کرنا سینور! آپ نے اگر ایسا سمجھا ہے تو بالکل غلط سمجھا ہے۔ آپ کا یہ قیاس قطعی بے بنیاد ہے۔ عام لوگوں کو پتہ نہیں لیکن میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ ہر تصویر کے پیچھے حسیاں لگی ہوئی ہیں....."

"جی ہاں۔ یعنی.... سینسر کہتے ہیں انہیں۔ چنانچہ اگر کوئی دیوار پر سے کوئی بھی تصویر اتارنے کی کوشش کرے گا تو یہ چھپی ہوئی حسیاں جو ذرا سی جنبش سے بھی حرکت میں...... آجاتی ہیں خطرے کی گھنٹیاں بجادیں گی آپ کے قیاس کے مطابق چور نے نقلی تصویر رکھنے کے لئے اصلی تصویر اتاری ہی ہوگی۔ چنانچہ خطرے کی گھنٹیاں بے شک و شبہ بج اٹھی ہوتیں لیکن ایسا نہیں ہوا چنانچہ آپ کا خدشہ بے بنیاد ہے"۔

لیکن دانیال کوپر کو اطمینان اب بھی نہ ہوا۔

"آپ کے الارموں کو ڈس کینکٹ نہیں کیا جاسکتا؟"

"نہیں! اگر کوئی بجلی کا تار کاٹ دے تو اس کی یہ حرکت بھی الارم بجادے گی سینیدر! کسی کے لئے بھی' خواہ وہ شیطان ہی کیوں نہ ہو' اس میوزیم سے تصویر چرانا ممکن

PDF LIBRARY 0333-7412793

نہیں۔ یہاں کی حفاظتی تدابیر مکمل ترین ہیں"۔

اور دانیال کوپر کھڑا احساس شکست سے کانپ رہا تھا۔ ڈائرکٹر نے جو کچھ کہا تھا وہ قابل قبول تھا۔ بلاشبہ یہاں سے تصویر چرانا ناممکن نظر آتا تھا۔ لیکن...... پھر ٹریسی نے قصداً وہ رنگ زمین پر کیوں گرادیئے؟"

کوپر اتنی آسانی سے ہار ماننے والا نہ تھا۔ اس نے کہا "اچھا میری خاطر ایک زحمت گوارہ کریں گے آپ؟"

"فرمایئے" ڈائرکٹر جھنجلا گیا۔

آپ اپنے اسٹاف سے کہیئے کہ وہ میوزیم میں گھوم پھر کر اور ایک ایک چیز دیکھ کر اپنا اطمینان کرلیں کہ کوئی چیز غائب تو نہیں ہے۔ میں اپنے ہوٹل میں آپ کے فون کا انتظار کروں گا"

دانیال کوپر اس سے زیادہ کچھ نہ کرسکتا تھا۔

اسی شام سات بجے کرچن مشاڈا نے دانیال کوپر کو فون کیا۔

"سینور! خود میں نے میوزیم کا معائنہ کیا۔ ہر تصویر اپنی اصلی جگہ پر ہی موجود ہے۔ میوزیم میں سے کوئی بھی چیز غائب نہیں ہے"۔

"تو یہ معاملہ یوں ختم ہوا"

بظاہر وہ...... ٹریسی کا اس مصور عورت سے ٹکرانا..... ایک حادثہ ہی تھا۔

لیکن دانیال کوپر...... جس کی جبلت ایک شکاری کی سی تھی..... جبلی طور سے یقین کرچکا تھا کہ اس کا شکار نکل چکا تھا۔

جیف نے ٹریسی کو رات کے کھانے پر رز ہوٹل کے مرکزی ڈائننگ روم میں مدعو کیا تھا۔

"چہ۔ ہائے۔ آج تم باغ و بہار معلوم ہو رہی ہو" جیف نے اس کی تعریف کی۔

"شکریہ۔ آج پتہ نہیں کیوں میرا مزاج بے انتہا شگفتہ ہے" وہ بولی۔

"یہ میری محبت کا اثر ہے۔ آئندہ ہفتے میرے ساتھ بارسلونا چلو۔ بے حد عمدہ تاریخی شہر ہے۔ مسلمانوں کی بنائی ہوئی عمارتیں دیکھنے کے قابل ہیں"۔

"نہیں۔ جیف۔ میں نہیں جا سکتی"۔

"کیوں؟"

"میں ہسپانیہ سے اب رخصت ہو رہی ہوں"

"اچھا! کب؟" اس کی آواز میں تاسف تھا۔

"چند دنوں میں ہی"

"یہ تو تم نے مجھے سخت مایوس کر دیا"

PDF LIBRARY 0333-7412793

"سخت مایوس تو تم اب ہو گے میری جان" ٹریسی دل میں بولی "جب تمہیں پتہ چلے گا کہ گویا کی یہ تصویر پروتو میں نے چرائی ہے"۔

اور پھر وہ دماغ میں زور ڈال کر سوچنے لگی کہ خود جیف نے یہ تصویر چرانے کی کیا ترکیب سوچی تھی۔ لیکن اب اس سے کوئی فرق نہ پڑ جانے والا تھا۔

"بے حد ہوشیار جیف اسٹیون کو میں نے نیچا دکھا دیا آخر"۔

لیکن پتہ نہیں کیوں اس خیال سے اسے خوشی ہونے کے بجائے تھوڑا سا غم ہوا۔

کرچن مشاڈا اپنے دفتر میں بیٹھا کڑک، کالی کافی کی چسکیاں لے رہا تھا اور اپنے آپ کو ہزار بار مبارک باد دے رہا تھا کہ شہزادے کا دورہ بے انتہا کامیاب رہا تھا۔ ایک عورت نے بے ڈھنگے پن سے رنگ فرش پر گرا دئے تھے۔ بس اس ایک افسوس ناک واقعہ کو چھوڑ کر سب بے حد اطمینان بخش اور بنائے ہوئے پروگرام کے مطابق ہی رہا تھا وہ خدا کا شکر ادا کر رہا تھا کہ جب تک اس کمرے میں فرش پر سے چیزیں اٹھا کر اور رنگ وغیرہ دھو دھلا کر صاف نہ کر لیا گیا تب تک شہزادے اور اس کے قافلے کو دوسری طرف ہی متوجہ رکھا گیا اور اس طرف نہ آنے دیا گیا۔

اور تب ڈائرکٹر کرچن مشاڈا اس احمق امریکن سراغرساں محقق کو یاد کر کے مسکرایا تھا جو اسے یہ باور کرانے کی کوشش کر رہا تھا کہ کسی نے پرادو میں سے ایک تصویر بہرحال چرالی ہے۔

"گزشتہ کل نہیں، آج نہیں اور آئندہ کل بھی نہیں کسی کی ہمت نہیں" اس نے اپنے آپ سے کہا۔

اس کی سیکریٹری دروازہ کھول کر دفتر میں آ گئی۔

"سر!"

مشاڈا! اپنے خیالات کے تار و پود بکھر جانے پر ذرا خفا ہو گیا کیونکہ خیالات بے حد خوش گوار تھے۔ "کیا ہے" وہ غرایا۔

"ایک صاحب آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے آپ کے لئے یہ دیا ہے"

سیکریٹری نے ڈائرکٹر مشاڈا کو ایک خط دیا۔ یہ خط لیٹر ہیڈ پر لکھا گیا تھا۔ لیٹر ہیڈ پر جو پتہ چھپا ہوا تھا وہ یوں تھا۔

"کونستھانوس میوزیم

میسونح"

اور خط میوزیم کے ڈائریکٹر کا تھا۔

محترم ہم منصب! سلام مسنون۔

"حامل رقعہ کو آپ سے متعارف کروانے میں فخر محسوس کر رہا ہوں۔

آپ موسیو رینڈال ہیں اور ہمارے یہاں کے استاد فنکار اور آرٹ کے زبردست مبصر ہیں موسیو رینڈال دنیا کے میوزیموں کا دورہ کر رہے ہیں اور خصوصیت سے آپ کے میوزیم کا بے مثال ذخیرہ دیکھنے کے مشتاق ہیں۔ آپ ان کی ہر طرح اعانت و مدد کیجئے اس سلسلے میں۔ میں آپ کا مشکور ہوں گا"

اور نیچے میوزیم کے مہتمم کے دستخط تھے۔

"جلد یا دیر" ڈائریکٹر مشاڈا نے خوشی سے جھوم کر سوچا۔ ہر ایک کو میرے پاس آنا ہی پڑتا ہے"

اور پھر اس نے سیکریٹری سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ صاحب کو اندر بھیج دو"

ہیری رینڈال لمبے قد کا، مرعوب کن شخصیت کا مالک اور ممتاز قسم کا آدمی تھا۔ سر کے بال پتلے ہو چلے تھے اور گنج طلوع ہونے لگا تھا۔ جب ان دونوں نے مصافحہ کیا تو مشاڈا نے دیکھا کہ رینڈال کے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی غائب تھی۔

ہیری رینڈال نے کہا "شکریہ جناب، شکریہ۔ میں پہلی دفعہ میڈرڈ آیا ہوں اور آپ کے میوزیم کی آرٹ گیلری کی شہرت سن کر ان کی سیر کرنے کو بے قرار ہوں"

کرچن مشاڈا نے بڑی انکساری سے کہا۔ "موسیو رینڈال! میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو

PDFLIBRARY 0333-7412793

مایوسی نہ ہوگی۔ تشریف لے چلئے میں آپ کو خود میوزیم کی سیر کرادوں۔ آپ جیسے قدردانوں کی قدر کر کے ہم فخر محسوس کرتے ہیں"۔

اور رینڈال مشاڈا کی معیت میں ایک ایک گیلری میں جاتا' ایک تصویر کے سامنے رک کر اپنی رائے کا اظہار کرتا' مشاڈا کی خوش ذوقی کی داد دیتا' ایسے نایاب ذخیرے پر حیرت کا اظہار کر کے مشاڈا کو مبارکباد دیتا اور پھر وہ ماہروں کی طرح کسی نہ کسی تصویر پر بحث کرتے آگے بڑھ جاتے۔

"اور اب" ڈائرکٹر نے کہا "وہ گیلری اور اس مصور کی تصویریں جن پر..... ہسپانیہ کو بجا طور پر ناز ہے"۔

اور مشاڈا اپنے مہمان کو ان گیلریوں میں لے آیا جو گویا کی پینٹنگوں سے لبریز تھیں۔

"نظر نواز......بلاشبہ نواز......بے حد شاندار۔ واہ۔ واہ۔ واہ...... رینڈال نے کہا "جناب! بس مجھے یہیں کھڑا رہنے دیجئے"

مشاڈا رینڈال کی حیرت اور تعریف سے محظوظ ہو رہا تھا۔

"ایسی شاندار اور اصل تصویریں میں نے پہلے کبھی کسی جگہ نہیں دیکھیں۔ بے حد شاندار......واہ۔واہ۔واہ......"

وہ ایک تصویر کے سامنے چند منٹوں کے لئے ٹھہرا رہا تھا۔

"چڑیلوں کا سبات" وہ بولا "بہت عمدہ"

وہ آگے بڑھ گیا۔

گویا کا سیلف پورٹریٹ "مسحور کن"

کرچن مشاڈا کی باچھیں کھلتی جا رہی تھیں۔

رینڈال پرتو کے سامنے گھڑی بھر کے لئے رکا۔

"عمدہ جعلی تصویر ہے" وہ بولا اور آگے بڑھ گیا

ڈائرکٹر مشاڈا نے لپک کر اس کا بازو پکڑ لیا۔

"کیا۔آ؟ کیا کہا آپ نے سینوُر؟"

"میں نے کہا کہ بہت عمدہ جعلی تصویر"

"آپ.... آپ کو دھوکا ہوا ہے سینور۔

"نہیں۔ میرے خیال میں ایسا نہیں ہے"

"لیکن میں یقین سے کہتا ہوں کہ آپ یہاں غلطی کر رہے ہیں" مشاڈا نے کہا "میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ اصل تصویر ہے۔ اس تصویر کی اصلیت کے سارے ماخذ میرے پاس موجود ہیں"۔

رینڈال آگے بڑھ کر تصویر کے عین سامنے جا کھڑا ہوا۔

"تو پھر مجھے کہنا پڑتا ہے کہ ماخذ کے کاغذات بھی جعلی ہیں۔ یہ تصویر "پردتو" اصل نہیں ہے۔ یعنی خود گویا کا معجز نما برش کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ اس کے شاگرد کی بنائی ہوئی ہے۔ جس کا نام۔ بوجینو لوکاس وائی پدیلا تھا۔ آپ کو تو پتہ ہی ہو گا کہ لوکاس نے گویا کی سینکڑوں تصویریں جعلی بنائی ہیں"۔

"جی ہاں۔ یہ میں جانتا ہوں سینور۔ لیکن یہ تصویر لوکاس کی بنائی ہوئی تصویروں میں کی نہیں ہے۔

رینڈال نے شانے اچکائے۔

"ٹھیک ہے میں آپ کے یقین کے سامنے سر جھکاتا ہوں"۔

"یہ تصویر خود میں نے جا کر خریدی ہے اور میں نے اس کے کینوس کی اور رنگوں کی جانچ کروائی ہے یعنی اسپکوگراف ٹیسٹ اور کیمکٹ ٹیسٹ اور......"

"بے شک آپ نے یہ کروایا ہو گا لیکن لوکاس اسی زمانے میں تصویریں بنا رہا تھا۔ جب گویا بنا رہا تھا اور اس نے وہی سامان استعمال کیا ہے جو گویا استعمال کر رہا تھا۔

اور تصویر کی تہہ کے کونے پر پینچ کر کئے ہوئے دستخط دیکھنے کے لئے رینڈ آل آگے کی طرف جھک گیا۔

اگر آپ چاہیں تو اس کی اصل یا جعلی ہونے کا ثبوت آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں" رینڈال نے کہا "آپ تصویر اپنے جانچ پڑتال کے کمرے میں، یعنی ریسٹوریشن روم میں لے

PDF LIBRARY 0333-7412793

جائیے اور دستخط کو پرکھ والیجئے"۔

رینڈال خوش دلی سے ہنسا۔ لوکاس کی انانیت سے اس کی تصویروں پر خود اپنے ہی دستخط کرنے پر مجبور کرتی تھی لیکن اس کا اخلاص اور روپے کا لالچ اس سے خود اپنی بنائی ہوئی تصویر پر گویا کی جعلی دستخط کرواتا تھا۔ اور یوں اس تصویر کی قیمت بے انتہا بڑھتی جاتی تھی" رینڈال نے اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کی طرف دیکھا اب میں اجازت چاہوں گا۔ ملاقات کا وقت دے چکا ہوں اس لئے معافی چاہتا ہوں ورنہ ان بے بہا خزانوں کے سامنے سے میں چند گھنٹوں تک ابھی اور نہ ہٹتا۔ بہرحال آپ کا بہت بہت شکریہ"

"ارے یہ تو میرا فرض تھا سینور" کرچن مشاڈا نے بشاشت سے کہا اور پھر دل میں بولا یہ کہاں کا استاد اور مبصر آیا؟ سراسر بے وقوف اور گدھا ہے"۔

"میں ولاما جنا میں مقیم ہوں۔ اگر میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بلا تکلف یاد فرما لیجئے"۔

اور ہنسوی رینڈال مصافحہ کر کے رخصت ہوا۔

کرچن مشاڈا اسے جاتے دیکھتا رہا۔ گدھے نے یہ کیسے کہہ دیا کہ گویا کی "پردتو" جعلی ہے؟

وہ ایکبار پھر تصویر کی طرف گھوم گیا۔ بہت بہت خوبصورت۔ بے شک و شبہ شاہکار تھا۔ وہ گویا کے دستخط دیکھنے کے لئے کمر میں سے جھک گیا۔ بالکل اسی کے ہیں۔ تاہم .... کیا ایسا ممکن ہے؟۔ اس کے دل میں شک کا چھوٹا سا بیچ پڑ چکا تھا جسے وہ کھود کر نکال نہ سکا۔ بھی جانتے تھے کہ گویا کا ہم عصر مصور یوجینو لوکاس وائی پریلا نے گویا کی سینکڑوں جعلی تصویریں پینٹ کی ہیں اور اپنے استاد کی ہی نقل سے اپنی قسمت کا مقام بنایا ہے۔ مشاڈا نے گویا کی پردتو کی بڑی بھاری قیمت ادا کی تھی۔ یہ تصویر اس نے ساڑھے تین لاکھ ڈالر میں خریدی تھی۔ اب اگر یہ جعلی ہوئی تو مشاڈا کے لئے ایک زبردست کلنک ہو گا.... اور کیا ہو گا پھر؟ یہ تو وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

ہنسوی رینڈال نے ایک بات عقل مندی کی کہی تھی۔ اس تصویر کی اصلیت معلوم

کرنے کا واقعی سیدھا اور آسان طریقہ تھا۔ وہ دستخط کو پرکھ کروائے گا۔ اور پھر رینالڈ کو فون کرے گا اسے دوستانہ مشورہ دے گا کہ وہ کوئی اور پیشہ اختیار کرلے۔ استاد فنکاروں کے شاہکاروں کا مبصر بنتا ہے اس کے بس کا روگ نہیں ہے۔

کرچن مشاڈا نے اپنے اسسٹنٹ کو بلوایا اور اسی وقت گویا کی تصویر پروتو کو جانچ اور پرکھ کے لئے ریسٹوریشن روم میں بھجوا دیا۔

شاہکار تصویر کی جانچ اور پرکھ کا کام سخت نازک اور وقت طلب تھا۔ کہ ذرا سی لغزش سے اس شاہکار کو برباد کردیتی تھی جس کا دنیا میں نعم البدل تھا ہی نہیں۔ اور پرادو میوزیم کے پرکھئے اپنے فن کے استاد تھے۔ جون ڈولجا نے' جو ریسٹوریشن روم کا افسر اعلیٰ تھا' گویا کی تصویر خاص بنائی ہوئی چوبی ٹیکن پر رکھ دی

"آپ اس پر سے دستخط کی پرکھ کیجئے" ڈائریکٹر مشاڈا نے کہا۔

ڈولجا نے اپنی حیرت اپنے تک ہی رکھی۔

"سی سینور ڈائریکٹر۔ اس نے روئی کی ایک گولی پر چند دوائیں ڈالیں اور یہ گولی تصویر کے قریب والی میز پر رکھ دی۔

پھر اس نے روئی کی دوسری گولی بھی دوسری قسم کی دواؤں میں ترکی۔

"ہاں۔ سینور اب میں تیار ہوں۔

"بس تو پھر شروع کرو۔ لیکن خیال رہے۔ احتیاط سے....." مشاڈا نے کہا۔

ڈولجا نے پہلے روئی کی ایک گولی اٹھائی اور اسے دیر تک گویا کی دستخط پر رگڑتا رہا۔ کچھ نہ ہوا۔

اب اس نے دوسری گولی رگڑی۔ کچھ نہ ہوا ڈولجا کے ماتھے پر سلوٹیں نمودار ہوگئیں۔

"کیا ہوا؟" مشاڈا نے پوچھا۔

"یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا" وہ بولا "زیادہ تیز دوا استعمال کرنی پڑے گی"۔

"تو پھر کرو" مشاڈا نے حکم دیا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

اس نے دوسری گولیاں اٹھائیں اور انہیں مختلف قسم کی تیز دواؤں سے ترکیا۔ دواؤں کی ناگوار اور تیز بو کمرے میں پھیل گئی۔ اب وہ باری باری سے روئی تصویر کے دستخط پر رگڑ رہا تھا۔

اور مشاڈا بت بنا کھڑا دیکھ رہا تھا اور جو کچھ وہ دیکھ رہا تھا اس پر اسے یقین نہ آرہا تھا۔ گویا کہ دستخط کا "گ" آہستہ آہستہ معدوم ہو رہا اور اس کے نیچے سے "ل" نمایاں ہو رہا تھا۔

ڈولجا کا چہرہ زرد ہو گیا تھا۔ اس نے مشاڈا کی طرف گھوم کر پوچھا۔

بس کروں یا جاری رکھوں"

"جاری رکھو" مشاڈا کی آواز بیٹھی ہوئی تھی۔

چنانچہ اس نے اپنا کام جاری رکھا۔ گویا کہ دستخط لفظ بہ لفظ غائب ہو رہے تھے اور ...اس کے دستخط لفظ بہ لفظ نمایاں ہو رہے تھے اور نمایاں ہونے والا ہر لفظ آہنی۔ گھونسے ...طرح مشاڈا کے پیٹ پر پڑتا تھا۔

مشاڈا دنیا کے اہم ترین میوزموں کے ایک میوزم کا مہتمم اور منتظم تھا اور اسے دھوکا ...گیا تھا۔ بورڈ آف ڈائریکٹرس تک یہ خبر پہنچ جائے گی۔ ہسپانیہ کے بادشاہ کے کانوں تک اطلاع پہنچے گی۔ پوری دنیا میں یہ بات پھیل جائے گی۔

"میرے خدا! میں تباہ ہو گیا۔

وہ لڑکھڑاتی ٹانگوں سے اپنے دفتر میں پہنچا اور ہنسوی رینڈال کو فون کیا۔ کچھ دیر بعد ...ل مشاڈا کے دفتر میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"آپ نے سچ کہا تھا" مشاڈا نے کہا" بے شک وہ لوکاس کی بنائی ہوئی تصویر ہے۔ جب ...باہر نکلے گی یہاں سے تو میں منہ دکھانے کے قابل نہ رہوں گا۔ ہر جگہ میرا مذاق اڑایا ...گا۔

...ں نے بڑے بڑے ماہروں کو الو بنایا ہے" رینڈال نے کہا "اب یہ بھی ایک اتفاق ہے ...ں کی جعلی تصویریں میرا دلچسپ مشغلہ رہی ہیں"۔

یہ پینٹنگ میں نے ساڑھے تین لاکھ ڈالر میں خریدی ہے۔"

رینڈال نے شانے اچکائے۔

"یہ رقم آپ کو واپس مل سکتی ہے؟" اس نے پوچھا۔

مشاڈا نے سخت مایوسی سے نفی میں سر ہلایا۔

"میں نے تصویر براہ راست ایک بیوہ سے خریدی تھی جس کا دعویٰ تھا کہ یہ تصویر اس کے شوہر کے خاندان میں کئی نسلوں سے نسل در نسل چلی آ رہی ہے۔ اب اگر میں نے اس پر دھوکا دہی کا الزام عائد کر دیا تو بات عدالت تک پہنچے گی اور پھر یہ معاملہ مشتہر ہو جائے گا اور اس میوزم کی ایک ایک چیز ظاہر ہے کہ مشکوک بن جائے گی۔"

رینڈال اپنی تمام تر ذہانت کو بروئے کار لا کر سوچ رہا تھا۔

"مشتہر تو بے شک نہ ہونا چاہیے۔ اس کی کوئی ضرورت بھی نہیں۔"

"تو پھر میں کیا کروں؟"

"تم اپنے افسران بالا دست سے بات کر کے انھیں بتا دو کہ کیا ہوا ہے اور پھر اس جعلی تصویر سے نجات حاصل کر لو۔ یہ تصویر تم اسوبی یا کرسٹی کے وہاں بھیج دو کہ وہ اس کو نیلام کر کے بیچ دیں۔"

مشاڈا نے مایوسی سے سر ہلایا۔ "نہیں پھر تو ساری دنیا کو پتا چل جائے گا۔"

ایک دم سے رینڈال کا چہرہ دمک اٹھا۔ وہ بولا۔

"ہو سکتا ہے تمھاری قسمت یاوری کر جائے۔"

کیسے؟ مشاڈا نے پر امید نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔

ایک آدمی ہے جو شاید لوکاس کی تصویر خرید لے۔

اسے اس کی تصویریں جمع کرنے کا خبط ہے۔ چار سو بیس قسم کا آدمی ہے

وہ چار سو بیس ہو یا آٹھ سو چالیس اس سے مجھے کوئی واسطہ نہیں۔ میں تو اب یہ تصویر دیکھنا تک نہیں چاہتا۔ میرے بے بہا خزانے میں یہ جعلی چیز؟ نہیں نہیں۔ میں اس سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ چاہے یہ مجھے کسی کو مفت [illegible] کیوں نہ دینی پڑے

PDF LIBRARY 0333-7412793

"شاید ایسا تو نہ ہو گا۔ میرا وہ گاہک تمھیں اس کی قیمت تو دے گا ہی۔" میرے خیال میں پچاس ہزار ڈالر دے دے گا۔ کہو تو فون کر دوں اسے؟" "آپ کا یہ احسان میں کبھی نہ بھولوں گا۔"

بڑی عجلت میں بورڈ آف ڈائریکٹرز کی بلائی ہوئی میٹنگ میں بدحواس اور دم بخود ڈائریکٹروں نے طے کیا اس جعلی تصویر سے جو میوزیم کے لئے ایک لعنت ثابت ہو سکتی تھی۔ جلد از جلد چھٹکارا حاصل کر لیا جائے۔ میٹنگ ختم ہونے پر وہ لوگ سیاہ سوٹوں میں ملبوس کمرے سے باہر نکلے تو وہاں گنہگار کی طرح کھڑے ہوئے مشاڈا سے کسی نے کوئی بات نہ کی بلکہ کوئی اس کی طرف متوجہ تک نہ ہوا۔

اسی سہ پہر کو اس تصویر کا سودا ہو گیا۔ ہیری رینڈال بینک آف اسپین میں گیا اور پچاس ہزار ڈالر کا مستند چیک لے کر واپس آ گیا اور یوجینو لوکاس وائی پڈیلا کی تصویر اس کے حوالے کر دی گئی جو گندے کرچ کے ایک ٹکڑے میں لپٹی ہوئی تھی۔ "اگر یہ واقعہ مشتہر ہو گیا تو بورڈ آف ڈائریکٹر سخت خفا ہو گا" مشاڈا نے خوشامدانہ لہجے میں کہا" لیکن میں نے انھیں یقین دلایا ہے کہ آپ کا آدمی بے حد شریف ہے۔ تم مجھ پر بھروسہ رکھو۔ وہ کسی سے کبھی کچھ نہ کہے گا۔ رینڈال نے کہا۔

میوزیم سے باہر آتے ہی رینڈال ایک ٹیکسی میں سوار ہو کر میڈرڈ کے شمالی حصے کی طرف جا رہا تھا۔ وہاں پہنچ کر وہ ٹیکسی سے اترا۔ اب وہ ایک اپارٹمنٹ کا زینہ چڑھ رہا تھا۔ اور کرچ میں لپٹی ہوئی تصویر اس نے بغل میں دبا رکھی تھی۔ تیسری منزل پر پہنچ کر اس نے ایک دروازے پر دستک دی۔ دروازہ ٹریسی نے کھولا۔ اس کے پیچھے پوریتا کھڑا ہوا تھا۔ وہی کبڑا مصور جو میوزیم میں لباس پہنے ہوئی ماجا کی نقل اتار رہا تھا۔

ٹریسی نے سوالیہ نظروں سے رینڈال کی طرف دیکھا تو وہ کھل کر مسکرایا۔

"مبارک ہو۔ وہ تو اسے ہاتھ لگانا نہیں چاہتے" رینڈال نے کہا۔

اور ٹریسی نے اسے گلے لگا لیا۔ "اندر آ جاؤ" وہ بولی۔ سینو پوریتا نے رینالڈ سے تصویر لے کر میز پر رکھ دی۔

"اب" کبڑے پوریتا نے کہا "آپ لوگ ایک معجزہ دیکھیں گے اپنی آنکھوں سے "گویا" واپس آجائے گا"

اس نے ایک بوتل اٹھا کر اس کا کارک کھولا تو میتھل ملی ہوئی اسپرٹ کی بو سے کمرے کی فضا بوجھل ہوگئی۔ ٹریسی اور رینڈال آگے کی طرف جھک کر غور سے دیکھنے لگے۔ پوریتا نے تھوڑی سی اسپرٹ روئی کے ایک ٹکڑے پر ٹپکائی اور یہ روئی تصویر پر لوکاس کے دستخط پر آہستہ آہستہ چھوانے لگا۔ ایک وقت میں ایک لفظ۔

آہستہ آہستہ رفتار سے لوکاس کے دستخط غائب ہونے اور گویا کے دستخط ظاہر ہونے لگے۔

رینالڈ حیرت سے آنکھیں پھاڑے دیکھ رہا تھا۔ "کمال ہے" وہ بولا۔

"یہ مس وٹسنی کی ترکیب تھی۔ کیا آئیڈیا لڑایا ہے خدا کی قسم" پوریتا نے کہا "انہوں نے کہا کہ ایسا ہو سکتا ہے کہ مصور کے اصل دستخط کو ڈھانک دیا جائے اور پھر اسے اصلی نام سے کور کرلیا جائے"

"اور پوریتا یہ تجویز سمجھائی کہ ایسا کس طرح کیا جاسکتا ہے" ٹریسی نے مسکرا کر کہا۔

پوریتا نے قدرے شرما کر کہا۔ "یہ مضحکہ خیز حد تک آسان کام تھا۔ دو منٹ سے کم وقت میں بھی یہ کام ہوگیا۔ سارا کمال ان رنگوں کا ہے جو میں نے استعمال کیے۔ سب سے پہلے میں نے گویا کے دستخط سوپر فائن سفید فرنچ پالش لگادی کہ دستخط خراب نہ ہوں۔ پھر اس پر میں نے خشک ہوجانے والے رنگ سے لوکاس کا نام لکھ دیا اور پھر تیلی رنگ سے گویا کے دستخط بنائے۔ چنانچہ یہ اوپری دستخط صاف کیے گئے تو لوکاس کا نام نکل آیا' اب اگر وہ لوگ اتنے بدحواس نہ ہوگئے ہوتے اور دوائیں ذرا رگڑیں ہوتیں دیر تک تو لوکاس کے نام کے نیچے سے گویا کے اصل دستخط نکل آتے"

ٹریسی نے پوریتا اور رینڈال کو ایک ایک موٹا اور وزنی لفافہ دیتے ہوئے کہا۔

"میں تم دونوں کی بے حد مشکور ہوں"۔

"جب بھی آپ کے فن کے مبصر اور ماہر کی ضرورت ہو بندے کو یاد

PDF LIBRARY 0333-7412793

کرلیجیے..... رینڈال نے آنکھ مار کر کہا۔

پوریتا نے پوچھا "آپ نے اس چوری کے مال کو سرحد پار لے جانے کی کیا ترکیب سوچی ہے؟"۔

میرا ایک آدمی آکر لے جائے گا۔ اس کا انتظار کرو۔ ٹھیک ہے؟"۔

اس نے پوریتا اور رینڈال سے مصافحہ کیا اور باہر آگئی۔

رز ہوٹل کی طرف جاتی ہوئی ٹریسی احساس کامیابی کی مسرت سے معمور تھی۔ "یہ سارا معاملہ نفسیات کا ہے اس نے سوچا۔ شروع سے ہی اس نے دیکھ لیا تھا کہ پرادو میوزیم سے پینٹنگ چرانا قطعی ناممکن تھا۔ چنانچہ اس نے' میوزیم والوں کو الو بنایا تھا۔ انہیں نفسیاتی طور پر ایسا بنادیا تھا کہ وہ پینٹنگ سے فوراً نجات حاصل کرنے کے لئے بے چین ہوجائیں اور یہی اس نے کیا۔

اور اس نے تصور کی نظروں سے جیف اسٹیون کا اترا ہوا چہرہ دیکھا جب اسے پتہ چلے گا کہ ایک بار پھر ٹریسی بازی لے گئی ہے۔ تو ایسا ہوجائے گا اس کا چہرہ الو جیسا اور ٹریسی نے ایک قہقہہ لگایا۔

وہ اپنے ہوٹل کے کمرے میں صبر و سکون سے اس آدمی کا انتظار کرتی رہی جو تصویر لینے آنے والا تھا۔ آخر کار وہ آگیا۔ تب ٹریسی نے سر پوریتا کو فون کیا۔

"دیکھو بھئی" ٹریسی نے کہا "وہ آدمی آگیا ہے تصویر لینے میں اسے تمہارے پاس بھیج رہی ہوں۔ تصویر تم اسے دے دینا اور......"

"کیا۔ا۔ آگیا یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ؟" پوریتا چیخا "کوئی آدھے گھنٹے پہلے آپ کا آدمی آکر تصویر لے گیا۔"

پیرس

بدھ۔۹ جولائی۔دوپہر

رومیگان کے خانگی دفتر میں گنتھو ہرلوگ نے کہا۔

"میڈرڈ میں جو کچھ اس کے متعلق تمہاری دلی کیفیت کو میں بخوبی سمجھ سکتا ہوں ٹریسی۔ لیکن کیا کیا جائے جیف اسٹون تم سے پہلے وہاں پہنچ گیا۔

"نہیں۔" ٹریسی نے بڑی تلخی سے اس کی تصحیح کی "میں وہاں پہلے پہنچی جیف آخر میں پہنچا۔

"لیکن تصویر لانے والا جیف ہے۔ اب تو میرے گاہک کے پاس پہنچنے والی ہے۔ یعنی بس راستے میں ہی ہے۔

"تدبیر اس نے سوچی' سارا پلان اس نے بنایا' کام اس نے کیا اور...... پکی پکائی ہانڈی جیف کھا گیا۔ وہ کمبخت خاموش اور منتظر بیٹھا رہا۔ سارا خطرہ ٹریسی نے مول لیا اور آخری وقت پر وہ اٹھا اور اپنے مزے سے تصویر لے اڑا۔ اس تمام عرصے میں وہ کس طرح ہنس رہا ہوگا۔ تم خاص الخاص عورت ہو ٹریسی" اس نے کہا تھا۔

"خدایا! دام میں آ گئی میں۔ بیوقوف بنا گیا ہے..... مجھے" اس نے سوچا۔ اور اس نے سوچا۔ اور اس نے دانت پیس کر گنتھو سے کہا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

یہ تو میں نے خواب میں بھی نہ سوچا تھا کہ میں کسی کو قتل بھی کر سکتی ہوں لیکن خدا کی قسم میں مزے لے لے کر جیف کو ذبح کر دوں گی' اگر میرا بس چل گیا تو" گنتھو نرمی سے کہا"ہاں۔ لیکن اس کے کمرے میں اسے ذبح نہ کرنا"۔

ٹریسی نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

"وہ کوئی دم میں یہیں آیا چاہتا ہے" گنتھو بولا۔

ٹریسی ایک جھٹکے کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی

کیا۔ آ۔ آ!"

"میں کہہ چکا ہوں کہ ایک کام تمہارے سپرد کرنا چاہتا ہوں اور اس میں ایک ساتھی کی ضرورت ہوگی۔ اور میرے خیال میں جیف ہی وہ شخص ہے جو......"

"میں بھوکوں مرجاؤں گی لیکن اسے ساتھی نہ بناؤں گی۔" ٹریسی نے کہا "جیف اسٹون جیسا کمینہ آدمی....."

"یہ میرا ذکر خیر ہو رہا ہے؟" جیف دروازے میں کھڑا تھا۔ "ٹریسی ڈارلنگ! آج تو تم بس قیامت ڈھا رہی ہو۔ ہائے ہائے۔ کیا حسن ہے۔ گنتھو! میرے دوست! کیسے ہو؟

ان دونوں نے ہاتھ ملائے۔ ٹریسی خاموش کھڑی اندر ہی اندر پیچ و تاب کھاتی رہی۔

جیف نے ٹریسی کی طرف دیکھا اور ایک ٹھنڈا سانس لے کر کہا۔ "تم شاید خفا ہو مجھ سے۔"

"خفا ارے میں تو....." اسے مناسب و موزوں لفظ نہ ملا۔

"ٹریسی! ایک بات کہوں؟ تمہاری تدبیر شاندار تھی۔ بیحد عمدہ۔ منہ دیکھنے کی بات نہیں کہہ رہا۔ بلکہ سچ کہہ رہا ہوں۔ لیکن تم ایک چھوٹی سی غلطی کر گئیں آئندہ کبھی کسی ایسے سوئزر لینڈ کے باشندے پر بھروسا نہ کرنا جس کے ایک ہاتھ کی شہادت کی انگلی غائب ہو۔ میں نے کیا کہا سمجھیں کچھ؟"

ٹریسی نے ایک لمبا سانس لیا۔ وہ اپنا غصہ دبانے اور اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش

کررہی تھی۔ وہ گنتھو کی طرف گھوم گئی" نہیں۔ کام کتنا ہی منافع بخش کیوں نہ ہو میں اس شخص کے ساتھ مل کر نہ کروں گی۔ اگر خدا اس ذلیل شخص کے ساتھ مجھے بہشت بھی دے تو میں قبول نہ کروں۔

گنتھو نے کہا" کم سے کم سن تو لو"

"مجھے یہ سودا منظور نہیں ہے تو پھر سننے سے کیا فائدہ؟"

"تین دنوں میں ڈیبیرس چالیس لاکھ کے ہیرے ایئر فرانس کے کارگو۔ ہوائی جہاز سے پیرس سے آسٹرڈم بھیج رہے ہیں۔ میرا ایک گاہک وہ ہیرے حاصل کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ یوں کرو کہ جب ہیرے ایئرپورٹ کی طرف لے جائے جارہے ہوں تو تم راستے میں ہی اڑا لو۔

"تمہارا یہ دوست چیزیں اڑا لینے میں استاد ہے" ٹریسی کا لہجہ ایسا تلخ تھا کہ اگر کوئی دوسرا ہوتا تو اسے تھپڑ رسید کردیتا۔

"میرے خدا! غصے میں تو یہ اور بھی حسین معلوم ہوتی ہے" جیف نے دل میں کہا۔

گنتھو بولا "نہیں بھئی"۔ ان ہیروں کی سخت حفاظت کی جارہی ہے۔ چنانچہ ہم انہیں اڑان کے دوران اڑائیں گے۔ باقاعدہ ہائی جیک کریں گے۔

ٹریسی حیرت سے گنتھو کی صورت تکنے لگی۔

"تم ہوش میں تو ہو گنتھو؟ یعنی ہیرے اس وقت اڑائیں گے جب ہوائی جہاز پرواز کررہا ہوگا؟"۔ اور پھر ہوائی جہاز بھی مسافر کا نہ ہوگا بلکہ مال سامان لے جانے والا ہوگا؟"

"بالکل۔ ہمیں ایک ایسے انسان کی ضرورت ہے جو اتنا چھوٹا سا ہو کہ ایک جھابے میں یعنی لکڑی کے بکسے میں چھپ جائے۔ جب ہوائی جہاز فضا میں ہوگا تو یہ انسان لکڑی کے بکسے میں سے باہر آجائے گا" وہ ڈبہ کھولے گا جس میں ڈی بیرس کے ہیرے ہوں گے' اس میں ہیروں کا پیکٹ نکال کر اس جگہ دوسرا پیکٹ رکھ دے گا جو پہلے سے ہی تیار کرلیا جائے گا' اور پھر واپس اپنے کریٹ میں چھپ جائے گا۔

"اور میں اتنی چھوٹی ہوں کہ اس کریٹ میں سما جاؤں گی"

گنتھو نے کہا" تم اس سے بھی زیادہ کچھ ہو ٹریسی"

"شکریہ لیکن میں بھی تو سنوں کہ میں اور کیا کیا ہوں؟"

"تم ہوشیار اور نڈر ہو۔ اور یہ کام تم ہی کرسکتی ہو"

ٹریسی چند ثانیوں تک خاموش کھڑی سوچتی رہی۔

"تدبیر تو مجھے پسند آئی لیکن اس آدمی کے ساتھ کام کرنے کی تجویز پسند نہ آئی گنتھو یہ شخص اول درجے کا بدمعاش ہے"

"بدمعاش تو ہم سب ہی ہیں جان من" جیف نے مسکرا کر کہا "اس کام کے لئے گنتھو ہمیں دس لاکھ ڈالر دے رہا ہے۔"

ٹریسی نے چونک کر گنتھو کی طرف دیکھا۔ "دس لاکھ!"

گنتھو نے سرہلا کر کہا۔ "ہاں پانچ پانچ لاکھ دونوں کو"

"ہم کامیاب ضرور ہوں گے" جیف نے کہا۔ اس لئے کہ ایئرپورٹ پر سامان لادنے کی گودی میں ایک آدمی سے میری جان پہچان ہے۔ وہ ہماری مدد کرے گا۔ اس پر بھروسا کیا جاسکتا ہے۔"

"جیسا کہ تم پر کیا جاسکتا ہے" ٹریسی نے دانت پیس کر کہا" خدا حافظ گنتھو" اور وہ کمرے سے چلی گئی۔

میڈرڈو والے معاملے کی وجہ سے ٹریسی تم سے حقیقت میں سخت خفا ہے" نتھرنے جیف سے کہا" چنانچہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ یہ کام نہ کرے گی۔"

تو یہ تمہاری سمجھ کا پھیر ہے گنتھو"

"یعنی"؟

"ٹریسی کے مزاج سے میں واقف ہوں۔ وہ اپنے آپ کو روک نہ سکے گی۔"

"ہوائی جہاز میں چڑھانے سے پہلے جھابے ڈبے اور کریٹ وغیرہ سیل یعنی کیا کہتے ہیں؟...... ہاں سربہ مہر کردیئے جاتے ہیں" رامون وابون انہیں بتارہا تھا۔

یہ رامون وابون ایک نوجوان فرانسی تھا لیکن اس کا چہرہ بوڑھے کا سا اور آنکھیں مردہ

PDF LIBRARY 0333-7412793

بکری کی سی تھیں۔ ایئر فرانس کے کارگو ہوائی جہازوں میں مال سامان چڑھانے کے ذمہ دار وہ تھا۔ یعنی ڈسپیچر تھا اور ان لوگوں کے منصوبے کی کامیابی کی کنجی یہی شخص تھا۔

وابون‘ ٹریسی‘ جیف اور گنتھر اس کشتی میں‘ جو دریائے سین میں سیاحوں کو سیر کراتی تھی‘ جنگلے کی قریب والی میز پر بیٹھے ہوئے تھے کشتی کا نام تھا "باتیو موشے" "اگر کریٹ اور ٹوکرے وغیرہ سیل کردیئے جاتے ہیں" ٹریسی نے پوچھا "تو پھر میں اس میں داخل کیسے ہوں گی"؟

آخر وقت میں مال چڑھانے کے لئے" وابون نے کہا۔ "کمپنی وہ کریٹ استعمال کرتی ہے جنہیں ہماری اصطلاح میں "نرم گدے" کہتے ہیں۔ یہ بڑے بڑے چوبی کھوکھے ہوتے ہیں..... یعنی صندوق سے ہوتے ہیں جن کا ایک پہلو کرمچ سے بند کیا جاتا ہے اور یہ کرمچ بھی کیلوں سے جڑا ہوا نہیں ہوتا بلکہ اس پر رسے باندھ دیئے جاتے ہیں۔ سلامتی اور حفاظت کی غرض سے بے حد قیمتی مال‘ مثلاً ہیرے وغیرہ‘ آخری وقت میں‘ یعنی عین وقت میں لایا جاتا ہے۔ چنانچہ بے حد قیمتی چیزیں سب سے آخر میں چڑھائی جاتی ہیں اور سب سے پہلے اتاری جاتی ہیں۔ اس کا بندوبست میں کروں گا کہ وہ ٹوکری‘ جس میں آپ ہوں گی‘ ہیروں کے نرم گدے کے بالکل قریب ہی رکھا جائے" اس کے بعد آپ کو صرف یہ کرنا ہے جب ہوائی جہاز پرواز کررہا ہو تو آپ رسے کاٹ کر‘ کرمچ کھول کر‘ ہیرے نکال لیں‘ ان کی جگہ جھوٹے ہیروں کا پیکٹ رکھ دیں۔ سمجھ گئیں"؟

"پھر"؟

"پھر کیا؟ یہ کہ آپ ہیرے لے کر واپس اپنے کریٹ میں گھس کر اسے بند کردیں گی۔ چلو۔ کام ہوگیا۔"

گنتھر نے اضافہ کرتے ہوئے سر ہلا کر کہا "ہوائی جہاز جب آسٹرڈم کے ہوائی اڈے پر اترے گا تو سنتری ہیروں کا وہ بکس‘ جو تم نے اصل کی جگہ رکھ دیا ہوگا‘ ہیرے تراشنے والوں کا پاس لے جائیں گے اور جب تک ان لوگوں کو پتہ چلے کہ ہیرے نقلی ہیں تب تک تو ہم تمہارے لئے ایک ہوائی جہاز پر انتظام کردیں گے جو تمہیں ملک سے باہر لے جارہا

PDF LIBRARY 0333-7412793

ہوگا۔ یقین کرو بے حد آسان کام ہے۔ کوئی گڑبڑ نہ ہوگی"

"تدبیر کامیاب ہوسکتی ہے" اس نے سوچا "بشرطیکہ جیف اس میں شریک نہ ہو"

جیف کے لئے اس کے دل میں ایسے متضاد جذبات موجزن تھے کہ اسے اپنے آپ پر غصہ بھی آرہا تھا۔ جیف نے میڈرڈ میں اس کے ساتھ جو کچھ کیا تھا وہ اسے نیچا دکھانے کی غرض سے نہیں بلکہ اس کی‘ ٹریسی کی جھنجلاہٹ سے محفوظ ہونے کی غرض سے کیا تھا۔ اس نے ٹریسی سے غداری کی تھی‘ اسے دھوکا دیا تھا‘ اسے بیوقوف بنایا تھا اور اب وہ من ہی من میں اس پر ہنس رہا تھا۔

وہ تینوں اس پر نظریں جمائے اس کے جواب کے منتظر تھے۔

کشتی اب "پونٹ نوف" کے نیچے سے گزر رہی تھی جو پیرس کا سب سے بڑا پل تھا۔ لیکن فرانسیسی اسے "نیا پل" کہتے تھے۔ دوسرے کنارے پر ایک لڑکا اور ایک لڑکی ایک دوسرے کو پیار کررہے تھے۔ اور ٹریسی لڑکی کے بشرے پر روحانی مسرت دیکھ رہی تھی۔

"بیوقوف ہے وہ" ٹریسی نے اس لڑکی کے متعلق فیصلہ صادر کیا۔ اور پھر وہ خود بھی ایک آخری فیصلہ کرچکی تھی۔ اس نے جیف کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔

"اچھی بات ہے۔ میں کروں گی یہ کام"

اور اس نے دیکھا کہ میز کے آس پاس فضا کا تناؤ دفعتاً "کم ہوگیا۔

"وقت بہت کم ہے" وابون نے اپنی مردہ بکری کی سی آنکھیں ٹریسی کی طرف گھما کر کہا۔ "میرا ایک لائی ایجنٹ کے وہاں کام کرتا ہے اور وہ ہمیں اپنا دو کریٹ‘ جس میں مادام موزیل آپ ہوں گی‘ اپنے گودام میں رکھنے دے گا اور وہیں سے وہ۔ کریٹ لایا جائے گا۔ آپ پر غشی کے دورے تو نہیں پڑتے ماساموزیل؟"

"تم میری فکر مت کرو ہاں تو یہ سفر کتنا طویل ہوگا؟"

"آپ کو کچھ چند منٹ تو گودام میں گزارنے ہوں گے اور پھر آسٹرڈم تک ایک گھنٹے کا سفر ہے۔ بس"

اور یہ کریٹ کتنا بڑا ہوگا؟"

"اتنا بڑا کہ اس میں آپ آسانی سے بیٹھ سکیں گی۔ اس میں دوسری چیزیں بھی ہوں گی آپ کو چھپانے کے لئے۔ یہ احتیاطی تدبیر ضروری ہے"

"کوئی گڑبڑ نہ ہوگی" گنتھر نے اسے یقین دلایا تھا اور اب "احتیاطی تدبیر ضروری ہے" "گویا" پتہ نہیں کب ہوجائے......"

ٹریسی کے رگ و ریشے میں ٹھنڈا سرایت کرنے لگی تھی۔

"ان چیزوں کی فہرست ہے میرے پاس جن کی تمہیں ضرورت ہوگی" جیف نے "ٹریسی کو بتایا "اور ان چیزوں کی فہرست ہے میرے پاس جن کی تمہیں ضرورت ہوگی" جیف نے ٹریسی کو بتایا" کاانتظام میں نے پہلے سے کرلیا ہے۔

"حرام کا جنا تو اسے سو فیصد یقین تھا کہ میں اس کام کے لئے تیار ہوجاؤں گی" ٹریسی دل ہی دل میں جھنجلا رہی تھی۔

"وابون تمہارے پاسپورٹ پر آمدورفت کی مناسب مہریں لگوالے گا تاکہ تمہیں ہالینڈ سے روانگی میں کسی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے"

آخری تدبیر ہم کل صبح کریں گے" وابون نے کہا "اس وقت میرا کام پر پہنچنا ضروری ہے"۔

اور وہ چلا گیا۔

جیف نے کہا "اس خوشی میں کیوں نہ رات کا کھانا ساتھ ہی کھایا جائے؟"

"میں تو معافی چاہتا ہوں" گنتھر نے کہا "کیوں کہ میں پہلے سے ہی کسی اور کو وقت دے چکا ہوں۔"

جیف ٹریسی کی طرف گھوم گیا۔ "تو پھر تم ہی......"

"جی نہیں شکریہ۔ میں بہت تھک گئی ہوں"

یہ جیف سے الگ اور دور رہنے کا بہانہ تھا لیکن ٹریسی نے یہ الفاظ کہے تو اسے احساس ہوا کہ وہ حقیقت میں بے حد تھک گئی تھی۔ یہ شاید اس کام کا بوجھ تھا جس کے متعلق وہ کوئی فیصلہ نہ کرپائی تھی۔ اب وہ فیصلہ کرچکی تھی تو یکایک بوجھ ہٹ گیا' اس کے

PDF LIBRARY 0333-7412793

اعصاب ڈھیلے پڑگئے تھے اور وہ نڈھال ہوگئی تھی۔

یہ کام نپٹانے کے بعد" وہ دل میں بولی "میں بے حد طویل آرام کرنے کے لئے واپس لندن چلی جاؤں گی۔" اس کی کنپٹیوں پر کی رگیں دھڑکنے لگیں "سچ مچ مجھے آرام کی سخت ضرورت ہے۔"

"ایک چھوٹا سا تحفہ لایا ہوں تمہارے لئے" جیف نے کہا۔

اور پھر اس نے خوبصورت کاغذ میں نفاست سے لپٹا ہوا اور ریشمی فیتے سے بندھا ہوا ایک بکس ٹریسی کو دیا۔ بکس میں ایک بے حد عمدہ اور قیمتی ریشمی اسکارف تھا۔ جس پر ٹریسی کے نام کے پہلے حروف کڑھے ہوئے تھے۔ یعنی ٹی۔ ڈبلیو"

"شکریہ" وہ بولی۔ اور پھر سخت غصے سے دل میں کہا۔ "کیوں نہ ہو یہ تو سب کچھ خرید سکتا ہے۔ میرے ہی پانچ لاکھ میں سے اس نے یہ اسکارف خریدا ہے۔"

"تو وہ ..... رات کے کھانے کے متعلق ..... اپنا ارادہ نہ بدلو گی؟" جیف نے پرامید ہو کر پوچھا۔

بالکل نہیں....

پیرس میں ٹرلیسی پلازہ اتیھنے کے بے حد خوبصورت کمرے میں مقیم تھی جو گارڈن ریستوران کے رخ تھا۔ اس ہوٹل میں چھوٹا سا ریستوران تھا جہاں ہلکے ہلکے سروں میں پیانو بجا کرتا تھا۔

اس شام ٹرلیسی اس قدر تھکی ہوئی تھی کہ ریستوران کے لئے لباس تبدیل کرنے کی بھی اس میں سکت نہ تھی چنانچہ وہ ہوٹل کے کیفے "ریلیاس" میں چلی گئی اور سوپ کا آرڈر دیا۔ لیکن وہ سوپ بھی پورا نہ پی سکی چنانچہ قاب دھکیل کر اٹھ کھڑی ہوئی اور ڈھیلے ڈھیلے قدموں سے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔

اور کیفے کے انتہائی سرے پر بیٹھے ہوئے دانیال کوپر نے وقت نوٹ کرلیا۔

دانیال کوپر ایک مشکل میں پھنس گیا تھا۔

پیرس واپس آتے ہی اس نے انسپکٹر تریگنان سے ملاقات کی تھی۔ اور اس دفعہ انٹرپول کا سلوک دانیال کوپر سے سخت روکھا اور غیر مخلصانہ رہا۔ ابھی ابھی کمانڈنٹ

رومیرو کی غصے بھری آواز میں اس بدہئیت امریکن کوپر کی شکایت سنتا رہا تھا۔ وہ فون رکھ کر ابھی کسی اور طرف متوجہ ہوا بھی نہ تھا کوپر اس سے ملنے آگیا تھا۔

"یہ دانیال کوپر الو کا پٹھا ہے۔" رومیرو فون پر پھٹ پڑا تھا" اس عورت — ٹرلیسی دمشنی کے تعاقب میں میں نے اپنے بہترین آدمی، روپیہ اور وقت ضائع کیا ہے — لیکن وہ ایک بے ضرر سیاح سے زیادہ کچھ ثابت نہ ہوئی جیسا کہ میں نے کہا تھا۔"

رومیرو سے بات چیت کے بعد انسپکٹر تریگنان اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ دانیال کوپر کا اندازہ غلط تھا اور ٹرلیسی پر اسے بے بنیاد شک تھا۔ اس عورت کے خلاف ذرہ برابر بھی کوئی ثبوت کسی کے پاس نہ تھا۔

چنانچہ جب دانیال کوپر انسپکٹر تریگنان سے ملنے گیا تو وہ پہلے سے ہی بھرا بیٹھا تھا۔

"ٹرلیسی دمشنی پیرس میں ہے" دانیال کوپر نے کہا "اور میں چاہتا ہوں کہ اس کی چوبیس گھنٹے نگرانی کی جائے۔"

اور انسپکٹر نے جواب دیا۔ "دیکھئے! جب تک آپ مجھے اس بات کا ٹھوس ثبوت نہیں دیتے کہ یہ عورت کوئی زبردست جرم کرنے جارہی ہے تب تک میں کچھ نہیں کرسکتا۔"

کوپر نے اپنی شعلہ بار آنکھیں انسپکٹر پر گاڑدیں اور بے دھڑک کہہ دیا۔ "تم اعلیٰ درجے کے گدھے ہو۔"

اور دوسرے ہی لمحے انسپکٹر کے آدمی کوپر کو باقاعدہ اٹھا کر باہر پھینک چکے تھے۔

چنانچہ اس وقت سے دانیال کوپر نے تنہا ٹرلیسی کی نگرانی شروع کردی تھی۔ وہ ہر جگہ ٹرلیسی کا تعاقب کرتا رہا تھا۔ ہوٹلوں میں، دکانوں میں اور پیرس کے بازاروں میں اور سڑکوں پر۔ وہ جہاں بھی جاتی اور کسی بھی وقت جاتی کوپر سائے کی طرح اس کے پیچھے لگا رہتا۔ اور اس تعاقب میں وہ نہ تو سوتا تھا اور نہ کھانا کھاتا تھا۔ دانیال کوپر اس عورت سے شکست کھانے کو تیار نہ تھا۔ اس کا کام اس وقت تک پورا نہ ہوگا جب تک کہ وہ ٹرلیسی دمشنی

PDF LIBRARY 0333-7412793

کو سلاخوں کے پیچھے دھکیل نہیں دیتا۔ یہ اب اس کی دھن تھی۔ یہ اب اس کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد تھا۔

اس رات ٹریسی بستر میں لیٹی دوسرے دن کی مہم کے ہر پہلو پر غور کر رہی تھی۔ اس کے سر میں سخت درد تھا۔ کاش اس کے سر میں درد نہ ہوتا۔ اسپرین تو وہ لے چکی تھی لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا تھا بلکہ وہ پہلے سے بھی زیادہ دھڑکنے لگا تھا۔ اسے پسینہ چھوٹ رہا تھا اور کمرہ ناقابل برداشت حد تک گرم معلوم ہو رہا تھا۔

"کل تو یہ کام ختم ہو جائے گا۔۔۔۔ سوئٹزرلینڈ۔۔۔۔ ہاں۔ وہیں چلی جاؤں گی میں۔ وہاں کے فرحت بخش پہاڑوں پر۔۔۔۔ سوئٹزرلینڈ کے پہاڑوں پر۔۔۔۔ تو۔۔۔۔ خاصی ٹھنڈک ہوگی۔ آرام کروں گی وہاں جاکر۔۔۔۔ آزاد اور بے فکر"

اس نے صبح پانچ بجے کا الارم لگایا تھا اور جب گھنٹی بجی تو وہ بندی خانے کی اپنی کوٹھڑی میں تھی اور بوڑھی آہنی پتلون چیخ رہی تھی۔

"حرام زادیوں۔ اٹھو کپڑے پہننے کا وقت آگیا۔ چلو اٹھو فوراً"

اور کوریڈور کی ساری گھنٹیاں بجنے لگیں۔ ٹریسی کی آنکھ کھل گئی۔ اس کے سینے میں سخت گھٹن اور تکلیف سی تھی۔ وہ بدقت تمام غسل خانے میں پہنچی۔ آئینے میں دیکھا تو چہرہ کچھ سوجا ہوا سا معلوم ہوا اور تمتمایا ہوا بھی تھا۔

"نہیں۔ آج تو بہت کام ہے" اس نے سوچا "آج مجھے بیمار نہیں ہونا ہے۔ وہ آہستہ آہستہ کپڑے پہننے لگی۔ وہ اپنے سر میں دھڑکتے درد کی طرف دھیان نہ دینے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس نے بڑی اور گہری جیبوں والی پتلون' ربڑ سول جوتی اور چپٹی گول ٹوپی پہن لی۔ اس کا دل بری طرح سے دھڑک رہا تھا لیکن وہ جانتی نہ تھی کہ ایسا کام کی سنسنی کی وجہ سے تھا یا طبیعت کی بدمزگی کی وجہ سے۔ اسے چکر آرہے تھے اور وہ سخت نقاہت محسوس کر رہی تھی۔ حلق خشک ہو رہا تھا۔ اس میں کانٹے سے پڑ رہے تھے۔ اس کی نظر میز پر رکھے ہوئے اس اسکارف پر پڑی جو جیف نے اسے دیا تھا۔

ٹریسی نے اسکارف اٹھا کر گلے میں باندھ لیا۔

اس کے بعد وہ اپنے کمرے سے نکلی اور نیچے لابی میں آئی مگر سامنے صدر دروازے کی طرف جانے کے بجائے وہ پچھواڑے دروازے سے ہوٹل کے باہر نکل گئی۔ کوپر جو صدر دروازے پر اس کے لئے نگاہ رکھے تھا' اسے جاتے دیکھ نہ سکا۔

لیکن جیسے ہی ٹریسی ہوٹل کے باہر سڑک پر نکلی کوپر کی چھٹی حس نے اسے بیدار کردیا۔ وہ باہر نکلا اور سڑک پر دونوں طرف نگاہ دوڑائی مگر ٹریسی کا کہیں پتہ نہ تھا۔

ادھر ٹریسی پیچھے والی سڑک پر اس کے لئے منتظر کھڑی کار میں سوار ہو کر چل دی۔

آدھے گھنٹے بعد کار ایک دھکے کے ساتھ گودام کے سامنے رک گئی جس کے ماتھے پر "برو سارے ایت سائی" کا تختہ لگا ہوا تھا۔ ٹریسی کو یاد آیا کہ یہیں رامون وابون کا بھائی کام کرتا تھا۔

ٹریسی کار سے باہر آئی تو ادھیڑ عمر کا آدمی ایک بے حد پھرتیلا آدمی کہیں سے نکل کر اس کے سامنے آگیا۔ "میرے پیچھے آؤ" وہ بولا "جلدی کرو بھئی"

ٹریسی بے جان اور لڑکھڑاتی ٹانگوں سے چلتی ہوئی گودام کے پچھواڑے پہنچی جہاں پیچھے ساتھ کریٹ رکھے ہوئے تھے۔ زیادہ تر کریٹ بند اور سربمہر کئے جا چکے تھے۔ اور ایئرپورٹ پر لے جانے کے لئے تیار تھے۔ ایک کریٹ ایسا تھا جسے وابون نے "زم گدا" کہا تھا۔ اس چوبی کریٹ کا ایک پہلو کریچ کا تھا۔ یہ کریٹ نصف کے قریب مختلف قسم کے فرنیچر سے بھرا ہوا تھا۔

"گھس جاؤ اس میں" وابون کے ادھیڑ عمر کے بھائی نے کہا "چہ۔ جلدی کرو نا۔ ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔

ٹریسی پر غشی سی طاری ہونے لگی تھی اس نے اس چوبی صندوق کی طرف دیکھا تو وہ اسے بے حد بھیانک معلوم ہوا۔

"نہیں میں اس میں نہیں بیٹھ سکتی" اس نے سوچا "اس میں تو میں مرجاؤں گی۔"

اور اب وقت تھا کہ وہ قدم پیچھے ہٹا لیتی۔ یہ احمقانہ معاملہ یہیں ختم کر دیتی۔ "نہیں۔ نہیں۔ مجھے کچھ نہیں ہوا" ٹریسی بڑبڑائی "میں اچھی ہوں۔ ذرا دیر میں۔ یہ کام ختم

PDF LIBRARY 0333-7412793

ہوجائے گا۔ ایک آدھ گھنٹے کی تو بات ہی ہے" اور پھر...... وہ اپنے مزے سے سوئٹزرلینڈ کی طرف جارہی ہوگی۔

ادھیڑ عمر کے آدمی نے ایک دو دھاری چاقو' رسے کا ایک فلیش لائٹ اور ایک چھوٹا سا زیور بکس' جس پر سرخ فیتہ بندھا ہوا تھا' ٹریسی کو دیا۔

"یہ اس زیور بکس کا ڈپلی کیٹ ہے۔ آپ یہ بکس ہیروں کا اصل بکس نکال کر اس جگہ رکھ دیں گی۔"

ٹریسی نے ایک گہرا سانس لیا' کریٹ میں داخل ہوئی اور بیٹھ گئی۔ چند سکنڈ بعد ہی کریٹ کے کھلے ہوئے حصے پر کرپچ کا ایک بڑا سا ٹکڑا ڈال دیا گیا۔ اور اب وہ کرپچ پر رسوں کے باندھے جانے کی آوازیں سن رہی تھی کہ کرپچ کھل نہ جائے۔

ادھیڑ عمر کا وہ آدمی اب بولا تو اندر بیٹھی ہوئی ٹریسی اس کی آوازیں سن رہی تھی جیسی وہ میلوں دور سے بول رہا ہو۔

"دیکھو بھئی اب بولنا' جنبش کرنا اور سگریٹ پینا' سب بند بکس کے پہلو میں میں نے چند سوراخ بنادیئے ہیں تاکہ تمہیں سانس لینے میں کوئی تکلیف نہ ہو۔ دیکھو سانس لینا مت بھولنا۔"

وہ اپنے اس لطیفے پر خود ہی ہنسا اور پھر ٹریسی نے اس کے پیروں کی چاپ سنی جو دور جارہی تھی۔ اب مدھم ہوکر غائب ہوگئی۔

اور اب ٹریسی اندھیرے میں اکیلی تھی۔

کریٹ تنگ اور بند بند سا تھا اور زیادہ تر جگہ کمرۂ طعام کی ان کرسیوں نے گھیر رکھی تھی جو اس میں ٹھونس دی گئی تھیں۔ ٹریسی کے بدن میں آگ لگی ہوئی تھی۔ اس کی کھال جل رہی تھی اور سانس لینے میں سخت تکلیف ہورہی تھی۔

"کسی قسم کا زہریلا بخار ہوگیا ہے مجھے" اس نے سوچا "لیکن...... نہیں...... ہونے دو ...... مجھے یہ کام کرنا ہے۔ اپنی بیماری پر سے دھیان ہٹا دو پھر ادھر ادھر کی باتیں سوچنے لگی اور شاید سوچتے سوچتے اونگھ گئی تھی کیونکہ ایک جھٹکا محسوس کرکے اس کی آنکھ کھل گئی۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

کریٹ ایک جھٹکے کے ساتھ اوپر اٹھالیا گیا تھا اور ٹریسی اسے ہوا میں جھولتے محسوس کر رہی تھی۔ چنانچہ اس نے دونوں ہاتھوں سے کریٹ کے پہلو پکڑلئے اور پھر کریٹ کسی سخت چیز پر ٹک گیا ٹرک کا دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی۔ دوسرے ہی لمحہ انجن بیدار ہوکر غرانے اور ایک سیکنڈ بعد ٹرک بھاگا جارہا تھا۔

کریٹ میں گٹھری بن کر بیٹھی ہوئی ٹریسی ایئرپورٹ کی طرف جارہی تھی۔

اور اب ۷۴۷ ایئر فرانس کا جناتی مال لے جانے والے ہوائی جہاز میں سامان لادا جارہا تھا۔ اس کی ناک اوپر اٹھی ہوئی تھی اور نیچے' اس کے پیٹ کے سارے ہی راستے کھلے ہوئے تھے۔ جن کے نیچے سامان سے لدی ٹرالیاں کھڑی تھیں۔ اڑتیس کریٹ یا "نرم گدے" تھے۔ ان میں کے اٹھائیس مرکزی عرشے پر اور دس ہوائی جہاز کے نیچے عرشے یعنی پیٹ میں رکھے جانے والے تھے۔ ہوائی جہاز کی چھت پر ہوائی جہاز کے اندرون کو گرم رکھنے والے تھے۔ ایک نلکی اس سرے سے اس سرے تک' یعنی ہوائی جہاز کی ناک سے دم تک چلی گئی تھی۔ سامان تقریباً لادا جاچکا تھا۔ رامون وابون نے اپنی گھڑی میں وقت دیکھا اور برا سا منہ بناکر زیر لب ایک گالی بک دی۔ ٹرک اب تک نہ پہنچی تھی۔ دی بیرس کا سامان اس کے نرم گدے میں رکھا جاچکا تھا...... وابون نے اس کریٹ کے ایک پہلو پر سرخ رنگ پوت دیا تھا کہ ٹریسی کو اسے پہچاننے میں کوئی مشکل نہ ہو۔

یہ نرم گدا لایا گیا' چڑھایا گیا' اس کے مقام پر رکھا گیا اور ہوائی جہاز کے فرش کے زنجیر سے باندھ کر اس میں تالا ڈال دیا گیا تھا۔ اس کے قریب ہی ایک اور کریٹ رکھے جانے کی جگہ تھی اور ہوائی جہاز کے روانہ ہونے سے پہلے وہ کریٹ یہاں رکھا جانے والا تھا۔ نیچے تین اور بکس بھی چڑھائے جانے کے منتظر تھے۔

"کیا ہوا اس ٹرک کو؟" وابون پریشان تھا "کہاں ہے وہ عورت؟"

اس لمحے ٹرک آکر وابون کے سامنے رک گیا۔ دراصل راستے میں ٹریفک زیادہ تھی۔ اس وجہ سے ٹریسی والی ٹرک کو ایئرپورٹ پہنچنے میں ذرا دیر ہوگئی تھی۔ اور وابون نے اپنی نگرانی میں ٹریسی والا کریٹ ٹرک سے نکلوا کر ہوائی جہاز پر چڑھوادیا۔

"اب وہ عورت جانے اور اس کا کام" ہوائی جہاز زمین چھوڑ کر ہوا میں بلند ہوا تو وابون نے دل میں کہا۔

بے حد خوفناک طوفان پھٹ پڑا تھا۔ جہاز ڈول رہا تھا۔ ایک کوہ پیکر موج آئی اور جہاز سے ٹکرائی۔ جہاز ڈوبنے لگا۔

"میں ڈوب رہی ہوں۔ خدایا!" میں ڈوب رہی ہوں "ٹریسی نے سوچا نہیں مجھے نکلنا ہے" یہاں سے "بہرحال نکلنا ہے۔"

اس نے اپنے ہاتھ چلائے تو وہ کسی چیز سے ٹکرا گئے۔ یہ لائف بوٹ تھی اور اس بچاؤ شتی کی دیواروں سے اس کے ہاتھ ٹکرائے تھے۔ کشتی خطرناک حد تک سے ڈول رہی تی۔ ٹریسی نے اٹھنے کی کوشش کی "دھڑام" اس کا سر میز کی ٹانگ سے ٹکرا گیا۔ سخت ٹ آئی۔

پھر لمحہ بھر کے لئے اس کے دماغ پر چھائی ہوئی دھند چھٹ گئی۔

اور تب ٹریسی کو یاد آیا کہ وہ کہاں تھی۔

اس کے بال اور اس کا چہرہ پسینے میں تر بتر تھا۔ اس کا سر چکرا رہا تھا اور اس کا جسم لک رہا تھا کتنی دیری تک وہ بے ہوش رہی تھی۔ یہ تو صرف ایک گھنٹے کا ہوائی سفر تھا۔ تو یا اب ہوائی جہاز اترنے کی تیاری میں تھا؟"

PDF LIBRARY 0333-7412793

"نہیں" وہ دل میں بولی "سب ٹھیک ہے۔ ایک بھیانک خواب ہے یہ میں تو کمرے میں ہوں' اپنے بستر میں سو رہی ہوں۔ طبیعت ٹھیک نہیں۔ ڈاکٹر کو بلوا لوں گی۔"

وہ سانس نہ لے سکتی تھی۔ اس نے ٹیلیفون تک پہنچنے کے لئے اٹھنے کی کوشش کی لیکن فوراً ہی ڈھے گئی۔ اس کا پورا جسم سیسے کی طرح بوجھل ہو رہا تھا۔

ہوائی جہاز فضا کے مضطرب جوف میں داخل ہو کر ہوا سے ٹکرایا اور ایسا زبردست جھٹکا کھایا کہ اس نے ٹریسی کو اٹھا کر کریٹ کے پہلو پر دے مارا اور اب وہ تقریباً بے سدھ سی پڑی سوچنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"اب کتنا وقت ہے میرے پاس؟

وہ ایک بھیانک خواب اور خوفناک دوزخی حقیقت کے درمیان جھوم رہی تھی۔

"ہیرے ...... ہاں ...... ہیرے"

اسے کسی نہ کسی طرح ہیرے حاصل کر لینے تھے لیکن پہلے ...... ہاں پہلے اسے اس لعنتی بکس میں سے باہر آنا تھا۔

اس نے پتلون میں رکھے ہوئے چاقو کو گرفت میں لیا اور پھر ...... اسے پتہ چلا کہ اسے اٹھانا بہت مشکل تھا۔ اس کے لئے اسے بہت زور لگانا پڑ رہا تھا۔

"ہوا ...... ہاں۔ ہوا نہیں ہے" اس نے سوچا "ہوا کی ضرورت ہے"

اس نے ٹٹول کر بیرونی رسوں میں کا ایک رسہ تلاش کر لیا اور اسے چاقو سے کاٹ دیا۔ اور یہ کاٹنے کا عمل اسے بے حد طویل معلوم ہوا۔ کریچ کھل گیا۔ اس نے دوسرا رسہ کاٹ دیا۔ کریچ اور زیادہ کھل گیا۔

اور اب اتنی جگہ ہو چکی تھی کہ وہ کریٹ میں سے نکل کر ہوائی جہاز کے پیٹ میں پہنچ سکتی تھی۔ اور وہ کھلی اور ہوادار جگہ تھی۔ کریٹ کے باہر ہوا اتنی سرد تھی کہ ٹریسی کی ہڈیوں کا گودا تک ٹھٹھر رہا تھا۔ اس کا بدن کانپنے لگا اور ہوائی جہاز کے ہچکولوں سے طبیعت متلانے لگی۔

"مجھے برداشت کرنا ہے" اس نے سوچا پھر اپنے آپ سے کہا "ٹریسی" صبر کرو۔ ذرا دیر کا تو کام ہے۔

لیکن اس کا دماغ چکرا رہا تھا اسے کچھ یاد نہ آ رہا تھا۔

"میں کیا کر رہی ہوں یہاں؟ کیا کر رہی ہوں؟ ...... کوئی بے حد اہم کام؟ ...... ہاں یاد آیا...... ہیرے ...... ہیرے"

اس کی نظر دھندلا گئی۔ ہر چیز کبھی حد نظر میں آجاتی تھی اور کبھی حد نظر سے باہر ہو کر دھندلا جاتی تھی۔

"میرے خدا! یہ کام مجھ سے نہ ہو گا۔"

دفعتاً" ہوائی جہاز نے غوطہ کھایا اور ٹریسی سنبھل نہ سکی۔ کھڑے قد سے ہوائی جہاز کے فرش پر گری۔ فولادی فرش نے اس کے ہاتھوں اور ہتھیلیوں پر خراشیں ڈال دیں۔

ہوائی جہاز سنبھل کر سیدھا ہو گیا۔ وہ بدقت تمام اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ ہوائی جہاز کے انجن کی گرج اس کے کانوں کے ذریعہ دماغ میں گھس رہی تھی۔ اس کے دماغ کی گرج الگ تھی اور گرج کی یہ دونوں آوازیں مل کر پاگل کر دینے والا شور بن گئی تھیں۔

"ہیرے ...... ہیرے ...... مجھے حاصل کر لینے چاہئیں ...... جلد از جلد ...... لیکن ابھی تو...... مجھے وہ بکس تلاش کرنا ہے جس میں ہیرے ہیں۔ کیا کہتے ہیں اس بکس کو ...... ؟ ہاں۔ نرم گدا۔"

اور وہ لڑکھڑاتی ٹانگوں سے آگے بڑھی۔ وہ ایک ایک کریٹ کے سامنے اکڑوں بیٹھ کر دیکھ رہی تھی۔ اسے اس کریٹ کی تلاش تھی۔ جس پر سرخ نشان بنا ہوا تھا۔

اور تیسرے کریٹ پر سرخ نشان تھا۔

"شکریہ ہے۔"

اور اب وہ اس کے سامنے کھڑی یاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ اسے کیا کرنا تھا۔ لیکن اسے کچھ یاد نہ آ رہا تھا۔ خدا جانے کیا بات تھی۔

"اگر میں لیٹ جاؤں۔ ذرا آرام کر لوں ...... چند منٹوں ...... صرف چند منٹوں کی نیند لے لوں تو طبیعت سنبھل جائے گی۔ مجھے نیند کی سخت ضرورت ہے۔"

PDF LIBRARY 0333-7412793

لیکن سونے کا وقت کہاں تھا؟

ہوائی جہاز بہت جلد بلکہ کوئی دم میں آسٹرڈم کے ایئرپورٹ پر اترنے والا تھا۔ ٹریسی نے چاقو اٹھاکر کریٹ کے رسوں پر چلا دیا۔

"ایک پنا تلا وار اور کام ہوجائے گا" ان لوگوں نے ٹریسی سے کہا تھا۔

اس کے جسم میں ذرا بھی قوت نہ تھی۔ وہ بمشکل چاقو مٹھی میں پکڑے ہوئے تھی۔

"نہیں۔ اس آخری وقت پر مجھے ہمت نہیں ہارنی ہے۔"

وہ پھر لرزنے اور کانپنے لگی اور یہ کپکپی ایسی سخت تھی کہ چاقو اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔

"یہ سنکھ کاشی نہ پہنچے گا" اس نے سوچا "وہ لوگ مجھے پکڑ لیں گے اور پھر مجھے جیل بھیج دیں گے۔

اور وہ رسے دونوں ہاتھوں سے مضبوط پکڑے کھڑی رہی۔ وہ کوئی فیصلہ نہ کرسکی تھی۔

اس کا جی چاہ رہا تھا کہ وہ واپس اپنے کریٹ میں گھس جائے اور بے فکری اور اطمینان سے سوجائے اور اس وقت تک بیدار نہ ہو جب تک کہ یہ سارا ہی معاملہ ختم نہیں ہوجاتا۔

اس کے دماغ میں کی گرج شدت اختیار کرگئی تھی۔ ٹریسی نے بڑی کوششوں کے بعد جنبش کی اور جھک کر چاقو اٹھالیا۔ اور اب وہ کریٹ کے موٹے رسے کاٹ رہی تھی۔

آخر کار وہ کٹ گئے۔

ٹریسی نے کریچ ہٹاکر کریٹ کے اندر جھانک کر دیکھا۔ اندر اندھیرا تھا۔ ٹریسی کو کچھ دکھائی نہ دے رہا تھا۔

دفعتاً" اسے یاد آیا۔ اس نے فلیش لائٹ نکال لی اور عین اسی وقت اس نے اپنی کنپٹیوں پر ہوا کا سخت دباؤ محسوس کیا۔

ہوائی جہاز لینڈ کرنے کے لئے نیچے اتر رہا تھا۔

ٹریسی نے سوچا "اب مجھے جلدی کرنی چاہئے۔"

لیکن اس کا جسم حکم عدولی کر رہا تھا۔ وہ جیسے بت بن گئی تھی۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"جلدی کرو" اس کے دماغ نے جسم کو حکم دیا "چلو۔ چلو"

اور اس نے فلیش لائٹ کی روشنی کریٹ کے اندر ڈالی۔ وہ بڑے بڑے لفافوں، پیکٹوں اور چھوٹے چھوٹے بکسوں سے بھرا ہوا تھا۔

اور سب کے اوپر سبز رنگ کے دو بکس تھے۔ جن پر سرخ فیتے بندھے ہوئے تھے۔

"دو بکس؟ لیکن مجھ سے تو کہا گیا تھا کہ ایک ....."

ٹریسی نے آنکھیں ملیں۔ پھر انہیں کئی دفعہ کھول بند کیا اور دونوں بکس ایک دوسرے میں مدغم ہوگئے۔ ہاں۔ اب ایک بکس تھا اور نہ صرف اس بکس کے گرد بلکہ ہر چیز کے گرد منور ہالہ نظر آرہا تھا۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر وہ بکس اٹھالیا اور جیب سے دوسرا نقلی بکس نکال لیا۔ وہ دونوں بکس ہاتھ میں لئے کھڑی تھی کہ اس کا معدہ الٹ سا گیا۔ متلی سخت تھی۔ اس پر قابو پانے کے لئے اس نے اپنی آنکھیں بھینچ لیں۔ یہ دورہ گزر گیا۔

اور اب وہ نقلی بکس کریٹ میں پہلے بکس کی جگہ پر رکھنے لگی تھی کہ ٹھٹھک گئی۔

وہ بھول گئی تھی کہ اصلی بکس کون سا تھا اور نقلی کون سا تھا۔

اس نے بکسوں کی طرف غور سے دیکھا۔ دونوں ایک جیسے تھے۔ ان میں سرمو فرق نہ تھا۔ اصلی کون تھا؟ وہ جو اس کے دائیں ہاتھ میں تھا یا وہ جو اس کے بائیں ہاتھ میں تھا۔

ہوائی جہاز آگے سے اور بھی زیادہ جھک گیا تھا۔ وہ اترنے کے قریب تھا۔ بس اب لینڈ کرنے ہی والا تھا اسے فوراً فیصلہ کرنا تھا۔

اس نے ایک بکس کریٹ میں رکھ دیا اور دل ہی دل میں دعا مانگی کہ اس نے وہی بکس رکھا ہو جو اسے رکھنا تھا۔ یعنی نقلی۔

اور وہ کریٹ کے قریب سے ہٹ گئی۔

وہ اپنی کمر پر بندھا ہوا رسہ کھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"اس رسے کا کچھ کرنا ہے مجھے ..... لیکن کیا؟" اس کے دماغ میں مچی یہ گھن گرج اسے سوچنے نہ دے رہی تھی۔ اور پھر اسے یاد آیا۔

"رسہ کاٹ کر اپنی جیب میں رکھ لینا اور اس کی جگہ نیا رسہ باندھ دینا۔ کوئی غلطی نہ کرنا اور وہاں کوئی ایسی چیز نہ چھوڑنا جس سے ان لوگ کو شک ہو جائے۔"

وہاں پیرس میں شہر کی سیر کرانے والی کشتی میں بیٹھے وہ لوگ اس چوری کی تدبیر کر رہے تھے تو اس وقت یہ کام کس قدر آسان معلوم ہوا تھا لیکن اب کس قدر مشکل بلکہ ناممکن تھا۔ ٹریسی کے بدن میں اب ذرہ برابر بھی طاقت باقی نہ رہ گئی تھی۔ سنتریوں کو کٹا ہوا رسہ مل جائے گا اور پھر سارے سامان کی تلاشی ہوگی اور..... وہ پکڑی جائے گی۔ اس کے دل کی گہرائیوں میں سے کوئی چیخا۔

"نہیں۔ نہیں۔ وہ بڑی کوششوں سے سالم رسہ کریٹ پر لپیٹنے لگی۔ یکایک اس نے اپنے پیروں میں ایک جھٹکا محسوس کیا۔ ہوائی جہاز نے زمین کو چھو لیا تھا۔ پھر دوسرا جھٹکا..... پھر تیسرا جھٹکا...... ٹریسی سنبھل نہ سکی' وہ گری' اس کا سر فولادی فرش سے ٹکرایا۔ اور وہ بے ہوش ہو گئی۔

ہوائی جہاز کی رفتار اب بڑھ گئی تھی۔ اسے ٹیک کر کے ٹرمینل کی طرف لے جایا جا رہا تھا۔

ٹریسی ہوائی جہاز کے فرش پر گٹھری بنی پڑی تھی اور اس کے بال اس کے چہرے پر اڑ رہے تھے جو مردے کی طرح سفید ہو رہا تھا۔

اور یہ انجن کی خاموشی تھی جو ٹریسی کو ہوش میں لے آئی۔

ہوائی جہاز رک گیا تھا۔ وہ ایک کہنی کے سہارے اٹھی اور پھر کوشش کر کے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔ وہ اٹھ کھڑی ہوئی اس کا سر بری طرح سے چکرا رہا تھا۔ گرنے سے بچنے کے لئے اس نے کریٹ کا سہارا لیا۔ نیا رسہ اپنی جگہ پر ٹھیک سے بندھا ہوا تھا۔

ٹریسی نے ہیروں کا بکس سینے سے لگایا اور اب وہ ڈگمگاتے قدموں سے واپس اپنے کریٹ کی طرف جا رہی تھی۔ اس نے بدقت تمام اپنا مردہ جسم کھلے ہوئے کریچ میں سے اندر دھکیل دیا۔ اندر پہنچتے ہی وہ ڈھے گئی۔ وہ ہانپ رہی تھی۔ اور پسینے میں نہا رہی تھی۔

"بس۔ بس۔ وہ کام کرلیا میں نے۔ ہاں۔ کرلیا"

PDFLIBRARY 0333-7412793

لیکن ابھی اسے کچھ اور بھی کرنا تھا۔ ایک بے حد ضروری اور اہم کام۔ کیا

"کیا؟ کیا؟..... ہاں ..... رسہ اپنے کریٹ پر پہلے کی طرح باندھ لینا؟" ٹیپ وہاں نہ تھی۔ اور اس نے ٹیپ نکالنے کے لئے پتلون کی جیب میں ہاتھ ڈالا تھا۔

اس کا تنفس آواز سے چل رہا تھا..... "ہمم۔ ہمم۔ ہمم" اور یہ آواز اس کے کان بھرے کر رہی تھی۔

اسے کچھ شک سا ہوا کہ وہ آوازیں سن رہی تھی۔

اس نے اپنا سانس روک لیا اور غور سے سننے لگی۔ ہاں۔ یہ اس کا وہم نہ تھا۔ وہ لوگ آ گئے تھے۔ وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے اور ہنس رہے تھے۔ کوئی دم میں دروازہ کھل جائے گا اور وہ لوگ سامان اتارنا شروع کریں گے۔ وہ کٹا ہوا رسہ دیکھ کر چونکیں گے' جھانک کر کریٹ میں دیکھیں گے۔ اور اندر اسے دبکی ہوئی پائیں گے۔

اسے کسی ترکیب سے رسہ پکڑے رکھنا ہے۔

وہ گھٹنوں کے بل اٹھتی تو کوئی چیز اس کی پیر سے ٹکرائی۔ رسے کا بنڈل تھا جو ہوائی جہاز کے جھکولوں میں اس کی جیب سے گر گیا تھا۔

اس نے کریچ اوپر اٹھایا اور ہاتھ باہر نکال کر کٹے ہوئے رسے کے دونوں سرے تلاش کرنے لگی وہ اسے مل گئے اس نے دونوں سرے جوڑ کر پکڑ رکھے اور ان پر ٹیپ لپیٹنے کی کوشش کرنے لگی۔

اور اب وہ بڑے اناڑی پن سے رسے کے کٹے ہوئے سروں پر ٹیپ لپیٹ رہی تھی۔

وہ دیکھ نہ سکتی تھی۔ ماتھے پر سے پسینہ بہہ کر اس کی آنکھوں میں آ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں سوزش پیدا کر رہا تھا۔ اسے اندھی کر رہا تھا۔

اس نے گلے میں سے اسکارف گھسیٹ کر چہرے پر سے پسینہ پونچھا۔

"ہاں۔ اب ٹھیک ہے۔" وہ رسے کو ٹیپ کر چکی تھی اس نے کریچ واپس گرا دیا۔ اسے ٹھیک کر دیا۔ اور اب اسے کچھ نہ کرنا تھا سوائے انتظار کے۔ اس نے اپنا ماتھا چھو کر دیکھا۔ وہ پہلے سے بھی زیادہ گرم تھا۔ صحیح معنوں میں پھنک رہا تھا۔

اس نے ایک مزدور کو ہوائی جہاز میں داخل ہوتے سنا۔

کریٹ لڑھکا کر ہوائی جہاز سے باہر لے جائے جا رہے تھے۔

جب انہوں نے ٹریسی کا کریٹ برو سارے ایت سائی کے ٹرک میں لادا تو اس وقت وہ کریٹ کے اندر بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔

اور خالی ہوائی جہاز کے فرش پر اسکارف پڑا رہ گیا جو جیف نے ٹریسی کو تحفہ دیا تھا۔

کسی نے کریٹ اٹھایا تو تیز روشنی اس کی بند آنکھوں کے ذریعہ دماغ میں گھس کر آتش بازی کے انار کی طرح چھوٹ گئی۔

ٹریسی نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں۔ ٹرک گودام میں کھڑی تھی اور سامنے جیف کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"میدان مار لیا تم نے" وہ بولا" ٹریسی! تم کمال کی عورت ہو۔ عجوبہ روزگار ہو لاؤ ہیروں کا بکس"

اور وہ خالی الذہن ہو کر دیکھتی رہی کہ جیف نے اس کے پہلو مین سے بکس اٹھا کر اپنے قبضے میں کر لیا۔

"اچھا تو اب لسبن میں ملتا ہوں تم سے"

وہ پلٹ کر چل دیا دو قدم چل رک گیا اور دوبارہ ٹریسی کی طرف گھوم گیا۔ ٹریسی! تمہارے چہرے پر تو چھپکلیاں دھمالی کھیل رہی ہیں" وہ فکر مندی سے بولا "طبیعت کیسی ہے تمہاری؟"

ٹریسی کی آواز نکل نہ رہی تھی۔ اس نے بمشکل کہا۔ "جیف! میں....."

لیکن وہ جا چکا تھا اور اس کے بعد جو کچھ ہوا اس کی تفصیلات تو ٹریسی کو یاد نہ تھیں البتہ کچھ دھندلا دھندلا خیال تھا کہ گودام کے عقبی حصے میں اس کے لئے دوسرا لباس تیار تھا اور جب وہ کپڑے بدل رہی تھی تو کوئی عورت کہہ رہی تھی۔

"آپ سخت بیمار معلوم ہوتی ہیں۔ آپ کہیں تو میں ڈاکٹر بلوالوں؟"

"نہیں۔ کوئی ڈاکٹر نہیں۔" ٹریسی نے سرگوشی میں جواب دیا۔ اور اسے گنتھر کی

PDF LIBRARY 0333-7412793

ہدایات یاد آئیں۔

..... تم ایئرپورٹ پر واپس جاؤ گی اور وہاں سوئس ایئر کاؤنٹر پر جنیوا کے لئے تمہارا ہوائی جہاز کا ٹکٹ تیار ہو گا۔ جتنی جلد ممکن ہو گا اتنے جلد تم..... آسٹرڈم سے نکل جاؤ گی۔ پولیس کو جب اس لوٹ کا پتہ چلے گا تو وہ فوراً ہی اس شہر کی ناکہ بندی کر دے گی۔ کوئی گڑبڑ نہ ہو گی تاہم احتیاط لازمی ہے۔ اگر کوئی گڑبڑ ہو جائے تو تم اسٹرڈم سے فرار نہ ہو سکو تو یہ پتہ ہے اور یہ کنجی ہے آسٹرڈم کے ایک محفوظ گھر کی وہ گھر بالکل خالی ہے۔ تم وہاں جا کر چھپ جانا۔

"ٹیکسی" وہ بڑبڑائی "ٹیکسی"

وہ عورت سوچ میں پڑ گئی۔ پھر شانے اچکا کر بولی:۔

"اچھی بات ہے۔ میں لے آتی ہوں ٹیکسی۔ تم یہیں ٹھہرو"

ٹریسی اوپر ہی اوپر اٹھتی جا رہی تھی۔ سورج کے بہت قریب' اور سورج تھا کہ بڑی بے دردی سے اسے جلا رہا تھا۔

"تمہاری ٹیکسی آ گئی" کوئی مردہ کہہ رہا تھا۔ کاش لوگ پریشان نہ کریں اس کے حال پر چھوڑ دیں اسے۔ وہ سو جانا چاہتی تھی۔

ڈرائیور نے پوچھا "کہاں جانا ہے مادام موزیل؟"

"سوئس ایئر کاؤنٹر پر جنیوا کے لئے ہمارا ہوائی جہاز کا ٹکٹ تیار ہو گا"

لیکن وہ علیل تھی اور ہوائی جہاز کے سفر کے قابل نہ تھی چنانچہ وہاں' ایئرپورٹ پر اسے روک لیا جائے گا۔ ڈاکٹر کو بلایا جائے گا۔ اس سے بہت سے سوالات پوچھے جائیں گے۔ اسے صرف چند منٹوں کی نیند چاہئے اور پھر..... اس کی طبیعت سنبھل جائے گی۔

ڈرائیور بے صبر ہو رہا تھا۔ "کہاں چلوں؟"

اور کوئی جگہ نہ تھی جہاں وہ جاتی۔ اس نے ڈرائیور کو "محفوظ گھر کا پتہ دے دیا۔"

انسپکٹر ترگینان کو وہ اسکارف دیا گیا جو ایئر فرانس کے مال سامان لے جانے والے ہوائی جہاز کے فرش پر پڑا ملا تھا۔ اسکارف کے ایک کونے پر نام کے پہلے حروف خوبصورتی سے کڑھے ہوئے تھے۔

"T.W."

انسپکٹر ترگینان ایک سناٹے کے عالم میں بہت دیر تک ان حروف کو دیکھتا رہا۔ اور پھر اس نے کہا "دانیال کوپر کو فون کر کے لائن مجھے دو"

ہالینڈ کے شمالی مغربی ساحل پر واقع "الکامر" تصویر کا سا خوبصورت گاؤں سیاحوں کی جنت تھا اور وہ قریب و دور سے یہاں کھنچے چلے آتے تھے لیکن مشرقی علاقے میں ایک گوشہ ایسا بھی تھا جہاں سیاح یا تو جاتے ہی نہ تھے یا کبھی کبھار چلے جاتے تھے۔

کے۔ ایل۔ ایم ہوائی جہاز کے اسٹیورڈریس کے ساتھ جیف کئی دفعہ "عیش کرنے" یا مہذب زبان میں "چھٹیاں گزارنے" یہاں آیا تھا اور یہاں کی زبان بھی اسے اسی اسٹیورڈریس نے سکھائی تھی۔ وہ اس مشرقی علاقے سے بخوبی واقف تھا جہاں کے مکین اپنے کام

PDFLIBRARY0333-7412793

سے کام رکھتے تھے' دوسرے کے کام میں ٹانگ نہ اڑاتے تھے۔ اور آنے جانے والوں اور اجنبیوں کے معاملے میں ان کا شوق تجسس بھی بیدار نہ ہوتا تھا۔

چنانچہ روپوش ہونے کے لئے یہ ایک مثالی محفوظ ترین مقام تھا۔

جیف اس قدر پریشان ہوگیا تھا کہ پہلا خیال تو اسے یہی آیا کہ ٹریسی کو بلا تاخیر اسپتال لے جائے۔ لیکن اس میں سخت خطرہ تھا۔ اور پھر آسٹرڈم میں ایک منٹ ٹھہرنا بھی خطرناک تھا۔ چنانچہ وہ ٹریسی کو کمبل میں لپیٹ کر باہر اٹھا لایا' اسے لے کر کار میں بیٹھ گیا اور "الکامر" کی طرف روانہ ہوگیا اور اس پورے سفر میں..... یعنی الکامر تک..... ٹریسی بے ہوش رہی۔ اس کی نبض بے حد کمزور چل رہی تھی اور سانس کا بھی کوئی ٹھکانا نہ تھا۔

الکامر پہنچ کر جیف نے ایک سرائے میں قیام کیا۔ یہ ایک چھوٹی سی سرائے تھی۔ اور جب جیف ٹریسی کو اوپر لے جا رہا تھا تو سرائے کا مالک سوالیہ نظروں سے ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"ہم ہنی مون منانے آئے ہیں" جیف نے سرائے کے مالک کو مطلع کیا "میری بیوی بیمار ہوگئی ہے۔ سانس کی تکلیف ہے ذرا۔"

"تو ڈاکٹر بلا دوں؟"

جیف گڑبڑا گیا۔

"ضرورت ہوئی تو آپ سے کہوں گا" اس نے جواب دیا۔

سب سے پہلے تو اسے ٹریسی کا بخار کم کرنا تھا۔ جیف نے اسے کمرے میں پہنچتے ہی دوہرے جہازی پلنگ پر لٹا دیا اور اس کے کپڑے اتارنے لگا جو پسینے میں تربتر تھے۔ اس نے اسے سہارا دے کر بٹھا دیا اور اس کا لباس نیچے سے اٹھا کر سر پر سے اتار لیا۔ پھر جوتے اور پتلون۔

ٹریسی کا بدن صحیح معنوں میں جل رہا تھا اور جیف اس کی آنچ محسوس کر رہا تھا۔

جیف نے بڑا تولیہ اٹھایا' اسے ٹھنڈے پانی میں ڈبویا اور پھر ٹریسی کے جسم پر سر سے تک اسپنج کرنے لگا۔ پھر اس نے ٹریسی کو گرم کمبل اڑھا دیا اور پھر اس کے پلنگ کے

قریب بیٹھ کر اس کی بے ترتیب سانس کی خرخراہٹ سننے لگا۔

"اگر صبح تک اس کی طبیعت ٹھیک نہ ہوئی" جیف نے سوچا "تو پھر مجھے ڈاکٹر بلانا ہی پڑے گا۔

صبح بستر کی چادر پسینے سے نم تھی۔ ٹریسی بدستور بے ہوش تھی البتہ جیف کو ایسا معلوم ہوا کہ اس کا سانس اب نسبتاً ترتیب سے چل رہا تھا۔ جیف نہ چاہتا تھا کہ کمرے کی صفائی کرنے والی ملازمہ ٹریسی کو دیکھے کیونکہ ..... خوف تھا کہ بہت سے مشکوک سوالات لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو جائیں گے۔ چنانچہ اس نے سرائے کے مالک سے ہی دھلی ہوئی چادر طلب کی اور خود ہی چادر وغیرہ لے کر کمرے میں آ گیا۔ اس نے گیلے تولئے سے ٹریسی کا بدن دھویا' بستر کی چادر اور کمبل وغیرہ تبدیل کئے جس طرح کہ اس نے اسپتال میں نرسوں کو کرتے دیکھا تھا۔ یعنی اس طرح کہ مریض کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ پھر اس نے ٹریسی کو کمبل اڑھا دیا۔

جیف نے دروازے پر "پریشان مت کیجئے" کی تختی لگا دی اور دواؤں کی دکان کی تلاش میں چل پڑا۔ وہ اسپرین' ایک تھرمامیٹر' ایک اسفنج اور ایک مالش کرنے کا الکحل لے کر واپس آیا۔

ٹریسی نے اب آنکھیں کھولیں تھیں۔ جیف نے اس کا بخار ناپا۔ ایک سو چار ڈگری تھا۔ اس نے ٹھنڈی الکحل سے اس کا پورا جسم اسفنج کیا یہاں تک کہ بخار کم ہو گیا۔

ایک گھنٹے بعد پھر اسے بخار چڑھا۔ اب ڈاکٹر کو بلانا ضروری ہو گیا تھا لیکن مشکل یہ تھی کہ ڈاکٹر ٹریسی کو اسپتال داخل کرانے پر اصرار کرے گا۔ اور تب سوالات پوچھے جائیں گے۔ وہ نہ جانتا تھا کہ پولیس انہیں تلاش کر رہی تھی یا نہیں اگر کر رہی تھی تو پھر ان دونوں کو حراست میں لے لیا جائے گا۔ نہیں۔ خود اسے کچھ کرنا چاہیئے۔ اس نے اسپرین کی چار ٹکیاں توڑ کر ان کا سفوف بنایا' یہ سفوف اس نے ٹریسی کے ہونٹوں کے درمیان رکھ دیا اور پھر چمچی چمچی پانی اس کے منہ میں ٹپکایا۔ یہاں تک کہ وہ سفوف اور پانی حلق سے نیچے اتار گئی۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

جیف نے ایک بار پھر اس کے جسم کو اسفنج کیا اور پھر وہ اس کا جسم تولئے سے خشک کر چکا تو اس نے محسوس کیا کہ اس کا جسم اتنا گرم نہیں تھا جتنا کہ پہلے تھا۔ اس نے ٹریسی کی نبض دیکھی۔ پہلے سے بہتر تھی۔ اس نے اپنا کان اس کے سینے پر رکھ دیا اور سننے لگا۔ وہ یقین سے نہ کہہ سکا کہ اس کا سانس ٹھیک سے چل رہا تھا کہ نہیں اسے تو صرف ایک بات کا یقین تھا اور یہ بات وہ بار بار دہرا رہا تھا یہاں تک کہ یہ اس کا وظیفہ بن گئی۔

"تم اچھی ہو جاؤ گی۔ تم اچھی ہو جاؤ گی۔ تم اچھی ہو جاؤ گی"۔

اور اس نے آہستہ سے ٹریسی کا ماتھا چوم لیا۔

پچھلے اڑتالیس گھنٹوں سے سونا تو دور کی بات جیف نے پلک تک نہ جھپکائی تھی۔ چنانچہ اس کا بدن ٹوٹ رہا تھا اور آنکھیں جل رہی تھیں۔

"میں بعد میں جی بھر کر نیند لے لوں گا" اس نے اپنے آپ سے کہا" اس وقت تو آرام دینے کے لئے گھڑی دو گھڑی کے آنکھیں بند کر لو"۔

اور اسنے آنکھیں بند کیں اور سو گیا۔

ٹریسی نے آنکھیں کھول دیں اور چھت کی طرف دیکھنے لگی۔ دیر تک اس کی نظر منڈلائی ہوئی ہو رہی اور پھر رفتہ رفتہ ٹھیک ہو گئی۔ وہ نہ جانتی تھی کہ کہاں تھی کئی منٹوں کے بعد اس کی حس بیدار ہوئیں۔

اس کا جوڑ جوڑ درد کر رہا تھا۔ وہ یوں محسوس کر رہی تھی جیسے کسی نے اسے ہاون میں ل کر اچھی طرح کوٹا اور کچلا ہو اسے کچھ دھندلا سا خیال تھا کہ وہ کوئی بے حد طویل اور لکا دینے والے سفر سے واپس آئی تھی۔ اس نے خوابناک آنکھوں سے غیر مانوس کمرے ا چاروں طرف دیکھا اور اس کا دل یکایک ایک دو دھڑکن بھول گیا۔

کھڑکی کے قریب ایک آرام کرسی پر جیف بے خبر گہری نیند سو رہا تھا۔ یہ ناممکن تھا۔ ری دفعہ اس نے جیف کو دیکھا تھا وہ اس سے ہیروں کا بکس لے کر چلا گیا تھا۔ اب وہ ل کیا کر رہا تھا؟"۔

اور ڈوبتے دل اور فوری سنسنی کے ساتھ ٹریسی کو اس کے سوال کا [illegible] کیا۔

ہاں۔ اس نے جیف کو بکس دے دیا تھا' جھوٹے ہیروں کا بکس جو اسے اصلی بکس کے بجائے رکھنا تھا' اور اس نے' جیف نے یہ سمجھا تھا کہ ٹریسی نے اسے دھوکا دیا تھا چنانچہ وہ ٹریسی کو اس "محفوظ گھر" سے اٹھا کر اس جگہ لے آیا تھا۔ اور یہ پتہ نہیں کون سی جگہ تھی۔ کہاں تھی۔

وہ اٹھ کے بیٹھ گئی۔

عین اسی وقت جیف نے انگڑائی لے کر آنکھیں کھولیں۔ اس نے ٹریسی کو اپنی طرف دیکھتے دیکھا تو اس کے ہونٹوں پر روحانی خوشی اور اطمینان کی مسکراہٹ آہستہ آہستہ پھیل گئی۔

"تمہیں واپس آنا مبارک ہو" اس کے لہجے میں ایسا مکمل ترین اطمینان تھا کہ ٹریسی الجھ گئی۔

"مجھے واقعی افسوس ہے" ٹریسی کی آواز میں پھٹی ہوئی سرگوشی تھی۔

"افسوس؟"

"میں نے تمہیں غلط بکس دے دیا"۔

"کیا؟"

"میں نے دونوں بکس گڈمڈ کر دیئے تھے"۔

وہ کرسی سے اٹھ کر ٹریسی کے قریب آیا اور نرمی سے کہا۔

نہیں ٹریسی تم نے مجھے اصلی ہیرے دیئے تھے جو میں نے گنتھر کو بھیج دیے"۔

ٹریسی نے وحشت زدہ ہو کر اس کی طرف دیکھا۔

"تو پھر۔۔۔ تو پھر۔۔۔ تم یہاں کیوں آئے ہو؟"

وہ پلنگ کی پٹی پر بیٹھ گیا اور بولا۔ "جب تم نے مجھے بکس دیا ہے تو اس وقت تم مردے کی طرح معلوم ہو رہی تھیں چنانچہ میں نے فیصلہ کیا کہ ایئرپورٹ پر تمہارا انتظار کروں اور جب تم ہوائی جہاز میں سوار ہو جاؤ تو اس کے بعد ہی وہاں سے جاؤں تم نہ آئیں اور میں نے سمجھ لیا کہ تم کسی مصیبت میں پھنس گئی ہو۔ میں محفوظ گھر میں پہنچا اور تم

وہیں تھیں لیکن میں نہ چاہتا تھا کہ تم وہاں مر جاؤ"۔ اور اس نے خوش دلی سے کہا "تم جانتو اس سے پولیس کو سراغ مل جاتا"

ٹریسی پریشانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"جیف؟"

"ہم"

"سچ سچ کہنا تم میرے پاس واپس کیوں آئے ہو؟"

اور اس نے سوال کا جواب ٹال کر کہا۔

"بخار ناپنے کا وقت آگیا۔

"اچھا ہے" چند منٹوں بعد اس نے ٹریسی کو مطلع کیا "سو سے ذرا ہی زیادہ ہے۔ بہت اچھی مریضہ ہو تم بھئی تیماردار کو پریشان نہیں کرتیں۔ شاباش"۔

"جیف۔۔۔"

"مجھ پر بھروسہ کرو بے بی" وہ بولا "بھوک لگی ہے؟"

دفعتاً ٹریسی نے اپنے پیٹ میں بہت بڑا گڑھا محسوس کیا۔

"مر رہی ہوں بھوک سے"

"واہ۔۔۔ تو میں کچھ لے کر آتا ہوں"

وہ بازار سے لندا پھندا واپس آیا اور اس نے ٹریسی کو سہارا دے کر اٹھایا اور اسے ہاتھ سے کھلانے لگا۔ بے حد احتیاط اور شفقت سے۔

اور ٹریسی نے تھکے ہوئے دماغ سے سوچا کہ "یہ میری خدمت یونہی نہیں کر رہا۔ یہ اتنا بے غرض نہیں ہے چنانچہ یقیناً اس کے کچھ ارادے ہیں۔ یہ کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے۔

جب وہ کھانا کھا رہے تھے تو جیف نے کہا۔

"میں بازار گیا تھا میں نے وہاں سے گنتھر کو فون کیا تھا۔ ہیرے اسے مل گئے ہیں اس نے تمہارے حصے کا روپیہ تمہارے سوئس بینک اکاؤنٹ میں جمع کرا دیا ہے"۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

اور پھر ٹریسی اپنے آپ کو نہ روک سکی اور پوچھ بیٹھی۔

"ساری رقم تم نے کیوں نہ رکھ لی۔؟"

"اس لئے ٹریسی کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہم آپس میں کھیل کھیلنا ختم کردیں۔ ٹھیک ہے نا؟۔

بے شک یہ بھی اس کی عیاری تھی لیکن وہ اس قدر تھکی ہوئی تھی کہ اس پر غور نہ کرسکتی تھی اور نہ اب اسے اس کی فکر تھی۔

"ٹھیک ہے" وہ بولی۔

"اب اگر تم اپنے بدن کے مختلف حصوں کا ناپ بتادو تو میں کپڑے خرید لاؤں تمہارے لئے" جیف نے کہا "بے شک یہ ڈچ لوگ بڑے آزاد خیال ہوتے ہیں تاہم تم اس طرح باہر نکلیں تو بے چارے پریشان ہوجائیں گے"۔

اور تب ٹریسی کو اپنی برہنگی کا احساس ہوا اور اس نے چادر گھسیٹ کر اپنے بدن پر لپیٹ لی اور اب اسے کچھ دھندلا دھندلا یاد آیا کہ جیف نے اس کے کپڑے اتار دیئے تھے اور اسے نہلایا تھا......اس کی تیمارداری کرنے کے لئے جیف نے خود اپنی آزادی کو خطرے میں ڈال دیا تھا۔ ٹریسی کی خاطر جیف نے بڑا خطرہ مول لیا تھا؟ آخر کیوں؟"۔ ٹریسی کو اب تک یقین تھا کہ وہ جیف کو اچھی طرح سے سمجھ چکی تھی۔

"اس شخص کو میں سمجھ نہیں سکی" وہ دل میں بولی' ذرا بھی نہیں سمجھی۔ اور پھر سو گئی اسی شام جیف نائٹ گونوں' چوغوں' زیر جاموں اور لباسوں اور جوتوں کے علاوہ میک اپ کا کل سامان اور بال رنگنے کی بوتلوں سے بھرے ہوئے دو سوٹ کیس اٹھائے واپس آیا۔ اور وہ ٹوتھ پیسٹ اور ٹوتھ برش بھی لانا نہ بھولا تھا۔ وہ اپنے لئے بھی کئی جوڑے لایا تھا۔ اور ساتھ ہی اس دن کا اخبار "انٹر نیشنل ہیرالڈ ٹریبون" بھی لایا تھا۔

اخبار کے پہلے ہی صفحہ پر ہیروں کی چوری کی داستان چھپی تھی پولیس نے اندازہ لگایا تھا کہ ہیرے کس طرح "اٹھائے گئے تھے" لیکن اس میں اس اسکارف کا کوئی ذکر نہ تھا جو ہوائی جہاز میں پڑا ملا تھا اور جس پر ٹریسی و ھیٹنی کا نام کے پہلے لفظ W کڑھے ہوئے تھے

PDF LIBRARY 0333-7412793

اخباری رپورٹ کے مطابق چوروں نے کوئی سراغ نہ چھوڑا تھا۔

جیف نے کہا "لو بھئی۔ اب ہم آزاد ہیں۔ صرف ایک اہم کام باقی رہ گیا ہے۔ تمہیں روبہ صحت کرنا"۔

یہ دانیال کوپر تھا جس نے مشورہ دیا تھا کہ اس اسکارف کے متعلق' جس پر "T-W" کڑھا ہوا تھا' پولیس کو کچھ نہ بتایا جائے بلکہ اس کا ذکر تک نہ کیا جائے۔

"ہم جانتے ہیں" اس نے انسپکٹر سے کہا تھا۔ "کہ یہ اسکارف کس کا ہے۔" لیکن فرد جرم عائد کرنے کے لئے یہ ثبوت کافی نہیں۔ اس کی دلیل یورپ کی ان تمام عورتوں کو' جن کے نام کے پہلے حروف "T-W" ہوں گے' حاضر کردیں گے اور آپ انسپکٹر احمق بنیں گے۔

دانیال کوپر کا خیال تھا کہ پولیس اپنے آپ کو احمق ثابت کرچکی تھی۔

"لیکن خدا ٹریسی کو میرے حوالے کردے گا" اس کا اسے یقین تھا۔

اس وقت دانیال کوپر چھوٹے سے' اندھیرے گرجا میں سخت چوبی نشست پر بیٹھا خلوص دل سے دعا مانگ رہا تھا۔ "خدا باپ! تو اسے میری بنادے۔ اس کو میرے سپرد کردے کہ میں اسے سزا دے کر اپنے گناہ دھو سکوں۔ اس کے جسم میں سے شیطان نکالا جائے گا۔ اور اس کے ننگے بدن پر کوڑے لگائے جائیں گے۔"

اس نے ٹریسی کے برہنہ بدن کو اپنے اختیاری میں تصور کیا اور اس کا جنسی جذبہ بیدار

PDF LIBRARY 0333-7412793

ہونے لگا۔ وہ خدا کے خوف سے لرز کر اٹھا اور گرجا سے باہر بھاگا کیونکہ اسے خوف تھا کہ خدا اس کے جنسی جذبے کی یہ بیداری دیکھ لے گا اور مزید گناہ کی سزا اس کے کھاتے میں لکھ لے گا۔

ٹریسی بیدار ہوئی تو رات کا اندھیرا اتر چکا تھا۔ اس نے پلنگ کے قریب کا ٹیبل لیمپ جلایا۔

وہ اکیلی تھی۔ جیف جاچکا تھا۔

اس کے دل میں...... سرد خوف اتر گیا۔ اس نے جیف کو اپنا سہارا بنالیا تھا اور یہ اس کی احمقانہ غلطی تھی۔

"میں اسی قابل ہوں" ٹریسی نے تلخی سے سوچا۔

"مجھ پر بھروسہ رکھو بے بی" جیف نے کہا تھا اور ٹریسی نے اس پر بھروسہ کرلیا تھا۔

اس نے ٹریسی کی تیمارداری کسی اور وجہ سے نہیں بلکہ خود اپنے آپ کو بچانے کے لئے کی تھی۔ یہ اس کی کامیاب ترین خود حفاظتی تدبیر تھی۔ ٹریسی کو یہ گمان ہوگیا تھا کہ جیف کے دل میں اس کے لئے کوئی جذبہ بیدار ہوگیا ہے وہ اس پر اعتبار کرنا چاہتی تھی۔ اسے اپنا سہارا بنانا چاہتی تھی وہ اپنے آپ کو یقین دلانا چاہتی تھی کہ جیف اسے اب کچھ اور سمجھتا ہے۔ اس کے دل میں ٹریسی کے لئے ایک نرم گوشہ موجود ہے۔

وہ تکیے پر سر رکھ کر آرام سے لیٹ گئی اور اس نے سوچا۔

"میں جیف کی کمی محسوس کروں گی۔ شدت سے محسوس کروں گی..... خداوند! میری مدد کر۔"

خدا کی یہ بڑی ستم ظریفی تھی۔ کیا ضروری تھا کہ جیف ہی اس کی زندگی میں آتا؟ اللہ میاں نے سخت ظالمانہ مذاق کیا تھا ٹریسی کے ساتھ۔ کیوں اس کے دل میں جیف نے جگہ بنالی تھی۔ اس "کیوں؟" کا کوئی جواب نہ تھا۔ بس ہوگیا تھا ایسا۔ اس سے بہرحال جلد از جلد یہ جگہ چھوڑ دینی تھی۔ کوئی ایسی جگہ تلاش کرنی تھی جہاں وہ اپنے آپ کو محفوظ

محسوس کرے اور جہاں وہ روبہ صحت ہو جائے۔

"الو کی پٹھی بے وقوف" وہ اپنے آپ کو گالیاں دینے لگی "احمق زمانے بھر کی....."

دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور پھر جیف کی آواز نے کہا۔

"ٹریسی جاگ گئیں؟ تمہارے لئے چند کتابیں اور رسالے لایا ہوں" میرا خیال تھا کہ تم ....."اور وہ ٹریسی کے بشرے پر ایک نیا جذبہ دیکھ کر خاموش ہو گیا اور ایک دم سے وحشت زدہ ہو کر بولا" کیا بات ہے ٹریسی؟ "کیا ہوا؟"

"نہیں۔ ابھی نہیں۔" ٹریسی نے زیر لب کہا "ابھی نہیں۔"

دوسرے دن ٹریسی کا بخار اتر چکا تھا۔

"اب میں بستر میں سے نکلنا چاہتی ہوں۔" ٹریسی نے کہا "میری طبیعت بہت گھبرا رہی ہے۔ جیف کہیں باہر نہیں جا سکتے ہم؟"

وہ دونوں برآمدے میں آئے تو محبوبہ بن گئے۔

ٹریسی کو تندرست دیکھ کر سرائے کا مالک اور اس کی بیوی بہت خوش ہوئے۔ انہوں نے ٹریسی سے کہا۔

"اتنے اچھے آدمی ہیں تمہارے شوہر۔ تمہاری خدمت اور تیمارداری میں انہوں نے دن رات ایک کر دیئے۔ مصر تھے کہ سب کام خود ہی کریں گے۔ بہت متفکر اور پریشان تھے بچارے۔ خوش قسمت ہو تم کہ تمہیں ایسا شوہر ملا۔"

ٹریسی نے جیف کی طرف دیکھا۔ اس کا چہرہ شرم سے سرخ ہو رہا تھا۔

سرائے سے باہر نکل کر ٹریسی نے کہا "بہت پیارے لوگ ہیں۔"

"جذباتی ہیں۔ اور کیا" جیف نے جواب دیا۔

جیف نے سرائے کے مالک سے کہہ کر اپنے سونے کے لئے ٹریسی کے پلنگ کے قریب ہی فرش پر اپنا بستر لگوالیا تھا۔

اور اس رات اپنے بستر میں لیٹی ہوئی ٹریسی جاگ رہی تھی اور سوچ رہی تھی کہ جیف نے اس کی کیسی تیمارداری کی تھی' اس کا کتنا خیال کیا تھا اور کس طرح اس کی ضرورت کی

PDF LIBRARY 0333-7412793

ساری چیزیں لے آیا تھا۔ اور..... کس طرح اس کے "برہنہ جسم کو نہلایا تھا۔"

وہ جیف کی موجودگی کو شدت سے محسوس کر رہی تھی۔ اس کا وجود اور اس کا قرب اسے یقین دلا رہا تھا کہ وہ محفوظ تھی۔ ساتھ ہی اس کا وجود اور اس کا قرب اسے بے چین و بے قرار کر رہا تھا۔

رفتہ رفتہ ٹریسی کی ہمت اور قوت عود کرتی گئی اور وہ اور جیف اس چھوٹے سے قدیم قصبے کی سیر میں زیادہ سے زیادہ وقت گزارنے لگے۔ دن گزرتے گئے اور ٹریسی کا جوان جسم تندرست و توانا ہوتا چلا گیا۔ جب جیف نے دیکھا کہ ٹریسی پوری طرح سے تندرست ہو گئی ہے تو اس نے بائی سائیکلیں کرائے پر حاصل کیں اور وہ پن چکیاں دیکھنے گئے جو قصبے کے باہر دور دور تک پھیلی ہوئی تھیں۔ ہر دن خوشگوار تھا اور ٹریسی چاہتی تھی کہ یہ دن کبھی ختم نہ ہو۔ ٹریسی کے لئے جیف ایک مسلسل حیرت بنا ہوا تھا۔

وہ اپنے خلوص اور ایسی فکر اور ایسی محبت سے ٹریسی کی خدمت کرتا تھا' یوں دوڑ دوڑ کر اس کے کام کر رہا تھا' اتنا زیادہ اس کا خیال رکھ رہا تھا کہ ٹریسی کا دل نہ صرف پگھل رہا تھا بلکہ بے اختیار سپردگی کے لئے اس کی طرف کھنچ رہا تھا اس کے باوجود جیف نے اب تک جنسی تعلقات قائم کرنا نہ چاہا تھا۔ ٹریسی نے ان خوبصورت عورتوں کو یاد کیا جن کے ساتھ وہ جیف کو دیکھ چکی تھی اور اس کو یقین تھا کہ وہ ان عورتوں میں سے جس کو چاہتا آسانی سے حاصل کر سکتا تھا۔ تو پھر کیا وجہ تھی کہ وہ اس کے .... ٹریسی کے ساتھ دنیا کے .... اس تقریباً دور افتادہ اور گمنام گوشے میں پڑا ہوا تھا؟"

اور ٹریسی اپنے آپ کو روک نہ سکی اور جیف کو وہ باتیں بتانے لگی جنہیں وہ سمجھ رہی تھی کہ کبھی کسی کو نہ بتائے گی بلکہ جنہیں وہ خود بھی بھول جانا چاہتی تھی اور جنہیں وہ اپنے تحت الشعور کے قبرستان میں دفن کر چکی تھی۔

اس نے جیف کو جو رومانو' ٹونی ارساتی' ارنسٹائن لٹل چیپ' دیونی برتھا اور بگ ایمی بیکن کے متعلق سب کچھ بتا دیا۔ جیف خاموشی سے سنتا رہا کوئی بات اسے غصہ کر دیتی' کوئی اسے اداس کر دیتی اور کوئی اس کے مادرانہ جذبات بیدار کر دیتی۔

اور پھر جیف نے اپنی سرگزشت سنائی

اور آج پہلی دفعہ ٹریسی نے اپنے آپ کو جیف کے بے حد قریب محسوس کیا۔

پہلے کبھی اس کا دل کسی کی طرف اتنا نہ کھنچا تھا۔ پہلے کبھی کسی نے اس کے دل میں ایسی جگہ حاصل نہ کی تھی۔ اور پھر یہ سنہرا زمانہ ایک دم سے ختم ہوگیا اور جانے کا وقت آگیا۔ ایک صبح جیف نے کہا: "ٹریسی! اب پولیس ہمیں تلاش نہیں کر رہی۔ چنانچہ اب ہمارا یہاں پڑے رہنا ضروری نہیں۔ اب ہمیں یہاں سے چلنا چاہئے ٹریسی"

اور ٹریسی کے دل میں جیسے کسی نے خنجر اتار دیا۔

"اچھی بات ہے۔ کب؟" وہ مردہ آواز میں بولی۔

"کل"

ٹریسی نے سرہلایا۔

"اچھی بات ہے" اس نے کہا "صبح میں سامان پیک کرلوں گی"

اس رات ٹریسی کو نیند نہ آئی جیف کے وجود نے پورے کمرے کو جیسے بھر دیا تھا۔ وہ اس پر پوری طرح سے چھا گیا تھا۔ ٹریسی نے پہلے کبھی یوں محسوس نہ کیا تھا۔ یہ اس کی زندگی کا ناقابل فراموش دور رہا تھا۔ اور اب یہ دور ختم ہو رہا تھا۔ اس نے اس بستر کی طرف دیکھا جس پر جیف سویا ہوا تھا۔

"سوگئے؟" ٹریسی نے پوچھا

"نہیں......"

"کیا سوچ رہے ہو؟"

"کل کے متعلق۔"

"کیا؟"

"کل ہم یہاں سے چلے جائیں گے۔ مجھے بہت یاد آئے گی یہ جگہ اور یہ دن"

"اور تم مجھے بہت یاد آؤ گے جیف" اس سے پہلے کہ وہ اپنے آپ کو روکتی اس کی زبان یہ الفاظ ادا کرچکی تھی۔

PDF LIBRARY 0333-…

جیف اٹھ بیٹھا۔ اس نے ٹریسی کی طرف دیکھا کر پوچھا:

"کتنا یاد آؤں گا؟"

"بہت زیادہ بے چین ہوجاؤں گی اتنے یاد آؤ گے"

اور دوسرے ہی لمحہ وہ ٹریسی کی قریب' اس کے پلنگ پر تھا۔

"ٹریسی.....!"

ہشت۔ بکو مت اور مجھے اپنی بانہوں میں سمیٹ لو۔"

اور جیف نے اسے اپنی آغوش میں لے لیا۔"

"لیکن مجھے یہ نہ بھولنا چاہئے کہ یہ صرف آج کی رات کے لئے ہی ہے" ٹریسی نے اپنے آپ سے کہا "میری طرف سے جیف کو ایک رخصتی تحفہ۔"

وہ رات بھر پیار کرتے اور دنیا جہاں کی ضروری اور غیر ضروری باتیں کرتے رہے اور جب صبح ہونے لگی تو جیف نے کہا۔

"ٹریسی! شادی کرلو مجھ سے"

ٹریسی نے سوچا کہ شاید اس نے غلط سنا تھا۔ لیکن نہیں وہ اس سے بار بار یہی کہہ رہا تھا۔ لیکن ٹریسی جانتی تھی کہ یہ دیوانگی تھی' یہ ناممکن تھا۔ ایسا نہیں ہوسکتا.... کیوں نہیں ہوسکتا؟ ہوسکتا ہے۔ اس سے زیادہ اچھی بات کوئی ہو ہی نہیں سکتی۔ ٹریسی نے سرگوشے میں کہا: "ہاں جیف..... ضرور....." اور وہ اس کی محفوظ اور مضبوط بانہوں میں سمٹ کر رونے لگی۔

"اب میں کبھی تنہا نہ رہوں گی" وہ دل میں بولی "ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے ہیں۔ ہم ایک ہیں۔ جیف میرے آنے والے کل کا ایک ضروری حصہ ہے۔"

اور "کل" آگیا تھا۔

بہت دیر بعد ٹریسی نے پوچھا۔ "جیف تمہیں کب احساس ہوا اس کا؟"

"جب میں نے تمہیں اس گھر میں دیکھ کر سمجھا کہ تم مر رہی ہو اور تب میں مارے فکر کے نیم پاگل سا ہوگیا۔"

"میں نے تو یہی سمجھ لیا تھا کہ تم ہیرے لے کر فرار ہو گئے ہو" ٹریسی نے کہا۔

اور اس نے ٹریسی کو اپنے سے لپٹا لیا۔

"ٹریسی! میڈرڈ میں' میں نے جو کچھ کیا تھا وہ روپے کی لالچ میں نہیں بلکہ ایک دلچسپی کی غرض سے کیا تھا۔ ایک چیلنج تھا وہ اور بس اور اسی لئے تو ہم اس کاروبار میں ہیں..... محض چیلنج اور اس کی سنسنی کی خاطر۔ ہے کہ نہیں؟ ایک معمہ پیش کیا جاتا ہے جسے حل کرنا ممکن نہیں لیکن پر تم سوچنے لگتی ہو کہ اسے حل کرنے کا ایک نہ ایک راستہ ہوگا ضرور۔ بس یہی جوش ہوتا ہے جو ہم سے یہ کام کرواتا ہے"

ٹریسی نے اس سے اتفاق کرتے ہوئے سر ہلایا۔ جانتی ہوں ابتدا میں میں نے یہ کام اس لئے کئے کہ مجھے روپے کی ضرورت تھی۔ اور پھر یہ ایک زندگی کی دلچسپی بن گئی ایک نشہ بن گیا خطرات سے کھیلنا اور ان کو الو بنانا جو اپنے آپ کو دانا وبینا' سقراط و بقراط سمجھتے ہیں"

خاموشی کا طویل وقفہ رہا اور پھر جیف نے کہا:

"ٹریسی!"

"کہو؟"

"تم یہ کام اب چھوڑ دو تو کیسا رہے؟"

ٹریسی حیرت سے اس کی صورت تکنے لگی۔

"چھوڑ دوں؟ کیوں؟"

"پہلے ہم دونوں آزاد اور آپ اپنی مرضی کے مالک تھے۔ لیکن اب حالات بدل چکے ہیں۔ اگر تمہیں کچھ ہوگیا تو میں برداشت نہ کر سکوں گا۔ اب مزید خطرات مول لینے سے کیا فائدہ؟ ہمارے پاس اتنی دولت ہے کہ زندگی کے دن مزے سے اور بے فکری اور آرام سے گزر سکتے ہیں۔ تو پھر کیوں نہ ہم اس کام سے ریٹائر ہو جائیں؟"

"لیکن ہم اور کیا کریں گے جیف؟"

وہ مسکرایا۔ "سوچیں گے کچھ"

PDF LIBRARY 0333-7412793

"میں مذاق نہیں کر رہی جیف پیارے بلکہ سنجیدگی سے پوچھ رہی ہوں کہ ہم زندگی کیسے گزاریں گے؟"

"جس طرح پسند کریں گے گزاریں گے' میری جان۔ مثلاً سیاحت کریں گے۔ مشاغل اپنائیں گے۔ اپنے سرمائے سے ہم کوئی کام کریں گے دنیا کا سفر کریں گے۔"

"ہائے۔ بہت دلچسپ" ٹریسی مسکرا اٹھی۔

"تو پھر کیا کہتی ہو؟"

وہ دیر تک جیف کی طرف دیکھتی رہی اور پھر بولی

"اگر تم یہی چاہتے ہو تو پھر آج سے توبہ۔"

جیف نے ایک بار پھر اسے لپٹا لیا اور پھر ہنس کر بولا۔

"کیوں نہ ہم اپنے تائب ہونے کی اطلاع پولیس کو دے دیں؟ وہ بیچارے بہت پریشان ہیں ہماری وجہ سے"

اور وہ دونوں ہنسنے لگے۔

دوسرے دن جب گنتھر ہرٹوگ کا فون آیا جیف باہر گیا ہوا تھا۔

"طبیعت کیسی ہے اب؟" گنتھر نے پوچھا۔

"شاندار" ٹریسی نے جواب دیا۔

جب سے گنتھر کو ٹریسی کی بیماری کا پتہ چلا تھا تب سے وہ روزانہ اسے فون کرتا تھا۔ ٹریسی نے اسے اپنے اور جیف کے بارے میں کچھ بھی نہ بتانے کا فیصلہ کیا تھا۔

"جیف کے ساتھ کیسی گزر رہی ہے؟"

وہ مسکرائی۔ "بہت اچھی گزر رہی ہے"

"اختلافات؟ جھگڑے؟"

"نہیں"

"تو پھر تم دونوں ساتھ کام کرو گے؟"

اور اب اسے بتانے کا وقت آ گیا تھا۔

"گنتھر! ہم یہ کام ترک کر رہے ہیں ..... چھوڑ رہے ہیں۔"

چند ثانیوں کے بعد گنتھر نے کہا:۔

"میں سمجھا نہیں۔"

"میں اور جیف ..... سدھر گئے ہیں۔ توبہ کر چکے ہیں بھئی۔"

"کیا۔ آپ؟ لیکن ..... کیوں؟"

"مشورہ جیف کا تھا جس سے میں نے اتفاق کیا۔ اب ہم کوئی خطرہ مول نہ لیں گے۔ یعنی بس۔ بہت ہو چکا"

"لیکن اگر میں یہ کہوں کہ جو کام میں اب تمہارے سپرد کرنے جا رہا ہوں اس میں بیس لاکھ ڈالر ملیں گے اور خطرہ کوئی نہیں ہے تو؟"

"تو میں پیٹ پکڑ کر ہنسوں گی گنتھر اور اس سے آگے کچھ نہیں"

"ٹریسی! یقین کرو ابھی میں بے حد سنجیدہ ہوں۔ اس وقت تم جہاں ہو وہاں سے آسٹرڈم تک صرف ایک گھنٹے کا سفر ہے۔ چنانچہ تم یہاں آجاؤ اور ....."

"دیکھو بھئی کسی اور کو تلاش کر لو"

گنتھر نے ایک لمبا سانس لیا۔

کوئی اور ایسا ہے نہیں جو یہ کام کر سکے۔ اچھا۔ تم جیف سے بات تو کرنا کم سے کم"

"ٹھیک ہے۔ لیکن بے فائدہ ہے"

"بہرحال میں شام کو فون کروں گا"

جیف واپس آیا تو ٹریسی نے اپنی اور گنتھر کی گفتگو اسے سنا دی۔

"تم نے اسے بتایا نہیں کہ اب ہم شریف شہری بن گئے ہیں جو قانون کا احترام اور پابندی کرتے ہیں؟"

"بتایا تو ڈارلنگ۔ میں نے اس سے کہہ دیا کہ کسی اور کو تلاش کر لے"

"لیکن وہ نہ مانا" جیف نے کہا۔

"وہ اصرار کرنے لگا کہ اسے ہماری ہی ضرورت ہے۔ اس نے کہا کہ اس کام میں کوئی

خطرہ نہیں ہے اور یہ کہ اس کام کے ہمیں بیس لاکھ ڈالر مل جائیں گے۔ تو کیا کہتے ہو؟"

"جواب تو تم پہلے ہی دے چکی ہو۔ یعنی ہم نے یہ دھندا چھوڑ دیا ہے"

"جیف! یہ سن لینے میں کیا حرج ہے کہ اس کا پلان کیا ہے؟"

"ٹریسی ہم دونوں نے فیصلہ کر ہی لیا ہے کہ ....."

"لیکن ہم آسٹرڈم تو بہرحال جا ہی رہے ہیں۔ ہے نا" اور جب ہم وہاں جا رہے ہیں تو گنتھر کی بات سن لینے میں کیا حرج ہے؟"

جیف نے مشکوک نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

"تو تم کرنا چاہتی ہو یہ کام' کیوں؟"

"نہیں۔ لیکن اس کی بات سن لینے میں کیا حرج ہے۔ کام کرنا نہ کرنا اپنی مرضی کی بات ہے"

دوسرے دن وہ دونوں آسٹرڈم پہنچ کر "آمسٹل ہوٹ میں مقیم ہو چکے تھے۔ ان سے ملاقات کرنے کے لئے گنتھر ہرٹوگ پہلے ہی ہوائی جہاز میں لندن سے آسٹرڈم آگیا تھا۔ اور اب وہ تینوں اس سیر کرنے والی کشتی میں' جو دریائے آمسٹل میں چلتی اور سیاحوں کو آسٹرڈم کی سیر کرواتی تھی' عام سیاحوں کی طرح بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

"یہ معلوم کر کے مجھے بے حد خوشی حاصل ہوئی کہ تم دونوں شادی کر رہے ہو" گنتھر نے کہا "میری دلی مبارک باد قبول کرو تم دونوں"

"شکریہ گنتھر!" ٹریسی نے کہا۔ "وہ جانتی تھی کہ گنتھر یہ خلوص دل سے کہہ رہا تھا۔

"اس دھندے سے کنارہ کش ہو جانے کا جو تم نے ارادہ کر لیا ہے سو یہ بڑا نیک ارادہ ہے اور میں اس کا احترام کرتا ہوں۔ لیکن اتفاقاً ایک ایسی صورت حال سے میں واقف ہوا ہوں کہ مجھے تمہیں آگاہ کرنا مناسب معلوم ہوا۔ بے حد منافع بخش معاملہ ہو سکتا ہے یہ۔"

"کہو۔ ہم سن رہے ہیں۔"

چنانچہ گنتھر [illegible] جھک گیا اور بے حد نیچی آواز میں دیر تک انہیں .....

PDF LIBRARY 0333-7412793

"صورت حال سے آگاہ" کرتا رہا اور آخر میں بولا "اب اگر تم لوگ یہ کام کردو تو بیس لاکھ ڈالر تمہارے۔"

"یہ ناممکن ہے" ۔یٹ نے تقریباً بے مروتی سے کہا "ٹریسی....."

لیکن ٹریسی کا دھیان کہیں اور تھا۔ چنانچہ وہ نہ سن رہی تھی۔

وہ بڑی تندہی سے سوچ رہی تھی کہ یہ کام کس طرح کیا جاسکتا ہے۔

آسٹرڈم کے پولیس ہیڈ کوارٹر کے کانفرنس روم میں اس وقت ایک اجلاس ہو رہا تھا۔

ں اجلاس میں چھ ڈچ سراغ رساں شریک تھے اور صرف ایک بدیسی تھا۔ دانیال کوپر۔

انسپکٹر جوپ دان ڈورین لحیم شحیم آدمی تھا۔ اس وقت وہ کمشنر سے مخاطب تھا۔

"کمشنر صاحب! ٹریسی وھٹنی آج صبح یہاں پہنچ گئی ہے۔ انٹرپول کو یقین ہے کہ ڈی ں کے ہیرے اسی عورت نے چرائے ہیں۔ اور مسٹر کوپر کا' جو اس وقت یہاں بیٹھے ئے ہیں' کہنا ہے کہ ٹریسی وھٹنی کوئی مجرمانہ فعل کرنے کے لئے ہی یہاں آئی ہے۔"

پولیس کمشنر ایک دم دانیال کوپر کی طرف گھوم گیا۔

"مسٹر کوپر! یہ جو آپ کہہ رہے ہیں اس کا کوئی ثبوت ہے آپ کے پاس؟"

کوپر کو کسی ثبوت کے ضرورت نہ تھی وہ ٹریسی کو اچھی طرح سے جانتا تھا بلکہ وہ اس زاج اور اس کی روح تک سے واقف تھا۔ بے شک و شبہ وہ کوئی جرم کرنے کے لئے ہل ہوئی تھی جو ان لوگوں کی فہم سے بالاتر تھا۔

"ثبوت تو کوئی نہیں ہے" اس نے جواب دیا "اس لئے ہمیں اسے رنگے ہاتھوں پکڑنا

PDF LIBRARY 0333-7412793

"اور آپ کے خیال میں ہم اسے رنگے ہاتھوں کس طرح پکڑ سکتے ہیں؟"

"اس عورت کو ایک لمحے کے لئے بھی ہم اپنی نظروں سے دور نہ ہونے دیں"

لفظ "ہم" کے استعمال نے پولیس کمشنر کو سخت پریشان کردیا۔ وہ پیرس کے انسپکٹر ترِیگنان کو فون کرکے کوپر کے متعلق بات کرچکا تھا۔

"سخت مکرو قسم کا آدمی ہے یہ دانیال کوپر لیکن اپنے میدان کا شہسوار ہے۔ اگر ہم نے اس کی بات مان لی ہوتی' اس کے مشورے پر عمل کیا ہوتا تو ہم نے اس دہشتی عورت کو رنگے ہاتھوں پکڑلیا ہوتا۔"

اور اب دانیال کوپر نے وہی بات کہی تھی۔ اور آسٹرڈم کے پولیس کمشنر نے ایک آخری فیصلہ کرلیا۔ ڈی بیرس کے ہیرے چرانے والوں کو پکڑنے میں فرانسیسی پولیس ناکام رہی ہے اور ان پر چاروں طرف سے "تھو۔ تھو" ہو رہی تھی۔ ٹھیک ہے جہاں فرانس پولیس ناکام رہی تھی وہاں ڈچ پولیس کامیاب ہوگی۔

"اچھی بات ہے" کمشنر نے سرہلا کر کہا "اگر یہ خاتون ہالینڈ کے پولیس کی قابلیت اور کارگزاری آزمانے یہاں تشریف لائی ہیں تو ہم انہیں مایوس نہ کریں گے" اور وہ انسپکٹر ..... وان ڈورین کی طرف گھوم گیا "انسپکٹر! پ کو پورے اختیارات دے رہا ہوں کہ جیسے چاہیں اور جو چاہیں قدم اٹھا سکتے ہیں۔"

سٹرڈم کا شہر چھ پولیس علاقوں یا دائروں میں تقسیم کردیا گیا تھا اور ہر دائرے کی پولیس اپنے خطے کی پوری طرح ذمہ دار تھی۔ انسپکٹر وان ڈورین کے حکم سے اب ان خطوں کی سرحدوں کو توڑ کر تمام دائروں کے پولیس فورس کو ایک کردیا گیا ..... عارضی طور پر..... اور مختلف خطوں کے سراغ رسانوں کو نگرانی پر لگادیا گیا۔

اور سراغ رسانوں کے اس گروہ سے انسپکٹر وان ڈورین نے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ اس عورت پر چوبیس گھنٹے نظر رکھی جائے۔ خیال رہے۔ ایک سکنڈ کے لئے بھی وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو"

اب وان ڈورین دانیال کوپر کی طرف گھوم گیا۔

"کہئے مسٹر کوپر! اب اطمینان ہوا آپ کو؟"

"نہیں۔ جب تک وہ پکڑی نہیں جاتی تب تک مجھ کو اطمینان نہ ہوگا"

"ہم اسے ضرور پکڑلیں گے۔"

"دیکھوں گا" دانیال کوپر نے رکھائی سے کہا۔

وان ڈورین کو برا لگا۔ اسے اس بدصورت اور بدہیئت آدمی پر سخت غصہ آگیا۔ جو اپنے آپ کو خدا جانے کیا سمجھتا تھا۔ لیکن اس نے اپنے غصے پر قابو حاصل کرکے کہا۔

"مسٹر کوپر! آغالباً نہیں جانتے کہ ہماری پولیس دنیا کی بہترین پولیس ہے اور ہمیں اپنی پولیس فورس پر فخر ہے۔"

آسٹرڈم سیاحوں کی جنت ہے۔ باغات کا شہر' جس میں نہروں کا جال بچھا ہوا ہے اور نہروں کے دونوں کناروں پر اخروٹ اور آلوچوں کے درخت کھڑے ہوئے ہیں اور ان نہروں میں ہاؤس بوٹیں چلتی ہیں جو رنگ برنگی پھولوں کے گملوں سے سجی ہوئی ہوتی ہیں اور قدیم طرز کے بیٹھے گھاڑ کے مکانات جیسے ایک دوسرے کا سہارا لئے کھڑے ہیں اور سڑکوں پر اور گلی کوچوں میں نانک چندی اینٹیں جڑی ہوئی ہیں اور یہاں کے لوگ بے حد مخلص اور خوش دل ہیں اور ٹریسی کو کسی شہر میں' کسی ملک میں اتنے اچھے اور اتنے پیارے لوگ نہ ملے تھے۔

"کتنے بشاش ہیں یہ لوگ" ٹریسی نے کہا۔

"یہ مت بھولو کہ یہ لوگ اصل میں پھول والے ہیں۔"

ٹریسی ہنس پڑی اور اس نے جیف کے بازو میں ہاتھ ڈال دیا۔ وہ بہت خوش تھی جیف کے ساتھ۔

"اتنا اچھا آدمی ہے میرا جیف کہ بس"

اور جیف اس کی طرف دیکھ کر سوچ رہا تھا۔

"مجھ سے زیادہ خوش نصیب آدمی دنیا میں اور کوئی نہ ہوگا۔"

وہ دونوں کرائے کی کار میں خوبصورت مقامات اور ماہی گیروں کی بستیوں اور شہر کے

PDF LIBRARY 0333-7412793

مضافاتی دیہاتوں کی سیر کرتے رہے۔

وہ جس طرف بھی جاتی اور جہاں بھی جاتے سراغ رساں جھمگٹ ان کے پیچھے ہی لگا ہوا ہوتا۔ اور ہر شام دانیال کوپر ان تحریری رپورٹوں کا مطالعہ کرتا جو انسپکٹروں ڈورین کی میز پر رکھی جاتیں۔ ٹریسی اور جیف کی تفریح میں کوئی غیر معمولی بات نہ تھی۔ ٹریسی نے کوئی مشکوک حرکت نہ کی تھی لیکن کوپر کے شکوک رفع نہ ہوتے تھے۔

"وہ کچھ کرنے والی ہے۔ کوئی بڑا کام" کوپر نے اپنے آپ سے کہا۔

جہاں تک سراغ رسانوں کا تعلق ہے وہ اس نتیجے پر پہنچ چکے تھے کہ وہ دونوں' یعنی ٹریسی اور جیف صرف سیاح تھے اور بس۔

اور انسپکٹر وان ڈورین نے دانیال کوپر سے کہا۔

"مسٹر کوپر! اس دفعہ آپ کا اندازہ کہیں غلط تو نہیں؟ ہوسکتا ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کی محبت سی لطف اندوز ہونے ہالینڈ آئے ہوں"

"نہیں" کوپر نے ضدی بچے کی طرح زور زور سے سرہلا کر کہا "میرا اندازہ غلط نہیں ہے" انسپکٹر صاحب! ذرا سی بھی غفلت ہوئی تو وہ اپنا کام کر گزرے گی۔ نہیں۔ اس کی کڑی نگرانی کی جائے"

دانیال کوپر کو احساس تھا کہ وقت گزرتا جارہا تھا اور یہ خیال اسے بے چین کئے ہوئے تھا کہ اگر ٹریسی نے جلد ہی "کچھ" نہ کیا تو یہاں بھی یہی ہوگا کہ پولیس اس کی نگرانی ترک کردے گی۔ اور اس دفعہ کوپر ایسا ہونے دینا نہ چاہتا تھا۔ چنانچہ وہ ان سراغ رسانوں کے ساتھ ہوگیا جو ٹریسی پر نظر رکھ رہے تھے۔

آمیسل ہوٹل میں جیف اور ٹریسی کے کمرے الگ الگ لیکن ملحقہ تھے۔

"آخر میں شریف آدمی ہوں بھئی" جیف نے ٹریسی سے کہا "لیکن یقین کرو میری جان میں تمہیں اپنے سے دور نہ ہونے دوں گا۔"

"یعنی تم مجھ سے دور نہ ہوگے۔"

"ہاں"

PDF LIBRARY 0333-7412793

ہر رات جیف صبح تک ٹریسی کے ساتھ رہتا اور وہ رات گئے تک پیار کرتے اور جیف کا پیار کبھی اندھا دھند ہوتا اور کبھی محتاط۔ کبھی جوشیلا ہوتا کبھی نرم۔ کبھی وحشیانہ ہوتا اور کبھی شائستہ۔

"زندگی میں پہلی دفعہ مجھے معلوم ہوا کہ میرا جسم کس لئے ہے" ٹریسی نے اس کے کان میں کہا "شکریہ' میرے پیارے۔"

"لیکن سارا مزا تو میں لوٹ رہا ہوں"

"سارا نہیں۔ آدھا۔"

ہر شام جیف اور ٹریسی کی نقل و حرکت کی مکمل رپورٹ انسپکٹر وان ڈورین کی میز پر پہنچ جاتی۔ ہر رپورٹ کے آخر میں یہی لکھا ہوتا۔

"کوئی مشکوک حرکت نہیں کی"

"صبر" دانیال کوپر رپورٹ دیکھ کر اپنے آپ سے کہتا "ایک ذرا صبر"

دانیال کوپر کے اصرار سے مجبور ہوکر انسپکٹر وان ڈورین پولیس کمشنر..... کے دفتر پہنچا اور جیف اور ٹریسی کے ہوٹل کے کمروں میں خفیہ مائکروفون رکھنے کی اجازت چاہی کہ ان دونوں مشتبہ عاشق اور معشوق کی باتیں سنی جاسکیں۔ لیکن کمشنر نے اس کی یہ درخواست منظور نہ کی۔

"جب تمہارے پاس کوئی بنیادی ثبوت ہو اپنے شک کا تب میرے پاس آنا۔" پولیس کمشنر نے کہا "تب تک میں تمہیں ان دونوں کی نجی باتیں سننے کی اجازت نہیں دے سکتا جن کا گناہ صرف یہ ہے کہ وہ ہالینڈ میں سیرو تفریح کے لئے آئے ہیں۔"

ان کے درمیان بات چیت جمعہ کے روز ہوئی تھی اور پیر کے دن صبح ٹریسی اور جیف کوسٹر میں یالوس پوٹر اسٹریٹ پہنچے جو آسٹرڈم میں ہیروں کا مرکز تھا۔ یہاں وہ ہیرے تراشنے کی فیکٹری دیکھنے گئے۔

ان دونوں کی نگرانی کرنے والی ٹیم میں دانیال کوپر بھی شامل تھا۔

فیکٹری میں سیاحوں کی ریل پیل تھی۔ ایک گائیڈ سیاحوں کو فیکٹری کے مختلف شعبوں کی سیر کرا رہا تھا اور ہیرے تراشنے کی مشینوں کے متعلق نہایت تفصیل سے بتا رہا تھا۔ آخر میں وہ سیاحوں کو فیکٹری کے اس بڑے کمرے میں لے گیا جو نمائش کا کمرہ تھا۔ اس کمرے کی چاروں دیواروں سے لگے شیشے کے شوکیس رکھے ہوئے تھے اور ان شوکیسوں میں مختلف قسم کے اور مختلف قیمتوں کے ہیرے فروخت کے لئے سجا کر رکھے ہوئے تھے اور سیاحوں کو اسی حصہ میں لانے اور "ہیرے برائے فروخت" دکھانے کے غرض سے ہی اس فیکٹری کی سیر کرائی جاتی تھی۔

کمرے کے عین بیچ میں ایک اونچا سیاہ چبوترہ سا تھا جس پر شیشے کا ایک صندوق بڑے ڈرامائی انداز سے رکھا ہوا تھا اور اس صندوق میں ایک ایسا نفیس اور اتنا عمدہ ہیرا رکھا ہوا تھا کہ ٹریسی نے ایسا اچھا ہیرا پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔

صندوق میں رکھے ہوئے ہیرے کی طرف اشارہ کر کے گائیڈ نے بڑے فخر سے کہا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"اور خواتین و حضرات! یہ ہے وہ مشہور "لوکولان ہیرا" جس کے متعلق آپ نے پڑھا ہوگا۔ یہ مکمل ترین بے عیب پتھر ہے۔ دنیا کے بہترین ہیروں میں شمار ہوتا ہے اس کا"

"چوروں کی تو رال ٹپک پڑی ہوگی کہ یہ ہیرا تو ان کے لئے بہترین ہدف ہے" جیف نے اونچی آواز میں کہا۔

گائیڈ اس سیاح کی سادہ لوحی پر شفقت سے مسکرایا۔

"نہیں جناب" اس نے کہا اور سر سے اس مسلح سنتری کی طرف اشارہ کیا جو چبوترے کے قریب ہی کھڑا تھا۔

اور تب دانیال کوپر کئی قدم آگے بڑھ کر بہت قریب آگیا کہ یہ گفتگو ٹھیک سے سن سکے۔

"نہیں جناب! گائیڈ نے کہا اس کے حفاظتی انتظام میں کوئی کثر باقی نہیں رکھی گئی۔ اسے چرائے جانے کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اگر کسی نے اس صندوق کو چھوا بھی تو الارم فوراً بج اٹھیں گے۔ اور اس کمرے کے سارے دروازے اور تمام کھڑکیاں چشم زون میں بند کردی جائیں گی۔ رات کے وقت یہاں برقی شعاعیں چلادی جاتی ہیں اور اگر کوئی اس کمرے میں داخل ہوتا ہے تو الارم پولیس ہیڈ کوارٹر میں بجنے لگتا ہے۔"

جیف نے ٹریسی کی طرف دیکھا اور کہا۔

"تب تو میرے خیال میں کوئی اس ہیرے کو چھو بھی نہیں سکتا۔

اور دانیال کوپر نے ایک سراغ رساں کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا۔

اس شام جو رپورٹ انسپکٹر وان ڈورین کی میز پر رکھی گئی اس میں یہ پوری گفتگو لفظ بہ لفظ درج تھی۔

آمسٹرڈم کے کانولیشن بلاک میں ڈاک ٹکٹ جمع کرنے والوں کا اجتماع تھا۔ اور سب سے پہلے آنے والوں میں جیف اور ٹریسی بھی شامل تھے۔ ہال میں سخت پہرہ تھا کیونکہ ڈاک کے کئی ایک ٹکٹ بے بہا تھے دانیال کوپر اور ڈچ سراغ رساں بھی وہیں موجود تھے اور جیف اور ٹریسی کی نقل و حرکت پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ وہ دونوں ادھر ادھر گھوم کر بڑی

دلچسپی سے ڈاک کے وہ ٹکٹ دیکھ رہے تھے جن کی نمائش لگائی گئی تھی۔ وہ دونوں برٹش گنی کے ٹکٹ کے سامنے پہنچے یہ چھ کونوں والا اور بڑا ہی بدصورت ٹکٹ تھا۔

"توبہ۔ توبہ۔ یہ تو سخت واہیات ٹکٹ ہے" ٹریسی نے کہا۔

"ذرا احتیاط سے ڈارلنگ۔ کہیں اسے گرا نہ دینا" جیف نے کہا "یہ ٹکٹ دنیا میں اپنی قسم کا ایک ہی ہے یعنی بے بول اور بے مثال۔"

"کیا قیمت ہوگی اس کی؟

"دس لاکھ ڈالر"

وہاں کھڑے ہوئے سنتری نے سرہلا کر کہا۔

"آپ نے سچ کہا جناب۔ اکثر لوگ تو اس ٹکٹ کو دیکھ کر آگے بڑھ جاتے ہیں۔ اس کی اہمیت سے واقف ہی نہیں وہ لوگ" لیکن معلوم ہوا کہ آپ کو ڈاک ٹکٹوں سے پیار ہے۔ مجھے بھی ہے۔ دنیا کی تاریخ مضمر ہے ان ٹکٹوں میں۔"

جیف اور ٹریسی آگے بڑھ گئے اب وہ جس خانے کے سامنے کھڑے تھے اس میں ایک اوندھا ڈاک ٹکٹ تھا۔ یعنی اس میں جو ہوائی جہاز پرواز کرتا دکھایا گیا تھا وہ الٹا پرواز کر رہا تھا۔ یعنی نیچے کا حصہ اوپر تھا اور اوپر کا حصہ نیچے۔

"یہ بے حد دلچسپ ہے" ٹریسی نے کہا۔

"جی ہاں محترمہ! اس کی قیمت ..... وہاں موجود سنتری بولا ہی تھا کہ

"پچھتر ہزار ڈالر ہے" جیف نے کہا۔

بالکل صحیح کہا جناب نے۔

اب وہ جزیرہ ہوائی کے ڈاک ٹکٹ کے سامنے کھڑے تھے۔

"اس کی قیمت پچیس ہزار ہوگی۔" جیف نے ٹریسی کو مطلع کیا۔

دانیال کوپر اب بھیڑ میں مل کر ان دونوں کے بہت قریب پہنچ گیا تھا۔

"یہ نایاب ٹکٹ ہے" جیف نے کہا "اسے غور سے دیکھو۔ اس پر "پوسٹ پیڈ" چھپا ہوا ہونا چاہئے۔ لیکن اس پر "پوسٹ آفس" چھپ گیا ہے۔ بس اسی غلطی نے اس ٹکٹ

PDF LIBRARY 0333-7412793

کو بے حد قیمتی و نایاب بنادیا۔"

"یہ سارے کے سارے ٹکٹ بے حد قیمتی اور بے حد چھوٹے ہیں" ٹریسی نے کہا "آدمی انہیں آسانی سے مٹھی میں دبا کر بے کھٹکے لے جاسکتا ہے یہاں سے"

کاؤنٹر پر بیٹھا ہوا محافظ بزرگانہ شفقت سے مسکرایا اور بولا:

"لیکن چور زیادہ دور تک نہ جاسکے گا مس۔ تمام خانوں میں برقی تار لگے ہوئے ہیں اور ہال کے باہر مسلح سپاہی دن رات گشت کرتے رہتے ہیں۔

"واہ! بہت اچھا انتظام ہے یہ تو" جیف نے کہا "ورنہ ان دنوں لوگ بڑے بے پردا ہوگئے ہیں۔ ہے نا؟"

اسی دن سہ پہر کو دانیال کوپر اور انسپکٹر وان ڈورین پولیس کمشنر..... کے دفتر میں حاضر ہوئے اور سراغ رساں کی رپورٹیں کمشنر کی میز پر رکھ دیں اور منتظر رہے۔

"ان رپورٹوں میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس سے کوئی حتمی فیصلہ کیا جاسکے یا کسی خاص نتیجے پر پہنچا جاسکے۔" کمشنر نے کہا "البتہ اتنا ضرور کہوں گا کہ آپ کی یہ دونوں مشتبہ ہستیاں بے حد قیمتی ہدف سونگھتی پھر رہی ہیں اور انہیں کوئی بہت بڑے شکار کی تلاش ہے۔ اچھی بات ہے۔ انسپکٹر! اب میں آپ کو ان دونوں کے کمروں میں خفیہ سماعتی آلات رکھنے کی اجازت دیتا ہوں۔"

دانیال کوپر خوشی سے جھوم اٹھا۔ ہاں۔ اب ٹریسی کے لئے کوئی پردہ داری نہ ہوگی۔ اب سے یہ ہوگا کہ وہ جو سوچے گی، جو بولے گی اور جو کرے گی ان سب سے وہ واقف ہوجائے گا۔

اور وہیں بیٹھے بیٹھے اس نے کمرے میں جیف اور ٹریسی کو بستر میں ساتھ ساتھ لیٹے ہوئے دیکھا اور تب اس نے ٹریسی کے ان زیر جاموں کا نرم ریشمی لمس اپنے گالوں پر محسوس کیا جو اس نے خود ٹریسی کے کمرے کے غسل خانے میں اپنے گالوں سے لگائے اور رگڑے تھے۔

اور اس وقت بھی اس نے اپنے بدن میں وہی سنسنی اور خون میں وہی گرمی محسوس کی

جو اس وقت وہاں، ٹریسی کے غسل خانے میں محسوس کی تھی۔

اس شام جب ٹریسی اور جیف اپنے ہوٹل سے نکل کر رات کا کھانا کھانے کے لئے گئے تو پھر پولیس عملے کے کاریگروں کی پوری ٹیم اپنے کام میں لگ گئی۔ وہ جیف اور ٹریسی کے کمروں میں جا گھسے اور تصویر، تختوں، لیمپوں اور ان کے پلنگ کے قریب رکھی ہوئی میزوں کے پیچھے اور نیچے چھوٹے چھوٹے بڑے بڑے تار چھپا کر رکھ دیئے۔

ان کے کمروں کے عین اوپر کا کمرہ انسپکٹر جوپ وان ڈورین نے بہ حکم سرکار اپنے قبضے میں کر کے وہاں ایک انٹینا اور ریڈیو رکھ کر اس سے ریکارڈ لگا دیا۔

"کسی کو یہاں بیٹھنے کی ضرورت نہیں" کاریگر نے کہا "یہ اپنے آپ کام کرنے والا ہے۔ یعنی آٹومیٹک۔ جب کوئی بولے گا تو یہ ریکارڈ اپنے آپ چل کر آوازیں ریکارڈ کرنے لگ جائے گا۔

لیکن دانیال وہاں بیٹھنا چاہتا تھا۔ وہیں موجود رہنا چاہتا تھا۔ اس کا وہاں موجود ہونا ضروری تھا۔ یہ خدا کی مرضی تھی۔

دوسرے دن صبح سویرے دانیال کوپر، انسپکٹر ڈورین اور دیگر سراغ رساں اوپر کمرے میں بیٹھے دونوں کی گفتگو سن رہے تھے جو عین نیچے کے کمرے میں ہو رہی تھی۔

"اور لوگی کافی؟" جیف کی آواز آئی۔

"نہیں ڈارلنگ" ٹریسی کی آواز آئی "لو یہ پنیر کھا کر دیکھو۔ بے حد لذیز ہے"

"ہم۔ م۔ م۔ واقعی لذیز ہے۔ ٹریسی! اب آج کا کیا پروگرام ہے؟ روٹر ڈم چلا جائے۔ کیا خیال ہے؟"

"میں کہتی ہوں آج ہم کہیں نہ جائیں اور آرام کریں دن بھر۔"

خیال برا نہیں۔"

دانیال کوپر جانتا تھا کہ آرام کرنے سے کیا مطلب تھا ان کا۔ اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"ارے ہاں، یاد آیا" جیف کی آواز "جانتی ہو ہمارے اس ہوٹل میں کون مقیم ہے ہمارے ساتھ؟" ...... میکملین پائر پورٹ۔ اپنا پرانا بچا ہوا شکار"

"کون؟" "واقعی" ٹریسی کی آواز

PDF LIBRARY 0333-7412793

"ہاں بھئی' اور میرے خیال میں اب چونکہ گنگا گھر بیٹھے آگئی ہے ہمارے سامنے اس لئے ہمیں اس میں ہاتھ دھو لینے چاہئیں۔"

ٹریسی کی ہنسی کی آواز۔

"ڈارلنگ! تمہاری کھوپڑی بڑی زرخیز۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔"

"معلوم ہوا ہے کہ ہمارے اس دوست کو قیمتی نمونے اپنے ساتھ رکھنے کی عادت ہے۔ ایک ترکیب سوجھی ہے مجھے۔ سنو......"

کسی عورت کی آواز نے جیف کی بات کاٹ دی۔

"آپ کہیں تو اب میں کمرے میں جھاڑو لگادوں اور صفائی کردوں؟"

انسپکٹر وان ڈورین سراغ رساں ڈیکیمپ کی طرف گھوم گیا۔

"اب ایک نگراں ٹیم میکسیملین پائرپورٹ کی نگرانی پر بھی لگادی جائے۔ اور پھر جب بھی ٹریسی یا جیف اس سے کسی بھی طرح کا اور کیسے بھی رابطہ قائم کریں مجھے فوراً اطلاع دی جائے۔"

انسپکٹر وان ڈورین کمشنر...... کو رپورٹ دے رہا تھا۔ ان لوگوں کا ہدف بہت سی چیزوں میں سے کوئی بھی چیز ہو سکتی ہے' کمشنر صاحب وہ دونوں اس امریکن سے دلچسپی لے رہے ہیں جو بے حد دولت مند ہے' جس کا نام میکسیملین پائرپورٹ ہے۔ جوان دونوں یہاں آیا ہوا ہے۔ وہ دونوں ڈاک ٹکٹ کی نمائش میں گئے تھے اور وہ ہیرے تراشنے کی فیکٹری میں گئے تھے۔

کمشنر کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور سوچنے لگا کہ شاید وہ خواہ مخواہ ہی وقت اور اپنے آدمیوں کی قوت ضائع کر رہا ہے۔ بس قیاس ہی قیاس ہے ٹھوس حقیقت کا کہیں پتہ نہیں۔

"مطلب یہ کہ تم اب تک جانتے نہیں کہ ان کی نظر کس چیز پر ہے" کمشنر نے کہا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"جی ہاں ہم ہی نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ان دونوں نے بھی اب تک یہ فیصلہ نہیں کیا ہے کہ انہیں۔ کہاں ڈاکہ ڈالنا ہے...... لیکن...... وہ خود ہمیں مطلع کر دیں گے۔"

"مطلع کر دیں گے؟" کمشنر بولا۔

"ان کے کمروں میں سماعتی آلے رکھ دیئے گئے ہیں" انسپکٹر وان ڈورین نے کہا

"اور یہ وہ دونوں جانتے نہیں"

دوسرے دن صبح نو بجے پولیس کے لئے دن نئی امید سے طلوع ہوا۔

ٹریسی کے کمرے میں ٹریسی اور جیف ناشتہ ختم کر رہے تھے اور عین اوپر کے کمرے میں دانیال کوپر' انسپکٹر وان ڈورین اور سراغ رساں کانسٹیبل ڈیکیمپ میں بیٹھے ان کی باتیں سن رہے تھے۔

انہوں نے کافی انڈیلے جانے کی "ٹر۔ ٹر۔ ٹر" سنی اور پھر جیف کی آواز۔

"ٹریسی! سنو بے حد دلچسپ بات ہے یہ۔ ہمارے دوست نے غلط نہ کہا تھا۔ سنو۔ آمرو بینک پانچ ملین' یعنی پاس لاکھ ڈالر سونے کی شکل میں ڈچ غرب الہند کو بھیج رہا ہے۔"

سراغ رساں ڈیکیمپ نے یہ لفظ سن کر آنکھیں پھاڑدیں اور کچھ کہنے ہی والا تھا کہ دانیال کوپر نے اس کو خاموش کردیا۔

"پانچ ملین ڈالر کے سونے کا وزن کتنا ہوتا ہوگا بھلا؟" ٹریسی کی آواز۔

"یہ میں تمہیں بالکل صحیح بتا سکتا ہوں ڈارلنگ۔ ایک ہزار چھے سو بہتر پونڈ۔ سونے کے متعلق بے حد مزے کی بات یہ ہے کہ وہ گمنام ہوتا ہے۔ "اسے پگھلا دو اور پر کوئی بھی اس کی ملکیت کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ سونے کی سلاخوں کو ہالینڈ سے باہر لے جانا آسان نہ ہوگا۔"

"فرض کرو کہ ہم سونے کو ہالینڈ سے باہر لے بھی جاسکے تب بھی پہلے تو اسے حاصل کرنا ہوگا نا؟ اور ہم اسے کس طرح حاصل کریں گے؟ بس بینک میں گھس پڑے اور اٹھا لیا۔"

"ہاں کچھ ایسا ہی" جیف نے کہا...... "ایسا کرتے ہیں کہ ہم ٹہلتے ہوئے نکل جاتے

ہیں امرو بینک کی طرف چکر لگا آئیں بینک کا اور راستے میں' میں تم کو اپنی اسکیم بتاؤں گا"

دروازہ بند کرنے کی آواز آئی اور ساتھ ہی آوازیں آنی بھی بند ہو گئیں۔

انسپکٹر وان ڈورین دیوانہ وار اپنی مونچھیں مروڑ رہا تھا۔

"نہیں۔ وہ سونا یہ لوگ کسی طرح نہیں چرا سکتے۔ حفاظت کا انتظام خود میں نے کیا ہے۔" وہ بولا دانیال کوپر نے سپاٹ آواز میں کہا۔

"بینک کے حفاظتی انتظام میں نامعلوم سا بھی رخنہ ہوا تو ٹریسی اسے تلاش کر لے گی۔"

انسپکٹر وان ڈورین بڑی کوششوں سے اپنا غصہ روک سکا۔ وہ مغلوب الغضب قسم کا آدمی تھا اور جب سے یہ گھناؤنا امریکن آیا تھا تب سے وہ اسے بار بار غصہ دلا رہا تھا اگر وان ڈورین اصولوں کا پابند اور ضرورت سے زیادہ فرض شناس نہ ہوتا تو اس نے کبھی کا اس امریکن کو اٹھا کر پھینک دیا ہوتا۔ لیکن چونکہ اسے اس قابل نفرت آدمی کی مدد کرنے کا حکم ملا ہوا تھا اس لئے وہ اسے برداشت کئے ہوئے تھا۔

انسپکٹر وان ڈورین سراغ رساں و ٹکیمپ کی طرف گھوم گیا۔

"نگرانی کرنے والوں میں اضافہ کر دو فوراً۔ یہ دونوں جس سے بھی ملاقات کریں اس کی تصویر کھینچ لی جائے اور اس سے پوچھ تاچھ کی جائے۔ سمجھ گئے؟"

"جی۔ انسپکٹر۔"

"اور سخت رازداری سے' ان دونوں کو کیا بلکہ ان کے فرشتوں کو بھی خبر نہ ہو کہ ان کی نگرانی کی جا رہی ہے۔

"جی اچھا۔ انسپکٹر" اور وان ڈورین کوپر کی طرف گھوم گیا۔

"کہئے جناب۔ اب اطمینان ہوا آپ کو؟"

کوپر نے جواب دینا ضروری نہ سمجھا۔

بعد کے پانچ دنوں میں جیف اور ٹریسی نے انسپکٹر وان ڈورین کے آدمیوں کو سخت مصروف رکھا اور دانیال کوپر ہر دن کی تمام رپورٹوں کا بغور مطالعہ کرتا رہا۔ رات کو' جب دوسرے سراغ رساں اوپری منزل کے "سماعتی کمرے" میں سے چلے جاتے تو اس کے بعد

PDF LIBRARY 0333-7412793

بھی کوپر وہیں منڈلاتا رہتا۔ وہ پیار کئے جانے کی آوازیں سننا چاہتا تھا جو وہ جانتا تھا کہ نیچے کے کمرے میں جاری تھیں۔ لیکن وہ کچھ نہ سن سکتا تھا۔

البتہ اپنے تصور میں وہ ٹریسی کو جیف سے بستر دیکھ رہا تھا۔

"وہ وقت دور نہیں جب تم میری ہو گی" کوپر نے دل میں کہا "پھر کسی کا اختیار نہ ہو گا تم پر.... میری.... صرف میری"

دن میں جیف اور ٹریسی ساتھ رہنے کے بجائے جدا ہو گئے اور اپنے الگ الگ راستوں سے گئے اور وہ جہاں بھی گئے ان کا تعاقب کیا جاتا رہا۔

جیف ایک چھاپے خانے میں گیا اور دوسرا سراغ رساں دور کھڑے دیکھتے رہے اور وہ چھاپے خانے کے مالک سے باتیں کرتا رہا اور جب وہ چھاپے خانے سے باہر نکل کر ایک طرف روانہ ہوا تو دو میں سے ایک سراغ رساں اس کے پیچھے چلا اور دوسرا چھاپے خانے میں گھس پڑا اس نے اپنا سرکاری شناختی کارڈ چھاپے خانے کے مالک کو دکھایا اور پوچھا۔

وہ آدمی جو ابھی ابھی یہاں سے گیا ہے وہ کیا لینے آیا تھا یہاں؟"

"ان صاحب کے بزنس کارڈ ختم ہو گئے ہیں چنانچہ وہ مجھے کارڈ چھاپنے کا آرڈر دے گئے ہیں۔" چھاپے خانے کے مالک نے جواب دیا۔

"دکھاؤ"

چھاپے خانے والے نے اسے ہاتھ سے لکھا ہوا فارم دکھایا۔

"ایمسٹرڈم سکیورٹی سروس

کاروبیلیس ولسن

تحقیق اعلیٰ"۔

دوسرے دن پولیس خاتون' فیان ہاور اس دکان کے باہر منتظر کھڑی تھی جس میں ٹریسی گئی تھی۔ یہ وہ دکان تھی جہاں پر پالتو پرندے فروخت کیے جاتے تھے۔

پندرہ منٹ بعد ٹریسی دکان سے نکل کر ایک طرف چلی گئی تو فیان ہاور نے دکان میں داخل ہو کر مالک کو اپنا شناختی کارڈ دکھایا۔

"وہ خاتون جو ابھی یہاں سے گئی ہے..... کس لئے آئی تھی یہاں؟"

"انہوں نے سنہری مچھلیاں شیشے کے پیالے سمیت' دو محبوب چڑیاں ایک مینا اور ایک کبوتر خریدا ہے"

عجیب بے جوڑ خرید تھی یہ تو"۔

"کبوتر؟ آپ کا مطلب ہے عام' جنگلی کبوتر؟"

"جی ہاں۔ لیکن جانوروں کی کسی دنیا میں عموماً یہ کبوتر نہیں ملتا"

"پھر؟"

"میں نے خاتون سے کہا ہے کہ ان کے لئے مجھے ایسا کبوتر تلاش کرنا پڑے گا"

"یہ خریدے ہوئے پرندے آپ کو کہاں پہنچانے ہیں"۔

"ان کے ہوٹل میں جہاں وہ مقیم ہیں۔ میسٹل ہوٹل میں"

شہر کے دوسرے سرے پر جیف آمرو بنک کے وائس پریذیڈنٹ سے گفتگو کر رہا تھا۔ وہ دونوں تیس منٹ تک تنہائی میں بات چیت کرتے رہے۔ جیف چلا گیا تو سراغرساں بنک منیجر کے دفتر میں گھس پڑا۔

"وہ شخص جو ابھی یہاں سے گیا ہے وہ کون تھا؟"

"مسٹر ولسن کے متعلق پوچھ رہے ہیں؟" وہ اس سکورٹی کمپنی کے محقق اعلیٰ ہیں جس کو ہمارے بنک حفاظت کا ذمہ سپرد کیا ہے۔ ان کی ہی کمپنی ہمارے....... حفاظتی انتظامات کی ذمہ داری ہے۔

"اور ان ولسن صاحب نے آپ سے حالیہ حفاظتی تدبیروں کے متعلق پوچھا تھا؟"

"جی ہاں۔ پوچھا تھا۔ کیوں؟"

"اور آپ نے سب کچھ تفصیل سے بتا دیا؟"

"جی ہاں۔ لیکن پہلے میں نے فون کر کے اپنا اطمینان کر لیا کہ مسٹر ولسن کے کاغذات جھوٹے نہیں ہیں"۔

"کس کو فون کیا تھا آپ نے؟"

PDF LIBRARY 0333-7412793

"سکورٹی سروس کو جس کا نمبر ان کے ملاقاتی کارڈ پر چھپا ہوا تھا۔

سہ پہر کے ٹھیک تین بجے ایک بکتر بند گاڑی آمرو بنک کے سامنے آکر رکی۔ سڑک کے دوسرے کنارے پر کھڑے ہوئے جیف نے اس ٹرک کا فوٹو کھینچ لیا اور جیف سے چند گز کے فاصلے پر ایک دروازے میں چھپ کر کھڑے ہوئے سراغرساں نے جیف کا فوٹو کھینچ لیا۔

پولیس ہیڈ کوارٹر میں انسپکٹر ڈورین وہ سارے ثبوت' جو اس کے سراغرساں نے اکٹھے کئے تھے' پولیس کمشنر۔۔۔ کی میز پر پھیلا کر رکھ رہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن ان سب سے کیا ثابت ہوتا ہے؟" کمشنر نے اپنی خشک اور باریک آواز میں پوچھا۔

جواب دانیال کوپر نے دیا۔

"میں بتاتا ہوں آپ کو کہ اس عورت کے ارادے کیا ہیں" کوپر کی آواز یقین سے بوجھل تھی "ٹریسی وہ سونا اڑا لے جانے والی ہے جو باہر بھیجا جانے والا ہے"۔

اور وہ سب کے سب حیرت سے کوپر کی طرف یوں دیکھنے لگے جیسے اس کے سر پر سینگ نکل آئے ہوں۔ کمشنر نے کہا "تب تو آپ یہ بھی جانتے ہوں گے کہ وہ معجزہ کس طرح کرے گی؟"

"ہاں۔ جانتا ہوں"۔

دانیال کوپر وہ جانتا تھا جو یہ لوگ نہ جانتے تھے۔ وہ ٹریسی کے دل و دماغ اور روح سے واقف تھا۔ اس نے اپنے آپ کو ٹریسی کی جگہ رکھ کر بلکہ خود اس کے جسم میں داخل ہو کر سوچا تھا تاکہ وہ اس کی طرح سوچ سکے' اس کی طرح نقشہ عمل بنا سکے اور اس کی نقل و حرکت کے معنی جان کر پیش بندی کر سکے۔

"بینک سے سونا حفاظتی کمپنی کی ٹرک آکر لے جائے گی۔ یہ لوگ اس کمپنی کے ٹرک کی طرح ایک ایک جعلی ٹرک استعمال کریں گے۔ اصل ٹرک کے پہنچنے سے پہلے وہ اپنے ٹرک کے ساتھ بینک میں پہنچیں گے اور سونا لے کر یہ جا وہ جا"۔

"یہ تو دور از کار بات معلوم ہوتی ہے مسٹر کوپر" کمشنر نے کہا "سراسر بعید از قیاس۔

انسپکٹر ڈورین کہہ رہا تھا۔ "نہیں... شاید کوپر کا خیال درست ہے۔ وہ بنک کے حفاظتی انتظام سے پوری طرح واقف ہو چکے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ بکتر بند گاڑیاں کب مال لینے آتی ہے اور......

کمشنر اپنے سامنے رکھی ہوئی رپورٹ دیکھ رہا تھا۔

"محبوب پرندے، سنہری مچھلیاں، ایک مینا...... تمہارے خیال میں اس ساری الابلا کا تعلق بھی اس ہونے والی لوٹ سے ہو سکتا ہے؟"

"نہیں" انسپکٹر وان ڈورین نے کہا"

"ہاں" دانیال کوپر نے کہا۔

خاتون کانسٹیبل سراغرساں فیان ہاور ٹریسی کے پیچھے لگی ہوئی تھی اور جب ٹریسی نہر کے دوسری طرف پہنچ کر پبلک ٹیلیفون بوتھ میں داخل ہو کر فون کرنے لگی تو فیان ہاور باہر کھڑی دوری سے اسے دیکھتی رہی اور اگر وہ ٹریسی کو فون میں گفتگو کرتے سن سکتی تب بھی اسے کچھ پتہ نہ چلتا کہ یہ کس اہم مسئلے کے متعلق بات چیت ہو رہی تھی۔

ٹریسی پانچ منٹ تک ٹیلیفون بوتھ میں رہی۔

دوسرے سرے پر گنتھر ہرٹوگ تھا اور وہ لندن سے کہہ رہا تھا۔

چنانچہ اب ہم مارگو پر اعتبار کر سکتے ہیں۔ سارا انحصار اسی پر ہے۔ لیکن اس عورت، یعنی مارگو کو وقت دینا پڑے گا۔ کم سے کم دو ہفتے"۔

دو منٹ تک اس نے ٹریسی کی بات سنی پھر بولا۔ "ہاں۔ ٹھیک ہے جب ساری تیاریاں ہو جائیں گی تو میں تم سے رابطہ قائم کروں گا۔ جیف سے میرا سلام کہنا۔

ٹریسی نے ریسور رکھ دیا اور بوتھ سے باہر آ گئی اور بوتھ سے باہر کھڑی ہوئی اس عورت کی طرف دیکھ کر مسکرائی اور دوستانہ انداز میں سر ہلایا جو فون کرنے کے لئے منتظر کھڑی تھی۔ اور جس نے آسمانی رنگ کی پتلون، قمیض، پہن رکھی تھی۔ یہ فیان ہاور تھی۔

دوسرے دن صبح گیارہ بجے ایک سراغ رساں انسپکٹر وان ڈورین سے کہہ رہا تھا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"انسپکٹر صاحب! اس وقت میں والٹر کمپنی سے بول رہا ہوں۔ یہ کمپنی کرائے پر ٹرک دیتی ہے اور جیف اسٹیون نے ابھی ابھی وہاں سے ایک ٹرک کرائے پر حاصل کیا ہے کس قسم کا ٹرک؟"

"سروس ٹرک"

"میں فون چالو رکھتا ہوں۔ تم تفصیلات معلوم کرو۔"

چند منٹ بعد سراغرساں فون پر واپس آیا اور بولا۔

"تفصیلات میں نے معلوم کرلی ہیں کہ ٹرک کیسا ہے وہ اسیپ وان ہے' بیس فٹ لمبا' سات فٹ چوڑا' چھ فٹ لمبا اور دوہری چادر والا اور رنگ نیلا ہے۔

"جیف اسٹیون کا تعاقب کرتے رہو اور رپورٹ دیتے رہو"

انسپکٹر نے ریسیور رکھ کر دانیال کوپر کی دیکھا

"مسٹر کوپر آپ نے صحیح کہا تھا۔ سوائے اس کے کہ وین کا رنگ نیلا ہے"

"وہ یہ وین کارین رنگنے کے گیراج میں لے جائے گا" کوپر نے جواب دیا۔

ڈیمراک علاقے کے ایک کم مشہور گیراج میں دو کاریگر وان کے نیلے اصل رنگ پر ملٹری رنگ یعنی بھورا رنگ اسپرے سے چڑھا رہے تھے۔ جیف دروین کے قریب ہی کھڑا کاریگروں کی کارگزاری دیکھ رہا تھا۔

سامنے والے دوسرے گیراج کی چھت پر سے سراغرساں وین کی فوٹو کھینچ رہا تھا۔

ٹھیک ایک گھنٹے بعد یہ فوٹو انسپکٹر وان ڈورین کی میز پر تھے۔

انسپکٹر نے فوٹو دانیال کوپر کی طرف دھکیل دیے اور کہا۔

اس وین کو اصل سیکورٹی کا ٹرک کا رنگ دیا گیا ہے۔ اب ہم انہیں پکڑ سکتے ہیں۔

"کس جرم میں؟ جھوٹے ملاقاتی کارڈ چھپوانے اور ٹرک کو رنگ کروانے کے جرم میں؟" دانیال کوپر نے پوچھا۔

انسپکٹر اسکی صورت تکنے لگا۔

"ان کا جرم اسی وقت ثابت ہوگا جب ہم انہیں رنگے ہاتھوں' یعنی بنک سے سونا

جاتے وقت پکڑیں گے"۔

"یہ سالا ٹھنگنا تو ایسی بات کرتا ہے جیسے میرا صاحب ہو" انسپکٹر وان ڈورین نے جھنجھلا کر سوچا پھر بولا "تو آپ کے خیال میں وہ کیا کرے گا؟"

دانیال کوپر غور سے ٹرک کے فوٹوگراف کو دیکھ رہا تھا۔

"یہ وان سونے کا بوجھ نہ سہار سکے گی" وہ بولا۔

"پھر؟"

وہ وین کا فرش مضبوط کریں گے۔

دوسرے دن جیف ایک چھوٹے سے گیراج پہنچا اور اپنی ٹرک کو وہاں چھوڑ کر چلا گیا۔ گیراج کے مالک سے بعد میں پولیس نے پوچھ تاچھ کی۔

"جی ہاں" گیراج کے مالک نے کہا "جیف صاحب کو اپنے ٹرک پر لوہا لاد کر لیجانا ہے وہ اس لئے چاہتے ہیں کہ اس کے فرش پر لوہے کے میخیاں لگا کر مضبوط کردوں تاکہ وہ لوہے کا بوجھ برداشت کرسکیں"۔

ماہر اور ہوشیار سراغرسانوں کی پوری ٹیم اسی صبح ٹریسی کا تعاقب کرتی ہوئی اودے شان نہر پر پہنچی۔ وہاں ٹریسی ایک کشتی کے مالک کے ساتھ کوئی ایک گھنٹے تک بات چیت کرتی رہی۔

ٹریسی کے چلے جانے کے بعد ٹیم میں کا ایک سراغرساں کشتی میں پہنچا کشتی کا مالک بیٹھا جن کی چسکیاں لے رہا تھا۔ سراغرساں نے اسے اپنا شناختی کارڈ دکھانے کے بعد پوچھا۔

"وہ خاتون کیوں آئی تھیں؟"۔

"وہ اور ان کے شوہر نہر کی سیر کرنا چاہتے ہیں چنانچہ خاتون نے میری کشتی کرائے پر لی ہے ایک ہفتے کے لئے"۔

"کب سے؟" کل سے؟"

"نہیں۔ جمعہ کے دن سے۔ کیا خوبصورت موسم اور کیا مزے کے دن ہیں صاحب۔ اگر آپ اور آپ کی بیوی بھی....."

PDF LIBRARY 0333-7412793

کشتی کے مالک کی پوری بات سنے بغیر سراغرساں وہاں سے جا چکا تھا۔

جس کبوتر کا آرڈر ٹریسی نے دیا تھا وہ کبوتر ایک پنجرے میں بند کر کے ٹریسی کو اس کے ہوٹل میں پہنچا دیا گیا۔ دانیال کوپر اسی وقت ہوٹل سے نکل کر اس دکان میں پہنچا جہاں سے یہ کبوتر خریدا گیا تھا۔

اور اب وہ دکان کے مالک سے سوالات پوچھ رہا تھا۔ کس قسم کا کبوتر بھیجا ہے تم نے اس خاتون کو؟"

"عام سا جنگلی کبوتر"

"تمہیں یقین ہے کہ وہ پیغام رساں شہری کبوتر نہیں ہے؟"

"جی ہاں"

یہ تم کیسے یقین سے کہہ رہے ہو؟"

"اس لئے کہ گزشتہ رات خود میں نے اسے وینڈل پارک میں پکڑا ہے"۔

اب یہ کیا چکر تھا؟ ایک ہزار پونڈ وزن کا سونا اور ایک عام جنگلی کبوتر؟ کیوں؟ اس کا کیا جوڑ تھا؟

"دانیال کوپر چکرا گیا"

جس دن آمرو بنک سے سونے کی سلاخیں منتقل کی جانے والی تھیں دانیاک کوپر اس دن سے پانچ دن پہلے انسپکٹر وان کے ساتھ میز پر فوٹوگرافوں کا انبار پڑا ہوا تھا۔ ہر فوٹو اس زنجیر کی ایک کڑی ہے جو ٹریسی کو جکڑنے والے ہے "دانیال کوپر نے سوچا۔

آسٹرڈم کی پولیس بدھو تھی۔ لیکن جس خلوص، لگن اور ہوشیاری سے اس نے کام کیا تھا اس کی داد دیئے بغیر دانیال کوپر نہ رہ سکا۔ وقوع پزیر ہونے والے جرم کی طرف جو بھی قدم اٹھایا گیا تھا اس کے ہر قدم کو نہ صرف فوٹوگراف کرلیا گیا تھا بلکہ سندیں بھی تیار کرلی گئیں تھیں۔ اب ٹریسی وٹسنی کے بچنے کی کوئی صورت نہ تھی۔ بہت جلد وہ قانون کے شکنجے میں ہوگی"۔ اور اسکی سزا میرا کفارہ ہوگی۔ دانیال نے دل میں کہا۔

مقررہ دن جیف نیا رنگا ہوا ٹرک ڈرائیور کے اس گیراج میں لے آیا جو اس نے

PDF LIBRARY 0333-7412793

کرائے پر لیا تھا یہ گیراج آمسٹرڈم کے قدیم ترین علاقے میں اوروے ڈوکولگ کے قریب تھا۔ اسی وقت چھ چوبی بکس بھی اس گیراج میں لائے گئے۔ یہ بکس کالے تھے اور ان پر "مشینری" لکھا ہوا تھا۔

انہی چھ چوبی بکسوں کا فوٹو اس وقت انسپکٹر ڈورین کی میز پر رکھا ہوا تھا اور خود انسپکٹر وہ ٹیپ سن رہا تھا جو ابھی ابھی اسے دی گئی تھی۔

جیف کی آواز۔ "جب تم بنک سے کشتی تک ڈرائیو کر کے لے جاؤ تو مناسب رفتار سے جانا۔ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ راستہ ٹھیک ٹھیک کتنی دیر میں طے ہوتا ہے۔ یہ لو اسٹاپ واچ"

ٹریسی کی آواز۔ "تم میرے ساتھ نہیں آرہے ڈارلنگ؟"

جیف کی آواز۔ نہیں ضروری کام نپٹانا ہیں مجھے۔ چنانچہ بے حد مصروف رہوں گا۔

ٹریسی کی آواز۔ مونٹی کا کیا؟

جیف کی آواز۔ وہ جمعرات کی رات کو آرہا ہے۔

"اب یہ سالا مونٹی کون ہے؟" انسپکٹر ڈورین نے پوچھا۔ اس کا جی چاہ رہا تھا کہ کپڑے پھاڑ کر جنگل کی راہ لے"۔

"یہ شاید وہ آدمی ہے جو دس سیکورٹی گارڈ...... یعنی محافظ یا سنتری... کا پارٹ ادا کرے گا۔ دانیال کوپر نے کہا۔

"یعنی بناوٹی گارڈ؟"

"ہاں۔ چنانچہ اب انہیں وردیوں کی ضرورت ہوگی"

پوشاکوں کی وہ دکان ہائیتو کارنالز ہوفت استرات کے شاپنگ سینٹر میں تھی۔ "ایک فینسی ڈریس پارٹی شرکت کے لئے مجھے دو یونیفارم چاہئیں" جیف نے کلرک کو سمجھایا" بالکل ویسے ہی یونیفارم جیسے آپ نے نمائشی کھڑکی میں رکھے ہیں"۔

ایک گھنٹے بعد انسپکٹر وان ڈورین یونیفارم کا فوٹوگراف دیکھ رہا تھا۔

"اس نے دو ایسے یونیفارموں کا آرڈر دیا ہے اور دکاندار سے کہا ہے کہ وہ یہ یونیفارم

جمعرات کے دن لے جائے گا"

دوسرے یونیفارم کا سائز بتا رہا تھا کہ یہ جس آدمی کے لئے ہے وہ قد و قامت میں جیف سے زیادہ ہے۔ انسپکٹر نے کہا۔

"ہمارے دوست مونٹی کا قد چھ فٹ تین انچ ہے اور وزن ہوگا یہی کوئی پندرہ اسٹون۔ ہم انٹرپول سے کہیں گے کہ وہ یہ اپنے کمپیوٹر میں ڈال دیں" اس نے دانیال کوپر سے کو یقین دلایا "اور ہم اس شخص مونٹی کی شناخت حاصل کرلیں گے"۔

اس خانگی گیراج میں، جو جیف نے کرائے پر لیا تھا، جیف ٹرک کی چھت پر اکڑوں بیٹھا ہوا تھا اور ڈرائیور کی سیٹ پر ٹریسی بیٹھی ہوئی تھی۔

"تیار ہو؟" جیف نے کہا "ہاں۔ اب"

اور ٹریسی نے ڈیش بورڈ کا ایک بٹن دبایا۔ فوراً ہی کرمچ کے ایک بڑے ٹکڑے نے کھل کر ٹرک کے دونوں پہلوؤں کو ڈھانک دیا۔ کرمچ پر جلی حروف میں لکھا ہوا تھا۔

"ہیناکین ہالینڈ کی بیئر شراب"

"واہ! کام کررہی ہے ترکیب" جیف نے بشاشت سے کہا۔

"ہیناکین شراب؟ ایں!" وان ڈورین نے چاروں طرف نظر دوڑا کر ان۔۔۔۔ سراغرسانوں کی طرف دیکھا جو اس کے دفتر میں بیٹھے ہوئے تھے" بڑے کئے ہوئے فوٹوگراف اور رپورٹیں دفتر کی دیواروں پر ترتیب سے قطار اندر قطار لگی ہوئی تھیں۔

دانیال کوپر کمرے کے آخر میں بیٹھا ہوا تھا۔ خاموش۔ جہاں تک اس کا تعلق تھا اس کے نزدیک یہ میٹنگ تضیع اوقات تھی۔ بہت پہلے اس نے اس نقل و حرکت سے اندازہ لگا لیا تھا جو ٹریسی اور اس کا عاشق کریں گے۔ وہ دونوں پھندا میں آگئے تھے اور اب پھندا بند ہورہا تھا۔ ان کے بچ نکلنے کی کوئی امید نہ تھی۔ وہاں بیٹھے ہوئے جاسوس جوش اور سنسنی محسوس کررہے تھے لیکن دانیال کوپر اداسی اور مایوسی محسوس کررہا تھا۔

"ساری کڑیاں مل گئی ہیں اور سارے ٹکڑے ٹھیک جڑ گئے ہیں" انسپکٹر ڈورس کہہ رہا تھا "ہمارے ہیرو ہیروئن جانتے ہیں کہ بکتر ٹرک کتنے بجے بنک میں آنے

PDF LIBRARY 0333-7412793

والے ہیں۔ جب اصلی ٹرک وہاں پہنچے گا تو وہ لوگ جا چکے ہوں گے" وان ڈورین نے بکتر ٹرک کے فوٹوگراف کی طرف اشارہ کیا "وہ لوگ بنک سے رخصت ہوں گے تو ایسے ہوں گے لیکن کچھ دور جاکر اور ایک پہلو کی سڑک پر پہنچ کر اور یہاں اس نے ہیناکین شراب کی ٹرک کے فوٹوگراف کی طرف اشارہ کیا "وہ یکایک ایک ایسے ہوجائیں گے۔ یعنی ٹرک بدل جائے گا"

سب سے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک سراغ رساں نے پوچھا۔ "انسپکٹر صاحب! اس کا اندازہ ہے آپ کو کہ وہ یہ سونا ملک سے باہر کس طرح لے جائیں گے؟"

وان ڈورین نے اس فوٹوگراف کی طرح اشارہ کیا جس میں ٹریسی ایک کشتی میں قدم رکھ رہی تھی۔ اس نے کہا۔ "پہلے تو اس کشتی کے ذریعہ، ہالینڈ میں نہروں اور آبی راستوں کا جال بچھا ہوا ہے چنانچہ وہ اپنے آپ کو ان آبی راستوں میں غیر معینہ مدت تک چھپا سکتے ہیں" اب اس نے اس فوٹوگراف کی طرف اشارہ کیا جو فضا میں سے لیا گیا تھا اور جو نہر کے کنارے بھاگتے ہوئی ٹرک کا تھا" بنک سے کشتی تک کا راستہ کتنے وقت میں طے ہوتا ہے۔ یہ انہوں نے معلوم کرلیا ہے چنانچہ اس سے پہلے کہ کسی کو شک ہو کہ کچھ گڑبڑ ہوگئی ہے ان لوگوں کو کشتی پر سونا چڑھانے اور روانہ ہوجانے کا کافی وقت مل جائے گا۔

اور اب وان ڈورین دیوار پر ٹنگے ہوئے آخری فوٹوگراف کے قریب جا کھڑا ہوا یہ مال سامان لے جانے والے ایک جہاز کا فوٹو تھا جسے ان لارج کیا گیا تھا۔

"یہ اورستا نامی جہاز ہے" اس نے کہا "اور دو دن پہلے جیف اسٹیون نے اس جہاز پر اپنے مال کے لئے جگہ مخصوص کروالی ہے۔ یہ جہاز وٹرڈم سے آئندہ ہفتے روانہ ہونے والا ہے۔ جیف نے اپنے مال سامان کو "مشینری" لکھوایا ہے اور اس کی منزل ہانگ کانگ بتائی ہے=یعنی یہ مال وہاں اتارنا ہے کم سے کم جہاز کے رجسٹر میں یہی درج ہے۔"

اب وہ کمرے میں بیٹھے ہوئے اپنے آدمیوں کی طرف گھوم گیا۔

"تو دوستو! یہ تو ہوا ان کا پلان اور ہم اپنی طرف سے اس میں تھوڑی سی تبدیلی کر رہے ہیں۔ ہم انہیں بینک میں سے سونے کی سلاخیں نکالنے اور ٹرک میں چڑھانے دیں

گے" وہ دانیال کوپر کی طرف دیکھ کر مسکرایا "رنگے ہاتھوں۔" بلاشبہ ہم ان بے حد ہوشیار عاشق اور معشوق کو رنگے ہاتھوں پکڑ لیں گے۔"

ایک سراغ رساں ٹریسی کے پیچھے پیچھے ہی امریکن ایکسپریس کے دفتر میں پہنچا۔ وہاں سے ٹریسی نے ایک درمیانے سائز کا بنڈل لیا اور فوراً اپنے ہوٹل میں واپس آ گئی۔

"یہ معلوم نہ ہو سکا کہ اس بنڈل میں کیا تھا" انسپکٹر وان ڈورین نے دانیال کوپر کو مطلع کیا "جیف اور ٹریسی کے چلے جانے کے بعد ہم نے ان دونوں کے کمروں کی تلاشی لی۔"

"کیا ملا؟"

"کچھ بھی نہیں۔

انٹرپول کے کمپیوٹر دیو قامت اور دیوہیکل شخص مونٹی کے متعلق کچھ بھی بتانے میں ناکام رہے۔

جمعرات کی شام رات میں تبدیل ہونے والی تھی تب مستل ہوٹل کے ٹریسی کے کمرے کے عین اوپر والے کمرے میں دانیال کوپر' انسپکٹر وان ڈورین اور کانسٹیبل سراغ رساں ڈ کیمپ' ٹریسی اور جیف کی وہ بات چیت سن رہے تھے جو نچلے کمرے میں ہو رہی تھی۔

جیف کی کی آواز پر "سنتریوں کے آنے سے ٹھیک تیس منٹ پہلے اگر ہم بینک پہنچ گئے تو ہمیں سلاخیں بھر کر روانہ ہو جانے کے لئے خاصا وقت مل جائے گا جب اصلی ٹرک بینک میں آئے گا تو اس وقت ہم سونا کشتی میں لاد رہے ہوں گے۔

ٹریسی کی آواز:۔ "کاریگر نے ٹرک کا انجن وغیرہ دیکھ لیا ہے۔ کوئی خرابی تو نہیں ہے۔ پیٹرول بھی بھر لیا ہے۔ چنانچہ ٹرک بالکل تیار ہے۔

اوپر کے کمرے میں کانسٹیبل سراغ رساں و ٹکیمپ نے کہا۔

"ان لوگوں کی احتیاط کی داد دینی پڑتی ہے۔ یہ کوئی کام قسمت اور اتفاق وغیرہ کے بھروسے پر چھوڑتے ہی نہیں۔"

"جلد یہ بدیر کہیں نہ کہیں ان سے کوئی لغزش ہو جائے گی" وان ڈورین نے تلخی سے کہا۔ "سیانا کوا گوبر ہی پر بیٹھتا ہے آخر میں"

دانیال کوپر خاموش تھا۔ وہ غور سے سن رہا تھا۔

جیف کی آواز:۔ ٹریسی ڈارلنگ! ہم نے فرصت پا کر ایک جگہ گھومنے کے متعلق بات چیت کی تھی۔ تو کیا خیال ہے؟"

ٹریسی کی آواز:۔ ٹوینسیا؟ بے حد رومینٹک۔ ہمارے لئے تو جنت ہوگی۔

جیف کی آواز:۔ بس تو ٹھیک ہے۔ انتظام میں کرلوں گا۔ چنانچہ اب راوی چین ہی چین لکھتا ہے۔ اب اس وقت سے ہم کچھ نہ کریں گے۔ آرام کریں گے اور زندگی کے مزے لوٹیں گے۔"

انسپکٹر وان ڈورین بڑبڑایا۔

"تم دونوں کے آئندہ بیس برس کہاں گزریں گے یہ تو ہم ہی جانتے ہیں۔"

وہ اٹھ کھڑا ہوا اور ایک طویل انگڑائی لے کر بولا۔

"میرے خیال میں اب چل کر سونا چاہیئے۔ کل صبح کے لئے سارے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ چنانچہ آج رات ہم ہر طرف سے بے فکر ہو کر سکون کی نیند ہو سکتے ہیں۔"

دانیال کوپر کے لئے نیند کا دور دور تک پتہ نہ تھا۔

وہ جاگ رہا تھا اور تصور میں دیکھ رہا تھا کہ پولیس نے ٹریسی کو پکڑ لیا ہے اور اسے گھسیٹ کر لا رہے ہیں اور وہ ٹریسی کے چہرے پر انتہائی خوف اور وحشت دیکھ رہا تھا۔

اور ایک دم سے اس کے جذبات بھر آئے۔

یہ معاملہ۔ اب قریب الختم تھا۔ اور اب ٹریسی اپنے کئے کی سزا پائے گی جس طرح کہ وہ دوسری رنڈیوں کو بھی سزا دلوا چکا تھا۔ کل ٹھیک اس وقت تو وہ اپنے گھر جا رہا ہوگا۔

"نہیں۔ گھر نہیں" دانیال کوپر نے اپنی ہی تصحیح کی اپنے فلیٹ میں جا رہا ہوں گا۔"

گھر۔۔۔ وہ تو ایک گرم' جذباتی اور محفوظ مقام تھا جہاں اس کی ماں اس سے اتنا پیار کرتی تھی کہ دنیا میں اور کسی سے اس نے اتنا پیار نہ کیا تھا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

جب دانیال چار سال کا تھا تو اس کا باپ اسے اور اس کی ماں کو چھوڑ کر بھاگ گیا تھا۔ اس کی ماں نے اسے بتایا کہ اس کا باپ کسی دوسری عورت کے چکر میں ان کو چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ دانیال اس دوسری عورت' سے نفرت کرنے لگا۔ لیکن بعد میں وہ خوش ہوا کہ اس کے باپ کے چلے جانے کی وجہ سے اس کی ماں کی توجہ کا اس کے پیار کا دانیال کے سوا کوئی اور حقدار نہ رہا تھا۔ اب اس کی ماں مکمل طور سے اس کی تھی۔

سرد جاڑوں میں اس کی ماں اسے اپنی تن سے چپکا کر سوتی۔ دانیال اپنی ماں کا دیوانہ تھا۔ "میں تم سے ایک روز شادی کروں گا ماں۔" دانیال نے اس سے کہا اور اس کی ماں ہنس کر اس کے بال سہلانے لگی۔

دانیال جب سات برس کا تھا تو اس کی ماں اپنے ایک پڑوسی کو اپنے گھر ناشتے پر رات کے کھانے پر بلانے لگی۔ یہ ایک لحیم شحیم آدمی تھا جس کے پورے بدن پر بال تھے۔ پورا ریچھ کا ریچھ تھا وہ۔

اور تب دانیال بیمار ہو گیا پورے ایک ہفتے تک وہ خطرناک حد تک تیز بخار میں بستر پر پڑا رہا اور اس کی ماں نے وعدہ کیا کہ اب وہ کبھی اس آدمی کو نہ بلائے گی۔

"مجھے دنیا میں اور کسی کی ضرورت نہیں دانیال۔ مجھے تو تمہاری' صرف تمہاری ہی ضرورت ہے۔"

دانیال بے حد خوش تھا۔ دنیا میں کوئی دوسرا اس کے جتنا خوش نہ ہوگا۔ اس کی ماں دنیا کی حسین ترین عورت تھی۔ جب وہ کسی کام سے گھر سے باہر جاتی تو دانیال اس کی خواب گاہ میں جا کر اس کے کپڑوں کی الماری کھولتا' اس کا لباس زیریں نکالتا اور نرم نرم کپڑا اپنے گالوں سے رگڑتا اور اس لباس زیریں میں اس کی ماں کے بدن کی بو ہوتی جو دانیال کو مست کر دیتی۔

وہ آسٹرڈم ہوٹل کے گرم پانی کے ٹب میں لیٹا ہوا تھا۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں اور اب اسے وہ خوفناک دن یاد آ رہا تھا جب اس کی ماں کا قتل ہوا تھا۔

وہ اس کی بارہویں سالگرہ کا دن تھا۔ اس کے کان میں سخت درد تھا اس لئے اسے

PDF LIBRARY 0333-7412793

استاد نے اسکول سے جلد گھر بھیج دیا تھا۔ درد ناقابل برداشت نہ تھا لیکن دانیال نے سخت بے چینی کا مظاہرہ کیا تھا جیسے وہ سخت اذیت میں ہو کیونکہ وہ گھر جانا چاہتا تھا جہاں اس کی ماں اسے بستر میں لٹا دے گی اور بدحواس ہو کر کبھی اس کا سر دبائے گی' کبھی کنپٹیاں۔

گھر پہنچ کر دانیال سیدھا اپنی ماں کی خواب گاہ میں گھس پڑا۔ اس کی ماں پلنگ میں لیٹی ہوئی تھی..... بالکل برہنہ ..... اور وہ اکیلی نہ تھی۔ ایک مرد بھی تھا اس کے ساتھ اور وہ اس مرد کے ساتھ' جو چت لیٹا ہوا تھا' ناقابل بیان حرکتیں کر رہی تھی۔ دانیال دیکھ ہی رہا تھا کہ اس کی ماں نے اس مرد کو چومنا شروع کیا' وہ اس کی گھناؤنی بالدار چھاتی کو چومنے لگی' پر اس کے ابھرے ہوئے پیٹ کو اور پھر اس کا منہ بچ بچ کی آواز نکالتا نیچے پھسلنے لگا۔ اس گھناؤنی مرد کی رانوں کی طرف۔

اور دانیال نے اپنی ماں کو لذت سے کراہتے اور کہتے سنا:۔

"ہائے میں مرجاؤں۔ ہائے میں مرجاؤں"

اور پھر اس کی ماں نے جو حرکت کی وہ سب سے زیادہ گھناؤنی اور سب سے زیادہ ناقابل بیان تھی۔

دانیال وہاں سے بھاگ کر اپنے غسل خانے میں پہنچا اور وہاں پہنچتے ہی اس نے ایسی زبردست قے کر دی کہ خود وہ اور اس کے کپڑے اس کی قے سے لت پت ہو گئے۔ اس نے آہستہ آہستہ احتیاط سے اپنے کپڑے اتارے خود اپنے آپ کو پاک و صاف کیا کیونکہ اس کی ماں نے اسے پاک و صاف رہنا سکھایا تھا تب اس کے کان کا درد واقعی ناقابل برداشت ہو گیا تھا اور اب وہ آوازیں سن رہا تھا جو بیٹھک کے کمرے میں سے آ رہی تھیں۔

اس کی ماں کہہ رہی تھی "ڈارلنگ! اب تم جاؤ۔ مجھے نہا دھو کر کپڑے بدلنے ہیں کیونکہ اب دانیال اسکول سے آنے ہی والا ہے۔ آج اس کی سالگرہ ہے اور میں اس کی سالگرہ کی پارٹی دے رہی ہوں۔ اب ہم کل ملیں گے ڈارلنگ"

پھر باہر کا دروازہ بند ہونے کی آواز آئی اور پھر نل میں سے پانی گرنے کی ایک دھاری "تر۔ تر۔ کی آوازیں آواز اس کی ماں کے غسل خانے سے آ رہی تھی۔ لیکن اب اتنا

فرق ہوگیا تھا کہ وہ عورت' جو اس غسل خانے میں نہا رہی تھی' اب اس کی ماں نہ تھی بلکہ وہ ایک رنڈی تھی جو بستر میں ننگی لیٹ کر مردوں کے ساتھ گندی گندی حرکتیں کرتی تھی ایسی حرکتیں جو اس نے خود اس کے ساتھ ...... یعنی دانیال کے ساتھ کبھی نہ کی تھیں۔

دانیال نے کپڑے نہ پہنے وہ مادر زاد ننگا ہی اپنے غسل خانے سے نکل کر اپنی ماں کے غسل خانے میں پہنچا۔ وہ ٹب میں بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے رنڈیانہ چہرے پر بے حیائی کی مسکراہٹ تھی۔ اس نے سر گھما کر دانیال کی طرف دیکھا اور بولی۔

"چھی۔ بری بات۔ توبہ۔ توبہ۔ دانیال تم یہاں ......"

دانیال کے ہاتھ میں وہ بڑی قینچی تھی جو عموماً درزی استعمال کرتے ہیں۔

"دانیال!" اس کی ماں نے کہا۔

اور پھر اس کی ماں کا گلابی گلابی منہ تازہ زخم کی طرح کھل گیا لیکن اس کے منہ سے کوئی آواز نہ نکلی۔ اس وقت تک نہ نکلی جب تک دانیال نے اس کی چھاتی پر پہلا وار نہ کیا۔ اس نے ٹب میں بیٹھی ہوئی اجنبی عورت کی چھاتی میں قینچی آدھے کے قریب تک اتار دی۔ اور پھر وہ چیخنے لگی اور دانیال بھی اس کے ساتھ چیخنے لگا۔

"رنڈی ..... رنڈی ...... رنڈی ....."

وہ دونوں چیختے رہے موت کا یہ کھیل جاری رہا یہاں تک کہ عورت کی آواز خاموش ہوگئی اب صرف دانیال کی آواز چیخ رہی تھی۔

"رنڈی ..... رنڈی۔"

دانیال سر سے پیر تک خون میں لت پت تھا وہ اپنی ماں کے غسل خانے میں ہی شاور کھول کر اس کے نیچے کھڑا ہوگیا۔ اور رگڑ رگڑ کر بہت دیر تک نہاتا رہا اور اس نے اپنے بدن کو اتنی دیر تک اور اتنے زور زور سے رگڑا اور ایسے گھسے لگائے کہ اس کی کھال سرخ ہوکر جلنے لگی۔

اس آدمی نے جوان کا پڑوسی تھا' اور جو ریچھ جیسا تھا' اس کی ماں کو قتل کردیا تھا اور اس آدمی کو اس کی سزا ملے گی۔

اس کے بعد کے واقعات حیرت انگیز تفصیل سے بے حد صاف طور سے اس کی نظروں کے سامنے سے یوں گزرنے لگے جیسے فلم دھیمی رفتار سے یعنی "سلو موشن" میں چلائی جارہی ہو۔

دانیال نے فلالین کے ایک ٹکڑے سے قینچی پر سے اپنی انگلیوں کے نشانات صاف کئے اور پھر قینچی ٹب میں پھینک دی۔ اب اس نے کپڑے پہنے اور پولیس کو فون کیا۔

پولیس کی دو کاریں آئیں جن کے دو سائرن چیخ رہے تھے۔ پھر سراغ رسانوں سے بھری ہوئی ایک کار آئی اور یہ لوگ دانیال سے سوالات پوچھنے لگے اور اس نے بتایا کہ اس کے کان میں درد تھا تو اسے کس طرح اسکول سے جلد گھر بھیج دیا گیا۔ اور جب وہ گھر آیا تو اس نے کسی پڑوسی کو' جس کا نام فریڈزمر تھا' گھر سے نکلتے دیکھا۔ جب فریڈزمر سے پولیس نے سوالات پوچھے تو اس نے اقرار کیا کہ دانیال کی ماں سے اس کے ناجائز تعلقات تھے البتہ اس نے قسم کھا کر دانیال کی ماں کا خونی ہونے سے انکار کیا۔

اور یہ عدالت میں دانیال کا حلفی بیان ہی تھا جس نے فریڈزمر کو پھانسی کی سزا دلوادی۔

اور اس کے بعد سے سب عورتیں اس کے لئے رنڈیاں تھیں۔ اور وہ خدا کا دایاں بازو سقا' خدا کا تازیانہ تھا۔ اور اس کا کام گنہگاروں کو سزا دینا تھا خصوصاً "رنڈیوں" کو۔

دانیال نہانے کے ٹب سے نکلا اور سونے کی تیاری کرنے لگا "کل" اس نے سوچا "کل اس رنڈی کا حساب برابر ہوگا" ...... کاش میری ماں یہ دیکھنے کے لئے زندہ ہوتی"

PDF LIBRARY 0333-7412793

آسٹرڈم، جمعہ ۲۲ اگست ۸ بجے صبح

ٹریسی اور جیف اپنے کمرے میں ناشتہ کر رہے تھے اور ان کے اوپر کے کمرے میں دانیال کوپر اور اس کے ساتھ دو سراغ رساں بیٹھے ان کی باتیں سن رہے تھے۔

کریم رول، جیف؟ کافی؟"

"نہیں ٹریسی۔ شکریہ"

اور دانیال کوپر نے سوچا۔ "یہ آخری ناشتہ ہے جو یہ دونوں ساتھ بیٹھ کر کر رہے ہیں۔

جانتے ہو میں اتنی بے انتہا خوش کیوں ہوں؟"

"کیوں ہو؟"

"اس کشتی میں اپنے سفر کے خیال سے"

"آج کا دن بے حد اہم اور بڑا دن ہے ہمارے لئے اور تمہیں کشتی میں سفر کی خوشی ہے۔

"کیوں؟"

"اس لئے کہ کشتی میں ہم دونوں ہوں گے، تنہا۔ تم کہو گے۔ کہ میں دیوانی ہوں۔"

"بالکل۔ لیکن میری دیوانی۔"

"اس بات پر چومو مجھے" بوسہ کی آواز۔

"جیف ڈارلنگ! سچ کہوں۔ اس کا مجھے افسوس ہے ایک طرح سے کہ ہم یہاں سے جا رہے ہیں۔"

اس کو یوں سوچو ڈارلنگ کہ ہم یہاں سے ایک نیا تجربہ لے کر اور بے حد امیر بن کر جا رہے ہیں۔

ٹریسی کی ہنسی کی آواز۔ یہ تم نے سچ کہا جیف"

نو بج چکے تھے اور جیف اور ٹریسی کی بات چیت ابھی جاری تھی۔

دانیال کوپر نے سوچا۔ "آخری منٹ کی تیاری کر رہے ہیں یہ لوگ۔ لیکن اس شخص مونٹی کا کیا؟ اس سے کہاں ملاقات کر رہے ہیں یہ لوگ؟"

جیف کہہ رہا تھا۔ "ڈارلنگ! ایک کام کرو گی؟"

"کہو"

"ہوٹل چھوڑنے سے پہلے" دربان کو بخشش دے کر خوش کر دینا کیونکہ میں تو سخت مصروف رہوں گا۔"

"ہاں۔ ضرور بہت مدد کی ہے اس نے اور بہت زیادہ ہمارا خیال رکھا ہے اس نے۔ امریکہ میں دربان کیوں نہیں ہوتے؟"

"میرے خیال میں اس کا رواج یورپ میں ہی ہے۔" جانتی ہو یہ رواج کیسے شروع ہوا؟"

"نہیں۔"

"سن عیسوی سوا سو ستائیس میں فرانس کے بادشاہ "ہف" کے پیرس میں ایک قید خانہ بنایا اور ایک امیرزادے کو اس کا افسر بنایا اور اسے "کومیت وی سرزش" کا خطاب دیا۔ اس کا مخفف ہوا" کا سیرتج جس کے معنی ہیں" رئیس شمع۔ ان کی تنخواہ دو پونڈ تھی

PDF LIBRARY 0333-7412793

اور بادشاہ کے آتش دان کی راکھ بھی اسے ہی دی جاتی تھی اس کے بعد قصر اور قید خانے کے پاسبان کو کاسیریج ہی کہا جانے لگا اور پھر ہوٹ میں کام کرنے والوں کو بھی اسی نام سے پکارا جانے لگا۔

"کیا بے کار کی باتیں کر رہے ہیں یہ لوگ؟" دانیال کوپر نے سوچا "ساڑھے نو بج رہے ہیں۔ ان لوگوں کے جانے کا وقت آگیا ہے۔

ٹریسی کی آواز "اب تم یہ نہ بتانا کہ تم نے یہ باتیں کہاں سے معلوم کیں..... میں جانتی ہوں کہ حسین کاسیریج عورتوں کے ساتھ تمہارے تعلقات رہے ہوں گے۔"

اجنبی نسائی آواز:۔ جو دے مورطین' ہوا راؤ' میجا نہیر"

جیف کی آواز:۔ کہیں حسین کاسیریج ہیں ہی نہیں۔

وہی نسائی آواز:۔ (حیرت سے) اکیلے بیکرا بجپ ہت نیت!

ٹریسی کی آواز:۔ میں شرط بدنے کو تیار ہوں کہ اگر ہوتیں تو تم ضرور تلاش کر لیتے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے نیچے؟" دانیال کوپر نے پوچھا۔

"سراغ رساں خود پریشان تھا۔ اس نے جواب دیا۔" میں خود حیران ہوں۔ ملازمہ فون پر تھی۔ وہ ہوٹل کے مالک سے فون پر بات کر رہی تھی۔ وہ کمرہ صاف کرنے آئی تھی۔ لیکن اس نے کہا کہ یہ معاملہ اس کی سمجھ میں آیا نہیں کہ وہ آوازیں تو سنتی ہے لیکن کہیں کوئی دکھائی نہیں دیتا"

"کیا۔ آپ؟" کوپر ایک دم سے اٹھ کھڑا ہوا۔

دوسرے ہی لمحے وہ کمرے سے باہر نکل کر نچلی منزل کی طرف بھاگا جا رہا تھا۔ وہ سرتوڑ تیزی سے زینہ اتر کر نچلی منزل پر پہنچا اور دوسرے ہی لمحے وہ اور دونوں سراغ رساں دھڑام سے دروازہ کھول کر طوفان کی طرح ٹریسی کے کمرے میں داخل ہو چکے تھے۔

کمرے میں کوئی نہ تھا سوائے صفائی کرنے والی اس ملازمہ کے جو کمرے کے عین بیچ میں بدحواس کھڑی تھی۔

اور کاؤچ کے سامنے رکھی ہوئی چھوٹی سی میز پر ٹیپ ریکارڈ چل رہا تھا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

جیف کی آواز:۔ میرا خیال ہے کہ میں کافی پی ہی لوں۔ دیکھو ڈرالنگ گرم ہے کہ ٹھنڈی ہو گئی؟

ٹریسی کی آواز:۔ خاصی گرم ہے۔

دانیال کوپر اور سراغ رساں بے یقینی سے ایک دوسرے کی صورت تک رہے تھے۔

"یہ ..... یہ ..... کیا گھٹالا ہے" ایک سراغ رساں بڑبڑایا۔

کوپر نے کڑک کر پوچھا "پولیس ایمرجنسی کا نمبر کیا ہے؟"

"بیس..... دو..... بیس..... دو..... بائیس..... دو"

کوپر لپک کر فون کے قریب پہنچا اور یہ نمبر ڈائل کیا۔

دانیال کوپر فون میں چیخنے لگا:۔ میں دانیال کوپر بول رہا ہوں۔ انسپکٹر وان ڈورین جہاں بھی ہوں جس حال میں بھی ہوں ان سے فوراً رابطہ قائم کرو کہو ان سے دکھوائیں۔ کہ ٹرک وہاں ہے کہ جا چکا ہے۔ میں بینک میں جا رہا ہوں"

اس نے دھڑام سے ریسیور رکھ دیا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

انسپکٹر وان ڈورین نے کہا۔

"گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ ٹرک گیراج میں نہیں ہے۔ چنانچہ وہ لوگ یہاں آنے کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔"

وان ڈورین' دانیال کوپر اور دو سراغ رساں اس عمارت کی چھت پر تھے جو آمرو بینک کے عین سامنے اور سڑک کے دوسرے کنارے پر تھی۔

انسپکٹر وان ڈورین نے کہا "میں سمجھتا ہوں کہ جب انہیں پتہ چلا کہ ان کی آوازیں سنی جا رہی ہیں۔ تو انہوں نے اپنے پلان میں فوری تبدیلی کر کے عملی قدم قبل از وقت ہی اٹھا لیا۔ لیکن میرے دوست۔ اطمینان رکھو۔ وہ بچ کر نہیں جا سکیں گے۔ یہ لو انتظام خود ہی دیکھ لو۔"

اور اس نے کوپر کو اس وسیع زاویے والی دوربین کی طرف دھکیل دیا جو وہیں چھت پر لگائی گئی تھی۔

نیچے سڑک پر ایک آدمی، جس نے چوکیدار کی وردی پہن رکھی تھی۔ بینک کے دروازے کے دائیں طرف لگی ہوئی بینک کے نام کی پیتل کی تختی کو پالش کر رہا تھا' ایک جاروب کش بنک کے سامنے سڑک پر جھاڑو لگا رہا تھا بینک کے کونے سے ذرا آگے ایک آدمی آج کا تازہ اخبار بیچ رہا تھا۔ اور مرمت کرنے والے تین کاریگر اپنے کام میں لگے ہوئے تھے۔ اور یہ سب کے سب چھوٹے وائرلیس سیٹوں سے جنہیں واکی ٹاکی کہتے ہیں' مسلح تھے۔

انسپکٹر وان ڈورین نے اپنی واکی ٹاکی میں کہا:۔

"پوائنٹ اے؟"

چوکیدار نے فوراً جواب دیا۔ "جناب؟"

"پوائنٹ بی؟"

"سن رہا ہوں جناب" جاروب کش نے جواب دیا۔

"پوائنٹ سی؟"

اخبار بیچنے والے نے اوپر دیکھ کر سر ہلا دیا۔

"پوائنٹ ڈی؟"

کاریگروں نے اپنا کام روک دیا اور ان میں سے ایک نے واکی ٹاکی میں کہا "ہم تیار ہیں جناب۔"

اب انسپکٹر وان ڈورین کوپر کی طرف گھوم گیا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ سونے کی سلاخیں بینک میں ہی ہیں اب تک اور محفوظ ہیں۔" وہ لوگ اسے اسی صورت میں حاصل کرسکتے ہیں کہ اسے لینے یہاں آئیں۔ جیسے ہی وہ لوگ بینک میں داخل ہوں گے کہ سڑک کے دونوں کناروں کی مورچہ بندی کردی جائے گی یقین کیجئے ان کی فرار کی کوئی راہ نہیں ہے۔" اس نے اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کی طرف دیکھا" ان کی ٹرک بس اب آیا ہی چاہتی ہے۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

بنک کے اندر تناؤ بڑھتا جا رہا تھا۔ بینک کے عملے کو صورتحال سے آگاہ کر کے مناسب ہدایتیں دے دی گئی تھیں اور جب ٹرک آئے تو اس میں سونا لادنے کا حکم محافظوں کو دے دیا گیا تھا۔ عملے کے ایک ایک آدمی کو پورا پورا ساتھ دینا تھا۔

بھیس بدلے ہوئے سراغ رساں بینک کے باہر اپنے کام میں مصروف تھے اور بار بار سڑک پر دور دور تک نگاہ ڈال لیتے تھے کہ شاید وہ ٹرک آ رہا ہو۔

چھت پر بیٹھے ہوئے انسپکٹر وان ڈورین نے کوئی دسویں دفعہ پوچھا۔

"اس سالے ٹرک کا کوئی پتہ ہے یا نہیں؟"

"نی۔"

کانسٹیبل سراغ رساں ونکیمپ نے اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کی طرف دیکھا۔

"مقررہ وقت سے آدھا گھنٹہ اوپر ہوگیا۔ اگر وہ لوگ......"

دفعتاً" واکی ٹاکی بیدار ہوگیا اس میں سے آواز آئی:۔

"انسپکٹر ٹرک ابھی ابھی دکھائی دیا ہے۔ وہ روڈن گراس عبور کر کے بینک کی طرف آ رہا ہے ایک منٹ بعد ہی آپ اسے چھت پر سے دیکھ سکیں گے۔"

فضا میں یکایک جیسے برقی لہریں دوڑ گئیں۔

انسپکٹر وان ڈورین نے واکی ٹاکی میں کہا۔

"سارے یونٹ ہوشیار' مچھلیاں جال میں آگئی ہیں۔ انہیں ذرا تیرنے اور ٹھیک سے اندر آجانے دینا۔

بھورے ملٹری رنگ کی ٹرک آکر بینک کے صدر دروازے کے سامنے رک گئی۔

چھت پر سے دانیال کوپر اور وان ڈورین نے دیکھا کہ محافظوں کی وردی میں ملبوس دو آدمی ٹرک سے باہر آئے اور بینک میں چلے گئے۔

"لیکن وہ کہاں ہے؟ ٹریسی وھٹنی کہاں ہے؟" دانیال کوپر نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"اس سے کچھ فرق نہ پڑے گا" وان ڈورین نے کوپر کی ڈھارس بندھائی" وہ سونے سے زیادہ دور نہ ہوگی۔"

"اور اگر وہ دور ہوئی" دانیال کوپر نے سوچا "تب بھی کوئی فرق نہ پڑے گا۔ آوازیں جو ٹیپ کی گئی اسے گنہگار ثابت کرنے اور سزا دلوانے کے لئے کافی ہیں۔"

بینک کے گھبرائے ہوئے ملازموں نے سونے کی سلاخیں والٹ میں سے نکال کر پہیوں والی ٹرالیوں میں بھرنے اور پھر انہیں ٹرک تک لانے میں دونوں وردی پوش محافظوں کی مدد کی۔

کوپر اور وان ڈورین چھت پر سے یہ کارروائی دیکھ رہے تھے۔

مال لادنے میں آٹھ منٹ لگ گئے۔ جب ٹرک کا پچھلا دروازہ بند کرکے دونوں وردی پوش محافظ آگے کی سیٹ پر سوار ہونے لگے تو انسپکٹر وان ڈورین نے اپنے واکی ٹاکی میں چیخ کر کہا۔

"ہاں اب۔ گھیر لو۔"

اور فوراً ہی بھگدڑ سی مچ گئی۔ چوکیدار' اخبار بیچنے والا' مرمت کرتے ہوئے کاریگر اور سراغ رسانوں کا پورا ٹولا بھاگ کر آیا اور انہوں نے ٹرک کو گھیر لیا۔ سب اپنے اپنے پرٹول نکال چکے تھے۔ سڑک کی دونوں طرف سے ناکہ بندی کرکے ٹریفک کو کورڈن سے باہر

PDF LIBRARY 0333-7412793

ہی باہر روک دیا گیا۔

انسپکٹر وان ڈورین کوپر کی طرف گھوم گیا اور مسکرا کر بولا۔

"لیجئے صاحب! جیسا آپ چاہتے تھے ویسا ہی ہوا۔ یعنی سو فیصد رنگے ہاتھوں ہے کہ نہیں؟"

"آخر کار ختم ہوا یہ قصہ" کوپر نے سوچا۔

"آیئے اب نیچے چل کر نپٹ لیں یہ معاملہ۔"

اور وہ چھت پر سے اتر کر سڑک پر آگئے۔

ٹرک والے دونوں وردی پوش محافظ دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے دیوار کی طرف منہ کئے کھڑے تھے۔ اور انہیں مسلح سراغ رسانوں نے گھیر رکھا تھا۔ دانیال کوپر اور انسپکٹر وان ڈورین ان لوگوں میں راستے بناتے سب کے آگے پہنچ گئے۔

وان ڈورین نے کہا "اب تم دونوں اس طرف گھوم سکتے ہو۔ بھاگنے کی کوشش مت کرنا تم دونوں حراست میں ہو۔"

اور وہ دونون جن کے چہرے سفید ہو رہے تھے گھوم گئے۔

وان ڈورین اور دانیال کوپر سناٹے کے عالم میں ان دونوں کی صورت تکنے لگے۔ وہ دونوں ہی انجانے تھے۔

"ک۔ ک۔ کون ہو تم؟" وان ڈورین نے پوچھا۔

"ہ۔ ہ۔ ہم ..... سیکورٹی کمپنی کے گارڈ ہیں" ان میں سے ایک نے ہکلا کر جواب دیا۔ "خدا کے لئے گولی مت چلانا ..... گولی مت چلانا۔

وان ڈورین کوپر کی طرف گھوم گیا۔ "ان لوگوں کا پلان فیل ہو گیا۔ وہ بولا چنانچہ انہوں نے سونا اٹھانے کا ارادہ ترک کردیا۔

دانیال کوپر کے معدے کی تہہ میں کھٹے کھٹے پت کا سیلاب سا آگیا۔ جو اس کے حلق کی طرف ابھرنے لگا۔ چنانچہ جب وہ بولا ہے تو اس کی آواز گھٹی ہوئی تھی۔

"نہیں' ان کا پلان فیل نہیں ہوا" اس نے کہا۔

"سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ یہ کیا کہہ رہے مسٹر کوپر؟"

"وہ لوگ سونا اڑانا چاہتے ہی نہ تھے ....."

"کیا؟"

یہ سب کچھ ہمیں دھوکا دینے کے لئے کیا گیا ہے"

"ناممکن ..... میرا مطلب ہے ..... ٹرک اور کشتی اور وردیاں ..... ہمارے پاس فوٹو گراف ہیں سب کے۔"

"تم سمجھتے نہیں انسپکٹر؟ وہ جانتے تھے"

"کیا جانتے تھے؟"

"کہ ہم شروع سے ہی ان کی نگہبانی کر رہے ہیں۔ ان کی نقل و حرکت پر نظر رکھے ہوئے ہیں‘ ان کی باتیں سن رہے ہیں۔"

انسپکٹر وان ڈورین اڑ گیا۔

"خدایا! کہاں ہیں وہ دونوں"؟

جیف اور ٹریسی ہیرے تراشنے کی اس فیکٹری کی طرف جا رہے تھے جو پالوس بوٹر اسٹلٹ میں تھی اور جس کا نام لیڈر لینڈ ڈائمنڈ کٹنگ فیکٹری تھا اور جس کی سیر یہ دونوں دوسرے سیاحوں کے ساتھ پہلے کر چکے تھے۔

جیف نے نقلی ڈاڑھی اور مونچھیں لگا رکھی تھیں اور فوم اسفنج کے ذریعہ اپنی ناک اور گالوں کی ساخت میں تبدیلی کر دی تھی۔ اس نے اسپورٹ قمیض اور نیکر پہن رکھی تھی اور وہ پشت پر "پیٹھ تھیلا" لئے ہوئے تھا۔

ٹریسی نے سر پر کالے بالوں کی وگ لگائی تھی‘ پیٹ پر گدا باندھ کر حاملہ عورتوں کا ڈھیلا لباس پہن لیا تھا۔ اور آنکھوں پر دھوپ کی عینک تھی۔ وہ ایک بڑا سا بریف کیس اور براؤن کاغذ لپٹا ہوا ایک بہت بڑا گول بنڈل اٹھائے ہوئے تھی۔

دونوں پیش کمرے میں گھس کر ان سیاحوں میں مل گئے۔ جنہیں ٹورسٹ بس ابھی ابھی یہاں لائی تھی۔ اور جو گائیڈ کی لن ترانی سن رہے تھے۔ جو کہہ رہا تھا "خواتین و حضرات! اب آپ میرے ساتھ تشریف لے چلئے۔ میں آپ کو وہاں لے جاؤں گا جہاں ہیرے کاٹے اور تراشے جاتے ہیں۔ آپ کاریگروں کی یہ حیرت انگیز کاریگری اپنی آنکھوں

PDF LIBRARY 0333-7412793

سے دیکھیں گے۔ اور آپ اگر ہمارے یہاں کے بہترین ہیرے خریدنا چاہیں گے تو خرید سکیں گے۔ تشریف لائیے۔"

اور گائیڈ کی راہبری میں سیاحوں کا ٹولا اس دروازے میں داخل ہوگیا جس کے ذریعہ فیکٹری کے اندرون جایا جاتا تھا۔ ٹریسی بھیڑ کے ساتھ ہی آگے چلی لیکن جیف پیچھے رہ گیا۔

جب یہ ٹولا فیکٹری میں داخل ہوگیا تو جیف پلٹ کر وہ زینہ اترنے لگا جو تہ خانے میں جاتا تھا۔ تہہ خانے میں پہنچ کر جیف نے اپنا پیٹھ تھیلا کھول کر اس میں سے کاریگروں کا وہ لباس نکالا جو وہ کام کرتے وقت پہنتے تھے۔ اس نے کاریگروں کا لباس پہنا اور اس بکس کے قریب آکھڑا ہوا جس میں فیکٹری کا بجلی کا جنکشن اور فیوز تھے۔

اب وہ اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

اوپر ٹریسی سیاحوں کے گروہ کے ساتھ گائیڈ کی راہبری میں ایک سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے کمرے میں جارہی تھی۔ گائیڈ ہیرے کاٹنے' تراشنے اور انہیں پالش کرنے کے مختلف رواج دکھا رہا تھا اور رٹا ہوا لیکچر دہرا رہا تھا۔ ٹریسی اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی میں وقتاً" فوقتاً" وقت دیکھ لیتی تھی یہ سیر مقررہ وقت سے پانچ منٹ لیٹ تھی۔

چنانچہ ٹریسی دل ہی دل میں دعا مانگ رہی تھی کہ گائیڈ اب ذرا تیزی کا ثبوت دے۔

آخر کار فیکٹری کی سیر ختم ہوئی اور اب وہ لوگ اس کمرے میں تھے جہاں ہیرے نمائش اور فروخت کے لئے شیشے کے شوکیسوں میں رکھے ہوئے تھے۔ اور اب گائیڈ سیاحوں کو کمرے کے بیچ میں اس سیاہ چبوترے کے سامنے لے آیا۔ جس پر شیشے کے صندوق میں سب سے زیادہ نفیس اور سب سے زیادہ عمدہ ہیرا رکھا ہوا تھا۔ اور چبوترے کے چاروں طرف مخملی رسے باندھ کر احاطہ کرلیا گیا تھا۔

"اور خواتین و حضرات! گائیڈ نے کہا" یہ ہے وہ مشہور لوکولان ہیرا جو دنیا کا سب سے زیادہ قیمتی اور بے مثال ہیرا ہے۔ یہ ہیرا ایک مشہور اسٹیج ایکٹر نے اپنی فلم ایکٹریس بیوی کے لئے خریدا تھا۔ جس کی قیمت دس ملین یعنی ایک کروڑ ڈالر لگ گئی ہے اور خواتین و حضرات! اس کی حفاظت کا انتظام بھی ....."

PDF LIBRARY 0333-7412793

دفعتاً" فیکٹری کی تمام روشنیاں بجھ گئیں۔ ایک الارم بجنے لگا اور کھڑکیوں اور دروازوں کے آہنی شٹر فوراً گرا دیئے گئے۔ اور آمد و رفت کے سارے راستے بند ہوگئے۔

کئی ایک سیاح خوفزدہ ہوکر اندھیرے میں چیخنے چلانے لگے۔

"صاحبان! شور شرابے میں گائیڈ پھیپھڑوں کا پورا زور لگا کر چلایا" گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے بجلی فیل ہوگئی ہے۔ ایک منٹ میں ہی ہمارا امرجنسی ....."

یکایک بجلی واپس آگئی۔ فیکٹری کی روشنیاں روشن ہوگئیں۔

"دیکھا؟" گائیڈ نے مسکرا کر کہا "کیا کہا تھا میں نے گھبرانے کی کوئی بات نہیں؟"

ایک جرمن جس نے چرمی جاکٹ پہن رکھی تھی' آہنی شٹروں کی طرف اشارہ کیا۔ وہ کیا ہیں؟" اس نے پوچھا۔

"احتیاطی تدبیر ہے جناب گائڈ نے جواب دیا۔

اس نے جیب میں سے ایک پتلی اور لمبی کنجی نکال کر دیوار کے ایک چھوٹے شگاف میں ڈال کر گھمائی۔ فوراً ہی دروازوں اور کھڑکیوں کے شٹر آہنی آواز کے ساتھ اوپر اٹھ کر چرخیوں پر لپٹ گئے۔

عین اسی وقت میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ گائیڈ نے ریسیور اٹھایا۔

"میں ہنڈرک بول رہا ہوں۔ جی۔ شکریہ کپتان۔ جی نہیں سب ٹھیک ہے۔ شاید فیوز اڑ گیا تھا۔ یا شاید بجلی فیل ہوگئی تھی۔ شارٹ سرکٹ ہوگئی ہو۔ کیا پتہ۔ جی میں فوراً چیک کرواتا ہوں..... جی اچھا"

وہ ریسیور رکھ کر سیاحوں کی طرف گھوم گیا۔

"خواتین و حضرات! میں معذرت خواہ ہوں۔ لیکن آپ جانئے جب ایسی بے انتہا قیمتی چیز ہو تو سخت احتیاط سے کام لینا ہی پڑتا ہے۔ تو خواتین و حضرات! اب اگر آپ ہمارے یہاں کے عمدہ ہیرے خریدنا چاہتے ہو تو....."

ایک بار پھر روشنیاں بجھ گئیں' ایک بار پھر الارم کی گھنٹی چیخنے لگی اور ایک بار پھر سارے شٹر کھڑ کھڑا کر بند ہوگئے۔

سیاحوں کے گروہ میں سے ایک عورت نے چیخ کر کہا:۔

"ہیری! خدا کے لئے چلو یہاں سے"

"اب تم ذرا چپ رہو' ڈائنا؟" اس کے شوہر نے جھنجلا کر کہا۔

نیچے تہ خانے میں جیف فیوز بکس کے سامنے خاموش اور منتظر کھڑا اوپر سے آتی ہوئی سیاحوں کی چیخ و پکار سن رہا تھا۔ چند سیکنڈ کے انتظار کے بعد اس نے دوبارہ فیوز جوڑ دیا۔

اوپر فیکٹری میں ساری روشنیاں روشن ہو گئیں۔

"خواتین و حضرات!" گائیڈ پوری آواز سے چیخا کہ شور و غل میں اس کی آواز مل گئی۔

فون کی گھنٹی بجی۔ گائیڈ نے دوڑ کر فون اٹھایا۔

"ہینڈرک بول رہا ہوں جناب۔ کپتان۔ جی ہاں۔ ہم جلد از جلد اس کی مرمت کروائے لیتے ہیں۔ جی شکریہ۔

کمرے کا دروازہ کھلا اور جیف اوزاروں کا بکس اٹھائے داخل ہوا اس نے اپنی ٹوپی گدی کی طرف کھسکا رکھی تھی۔

وہ گائیڈ کو پہچان کر سیدھا اس کی طرف آیا۔

"کیا لفڑا ہو گیا باپو؟ کوئی نے رپٹ کی تھی کہ سرکٹ میں کچھ گڑبڑ گھٹالا ہے باپو" وہ بولا۔

یہ بتیاں بار بار جل بجھ رہی ہیں "گائیڈ نے کہا "جو بھی خامی ہو جلد از جلد دور کر دو بھیا"

پھر وہ سیاحوں کی طرف گھوم گیا اور اپنے ہونٹوں پر جبری مسکراہٹ لا کر بولا:۔

"کیوں نہ اتنی دیر ہم یہیں رکے رہیں کہ آپ حضرات کو اپنے لئے اپنی پسند کے ہیرے منتخب کرنے اور خریدنے کا کافی وقت مل جائے گا؟"

سیاحوں کا ٹولا شوکیسوں کی طرف جانے لگا۔

کوئی اس کی طرف متوجہ نہ تھا چنانچہ جیف نے اپنے لباس میں سے ایک چھوٹی سی لمبی

PDF LIBRARY 0333-7412793

چیز نکالی' اس کے ماتھے پر لگی ہوئی پن کھینچ کر الگ کی اور وہ لمبی چیز اس چبوترے کے پیچھے پھینک دی جس پر لوکولان ہیرے کا صندوق رکھا ہوا تھا۔

اس لمبی چیز میں سے دھواں اور چنگاریاں نکلنے لگیں۔

جیف نے گائیڈ کو آواز دی:۔

"اور باپو۔ یہاں ہے سارا لفڑا۔ یاں فرش کے نیچے کا وائر شارٹ ہو گیا ہے۔"

اور ایک سیاح عورت بھیانک آواز میں چلائی۔

"آگ۔ آگ"

"بھائیو! بہنو!" گائیڈ دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر بولا "گھبرائیے مت۔ آگ واگ کچھ نہیں ہے بجلی کے تار میں کوئی خرابی ہے۔ یہ کاریگر صاحب ابھی ٹھیک کر دیتے ہیں۔"

وہ جیف کی طرف گھوم گیا "جلدی ٹھیک کر دو یار"

"ایک دم" فرسٹ ٹھیک کر دیتا ہوں سالے کو "جیف نے سر ہلا کر کہا اور ان مخملیں رسوں کی طرف بڑھا جو چبوترے کے گرد اگرد بندھے ہوئے تھے۔

"نہیں" گائیڈ نے جلدی سے کہا "تم اس کے قریب نہیں جا سکتے"

جیف نے کندھے جھٹکے۔

"اچھا باپو۔ نہیں جاتا۔ تو..... تم ہی مرمت کر لو سالے وائر کی۔ میری باپ کا کیا جاتا ہے۔"

اور جیف جانے کے لئے پلٹا۔ دھواں اب زیادہ نکل رہا تھا۔ لوگ وحشت زدہ ہو رہے تھے۔

"ٹھہرو۔" گائیڈ گھبرا کر بولا۔ "ٹھہرو بھئی۔ ایک منٹ"

وہ لپک کر اس میز کے قریب پہنچا جس پر فون تھا۔ اس نے ایک نمبر ڈائل کیا۔

"صاحب! میں ہنڈرک بول رہا ہوں۔ کپتان! مجبوری ہے۔ ہمیں الارم کی گھنٹیاں بند کرنی پڑیں گی۔ یہاں برقی تاریں کچھ گڑبڑ ہو گئی ہے۔ جی؟ جی اچھا" اس نے جیف کی طرف دیکھ کر پوچھا "کتنی دیر میں کام پورا کر لو گے؟"

"پانچ منٹ میں باپو" جیف نے جواب دیا۔

"صرف پانچ منٹ کے لئے جناب۔" گائیڈ نے فون میں کہا "ڈاک ویل" اس نے ریسیور رکھ دیا۔ دیکھو بھائی الارم دس سیکنڈ میں بند کر دیئے جائیں گے۔ لیکن جلدی کرنا' خدا کے لئے ہم کبھی الارم بند نہیں کرتے۔"

"دیکھو باپو میرے چار ہاتھ تو ہیں نہیں۔ پھر بھی جلدی کرنے کی کوشش کروں گا۔ کیا؟؟"

"جیف دس سیکنڈ کے انتظار کے بعد آگے بڑھا اور رسوں کے دوسری طرف احاطے میں پہنچ کر چبوترے کے قریب پہنچا۔ ہنڈرک نے وہاں کھڑے ہوئے مسلح نفری کو اشارہ کیا اور سنتری نے سر ہلا کر جیف پر نظریں جمادیں۔ اور جیف اپنے کام میں لگ گیا۔

گائیڈ ایک بار پھر سیاحوں کی طرف گھوم گیا۔ خواتین و حضرات! جیسا کہ میں کہہ رہا تھا۔ یہاں جو ہیرے آپ دیکھ رہے ہیں وہ منتخب ہیں اور آپ انہیں فیکٹری قیمت میں' یعنی بازار کے مقابلے میں بے حد سستے داموں خرید سکتے ہیں۔ ہم کریڈٹ کارڈ' ٹراویلرس چیک اور" وہ مسکرایا "نقد بھی قبول کرتے ہیں۔"

ٹریسی کاؤنٹر کے سامنے کھڑی ہوئی تھی اس نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"آپ ہیرے خریدتے بھی ہیں؟"

گائیڈ اس کی صورت تکنے لگا۔ کیا فرمایا آپ نے مادام؟"

"میرے شوہر پراسپیکٹر ہیں۔ وہ حال ہی میں جنوبی افریقہ سے آئے ہیں اور انہوں نے یہ ہیرے مجھے بیچنے کے لئے دیئے ہیں۔"

اور یہ کہتے ہوئے اس نے اپنا بریف کیس کھولا لیکن وہ اس نے الٹا پکڑ رکھا تھا چنانچہ ڈھکن نیچے کی طرف تھا۔ اس لئے اس کے کھلتے ہی خیرہ کن ہیروں کی بارش سی ہو گئی اور بہت سے ہیرے فرش پر گر کر ناچتے ہوئے بکھر گئے۔

"میرے ہیرے" ٹریسی چلائی "خدایا! میرے ہیرے۔ ارے لوگو! مدد کرو میری"

ایک لمحے تک مکمل ترین خاموشی چھائی رہی اور پھر ایک ہلڑ مچ گیا۔ سیاحوں کا مہذب

PDF LIBRARY 0333-7412793

گروہ جنگلیوں کا اژدھام بن گیا۔ وہ ایک دوسرے پر پل پڑے۔ وہ ایک دوسرے کو دھکیلنے لگے اور وہ ہیرے دبوچنے کے لئے ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل فرش پر رینگنے لگے۔

"دو چار تو آہی گئے میرے ہاتھ میں۔۔۔"

"جون! کوٹ کی دونوں جیبوں بھرلو"۔

"ہیری! مٹھی بھر کے لے لو"۔

"اے چھوڑ۔۔۔ میرے ہیں یہ"

گائیڈ اور سنتری حواس باختہ ہو رہے تھے۔ حریص لوگوں کی بھیڑ ان دونوں کو ادھر ادھر دھکیل رہی تھی' پیس رہی تھی' کچل رہی تھی۔

لوگ دیوانے ہو گئے تھے۔ وہ ہیروں سے اپنے بیگ اور جیبیں بھر رہے تھے۔

سنتری چیخا "ہٹ جاؤ۔ رک جاؤ"

اور وہ لوگوں کے ریلے میں بہہ کے دروازے سے ٹکرا گیا' سنبھل نہ سکا اور گرا۔

سنتری نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عین اسی وقت پوری بس بھر کر سیاح آئے۔ یہ نیا ٹولا کمرے میں یوں داخل ہوا کہ اسنے اٹھتے ہوئے سنتری کو دوبارہ فرش پر لڑھکا دیا اور اب یہ نئے آنے والے اس غریب کو روندتے ہوئے اندر آرہے تھے۔ دنیا یکایک جیسے پاگل ہو گئی تھی۔

جو کچھ ہو رہا تھا وہ جیسے ایک خواب پریشان تھا جو کسی طرح ختم ہوتا ہی نہ تھا۔ سنتری جیسے تیسے کر کے آخر اٹھ کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ پاگلوں کی طرح نوچتے کھسوٹتے لوگوں میں راستہ بناتا ہوا چبوترے کے قریب پہنچا اور وہیں بت بن گیا۔

اس کا اپنی آنکھوں پر سے اعتبار اٹھ گیا

وہ ہے بہالو کولان ہیرا غائب تھا۔

وہ حاملہ عورت بھی غائب تھی جس نے بریف کیس سے ہیرے گرائے تھے۔ اور وہ کاریگر بھی غائب تھا جو بجلی کے سرکٹ ٹھیک کرنے آیا تھا۔

فیکٹری سے بہت دور ایک دکان کے ہاتھ منہ دھونے کے کمرے میں جاکر ٹریسی نے حاملہ عورت کا بھیس اتارا' اپنی اصلی حالت میں وہ براؤن کاغذ میں لپٹا ہوا بنڈل لے کر باہر آئی اور پارک میں رکھے ہوئے بنچ کی طرف چلی۔

سارے کام بخیر و خوبی انجام پا رہے تھے وہ ان لوگوں کو یاد کر کے ہنسی جو بے قیمت اور بے کار زرقون کی گولیوں کے لئے ایک دوسرے کو نوچ کھسوٹ کر رہے تھے۔

اس نے جیف کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ اس نے سرمئی رنگ کا عمدہ سوٹ پہن رکھا تھا اور اس کی داڑھی موچھیں غائب تھیں ٹریسی اٹھ کھڑی ہوئی جیف اس کے سامنے آکر کھڑا ہوا اور مسکرایا۔

"مجھے پیار ہے تم سے میری جان" وہ بولا اور کوٹ کی جیب سے لوکولان ہیرا نکال کر اس کے ہاتھ میں تھمادیا "لوڈارلنگ! اسے اپنے دوست کو کھلا دو۔ بعد میں ملتا ہوں"۔

اور ٹریسی اسے جاتے دیکھتی رہی۔ اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی۔ وہ اس کا تھا۔ اس کا اپنا جیف۔ وہ ایک دوسرے کے تھے۔ وہ دونوں الگ الگ...... ہوائی جہازوں میں سے یہاں سے روانہ ہوں گے اور دونوں برازیل میں ایک دوسرے سے ملیں گے اور

PDF LIBRARY 0333-7412793

پھر ساری اور ساری عمر جدا نہ ہوں گے۔

ٹریسی نے چاروں طرف دیکھ کر اطمینان کر لیا کہ وہاں کوئی نہ تھا۔ کوئی اسے نہ دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے وہ بنڈل کھولا جو براؤن کاغذ میں لپٹا ہوا تھا۔ اس میں ایک چھوٹا پنجرہ تھا اور پنجرہ میں سلیٹی رنگ کا کبوتر تھا۔ تین دن پہلے یہ کبوتر امریکن ایکسپریس آفس میں پہنچا تھا تو ٹریسی اسے اپنے ہوٹل کے کمرے میں لے آئی تھی اور وہاں رکھے ہوئے دوسرے کبوتر کو' جو ایسے ہی رنگ کا تھا لیکن جنگلی کبوتر تھا' کھڑکی میں سے باہر اڑا دیا تھا۔

ٹریسی نے اپنے ہینڈ بیگ میں سے چھوٹا سا چرمی بٹوا نکال کر ہیرا اس میں رکھ دیا۔ اب اس پنجرے میں سے کبوتر نکالا' دونوں گھٹنوں میں اسے دبایا اور اس کی ایک ٹانگ سے وہ ہیرے کا بٹوہ باندھ دیا۔

"میری اچھی کبوتری مارگو" ٹریسی نے کہا "اسے حفاظت سے گھر لے جانا"

پولیس کا ایک وردی پوش آدمی کہیں سے نکل کر سامنے آکھڑا ہوا۔

"ٹھہرو۔ یہ کیا کر رہی ہو تم؟"

ٹریسی کا دل پھڑپھڑانے لگا۔

"کیا بات ہے آفیسر؟" وہ ہکلا کر بولی۔

پولیس کا آدمی پنجرے کی طرف دیکھ رہا تھا اور غصے میں تھا۔

"تم جانتے ہوئے پوچھ رہی ہو کہ کیا بات ہے؟ یہاں کبوتروں کو دانا کھلانا ایک بات ہے لیکن انہیں پکڑ کر پنجرے میں بند کرنا جرم ہے۔ اس سے پہلے کہ میں تمہیں گرفتار کرلوں تم چھوڑ دو اسے"۔

ٹریسی کی جان میں جان آئی۔ "اوہ۔ یہ بات ہے۔ مجھے پتہ نہ تھا آفیسر۔ آپ کہتے ہیں تو۔۔۔۔ یہ لیجیے"۔

اور اس نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا [illegible] کبوتر کو ہوا میں اچھال دیا۔ کبوتر بازو پھیلا کر اڑا اور اوپر ہی اٹھتا چلا گیا۔ ٹریسی اسے آسمان کے [illegible] میں گم ہوتے دیکھ رہی تھی۔ اور اس کے ہونٹوں پر [illegible] کبوتر نے ایک دفعہ ایک چکر لگایا اور پھر وہ مغرب کی

سمت اڑ گیا۔ اور اس طرف دوسو تیس میل دور لندن تھا۔ گنتھر نے ٹریسی کو بتایا تھا کہ سدھایا ہوا پیغام رساں کبوتر ایک گھنٹے میں چالیس میل کا فاصلہ طے کرلیتا ہے۔ اس صورت میں یہ کبوتر مارگو چھ گھنٹے میں گنتھر کے پاس پہنچ جائے گی۔

"اس دفعہ جانے دیتا ہوں آئندہ ایسی حرکت مت کرنا" پولیس کے آدمی نے ڈانٹ کر کہا۔

"نہیں کروں گی۔ میری توبہ" ٹریسی نے اپنے گالوں پر تھپڑ مارے۔

پھر اسی دن سہ پہر کے وقت ٹریسی شی فول ایئرپورٹ میں تھی اور اس دروازے کی طرف جارہی تھی جس سے گزر کر وہ برازیل جانے والے ہوائی جہاز میں سوار ہونے والی تھی۔

ایک گوشے میں کھڑا ہوا دانیال کوپر اپنی آنکھوں میں سخت کڑواہٹ لئے ٹریسی کو دروازے کی طرف جاتے دیکھ رہا تھا۔ وہ لوکولان ہیرا ٹریسی وٹسنی نے ہی چرایا تھا اور یہ اس نے رپورٹ دیکھتے ہی یقین کرلیا تھا۔ کسی اور کے دماغ میں ایسی انوکھی ترکیب آ ہی نہ سکتی تھی اور کوئی ایسی ہمت کر ہی نہ سکتا تھا۔ یہ ٹریسی کا خاص الخاص انداز تھا۔ اس کے باوجود وہ اور قانون اور کوئی بھی کچھ نہ کرسکتا تھا۔ انسپکٹر وان ڈورین نے میوزیم کے سنتری کو ٹریسی اور جیف کے فوٹو دکھائے تھے۔

"نا۔ ان دونوں میں سے ایک کو بھی نہیں دیکھا کبھی" سنتری نے کہا "چور کی داڑھی اور مونچھیں تھیں اور اسکی ناک موٹی اور پھیلی ہوئی تھی اور گال پھولے ہوئے تھے۔ اور وہ عورت جس نے ہیرے گرائے تھے حاملہ تھی اور اس کے بال کالے تھے"۔

اور اس چرائے ہوئے بیش بہا لوکولان ہیرے کا کہیں کوئی سراغ نہ ملا تھا۔ جیف اور ٹریسی کہ نہ صرف سارے سامان کی بلکہ ان کی جامہ تلاشی بھی پوری طرح سے لی گئی تھی۔

"ہیرا آمسٹرڈم میں ہی ہے اب تک" وان ڈورین نے کوپر سے کہا "ہم تلاش کرلیں گے! اسے"

"نہیں۔ تمہارا! باپ بھی تلاش نہ کرسکے گا" کوپر نے سخت غصے ہو کر دل میں کہا۔

اسے یقین تھا کہ ٹریسی نے کبوتر بدل لئے تھے اور سدھائے ہوئے شہری کبوتر کے ذریعہ ہیرا ملک سے باہر پہنچا دیا گیا تھا۔

دانیال کوپر بے بسی اور بے چارگی سے ٹریسی کو دیکھ رہا تھا جو مسافروں کی بھیڑ کے ساتھ دروازے کی طرف جارہی تھی۔ دانیال کی یہ پہلی ہستی تھی جس نے اسے شکست دی تھی۔ اس عورت کی وجہ سے اب وہ دوزخ میں جائے گا۔

شیشے کے دروازے کے قریب پہنچ کر ٹریسی ٹھہر گئی اور اس نے گھوم کر بے جگری سے براہ راست دانیال کوپر کی طرف دیکھا۔ اسے احساس تھا کہ یہ آدمی پورے یورپ میں اس کا تعاقب کرتا رہا تھا' انتقام کے فرشتے کی طرح۔ اس آدمی میں کوئی خاص انوکھی بات تھی کہ اس سے ڈر بھی لگتا تھا۔ اس پر رحم بھی آتا تھا۔ پتہ نہیں کیوں ٹریسی کو اس پر ترس آگیا اور اس نے اپنا ایک ہاتھ اٹھا کر اس کی طرف الوداعی انداز میں آہستہ سے ہلایا اور پلٹ کر ہوائی جہاز میں سوار ہوگئی۔

دانیال کوپر نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک لفافے کو چھو کر دیکھا۔ اس لفافے میں اس کا استعفا تھا۔

یہ پان امریکن کا بے حد آرام دہ ہوائی جہاز تھا اور ٹریسی اس کے فرسٹ کلاس میں گزر گاہ کی تقریب والی نمبر ۴ بی کی سیٹ میں آرام سے بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ بہت خوش تھی۔ چند گھنٹوں بعد وہ جیف کے ساتھ ہوگی۔ وہ برازیل میں شادی کریں گے۔

"آج سے دھوکا اور چوری چکاری کا کام ختم" وہ بولی "اور یہ پچھلی زندگی کا یقین ہے کہ مجھے وہ دن یاد آئیں گے۔ مسز جیف اسٹون بنوں گی تو زندگی ویسے بھی خاصی سنسنی خیز ہوگی مسز جیف بن کر جینا بھی تو ایک مہم ہی ہوتی ہے"۔

"معاف کرنا مادام"

ٹریسی نے نظریں اٹھا کر دیکھا۔ ایک ادھیڑ عمر کا آدمی سامنے کھڑا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ بدکاری سے پھولا ہوا تھا اور بے حد عیاش اور بدچلن معلوم ہوتا تھا۔ اس نے کھڑکی کے قریب والی سیٹ کی طرف اشارہ کرکے کہا۔

PDF LIBRARY 0333-7412793

"وہ میری سیٹ ہے محترمہ"

اسے سیٹ تک جانے دینے کے لئے راستہ چھوڑنا ضروری تھا۔ چنانچہ ٹریسی نے پہلو بدل کر ٹانگیں اور سمیٹ لیں تو اس کا اسکرٹ اوپر چڑھ گیا۔ اس ادھیڑ عمر کے آدمی نے بھولی نظروں سے اس کی گوری گوری سڈول رانوں کی طرف دیکھا۔

"ہوائی سفر کے لئے بے حد عمدہ دن ہے" وہ ٹریسی کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

ٹریسی نے دوسری طرف منہ پھیرلیا۔ اپنے اجنبی ہم سفر سے میل ملاپ اور بات چیت کرنے سے اسے کوئی دلچسپی نہ تھی۔

نئی زندگی۔ ایک دم نئی زندگی "وہ سوچ رہی تھی" ہم دونوں کہیں رہ پڑیں گے اور شریف شہریوں کی سی زندگی گزاردیں گے۔ مسٹر اور مسز اسٹون۔ بے حد مزے کی اور پرسکون زندگی ہوگی"۔

اس کے ادھیڑ عمر کے ہم سفر نے اسے کوہنی سے ٹوکا دے کر کہا:۔

"خاتون! اب چونکہ ہم ساتھ ساتھ سفر کررہے ہیں اس لئے کیوں نہ ہم دونوں ایک دوسرے سے متعارف ہوجائیں۔ مجھے میکمیلن پائر پورٹ کہتے ہیں"۔

ٹریسی نے چونک کر اپنے ہم سفر کی طرف دیکھا اور آہستہ سے اس کی طرف کھسک گئی۔ بے اختیار دل کی دھڑکنیں تیز ہوکر گنگنانے لگیں۔

ختم شد

PDF LIBRARY 0333-7412793